

فتاویٰ نوریہ

مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی

مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء

دارالافتاء دارالحدیث دارالعلوم
دارالعلوم دارالحدیث دارالافتاء

لاہور



نور السمع والابصار
والله اعلم

مجلس دارالافتاء ودرست فقهیه
دفتر تالیفات و نشریات
مکتب اسلامی
مجلس دارالافتاء ودرست فقهیه
دفتر تالیفات و نشریات
مکتب اسلامی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآلِهِ الطيبين الطاهرين



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاویٰ نور

جلد ہفتم

تصنيف

شیخ عبدیث قیمہ مقرر ہوتا، حاج ابو خنیفہ محمد نور اللہ صاحب نعیمی دس جلدیں
ہفتی در ہفتہ پیر و جمعہ صبر و

قرنطیہ و تدوین

استاذ الفقه والحديث حضرت مولانا عطاء محمد محبت الله صاحب نوراني
محترم در العلوم حنفیه فریدیہ عید

نظر

شعبہ تصنیف و تالیف دارالعلوم حنفیہ فریدیہ
بصیر پور ضلع اوکاڑا

يَسْتَفِئُونَكَ ط

قُلِ اللَّهُ

يَفْتِيكُمْ



ذاتی رویہ

بزم ششم

چوتھا سر حضرت قبر علی علیہ السلام نور اللہ علیہ السلام کی قدر و اہمیت

حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نوری

ذوالحجہ المبارک ۱۳۱۰ھ جولائی ۱۹۹۰ء

محدثی الاخریٰ ۱۳۱۳ھ نومبر ۱۹۹۳ء

شوال المعزہ ۱۳۲۳ھ جنوری ۲۰۰۳ء

شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ ستمبر ۲۰۰۷ء

۹۷۲

چوتھا بزم پریس برقی گن روڈ لاہور

شعبان المعظم ۱۳۲۸ھ ستمبر ۲۰۰۷ء

میر چار شریف صاحب انکازا

میکموراپ

۵۵۵

فتاویٰ ماریہ کے متن و کتب

مکتوبہ حسن میر پور بنگلہ ۱۰۱۰

مکتوبہ حسن میر پور بنگلہ ۱۰۱۰

۱۰۱۰ مکتوبہ حسن میر پور بنگلہ ۱۰۱۰

۱۰۱۰ مکتوبہ حسن میر پور بنگلہ ۱۰۱۰



مخبر ما چھ گیا گردہ جہاں دستاب بروک تو وہ بھی شمع کی کھنکھارے
پہلے ہی سن کی باجی۔ نشا و نف

۱۔ سخت ہونے پہ اپنے حبیب کی مصلیٰ نہ ملے تو مسکاتی ہے جیسے فیلک اس نے فخر حکمر
نہ نہ مسکے پھر دلتے۔ سوان ملا فخر۔ رائے کی فہمائے مسخ فخر محسن۔ فیض رحمت قوت آفر
ی۔ یہ سب کچھ تو مہربان کی شان میں ہے اور یہ سب کچھ تمہیں

میں ہے۔

نہ تو جو تو دل سے

در فتاوت وجود نور الله

بل دین را دلیل محکم بود

زین سبب در افاضل امت

لقب او فقیه اعظم بود

(بسم الله الرحمن الرحیم)

فہرست

مشمولات

۷۳۴۱۷	-----	سبب زکات سائلین و فوریه جدید پنجم
۴۸	-----	مدار ثروت و فوریه جدید ششم
۶۰۴۴۹	-----	بیت فقه مطهر
۲۸۶۵۶۱	-----	فقه و فوریه جدید پنجم
۳۱۱۳۲۸۹	-----	تفسیر و سئل و فوریه جدید ششم
۶۱۶۵۳۰۳	-----	فقه و فوریه جدید ششم
۶۳۳۵۶۱۹	-----	زکات و بیت سائلین
۶۴۵۵۶۳۴	-----	زکات و بیت سائلین
۶۶۰۵۶۴۶	-----	زکات و بیت سائلین
۶۶۷۵۶۶۱	-----	زکات و بیت سائلین
۶۷۰۵۶۶۸	-----	زکات و بیت سائلین (مجموعه جدیدین)



فہرست مسائل فتاویٰ نوریہ

بیدِ نجمہ

صفحہ	مضامین	صفحہ نمبر
	کتاب العقائد —————	
	توحید —————	
۶۶ تا ۶۸	عقائد متعلقہ ذات باری تعالیٰ میں وحدہ۔	۱
	نورانیہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والسلام۔ —————	
۸۵ تا ۸۶	رسالہ مسئلہ سایہ۔	۲
۸۳	بناشک و شبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نورانی نور میں۔	۳
۸۷ تا ۸۸	حضور کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم نورانی بھی ہے۔	۴
	حدیث اکبر رضی اللہ عنہ و قریب خبر میں "نور سے محمد رسول اللہ	۵
۸۴	مراہم ہیں۔	



۱۔ آیت مذکورہ میں "اِنَّتَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" سے پہلے "وَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا هِيَ تُدْرِكُ الْبَصَرَ" ہے۔

۲۔ قرآن مجید میں ہے

۳۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۴۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۵۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۶۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۷۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۸۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۹۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۰۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۱۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۲۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۳۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۴۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۵۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۶۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۷۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۸۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ

۱۹۔ اَللّٰهُ يَخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيُخْفَىٰ عَنْ عِبَادِهِۦ



ایکوں ہاں

۲۰. حضور کے موجب پرستاری رہی۔

۲۱. حضور پر سلامتی ہو جس خد غفار کی ہیں۔

۲۲. اب بعد از مرگت کے حوال کاشیدہ فرما رہے ہیں

۲۳. حضور سے شریعت و کتب بھی پیسے کی طرح حیات میں اور آپ ہی کا حکم

بند ہے

۲۴. حضور بنی امت کے تمام حوال و فعاں پر معلق درگوا ہیں

۲۵. شہ عروسی کی تغیر کا راز غائب ہے کہ اس کے حبیب کی تغیر کی جلتے

۲۶. درخیزد اس کا قاصد ہے کہ شرب عورت کی تغیر بھی جاتی جائے

۲۷. حضور سے شریعت و کتب کے فضولت ہی ہوتی ہے۔

۲۸. حضور کے حکموں پر شر کی امت ہے۔

۲۹. حضور کے گستاخ کا فریضہ۔

۳۰. صحت و بیماریہ سلام کے دو مابہ کا نام تاریخ یا تاقی ہے

۳۱. شہر بر بزمیہ سلام کدھی خد

۳۲. آیا، آجی کوئی دورہ میں آیا یا کسا جاتا ہے۔

۳۳. آیا پر تب کے حوال کی قرنی و پس

۳۴. حضور پر سلام کے سب باپ و دوسے ہر زمانہ میں بہترین محبت

میں سے تھے

۳۵. و فرستہ ان میں ہوتا جگہ و ترین ہوتا ہے



قرآن کریم

- ۴۶ قرآن کریم ایسی بات پائے کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہ ہو
- ۴۷ دنیا بھوکے گدا اپنے حمایتوں سمیت قرآن پاک کی ایک سورت کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے
- ۴۸ نسخ کا ملکہ کا فہم ہے
- ۴۹ قرآن کریم کی تہذیب یا اس کے کسی حکم، خبر یا کسی حرف کو نیک کرنے اور
- ۵۰ وہ جہاں کا فہم ہے
- ۵۱ ایسے شخص کا کلمہ جو ٹوٹ گیا۔
- ۵۲ قرآن کریم پر حریف سمونی کا مدق و دست ہے
- ۵۳ سورہ نمک میں محمد مظهر ہے قرآن مجید مرد ہے
- ۵۴ قرآن کے لئے صیف جمع صوف سے نکلتی
- ۵۵ قرآن کریم کو مصحف عثمانی کہنے سے ستر از چہ ہے
- ۵۶ بیت قرآن کریم و عادیث کے بارے میں تالیف کلمات مستور کرنا نہ د
- ۵۷ رسول کو بزار ہے
- ۵۸ حضور کی تفسیر و تشریح کے بغیر قرآن سمجھا ہی نہیں جاسکتا
- ۵۹ قرآن کریم میں نہ تمنا کے ذات و صفات، جہاں و نہال کا روشناس نہ
- ۶۰ جمیع غزوات کے ذورہ کا کلمہ تعین ملے ہے
- ۶۱ حدیث عربی فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے
- ۶۲ مشرق و مغرب و جنوب و شمال



۵۹ حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ اگر تم اس کو کہنی گھر لائے تو

۲۳۸

مست فرمایا کہ سے ہاتھ ہوں

۶۰ دریاں حور بہ جہد حور نہ دریں اونی میں نہ سر نہ غریب نہ

۲۳۱ ۲۳۰

مقرر ہے

مگر

—————

۲۳

۶۱ فرستوں کہ رہزنی سے

۲

۶۲ دستوں کا تم کا ذہن

۲۴۳

۶۳ جہنم میں ہو دوست دشت حور میں بس کہ جنت میں

حساب کتاب

۲۴۵

۶۴ حساب کتاب حور حقا حقا حساب کتاب حساب کتاب

۲۴۵

۶۵ حور و حور میں کانچو کانچو توتاب

۲۴۵

۶۶ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حساب کتاب

۲۴۵

۶۷ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حساب کتاب

۲۴۵

۶۸ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حساب کتاب

۶۹ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حور حور

۹۶

۷۰ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حور حور

۷۱ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حور حور

حساب کتاب

۹۰

۷۲ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حور حور

۹۰

۷۳ حساب کتاب حور حور حساب کتاب حور حور



۱۲. قرآن کریم میں جو چیزیں مذکور ہیں، ان میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۰

۱۳. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۱

۱۴. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۲

۱۵. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۶. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۳

۱۷. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۸. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۴

۱۹. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۰. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۵

۲۱. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۲. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۶

۲۳. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۰۰ ۹۷

۲۴. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۵. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۶. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۷. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۸. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۰۳ ۹۸

۲۹. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۳۰. مذکورہ باتوں میں سے کئی چیزیں ہیں جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۶ اُن کے ساتھ اب کے اُن کے لئے پسینہ ہے اُن کے لئے خوبیاں

۱۰۰

اُن میں سے جو نے بدعتوں

۹۷ اُن کے لئے وہاں سے تقدیریں وہ وہ وقت کی بنا پر خیر و شر ہے

۱۰۵

ہے وہاں وہی سے مسوب خیر و شر ہے ایسے ستارہ کیا جاتے،

۱۰۰

۹۸ وہ اب گذر کر اُن میں سے وہی ہے کہ ان کا نسخہ جائز ہی نہیں

۱۱۵

۹۹ وہ وہ وہاں سے وہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۵

۱۰۰ اُن کے لئے وہی ہے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۱ اُن کے لئے وہی ہے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۱۶

۱۰۲ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۱۰

۱۰۳ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۰

۱۰۴ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۰

۱۰۵ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

موت و حیات

۲۰۳

۱۰۵ اُن کے لئے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۰

۱۰۶ اُن کے لئے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۲۰۳

۱۰۷ اُن کے لئے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

قیامت و حشر و نشر

۲۱۳

۱۰۸ اُن کے لئے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

۱۰۹ اُن کے لئے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے



۱. ...
۲. ...
۳. ...
۴. ...
۵. ...
۶. ...
۷. ...
۸. ...
۹. ...
۱۰. ...
۱۱. ...
۱۲. ...
۱۳. ...
۱۴. ...
۱۵. ...
۱۶. ...
۱۷. ...
۱۸. ...
۱۹. ...
۲۰. ...
۲۱. ...
۲۲. ...
۲۳. ...
۲۴. ...
۲۵. ...
۲۶. ...
۲۷. ...
۲۸. ...
۲۹. ...
۳۰. ...
۳۱. ...
۳۲. ...
۳۳. ...
۳۴. ...
۳۵. ...
۳۶. ...
۳۷. ...
۳۸. ...
۳۹. ...
۴۰. ...
۴۱. ...
۴۲. ...
۴۳. ...
۴۴. ...
۴۵. ...
۴۶. ...
۴۷. ...
۴۸. ...
۴۹. ...
۵۰. ...
۵۱. ...
۵۲. ...
۵۳. ...
۵۴. ...
۵۵. ...
۵۶. ...
۵۷. ...
۵۸. ...
۵۹. ...
۶۰. ...
۶۱. ...
۶۲. ...
۶۳. ...
۶۴. ...
۶۵. ...
۶۶. ...
۶۷. ...
۶۸. ...
۶۹. ...
۷۰. ...
۷۱. ...
۷۲. ...
۷۳. ...
۷۴. ...
۷۵. ...
۷۶. ...
۷۷. ...
۷۸. ...
۷۹. ...
۸۰. ...
۸۱. ...
۸۲. ...
۸۳. ...
۸۴. ...
۸۵. ...
۸۶. ...
۸۷. ...
۸۸. ...
۸۹. ...
۹۰. ...
۹۱. ...
۹۲. ...
۹۳. ...
۹۴. ...
۹۵. ...
۹۶. ...
۹۷. ...
۹۸. ...
۹۹. ...
۱۰۰. ...



۱۲۳ صاحبین کی سواہری کے لئے دہنے کے کپورے اور زہرِ جب کی مہارِ والی

دشمنوں جو بھی

۴۴۔ مسک شری بدھ کے ۱۰۸ پٹ تھا جو عام سہنگر و سترق معاہدے

پاکستان کی تاریخ

۱۳۵ قیمت کاغذ ہر سال کا نصف قدرتی سے ثابت ہے۔ گریڈنگ پاک

میں سے کہ یہ ایک نئے قسم نماز ہے جس میں جہاد کے ساتھ ساتھ

سازند و نشر نمایند.

وہاں اس کے جھوڑ کا۔ میں شاہنشاہی رتبہ پر مشتمل تھیں

اگر تو میں ہو مگر کیا میں ہوں گے۔

۱۰۱۔ ایسا تو بڑھی عظماء ہوتے ہیں جن کا ہر سب کو تان ہوں مگر نہ

اصحابِ حق ہیں ایک ہی سے مل پرستہ ہیں۔

شہادت

۲۹۔ مہم سدا کا۔ اہل مدینہ جو اہل مدینہ کی شرافت سے غلبہ تھا۔

۲۹ کنزہ محمود کے خدیووں کی شفقت نے مجی سرور باب بول گئے

۱۲. حصہ ششمی میں وٹہ نیرنگی

۳۱۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو صالح سمجھے، اس کی طبیعت سوداگری کی ہے۔

۱۳۰

۳۲۔ امت و مسلمانانہ کے ذہن پر قبضہ کرنے کے لئے جو

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ہر ایک کے لئے تیار ہے۔

۴۴ حضرت مہرک عدل رحل بنفوس رحل رحل رسول اللہ ﷺ

سرویه را بر حسی موصوفه فی سبب و رحمة.

حضرت فرید ساری نسب اور سب منقطع ہو جائیں گے مگر میری نسب اور سب
اقتامت میں بھی نفع رہیں گے۔

۴۳۔ غصیب، ایمان کی نسب کا ان کے وہ ہیں اور بیوی بچوں کو حضرت میں ذرا پہنچے گا۔

۱۳۶ لا عیون من منہ شبث تحدیث کی توضیح۔

مسائل و جوابات

۱۳۷ موت روح و جسم کی مفارقت کا نام ہے۔

۱۳۸ سب کی رو میں زندہ رہتی ہیں۔

ان سترہ مقامات کی تفصیل جن میں بعد زوال سال ایسا نڈاروں کے
روح رستے ہیں۔

۱۴۰۔ عقائدِ اربعہ ختمین کے بارے میں ائمہ کے اقوال و دلائل۔ ۱۳۸

۱۳۱۔ روحِ مؤمنین کے بارے میں متعدد قول میں تطبیق

۴۰۔ ٹاپکار کے رواج جہاں چ ہیں اتے ملتے ہیں

۱۹۹۱ء صاحبانِ مکار کے رواج کا جسم سے عقلمن رہنا ہے جسے کہ دوزخِ زمین کے ملاحم
توبہ بھی دیتے ہیں

۴۴ عا سارو ج کے متعلق قوں ورن میں تطبیق

- ۱۴۵۔ جو لوگ انجی پیا نہیں ہوئے ان کی رو میں برزخ میں ہیں۔
- ۱۴۶۔ چھوٹے بڑے حیوانات کی روحوں میں ذات کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔
- ۱۴۷۔ روح جو فہرہ و بسیط ہے، کثیت اور مقدار کو قبول نہیں کرتا۔
- ۱۴۸۔ روح مرکب نہیں کہ اس میں جسم کی طرح طول، عرض، عمق ہو سکے۔
- ۱۴۹۔ ارواح میں تعلق اور تاثیر کے لحاظ سے فرق ہے۔
- ۱۵۰۔ اس مسئلہ کی تحقیق کہ مرنے کے بعد ارواح کیا کیا کام کرتے ہیں۔
- ۱۵۱۔ روح کو جسم پر قیاس کرنے والے غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔
- ۱۵۲۔ روح کے تصرفات عبارات علماء کی روشنی میں۔
- ۱۵۳۔ کسی روح کا باذن اللہ تعالیٰ و المددِ ربیہ مر کے ساتھ لاحق ہو جانا مستبعد نہیں۔
- ۱۵۴۔ بہائم و حشرات الارض کی رو میں کون قبض کرتا ہے۔
- خلفائے راشدین، ائمہ اہل بیت کرام
- ۱۵۵۔ خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت و صحابیت کا ٹکڑا بیان بالقرآن سے ہے۔
- ۱۵۶۔ ایسے شخص کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔
- ۱۵۷۔ جبریل مین پر سیدنا صدیق اکبر کی فضیلت کے قائل کی تکفیر پر
- ”رضائے مصطفیٰ“ میں چھپنے والے فتوے کے رد میں حضرت مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کا فتوے

سید

۵۸ حضرت امی صاحب کے لئے پھرت ہر عظم کی توشہ لایا

۵۹ جو حسن تھے مگر کہ وہ میں شہید ہیں ہونے تھے آپ کا سال ۳۰ سال بعد

۶۰ جہوت کے عزم و کس بھی

۶۱ برس تھے کی بڑے حضرت سنیہ شہد کی صاحبہ دی تھیں

۶۲ ت کے چھ صاحبزادے و چھ صاحبہ ویاں تھیں

۶۳ ان کے ساتھ حضور عظمی مدد کا نسب حمد و شکر

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰



۱۴۱ حضور غوث پاک نے فرمایا: ہمدردی ہوتی ہے میں نے

۷۱

۱۴۲۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۴۳ حضور غوث پاک میں نے من کے دروں اور من کی صفت میں

۷۲

۱۴۴۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۴۵۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۳

۱۴۶۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۴۷۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۴

۱۴۸۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۴۹۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۵

۱۵۰۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۶

۱۵۱۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۷

۱۵۲۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۵۳۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۸

۱۵۴۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۵۵۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۷۹

۱۵۶۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

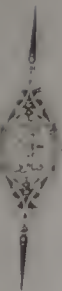
۸۰

۱۵۷۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۱۵۸۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا

۸۱

۱۵۹۔ غصہ سے مایوس نہ ہونا



۱۵۷۔ حضرت سید محمد حیدر علی علیہ السلام پر محرم کر کے تسبیح کیا جائے اور
 سو بار سید فی ظہر کی جائے۔

۱۵۸

۱۵۸۔ غوثِ محرم کے وہ خیر و مناقب جو قصیدہ غوثیہ وغیرہ سے ثابت
 ہیں اُسے صبح ۵۰ و شہادہ سے پاک و مبارک ہیں جن کا پڑھنا سننا
 عبادتِ مبارک ہے۔

۱۵۹

۱۵۹۔ اہل بیت کے حضورِ تعالیٰ کے بارے میں حضرت محمد و آلِ محمد ثانی
 سے منکوت کا قیاس قلبِ کبر سے در مرکزیت حضرت اہل بیت
 روئے سے ہی ہے۔

۱۶۰

۱۶۰۔ اہل بیت و حضورِ غوثِ پاک کے درمیان اور کوئی شخص قطبیتِ کبریٰ
 سے پرکار نہیں اور یہ مرتبہ آپ ہی کے ماتھے خاص ہے اور
 سب قطب و منجہب آپ کے توسط ہی سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

۱۶۱

۱۶۱۔ سید محمد و سید محمد

۱۶۲

۱۶۲۔ اہل بیت کے علاوہ دوسری قوم کے مشرعات حضرات اہل بیتِ کرام
 ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔

۱۶۳

۱۶۳۔ اہل بیتِ حقیقی پر کا عالم و متقی سجادہ نشین اس کا قائم مقام اور
 غمہ بہا ہے۔

۱۶۴

۱۶۴۔ اہل بیت و اہل بیت کے قائم مقامی ہے

۱۶۵

۱۶۵۔ اہل بیت کے اپنے محبوبِ مہربان کے مرض و خیرات کا اجر کسے
 نہیں دے سکتا اور ان کا نہیں دے سکتا

۱۶۶

۱۹۰۔ ستر بن کر یمن اور نماز روزہ کا انکار کرتے والے بائیس
کافر و مرتد ہے۔ بل سدر پر لازم کر ایسے شخص سے کوئی
علق نہ رکھیں۔

۱۰۳

شریعت و طہریت

۱۹۱۔ ابن عربی ولی ہیں اور ولی کا قول غائب شرع نہیں ہو سکتا۔

۱۰۹

۱۹۲۔ سیدنا غوث اعظم کا فرمان ہے کہ ہر وہ حقیقت جسے شریعت رد کر دے
بے دینی ہے۔

۱۵۳۰۱۲۰

۱۹۳۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ ولی و آخر ظاہر شریعت کو صحیح ماننا ضروری ہے۔

۱۳۰

۱۹۴۔ شریعت کی اہمیت پر حضرت وانا گنج بخش کا قول۔

۱۳۰

۱۹۵۔ خلاف شریعت کشف کا دعویٰ باطل اور اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد
رکھنے والا کافر و زندیق ہے۔

۱۲۰

۱۹۶۔ شاہ سلیمان ترمذی فرماتے ہیں کہ خلاف شرع معمول کا بھی پسند و کر
مرتبہ ولایت سے گرا دیتا ہے۔

۱۲۱

۱۹۷۔ موافق شریعت الہام ادبیاء ان کے اپنے حق میں حجت ہے

۱۲۱

۱۹۸۔ جو شخص شریعت پر عمل پیر نہ ہو اس کا ایمان اور توحید غیر معتبر ہے

۱۹۹۔ صوفیائے کرام کی مصطلحات کو معافی متفرضہ پر محمول سمجھ کر متجاوز نہ

۴۳۱

کفر ہے۔

۲۰۰۔ کلمات صوفیہ مشابہات کا رجحان رکھتے ہیں جس کی مدد تک عام قتل کی

۱۵۳۰۱۲

رمائی نسیر



بسم الله الرحمن الرحيم

۲۰۲۰ء کے سینیگی میں بنی ہوئی کمرہ میں تحریک کے

۷۰۳. ۱۰۰۰ گنجه در حد فیه کتب موجود می

۱۰۰۔ جس کی طرف سے یہ ہے کہ اس کی ہر فتوحات کیلئے اس کی

سایہ میں پھریں آئیں جس کو کہ شد و عبادت میں سے کوئی عبادت نہ تھی

۱۰ مہینوں کے کھیتیں سے ملنے والے کاموں کا یہی حال ہے

۲۰۹۔ درجہ اولیٰ میں درسی قوتیں کی ایک کتب خانہ و خطریہ خدمت

۱۰۰۰ مسی برنگ کتاب میں صرف شہدائے غور کی توجیہ و

عشق کا سہو کیا ہے

۱۰۸۔ متروک سکون بزم

کتاب فقه

۴۰۰ دن کرسمس کی تہ میں یہ نہیں کہ وہ کسی جنگی یہودی حکومت
 ذرا نہیں ہو سکتی۔

۳۰۔ غار و تہکت پرست جبکہ برادشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے
نہیں ملتا ہے۔

نہ سب روہا ہے۔ روہا تو رشا، ت کو سمجھنے کے لئے نہیں
بلکہ جوش کیلئے

۲۴۰ در هر یک از این جلد ها

۲۶ قدرت مروت محاسبه در وقت صلوات و نماز

۱۹۲

قصہ نقیب ہورہی ہیں

۲۱۴ حرمِ عدمِ ہم ندلہ کے ساتھ استنشا نہیں ہے اسی میں اسباق

۱۹۳

میں آیت کو سمجھنا چاہئے

۲۱۵ آیتِ قدرتی کے مفہوم کے مطابق یہودی سدوم سے تیس تحقیقی

عاتِ یاب ہو سکتے ہیں یا حکومتوں سے عہد و پیمان کر کے دنیوی

۱۹۴

عات پاسکتے ہیں

۲۱۶ مہیجہ، مکس اور پرانیہ کے تعاون سے سرکاری حکومت کا قیام

۱۹۵

صدقہ قرآن کی وسیل ہے

۱۹۵

۲۱۷ طلبہ و معذروں - شہر ب - صدقتِ سدوم کی دوسری دلیل -

۱۹۵

۲۱۸ سورۃ زلزلہ - صدقتِ سدوم کی تیسری دلیل -

۲۱۹ سرحد و کھارہ ذی میں یہود مدینہ میں مسلمان بوجہ دے

۱۹۶

اکمزدور صحابہ کرم کو خطاب ہے، اس میں غور نہیں -

۱۹۷

۲۲۰ گزیت کا خطاب ہر زمانہ کے مسلمانوں کو جو تو بھی عترتِ حق نہیں

۱۹۷

۲۲۱ اللہ تعالیٰ نے اہل سدوم کی فحش و نصرت کو شرع فرمایا ہے

۲۲۲ مدعیانِ سلامہ کا پس میں دست بگریباں ہونا، حکمِ ربانی میں غفلت

۱۹۸

اور تقویٰ و توکل سے غاری ہونا مسلمانوں کی موجودہ بزدلی کا باعث ہے

۲۲۳ قرنی صدقاتوں کو دشمنانِ اسلام کا دھوکہ سے عترتِ حق کے رنگ میں

۱۹۹

پیش کرنا اہل سدوم کی غفلت کا نتیجہ ہے -

۲۲۴ عرصہ زحمت میں "امانت" سے مردِ تکلفات شرمنا نماز -

۲۲۴

۲۰۰ دور و دور سے مرتجعات کی تیسرے نمبر کی استعداد و

قابلیت ہے

۲۰۰ دور و دور سے مرتجعات کی تیسرے نمبر کے مرتجع کے بارے میں

فصل نمبر ۱۰

۲۰۰ جس کی طرف ضمیر مرجع ہوس کا دور ہونا بعد مرجع کھدتا ہے۔

۲۰۰ ایک کلام میں ایک ہی قسم کی ضمیروں کا مختلف مرجع کی طرف لٹنا افشاخا

کھدتا ہے

۲۰۱ ایک ذات و محدود و بوسعہ یا کے ساتھ بھی ہے۔

۲۰۱ تہ کے مطابق و محدود و بوسعہ کی ضمیریں حضور علیہ السلام

کی طرف ہوتی ہیں۔

۲۰۱ مرجع کے لئے غنی ذکر کا قہ ضروری نہیں ذہنی ذکر کافی ہے۔

۲۰۱ تہ میں علامہ و صاحب اک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ذہنوں میں جاوہ گر ہے۔

۲۰۱ م۔ م۔ فی سماعہ علیہ السلام مسنونہ اجر عظیم کے

مرتب کا بیان۔

۲۰۲ م۔ م۔ مرجع و متنازعہ اگر ماہ فتنہ عرب کے لیے وقت فہم کا باعث ہوں تو

فہم طوائف ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

۲۰۲ م۔ م۔ طے شدہ۔ م۔ م۔ سند حسنہ جنت لہذا اور مسطور

م۔ م۔ سی حدیث کے ضمار کا بیان

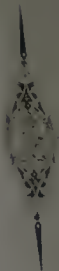
۲۰۲ م۔ م۔ فروعہ بر وقت، م۔ م۔ و م۔ م۔ سے دو سے کا بیان کی



۲۰۴	تبدار ہوتی ہے۔	۲۳۶	سورۃ بقرہ کا مختصر جامع فہم تدارف
۲۰۳	۲۰۴	۲۳۷	ہجرت مدینہ منورہ کے بعد سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی
۲۰۴	۲۰۴	۲۳۸	اس سورت میں ہزار حکم، ہزار نہی، در ہزار خبریں ہیں
۲۰۴	۲۰۴	۲۳۹	آیۃ الکوہی کی فضیلت
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۰	اٰمن المؤمنون تا آخر سورت دو آیات کی فضیلت
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۱	جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہ تین دن مستحب سے محفوظ رہتا ہے۔
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۲	حروف مقطعات التورہ و انجیل کے درمیان امر یہیں
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۳	سورۃ بقرہ کے چالیس رکوع، دو سو چھیالیس آیات اور سات چھپیس ہزار حروف ہیں۔
۲۰۵	۲۰۵	۲۴۴	عقائد متعلقہ ذات باری تعالیٰ۔
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۵	عقائد متعلقہ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وسلم۔
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۶	یہود و نصاریٰ کے علماء حضور کو اپنے بیٹوں کی طرح چھی حرج پہچانتے تھے
۲۰۴	۲۰۴	۲۴۷	تورات و انجیل میں آپ کا ذکر بڑی وضاحت سے موجود تھا
۲۰۶	۲۰۶	۲۴۸	قرآن کریم کی شان۔
۲۰۶	۲۰۶	۲۴۹	حضرت آدم علیہ السلام کا بیان
۲۰۶	۲۰۶	۲۵۰	حضرت برہہ علیہ السلام کا بیان
۲۰۶	۲۰۶	۲۵۱	نبی سرسید کا کر۔



- ۲۰۹ سو
- ۲۰۹ ۲۵۶ صحت کت صبر سدم کا بیان
- ۲۰۹ ۲۵۷ صحت سبھان میر سدم کا ذکر
- ۲۰۹ ۲۵۸ صحت ۶۰ صبر سدم کا بیان
- ۲۱۰ ۲۵۹ فرسوں کا ذکر
- ۲۱۰ ۲۶۰ میں سدم روز روزہ حج ذکوۃ کا بیان
- ۲۱۱ ۲۶۱ سوں کھنے در حرم سے بچنے کا حکم
- ۲۱۱ ۲۶۸ بیع میں جے در سود حرم ہے
- ۲۱۱ ۲۶۹ گوی کا بیان
- ۲۱۱ ۲۷۰ زنی رکھنے کا بیان
- ۲۱۱ ۲۷۱ صدقات و خیرت کا بیان
- ۲۱۱ ۲۷۲ زیارت بچنے کا حکم
- ۲۱۱ ۲۷۳ حج کا بیان کہ مؤمنین کے ساتھ ہو اور کفار کے ساتھ نہ کیا جائے
- ۲۱۱ ۲۷۴ سال صدق
- ۲۱۱ ۳۷۵ صبر نہ من کی تعمیر اس کا رگوں کے لئے مرجع اور امان ہونے قبلہ بننے
- ۲۱۱ در ثروت کا بیان
- ۲۱۲ ۳۷۶ یوں نہا کی علق تھپنے کی برقی
- ۲۱۲ ۳۷۷ قصاص کا بیان
- ۲۱۲ ۳۷۸ قاتل کی وصیر کا حکم
- ۲۱۲ ۳۷۹ سال حیات کی کا بیان
- ۲۱۲



۲۱۲

۲۴۰ یقیوں کی صلاح کا حکم۔

۲۱۳

۲۴۱ حمد و ثناء کرنے کا ذکر۔

۲۱۴

۲۴۲ مرد کے احکامات

۲۱۵

۲۴۳ نسخ کا بیان۔

۲۱۶

۲۴۴ اب کوئی آیت یا حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔

کتاب السنۃ والحدیث —

۲۴۵ قرآنی دلائل کی روشنی میں حجیت حدیث کے ثبوت میں رسالہ حدیث عجیب

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل اور راہ و رسم کا نام سنت و

حدیث ہے۔

۲۹۰ تا ۲۲۲

۲۲۱

۲۴۶ حضور کی سنت و حدیث ایمانداروں کے لئے کتاب ہدایت ہے۔

۲۲۲

۲۴۷ حجیت حدیث پر قرآن پاک سے دلیل نمبر۔

۲۴۷ تا ۲۲۳

۲۴۸ حضور کے بتلانے ہی سے امت نے قرآن کا قرآن ہونا بنا۔

۲۴۹ حضور کا یہ بتانا کہ یہ قرآن ہے "بھی حدیث ہے" گویا انکار حدیث کی صورت میں

۲۴۷ تا ۲۲۳

قرآن کا اعتبار بھی نہیں رہے گا۔

۲۲۳

۲۸۰ جب حدیث کے بغیر قرآن ممکن نہیں تو اس پر عمل کیسے ممکن ہوگا۔

۲۲۳

۲۸۱ حضور اکرم آیات کے علاوہ اپنے قول سے بھی امت کا تزکیہ فرماتے ہیں۔

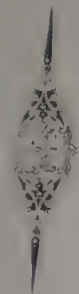
۲۸۲ و عیسٰی لکب و نوحک۔ میں کتاب سے قرآن کریم اور نکتہ سے

۲۲۳

حدیث پاک مراد ہے

۲۲۳

۲۸۳ قیامت تک "نے دئے دگ" حضور سے فضیلت ہوتے رہیں گے



۲۸۳ میر تقی میر کا جرح عموماً حدیث بھی اللہ کا فضل ہے۔

۲۸۵ سہ نمبر ۳۔

۲۸۶ مذکور کے نے صیغہ پک کو اپنی کتاب کے مصالک بیان فرمادے ہیں۔

۲۸۷ صورت سے مذکور دوسرے امت کو ان کے لئے ضروری و مفید مطالب و معانی

بیان فرمادے

۲۸۸ حدیث اک کی حد کے بغیر گذشتہ موجود اور آئندہ کی کسی مخفی چیز کی تفصیل معلوم

نہیں ہو سکتی

۲۸۹ حدیث اک کی بروئی جہاز، ریل گاڑی، ایٹم بم وغیرہ نو ایجاد شدہ چیزوں کا تفصیلی

علم موجود ہے

۲۹۰ حدیث اک کے بنیہ کان و عمال شرعیہ کا علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

۲۹۱ صلوٰۃ، زکوٰۃ وغیرہ کے لغوی معنی شرعی معنی کی وضاحت نہیں کرتے بلکہ ان کا

بیان قولی فعلی اور تقریری حدیثوں سے ہوتا ہے۔

۲۹۲ چونکہ ہم نے حضور کا خارجی زمانہ نہیں پایا لہذا ہم صحابہ کرام، ائمہ دین اور علماء اسلام

کے بھی محتاج ہیں۔

۲۹۳ خانبہاں محکمہ ائمہ پڑھ کر صحابہ کرام کے فیصلوں کو بے اعتبار بتاتے۔

۲۹۴ سہ سلسلہ میں حدیث علی کا ایک دفعہ۔

۲۹۵ دلیل نہ ملے۔

۲۹۶ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مہربان و پوشیدہ علم حاصل ہیں۔

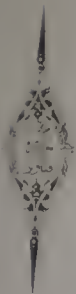
۲۹۷ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی علوم امت کو بھی فیضیاب فرماتے ہیں اور کجی سے



۲۳۲	کام نہیں لیتے۔	۲۹۸	حضور پر چمکہ سر پارت میں مدفرہ فرو کا مدغیب کھنے دے ہیں سکتے
۲۳۲	اپ کی تعلیمات پر عمل و اعتقاد ہماری ہدایت کا باعث ہے۔	۲۹۹	حدیث پاک سے دور ہونا گمراہی اور سبب غضب الہی ہے۔
۲۳۳	اللہ اور اس کے انعام یافتہ بندوں کا راستہ صراطِ مستقیم ہے۔	۳۰۰	دلیل نمبر ۶۔
۲۳۳	صحاہ کرام، تابعین، ائمہ اور اولیاء و علماء، آفتاب رسالت سب ہی کا نور۔	۳۰۱	بھیلا رہے ہیں۔
۲۳۴	دلیل نمبر ۷۔ متعدد آیات سے حجیت حدیث کا ثبوت	۳۰۲	حضور کی تمام قولی و فعلی حدیثیں واجب العمل ہیں۔
۲۳۵	عمل بالقرآن، عمل باحدیث کے بغیر ناممکن اسی طرح عمل باحدیث صواب و فقہ جلیل	۳۰۳	کی ہدایت کے بغیر ناممکن لہذا فقہ پر عمل حدیث پاک پر عمل ہے۔
۲۳۶	دلیل نمبر ۸۔	۳۰۴	مدیثوں پر عمل اتباعِ رسول ہے جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے
۲۳۷	دلیل نمبر ۹ تا ۱۲۔	۳۰۵	دلیل نمبر ۱۳ تا ۱۵۔
۲۳۸	اللہ و رسول کے حکم ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن کی صحیح حدیث کو بھی	۳۰۶	مقبور مانا جائے۔
۲۳۹	دلیل نمبر ۱۶ تا ۲۰۔	۳۰۷	



- ۲۲۶ ۸۴۴ پیشینگوئی، فضائل و برکات رمضان کے سلسلہ میں رشادتِ قسمت ۲۵۶
- ۲۲۷ نویں، دسویں اور گیارہویں پیشینگوئی، جب گویہ عورتیں مزاحمہ و رباعے
- ۲۲۸ خاہرِ زول کے توسخ اور قذف ہوگا۔ ۲۵۹ ۲۶۰
- ۲۲۹ منشیات کا عام برہنہ بھی حضور کے فرمانات کی صداقت کو دہس سب ۲۶۰
- ۲۳۰ خف کا معنی۔ ۲۶۱
- ۲۳۱ مسخ اور قذف کا مفہوم۔ ۲۶۱
- ۲۳۲ بارہویں پیشینگوئی "ظہور القلم"۔ ۲۶۲
- ۲۳۳ ظہورِ قلم کی متعدد صورتیں۔ ۲۶۳
- ۲۳۴ تیہویں پیشینگوئی، اتحاد و یک جہتی کا فقدان۔ ۲۶۳
- ۲۳۵ چودھویں پیشینگوئی، جب خانہ جنگی کا آغاز ہوا تو قیامت تک یہ سہ جاری رہے گا۔ ۲۶۳
- ۲۳۶ سبائیوں اور بلوایوں نے عہدِ خلافت عثمانی میں خانہ جنگی کی بنیاد رکھی۔ ۲۶۳
- ۲۳۷ مختلف ادوار کی خانہ جنگیاں۔ ۲۶۴، ۲۶۵
- ۲۳۸ پندرہویں سولہویں پیشینگوئی، جھوٹے مدعیانِ نبوت کا ظہور۔ ۲۶۴
- ۲۳۹ سیکنڈ گناہوں مثلاً نونِ احدث کی تشریح ۲۶۴
- ۲۴۰ تترہویں پیشینگوئی، فقہانِ اہلِ حدیث کی نشاندہی ۲۶۴
- ۲۴۱ الا ای و منیب لفران و مشد معہ غفرہ کا معنی و مفہوم۔ ۲۶۴
- ۲۴۲ جمعیتِ حدیث پر دلیل نمبر ۲۶۶ ۲۶۵
- ۲۴۳ جمعیتِ حدیث پر دلیل نمبر ۲۶۷ ۲۶۸



فوائد متفرقة

- ۳۹۰ صاحب جلالین، تفسیر عربین میں سب سے حج قول پر عقائد کرتے ہیں۔ ۵
- ۳۹۱ "کلمہ" لغت عرب میں علومِ فدا کے لئے ہے۔ ۱۰
- ۳۹۲ کلمہ "کلمہ" تفسیرِ افعال کا تقاضا ہے اور تفسیرِ فدا تکرارِ فدا کا مستند۔ ۱۰۱
- ۳۹۳ جس طرح جملہ اسمیہ مثبتہ قرآن کی مدد سے دو می ثبوت کا فائدہ دیتا ہے اسی طرح جملہ اسمیہ منفیہ مقامی معادنت سے نفی کے دو مرکب دیتا ہے، دوام کی نفی نہیں کرتا۔ ۱۰۸
- ۳۹۴ خاص، افادہ معنی میں قطعی ہوتا ہے۔ ۱۵
- ۳۹۵ خاص قرآن کے مقابل ایسی خبر واحد جو حضور علیہ السلام یا رب عزت کی طرف منسوب ہو اور خاص قرآن سے موافقت نہ کر کے تولد چھوڑ جانے کا۔ ۵
- ۳۹۶ خاص اپنے مدلول کو یقینی اور قطعی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ ۱۵
- ۳۹۷ محکم وہ ہے جس سے مراد پختہ ہو کہ احتمالِ نسخ و تبدل باقی نہ رہے۔ ۱۶
- ۳۹۸ اخبار میر نسخ جاری نہیں ہوتا۔ ۱۵
- ۳۹۹ ایسی خبر جس میں طلب کا معنی نہ ہو منسوخ نہیں ہو سکتی۔ ۵
- ۴۰۰ نسخ کا محل ایسا حکم ہے جو وجود و عدم دونوں کا محتمل ہو۔ ۱۶
- ۴۰۱ ایسا حکم منسوخ ہو سکتا ہے جس کے ساتھ نص سے ثابت نسخ کے معانی قید لاحق نہ ہو۔ ۱۶
- ۴۰۲ محکم کے مقابلہ میں ظاہر نص اور تفسیر مر جوح میں۔ ۵
- ۴۰۳ ظاہر سے نص مقدم ہے اور ظاہر نص سے تفسیر مقدم اور نص سے۔ ۵

۱۔ لکھتے رہے
۲۔ لکھتے کسی مادی تخصیص کی گنجائش نہیں
۳۔ دقتیں لکھنا قطعاً محرم میں کامل و قوی ہے
۴۔ دین کا معنی و مفہوم

۵۔ محرم کے فہم ہی سے ہی معتبر ہیں، جھوٹے ہیں یا حقیقی کے غلط بیان کردہ
۶۔ معاد کی وجہ سے

۷۔ تمام تر مکار و تدبیر سے نہ جنت کے بہتوں میں ہے، قیامت میں
۸۔ جوئی تکلف و تہذیب سے بہرہ نکلے گا، کار و مکار ضروریات
۹۔ سنی حد احقر زہد و عسری اصل قدر صحت کف میں سے ہیں
۱۰۔ بہتہ نہ رہنا، نہ ہی منہ یا یہ تعصب ہے جو کتب حدیث کی حرز و
۱۱۔ دقت و دوسرا ہے

۱۲۔ مذہب کی جب نہ ہو کہ جس سے تو فانی تسمیہ و تخریر و زہد و عسکرت ہو
۱۳۔ مکار و مکاری اور زہد سے

۱۴۔ جمع نمونہ سادہ و سادہ و غلبہ مستغرق ہے

۱۵۔ جمع اصناف بھی غلبہ مستغرق ہے

۱۶۔ بہت زیادہ سے فتنہ میں اوقات ہیں

۱۷۔ بہت زیادہ سے فتنہ میں اوقات ہیں

۱۸۔ جوئی دوسرے لوگوں کی طرف سے جوئی اسباب سے ہی حاصل ہے

۱۹۔ خصوصاً سب سے زیادہ جوئی کے دوران قبول و ممانعت

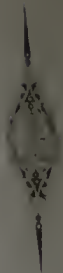


- ۳۸۹ بطور مدد ملی یا فقیہ ہر سب کو قرانی کی کتابیں دی جا سکتی ہیں۔ ۶۹
- ۳۹۰ تنخواہ کے طور پر قرانی کی کتابیں دی جا سکتی ہیں۔ ۶۹
- ۳۹۱ قرانی یا عقیدہ کی کتابیں قصاص کو بطور مدد ملی دینا بہت سستا ہے۔ ۶۹
- ۳۹۲ دینی دنیا میں حیدر ملک سے زکوہ کی قسم خرچ کی جا سکتی ہے۔ ۶۹



جموں نمبر ست فتاویٰ نورانیہ جلد ششم

باب زکات	کتاب الطہارۃ
کتاب الحج	کتاب صلاۃ
کتاب النکاح	کتاب صومۃ
باب المحرمات	باب روقات
باب المعصیۃ	باب زونا
باب کاح المقتد و کاح مل	باب بامت
باب بر صاع	باب تعذر صلوۃ و یا تبطل
باب لون	باب تطوع
باب کفو	باب جمود و مبین
کتاب صدق	باب عین
کتاب غلو و باعہ	کتاب زکوۃ
فوائد صوم	کتاب صوم
متفرقات	باب رویت لیل



تصبیح نمبر ست جلد ششم غازیں صفحہ ۱۰۹ پر الحمد للہ پاییں



حیاتِ فقیہِ اعظم

عمر باد کعب و تجار می نامد حیات
بزرگداشت یک دنیا کی از آید برین

بیانہ

سرت عظیمیوں کو تفسیر حدیث اور دیگر تمام مروجہ موم و نمیں میں
کام و مترس رکھتے تھے سین فقہ میں آپ کو تخصص کا درجہ حاصل تھا اسی لئے آپ کے
بصیرہ و کابرہ نے آپ کو فقیہ عظیم تسلیم کیا، چھ نیم جلدوں پر مشتمل آپ کے فتاویٰ کے
مجموعہ سے آپ کی دست نظر عین مشابہ، قوت استدلال اور جذبت فکر کا بخوبی اندازہ
لیا جاسکتا ہے۔

خاموشی و دینی ماحول اور دیہات کی سادہ وضع میں زندگی بسر کرنے کے باوجود
ان کی فکریں بڑی ہمت تھیں، انہوں نے عہد حاضر کے مسائل جدیدہ کا مجتہدانہ انداز میں حل
پیش کیا۔ دینی مسائل میں جہاں جہاد کی گنجائش تو تحقیق اور ریسرچ جاری رہنی چاہئے
ورنہ جمود و تحفظ فکری صدیوں کو زنگ آلود کر کے رکھ دے گا اور نئی نسل دین سے
دور ہو جاتی ہے۔ نماز میں لاؤ و سپیکر کا استعمال، ایو پیجی اور بو میو پیجی، دواؤں کا حکم
جان بوجھ سے بھینسوں کے لئے پھیلتے خون، لڑکیوں کو نکھائی کی تعلیم دینا، ریل گاڑی اور ہوائی جہاز
میں نماز، روزے کی حالت میں انجکشن، بلغاریہ اور ڈنمارک وغیرہ میں نماز، روزے اور
دیگر تہیات سے اوقات کا تعین، جہاں سال میں بعض راتیں صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی
ہوتی ہیں صبح کے سے تصویر کا تجویز وغیرہ مسائل کا حضرت فقیہ اعظم نے فیتانہ بصیرت سے
حل پیش کیے۔ تمام فکری ہمت کے باوجود کیا مجال ہے کہ کہیں تکبر اور عجب کا اظہار ہو
یا بدحواسی و تخلف کا کوئی پہلو نکلتا ہو، دور جدید کے محققین کے لئے یہ طرز عمل
مشعل رہونا چاہئے

حضرت فقیہ عظیم رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں :-

کیا تازہ حوادث و دنوں کے متعلق حکام شرعی موجود نہیں کہ ہم

باکس ہنرم بکھ بن بائیں ورنہ اختیار کے ن کو فرزند عورت کی تصدیق کریں
کہ معاذ اللہ اسلام ایک فرود و تہ سبب ہے اس میں روزمرہ ضرورت
زندگی کے تدبیر ترین ہزارہ تقاضوں کا کوئی حل نہیں۔ ورتوں و لہر و تہ
العلیٰ العظیم

یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ کسی ناجائز و غلط چیز کو پتہ خلود
نشا سے جائز و مباح کہنا بگز بہ گز جائز نہیں مگر شرعاً اجازت ہو تو عد و جز
کی زٹ لگانا بھی جائز نہیں غرضیکہ خدا اور نفس پرستی سے بچنا نہایت ضروری
ہے کیا یہی اچھا ہو کہ ہمارے ذمہ دار علماء کرام محض اللہ کے لئے نفسانیت
سے بلند و بالا، سر جوڑ کر بیٹھیں اور ایسے جزئیات کے فیصلہ کریں، مگر
بظاہر یہ توقع تنہا کی حدود طے نہیں کر سکتی، یہی انتشار و اذنیائی کا باعث
بن رہا ہے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

فقیر اعظم حضرت مولانا محمد نور اللہ نعیمی ابن مولانا محمد صدیق ابن مولانا محمد
ابن سلطان التارکین مولانا محمد ابراہیم ۱۶ رجب ۱۰۳۲ھ ۱۹۱۴ء کو پاکپتن شریف
کے پاس واقع گاؤں سوہجے کی میں پیدا ہوئے۔ کئی پشتوں سے آپ کے خاندان
میں اصحاب علم و فضل اور ارباب زہد و تقویٰ چلے آ رہے تھے۔ آپ نے مہر آن مجید و
فارسی نصاب کی تعلیم والد ماجد اور جید امجد سے حاصل کی۔ اس کے بعد مدرس نظامی
کی ابتدائی کتابیں بھی گھر میں پڑھیں۔ سوہجے کی سے چھ سات میں کے فاضل پر
مولانا غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ رتبے تھے، ان سے کافیہ کے چند سبق پڑھے

مدرس ابھی وقت برقی ناکچہ اور اب دسترم محفوظ رکھتے تھے
 حکم و مومن تحصیل سے ۳۴۵ء - ۹۰۰ء میں محدث بہاول نگر ہی حضرت
 مولانا محمد رفیع صاحب ۳۹۹ھ - ۹۰۹ھ کی خدمت میں گھنٹہ پور، چینیہ خضارہ
 ریاست بہاول پور صغیر ہوئے۔ دیگر فنون کے مدد و معقولات کی اکثر کتابیں ان سے پڑھیں
 فرمایا کرتے تھے کہ یہ کتب صحیح محمد احمد شریف کے تالیف میں جو نصف ہوتا تھا وہ کہیں
 مدینہ و مدینہ پڑھنے کا بہترین طریقہ بھی نہیں سے حاصل ہوا۔ مدرس نظامی کی تحصیل کے ساتھ ہی
 مدرسہ انجمن کے لئے امام الحدیث حضرت مولانا ابو محمد محمد دیدار علی شاہ الوری
 رحمہ اللہ کی خدمت مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور میں حاضر ہوئے، دورانِ سب
 برہمنی و موقوف سولات پیش کرتے جن کا جواب محدث الوری بڑے اطمینان سے دیتے،
 یہ سب کچھ ساتھیوں نے کیا کہ آپ زیادہ سولات نہ کیا کریں، اس طرح وقت ضائع
 ہوتا ہے۔ درستی کم ہوتا ہے۔ حضرت محدث الوری نے انہیں سختی سے تنبیہ کی
 ورنہ یہ

اس سال دورہ حدیث نہایت ہی احسن طریقہ پر پورا رہا ہے اور تم جو کچھ
 سمجھ رہے ہو ان کی بدولت سمجھ رہے ہو۔

حدیث کی تمام کتابیں امام اہل سنت محدث الوری قدس سرہ سے پڑھیں
 زیدی شریف کے کچھ سابق مفتی عظیم پاکستان حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری
 مدظلہ العالی سے پڑھے۔ در ۹ شعبان، ۲۳ نومبر ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء کو مدظلہ فرغت

اور ساری فضیلت سے مشرب ہوئے۔

اپنے وہ گرامی و مفتی عظیم پاکستان حضرت صدر بہکات سببہ قدسی
قدس سرہ کے مشورے کے مطابق سلسلہ حالیہ قادریہ میں صدر فاضل حضرت مولانا
سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ بعیت
کے بعد صدر ان فاضل نے فرمایا :

”مولانا! آپ کا وظیفہ درس و تدریس ہے“

چنانچہ حضرت فقیہ عظیم تمام زندگی اس وظیفہ پر پیش پیر رجب رمضان مبارک
۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء کی تعطیلات میں مروا باد حاضر ہوئے۔ حضرت صدر فاضل نے سلوک کی
منازل طے کرائیں۔ مختلف اشغال و اعمال اور اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائی
سلسلہ قادریہ مکیہ کے علاوہ دیگر سلاسل میں بھی اجازت و خلافت مرحمت فرمائی۔ دوسری
حدیث کی سندیں عطا فرمائیں۔

حضرت فقیہ عظیم قدس سرہ نے فاضل تحصیل ہوتے ہی درس و تدریس کا
سلسلہ شروع کیا اور عمر شریف کے آخری دنوں تک پورے پچاس سال کی سر تقاضا
کے ساتھ جاری رکھا۔ ابتداء کچھ عرصہ مدرسہ مفتاح علوم میں استاد گرامی حضرت مولانا
فتح محمد محدث بہاولنگری کے پاس رہے پھر ضلع سامیوں کے مختلف مدرسوں میں پڑھاتے
رہے۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۸ء میں فریدی پور تحصیل دیپالپور میں در علوم خفیف ریہی
بنیاد رکھی جہاں طالبان علوم دینیہ کشاں کشاں حاضر ہونے لگے۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی

تہ دیکھتے ہیں کہ اس کی متقاضی تھی جس کے لئے اس جگہ کا جائیداد
 ۱۹۲۵ء میں بصیر پور تشریف لائے اور دارالعلوم کی
 بنیاد رکھی۔ وہ جگہ جو قزاقوں کی مہجگا تھی آج وہاں علوم دینیہ کی عظیم الشان یونیورسٹی
 بن چکی ہے۔

بارشہ حضرت فقیہ عظیم کی یہ بہت بڑی کرامت ہے کہ جنگل میں قیام کیا اور
 سے دین اور علوم دینیہ کا عظیم الشان گشتن بنا دیا جہاں سے ہزاروں حفاظ، علماء اور
 دین اسلام کے مبلغ و مدرس تیار ہوئے تھے اس وقت آپ کے فرزند ارحم حضرت
 مولانا علامہ محمد مجب اللہ نوری دام مجدہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے مہتمم شیخ الحدیث
 اور جانشین فقیہ عظیم ہیں تو اپنے عظیم المرتبت والد گرامی کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔
 حضرت فقیہ عظیم قدس سرہ اتباع شریعت و سنت کا حسین پیکر تھے،
 تہجد کے وقت نہ صرف خود بیدار ہوتے بلکہ جامعہ کے تمام اساتذہ اور تلامذہ کو بھی
 بیدار کرتے اور سب حضرت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے اس سے
 مدخل و اجابات کی پابندی کا اندازہ باسانی لگایا جاسکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ محبت و عقیدت کا اندازہ اس سے
 کیا جاسکتا ہے کہ جب بھی مدینہ منورہ کا ذکر ہوتا آپ کی آنکھیں و فور شوق سے
 شگبار ہو جاتیں۔ مولانا حافظ محمد اسد اللہ نوری کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:-
 "میر تو بفضلہ تعالیٰ یہ عالم ہے کہ بصیر پور میں درس اسباق
 آیتہ جوئے مدینہ عالیہ میں ہی حاضر علوم ہوتا ہوں، گنسیدہ حضرت

پیش نظر رہے تو کوئی دوری نہیں سمجھی نہایت ضروری کیے ہوئے تھے
شیطان کا مسخو ہو تب سے ورنہ دل یہی چاہتا ہے کہ ہر وقت ہی مینیا
حاضری رہے ۷

۱۹۶۰ء میں پہلی بار حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۵۵ء میں زیارت
مدینہ منورہ کے سفر کے موقع پر بغداد شریف، کربلائے معلیٰ، نجف شریف، بصرہ، کوفہ
دمشق اور حلب وغیرہ شہروں میں متعدد و اجیہہ کرام، صحابہ، اہل بیت اور اہل بیتِ اکرام
کے مزارات پر حاضری دی۔ مجموعی طور پر پچیس مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری سے
مشرف ہوئے ۷

حضرت فقیہ اعظم کو درس و تدریس کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا جس کے
باوجود میدان سیاست کے ہر نازک موڑ پر پوری بے باکی کے ساتھ قومی و بینائی کی تحریک
پاکستان میں مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی چنانچہ ۱۹۴۶ء کے الیکشن میں آپ کے صفے
سے مسلم لیگ کا امیدوار کامیاب ہوا۔ مرشد گرامی حضرت صدر رفاضی کے مشن کو
پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دیگر علماء اہل سنت و جماعت کے شاذ و نادر کا مدد
بہاؤ کشمیر میں غازی کشمیر حضرت علامہ ابو الحسنات قادری سے مل کر تعاون کیا۔ ۵۸ء
میں انوار العلوم، ملتان میں جمعیت العلماء پاکستان کی تشکیل ہوئی جس میں فقیہ عصرہ بھی
شامل تھے، آپ جمعیت کے اساسی ارکان میں سے تھے۔ جمعیت کی مجلس عاملہ شوبی
کے رکن بھی رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پر زور حصہ لیا جس کے نتیجے میں آپ کو ایک

اس کے مدد بخانی و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 حضرت فقیر عظیم کو تہہ تک نے ہر طرح کو ہر روز ان ہی عمارت پر
 رہنے کی سبب ملی ہیں بخانی، و فاسی، و غازی، و شریف رست رہنے، و
 بہشت، و رست، و شرف، و گ، و غازی، و شریف رست رہنے، و
 سے مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 رہا، و قوس، و شریف، و غازی، و شریف رست رہنے، و
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے

مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 حضرت فقیر عظیم کو تہہ تک نے ہر طرح کو ہر روز ان ہی عمارت پر
 صاحبزادین، و غازی، و شریف، و غازی، و شریف رست رہنے، و
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے
 مدد بخانی، و مسکن شریف پر شرفیوں میں جو تھوڑے سے

ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال
 اور ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال
 کہ جو کہ ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال
 کہ جو کہ ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال
 کہ جو کہ ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال

جس پر شعور ہے وہ ہے حق تعالیٰ کا
 جس پر شعور ہے وہ ہے حق تعالیٰ کا
 جس پر شعور ہے وہ ہے حق تعالیٰ کا
 جس پر شعور ہے وہ ہے حق تعالیٰ کا
 جس پر شعور ہے وہ ہے حق تعالیٰ کا

ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال
 ہر ایک کو اپنے دل کے فرشتے کی طرح جان میں سے نکال



قند و حد سندسو خطر من فساد
توہ

میرے سچے دوستوں سے ہے۔ وہاں ہے



و شوقِ محراب و شوقِ مسجد و کتب و رساله
و شوقِ ریح و شوقِ شبنم و شوقِ دوسره

ان

مردانِ دل کے دیوانے و شوقین و کتب و رساله
مردانِ دل و شوقین و کتب و رساله

مردانِ دل و شوقین و کتب و رساله

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنُوْا بِرِسْوَالِ رَبِّهٖ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَتَكْتُبَ لَكُمْ لَكُمْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ رِسْوَالًا
وَلَمَّا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهٖ
وَمَلَٰئِكَتِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَيَوْمَ تَحْجَرُ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا.

اسے میں دو زبان رکھوں گا اس کے سر پر دریں
کتاب پر جو سے پہنے سول پر تاجی دریں کتاب پر جو سے
تاری و سجود ہے نہ دریں کے فرشتوں در کتابوں دریکوں
اور فیما بین کو نہ اور درمیان میں دورنگار

در در میں ہر گز نہیں رہتا

ایک شخص بڑی عزت والا ہے تو اس کی دیکھیں اور کوئی ہے کہ آج میں تو اس
عزت و درویشی کا ہدف بنے رہتے ہیں اور اگر سے درویش ہو جاتے ہیں غصے کہ وہ
ہوئی ہے نہ دیکھیں کہ یہ جو کہ ہو کر رہتی ہے تو اس کا ہدف والا اور ہر چیز کو
بیکر کر کے دیکھ کر رہتی ہے اس کا نام پاک ہے اللہ وہ ہر شے سے ہے
بیشک رہے گا یہ نہیں ہو رہی فنا ہو گا وہی سب خوبیاں اور کمالات و عبادت
سب درخت سے ایک ہے اس کی تمام شاخیں (خویشیاں) تیری یعنی کسی سے نہیں
میں نہیں ہیں کو وہ ہر شے ہی ان صفوں سے ہے وہ تو کوئی چیز نہیں جو کہ عبادت اس
میں نہیں رہی اس پر شاید نہیں وہی دیکھے اس سے وہ کہہ فرمائے کہ رب
انکس کو مر رہی ہے تو ان سے نہیں وہ ہر شے سے اس صفت و صفات
وہ جو ہے کہ ہر شے کو اس سے روک نہیں سکتا ہے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے موت و
زندگی ہر شے سے پاک ہے اس کا ولی کہ حکمت سے خالی نہیں ہو جو کہ نسبت عقیدت
کسی کام میں بھی فائدہ عطا کرے تو یہ جو ہر جہات سے ہے وہ علم سے پاک ہے سچ ہے
بھوٹ سے پاک ہے وہ ہر شے میں ہے اس کی خود کئے سے تو ہر شے کے لئے
وہ ہر شے پر فرمائے کہ ہر شے سے ہر شے میں ہر شے میں ہر شے میں
ہوئی میاں میں کے لئے جو چیزیں ہر شے میں وہ ہر شے سے و رزق سے
نور ہر شے میں اور ہر شے سے ہر شے میں تیری و رزق ہر شے سے
پہنچ کر رہے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
کہ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے
اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے



ہو جائیں واپس آئے دوست جان جاتیوں۔ مہم ملیں و یہ س کو بڑی فتنہ اور مہم ہے
 کہ اگرچہ برنظمی اور سب گہی سے کہ جگہ گاہ بنی شاہ رستہ میں کمر جب بھی ہے اس سے تو کہ کریں
 اور معافی مانگیں تو وہ معاف فرما دیتا ہے کہ پناہ پیار سناتا ہے۔

ہمارے فرض ہے کہ اس شے لہر مان در پیار سے رب کی بندگی کریں اور
 اس کی محنت و پیامت پر ہونہ بن پر ذکر و شنا ہو، کچھ کان قیادوں اس کی مرض کے
 خدمت و جہ میں نمازیں پڑھیں اور دوسرے بھیں مذکورہ ایہ و سچ گوئیہ اور چرسے پر سے
 فرما رہندے بن جائیں اور ہر وقت کرتے رہیں و اس سے نفس کے شیر و بھیاریں
 در و عارتے ہیں کہ وہ ہر چہ پر مرضی سب در میان پناہ تر کرے

و بعد از آنکه بگویند و بعد از آنکه بگویند

و بعد از آنکه بگویند و بعد از آنکه بگویند





میں نے ایک بار دیکھا کہ ایک مبارک میں سے جب در احادیث مبارکہ سے اس
 کے منہ سے نکلے ہیں، ان کے دیکھتے ہمارے منور فرمائی ہیں اور سب سے
 اور وہ سب سے توفیق سے اور کہ یہ فرماتے والے کے منہ سے بیان فرمائی، ارشاد
 پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میں سے تحقیق یا تمنا سے پاس فرمائی
 اور اسے ایک نور و کائنات روشن: ان کے کام فرماتے ہیں کہ اس نور سے ہر محمد رسول
 میں سے ایک بار دیکھا کہ وہ وہاں سے ہی ظہور فرمائی ہے۔

ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی نے اسے اتھرت فرماتے ہیں ان العطف یوجب
 معہ۔ میں معطوف و معطوف۔ عطف سے نیز فرماتے ہیں ان معطوفین۔
 محمد و۔ سکتے قرآن کے روح البیان میں ہے سستی الرسول سورۃ الزلزلہ
 ۱۔ سب سے صبرہ نحو سورۃ قدرت من ضمتہ لعدم کان نور محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ ذل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اول ما خلق
 نہ موری سے حسن مع لم یبد فیہ من نورہ، الی ان قال، لہذا کان صلی
 اللہ علیہ وسلم بقول من، اللہ والمؤمنون منی وقال تعالیٰ
 قد صدق من نور وروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ

۵۰ نور اللہ الخیر سورۃ مدہ یت ۵۰

نہ میرے مطبوعہ ۱۹۰۸ء

تفصیل منہ جہلوت و عطف میں سے غایب یا ہوتا ہے۔

۵۰۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔

نور اللہ الخیر سورۃ مدہ یت ۵۰

دل کا سورہیں بدی رنی محمد قمری میں جنہو سو لکھ
 دہائی عیب و سہوہ اور خطبہ کتاب میں اور درپیش تیرہ اشعار و سی حدیث
 فارین اور معالم التزیل دونوں میں سب سے حسنی محمد ر صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم۔

ان تمام کا خلاصہ یہ کہ اس نور سے جو آیت میں درج ہو۔ ہمارے حضور پر
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے مدد و حضور پر نور سے نہ حدیث
کی نورانیت پر چند دلائل آیات و احادیث و قول ائمہ قدیمہ و حدیث پیش کی جاسکتے
میں مگر اطمینان قلب کے لئے امید کہ یہی کافی ہوگا اور جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا
شخص انجمنی کی طرح واضح ہو تو سایہ کا نہ ہونا خود بخود معلوم ہو گیا کہ یہ بیات اولیہ سے وضع ہے کہ
ذرا اور سایہ کا اتفاق نہیں ہو سکتا۔

بحمدہ تعالیٰ الحق جواب سوال الفضیل و اجمال کے متنو سماعہ پیر یہ میں ادا ہو گیا اور

۱۔ مولیٰ علیہ السلام کا گمراہی نور سے رکھا گیا کہ حق تعالیٰ نے اپنے نورِ بقاء سے جبرائیل سے پہلے نورِ ہدایت
فدیت علیہ السلام سے ظاہر فرمایا جس کا ارشاد ہے: سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى
حُزْنَ فَرَمَا کرتے تھے میں اللہ کے نور سے ہوں اور میں میرے نور سے ہوں کہ نور میں تجھ سے تعلق ہے پس اللہ صریحاً کہہ دیتا ہے کہ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے نے رکے عمرو میں ایک درخت ۔

تکہ نور سے مراد نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تاکہ یعنی جہان میں سب کے فوٹ پر حقہ دیا گیا ہے

١٣٣
 ١٣٤

قہر و درد و اندہاء سے بھی حق زیادہ نمایاں ہوا مگر ان بیچارے سادہ الواع سے
جو جس نہایت حق میں چند غریبیت احادیث و اقوال ائمہ و علماء تفسیر و حدیث تحریر فرماتے ہیں

جناب۔ جہ میں مولانا سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھما فی الکبریٰ میں
میں مروج کے مسئلے باب مرتب فرمایا۔ فرماتے ہیں ص ۶۸ ج ۱۰ باب الآتی فی اس
صو منہ و سلم لہ سبزی لہ ظل یعنی باب اس شان نبوت کا جو غرض
میں ہے یہ وہ وقت ہے کہ وہائی نہ دینے میں ہے اور پھر اس باب میں حضرت حکیم ترمذی
حدیث ذوں بنی سے روایت نقل فرمائی کہ قال أخرجه الحکیم الترمذی
من رسولہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ سبزی لہ ظل
فی سس ولا یسر یعنی ہے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دھوپ میں سایہ دینا
خارجہ یعنی میں اور پھر حضرت امام ابن کثیر سے اس پر شہادت نقل فرماتے ہیں قال ابن کثیر
من حصہ نصہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان ظلہ کان لا یقع علی الارض و
ہو کار ہو فکان ذہشی فی الشمس او القمر لا ینظر لہ ظل یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فناء فی خاصہ ہے کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر واقع
نہیں ہوا کرتا تھا اور جب تک آپ نور تھے تو جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے آپ
کے سایہ میں اکیچھا جاتا تھا۔

یہ حدیث ہمارے قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مسلم امام ہیں شفاء شریف ج ۱
ص ۶۸ میں دست میں وہ ذکر من نہ کان لا ظل لشرخصہ فی شمس

ولا قمر لانه كان نوراً يعني انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پرستاروں سے
وہ بات جو مذکور ہوئی کہ بدشہبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم طہ کے لئے دھوپ اور
چاندنی میں سایہ نہ تھا اس لئے کہ آپ نور تھے۔

حضرت محقق برحق شاد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ج ۱ ص ۲۳ میں
فرماتے ہیں "نبود مرا کھنجرت را سایہ نہ در آفتاب و نہ در قمر و نہ لحکیم نہ در مدی عمر
ذکوان فی نوادر الاصول الی ان قال "و نوریکہ از اسماء آنحضرت است و نور را سایہ نماند
نیز ج ۱ ص ۱۱۸ میں فرماتے ہیں "وئی افتاد آنحضرت را سایہ بر زمین رکعت کشف و نجاست است
و دیدہ نشد اور سایہ آفتاب الی ان قال "چوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان و نور و سایہ
نمی باشد" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اس لئے کہ آپ نور ہیں و نور
کے لئے سایہ نہیں ہوتا۔

تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۱۲۵ میں امام فخر الدین رازی سے منقول و مختصر ہے۔
ظل شخصہ الشریف کن لا یظہر فی شمس ولا قمر یعنی تحقیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں ظاہر نہ ہوتا تھا۔
حضرت شیخ سلیمان جبل فوجائیکہ احمدی ص ۵ میں ناقص مہ لکھ کر

لہ مطبوعہ مطبع مشی ذوالکثرہ بکھنر

لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں ظاہر نہیں ہوتا تھا اسے بحیرہ زری نے وادو لکھل
میں ذکوان سے روایت کیا۔ آپ کا ایک اسم بڑی نور بھی ہے ورنہ اگر سایہ میں ہوتا
لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر اس لئے نہیں چلتا تھا کہ زمین پر چلنے والے کی جگہ پر درستی کی روشنی
آب کا سایہ نہ لکھا جاتا تھا

لکھ "المعروف قرعہ مجزیہ" مطبوعہ قاہرہ مصر



عہدِ سیر و زحمر یعنی حضرت عبداللہ علیہ وسلم کے لئے وصوف
ورپاتی میں کیا یہ تھا؟

نیز حضرت امام ربانی مجتہد اثنی عشری علیہ الرحمہ مکتوبات شریف ج ۳ ص ۱۸۷
میں فرماتے ہیں: "نہار و سایہ مذہب یعنی ضرور آپ کا سایہ نہ تھا"
نیز شاہ عبدعزیز محدث دہلوی تفسیر غریبی ج ۳ ص ۲۱۸ میں فرماتے ہیں: "سایہ
ایٹل بر زمین سے تھا" اور ان کا سایہ زمین پر گرتا تھا۔

مجمع بجا ج ۳ ص ۴۰۲ میں ہے من اسماء صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ صافات ۱۰۷ مسی فی الفجر والشمس لا یظہر
لہ ظل یعنی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ سے ہے نور، فرمایا گیا کہ
بکے فضل خاص سے شمار کیا گیا ہے کہ آپ کے لئے چاندنی اور دھوپ میں سایہ
نہیں پڑتا تھا۔

بخاری ج ۲ ص ۲۵ میں ہے کہ زکی کی کتاب المقاترات ہے
وہ جس عیب غصہ فحش و فساد پر رسول اللہ اخذت ہوا وہ عائشہ
من ضلت لا یریب متدھن ضلت یقع علی الارض یزق ظل
سحبہ نسیفہا کل لا یظہر فی سیر و زحمر لان لا یوطئ الارض
یعنی حضرت امی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا کہ جو مشرک یہ نہیں دیکھتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور محفوظ کیا آپ کے

سے چھوڑ دیں وہ نہ چھوڑے

نہ چھوڑے ہیں محسوسی لا ہو

سایہ زمین پر واقع ہونے سے یعنی آپ کا سایہ دھوپ کی مانند فی زمین ظاہر نہ ہوتا تھا۔

مرآۃ النبۃ ج ۲ ص ۶۰ میں ہے کہ عثمان بن عفان غتہ سایہ نہایت در
بر زمین نے افتد کہ مبارک زمین بخش افتد یعنی حضرت عثمان بن عفان نے عرض کی کہ حضور
کا سایہ زمین پر واقع نہیں ہوتا کہ کبھی سایہ زمین پر واقع نہ ہو جائے ؟

اور ان دو وجوہ میں کچھ تنافی نہیں بلکہ دونوں وجہیں وجہیں نہروں سے
اختصار الیک ایک پر اکتفا کر لیا اور اصل میں دونوں میں چنانچہ معارج النبۃ ص ۲۸
۱۲۱ میں حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ سے ہے : ذی النورین گفت ہاں دلیل نہدے تھان
روانی وارو کہ سایہ تو بر زمین افتد و سبب او آنست کہ مبارک زمین بخش بشد یا تھدے سے پاسے
قدم بر سایہ تو نہد ؛ یعنی حضرت ذی النورین نے عرض کی کہ خداوند تعالیٰ یہ جائز نہیں کہ آپ کا
سایہ زمین پر واقع ہو اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ زمین چلی ہو یا کوئی آپ کے سایہ پر چلے
ان ارشادات طیبات اور احادیث و اقوال ائمہ و معارف قدیم و حدیث سے سنات ہی
نمایاں اور درخشاں ہوا کہ آنحضرتؐ پر نور محبوب نہد مجھ مصطفیٰ علیؑ نہ طہیہ و سکے کے سایہ نہد و
سایہ نہ ہونے کے اسباب و وجوہ کبھی بعض حضرات نے ذکر فرمائے۔ جس نے نور بیت حسنؑ پر درو
دلیل نمونہ یا جیسے پہلے بیان ہو چکا۔

مختص سے امام ابن سبع علیہ الرحمہ کا ارشاد یہ کہ وہ و شقائق سیاح
لحمہ کان نور اور معارج النبۃ سے نور کا سایہ نباشد سن چکے و یہ وجہ بھی کہ کوئی سایہ
نہ ہونا نبوت کے علامات و نشانات سے ہے اور آپ کے فضائل خاصہ سے ہے چنانچہ مختص
الحرمی اور شقائق شریف وغیرہ سے گزر چکا۔ باب الایۃ وغیرہ اور علامات نبوت خرقہ اعدا و
نہ فیہ فیہ بعض نے یہ کہ ذکر فرمائی کہ پدید زمین پر واقع ہونے سے سایہ نہ ہو جائے



تہا چہ فی سبیل اللہ رحمۃ سے قتل و قتل سے چکے بنے فتاد آنحضرت را سایہ بر زمین رکھل بجائے
 کثرت سے، اور مہار بر زمین بخش فتہ، اور بعض نے یہ سبب ذکر فرمایا کہ اس لئے سایہ
 نہایت سے قہر کسی کا پاؤں نہ آجائے چنانچہ سیدنا ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روح ایمان اور معارج نبوت سے منقول ہوا اسی لایوحیاً بالاحد ام۔

اور ایک نہایت ہی زبردست، اَلطَف و دُرُ کَیْف وہ علت ہے جسے حضرت
 مجتہد ثانی علیہ الرحمہ نے ذکر فرمایا یعنی "لطافت آل جانِ جاں و روح رواں ایمان
 سے سیرتِ علیہ وسلم" ورنہ فرماتے ہیں مکتوبات شریف ج ۳ ص ۸۷ "نیز در علم شہادت
 سایہ شہر شخص لطیف تراست و چوں لطیف تراؤ سے در عالم نباشد اور اسایہ
 چہ صورت در در علیہ علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات" یعنی جہان ظاہر میں شہر شخص کا سایہ
 اس سے زیادہ لطیف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لطیف جہان میں
 کچھ بھی نہیں تو آپ کے لئے سایہ کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

نیز ص ۲۳۰ میں فرماتے ہیں "ہر گاہ محمد رسول اللہ را از لطافت بقل نبوخذائے
 محمد چو نہ ظن باشد صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و بارک وسلم" یعنی جب محمد رسول اللہ کے لئے
 سبب عیث ہونے کے سایہ نہیں ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے لئے
 سایہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سبحان اللہ! آپ کی لطافت کا یہ عالم کیوں نہ ہو کہ آپ سرایا نور جانِ لطافت و نور
 میں جس ثابت دل میں کچھ بیان ہو اور اب آخر میں ایک نہایت ہی ایمان افروز و اہم سوز
 حدیث شریف ذکر کروں جس میں محبوبِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کبریٰ کا تفصیلی بیان خود
 محبوبِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض سے ہے سنئے اور دل کے کان کھول کر سنئے۔

صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۹۳۵ صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۲۶۱، ۲۶۰ بسنن ترمذی ج ۱

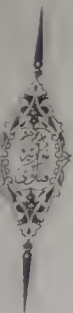
ص ۱۸۳۔ سن ۱۲۰۵ ج ۱ ص ۱۹۲ میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے خدا سے دعا کی کہ وہ
 اللہ تعالیٰ کو دعا دے کہ وہ نورانی قلبی و نورانی جسمی و نورانی ملبس و نورانی عطر و نورانی
 من خلوی و نورانی یسین و نورانی سنان و نورانی عرق و نورانی
 تحتی و نورانی سمعی و نورانی بصری و نورانی شعری و نورانی
 بشری و نورانی لحمی و نورانی دمی و نورانی عظامی اللہم عظمیٰ
 نوراً و اعظمیٰ نوراً و اجعل فی نوراً بخاری اور سلم نے عصبی بھی ذکر فرمایا ہے اور
 سلم نے و اجعل فی نفسی نوراً کا اضافہ فرمایا ہے اور صحیح مسلم کی ایک روایت کے آخر میں
 بالجزم و اجعل فی نوراً واروہ یعنی النبی بناوے میرے دل میں نور

اور میری قبر میں نور اور میرے اگے نور اور میرے پیچھے نور اور میری دائیں جانب نور اور میری
 بائیں جانب نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھیں
 نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے پوست میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے
 خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور اسے اللہ بڑا کر دے میرے لئے نور اور عطا کر مجھے نور
 اور بنا دے میرے لئے نور اور میرے محسب (پٹھے) میں نور اور بنا دے میری ذات میں
 نور اور بنا دے مجھ کو نور“

صورتِ تحدیث بالنعمة واستدانت وتواضع وتعلیم امت میں تو تہ عاقل ہی ہے

۵۰ کہ انھوں نے نور علیہ وسلم اس نور میں، اول ہی سے نور میں جیسے ثابت ہو چکا تو اس دعا سے مراد
 تقدیرِ نعمت و تواضع و استدانت و تعلیم امت کے احتمالات ہیں چنانچہ دعا آخر سورۃ البقرۃ کے تعلق کر کے کہتے
 ہیں کہ تقدیرِ نعمت مراد ہے اور جیسے یاد خود کی اول خط معنی ہدیٰ عن محمد اور ہذا میں ذکر لکھنا الصریح المستقیم
 کی عام مراد امت غیر سے کہ جاتی ہے اور ان کے بعد لکھنے خاص میں حدیث شریف کے تعلق تحدیث بالنعمة و تقدیرِ نعمت کی مراد نور
 اور نور کا بعد قرآنی شہادہ وسلم کے لئے احتمالات مذکورہ کا نشان دیتے ہیں ۱۲ منہ مغفلہ

۵۱ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں انقرآن الخیر بقراءۃ ۵۰
 عہد میں سے لکھتے ہیں اپنے رب کی ہدایت پر انقرآن الخیر بقراءۃ ۵۰



آنحضرت کی زندگی و علم و سایہ نعتی

سو کہ وہ دیکھ کر کہ جس میں یہ سب وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے

نہایت ہی میں ہوتا تھا،

الحوائج ۱۔ جو بھی نے خاصا کہہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ

وہ کہ جس نے اپنے میں وہ سب میں وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

وہ تو اہل سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے، سب سے زیادہ ہے

یہ سمجھ کر کہی ہے اس کے ہر شخص قاتل رحمت ہے وہ اس کے سایہ کے نیچے آتا ہے
 صبر سے آنحضرت کے سایہ نہ جانے کے بارے میں تیرہ و تیرہ بیٹوں میں بیان کی ہیں ہذا
 تیرہ بیٹوں کی کس معبود سے ہے ط

اس رحمت عالم نہ سایہ ہر قاتی مول نہ پوندا

وہ تیری معبود تیرہ بیٹوں کا یہ ہے ط

بس کر نور محمد کیوں کر سایہ سرور کھنرا

تیرہ وجہ یک یک کر کے بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ کافر یا منافق اس سایہ پر
 پاؤں نہ رکھے۔ دوسرے یہ کہ سایہ تاریکی اور سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور آنحضرت کا ہم فراموش ہے
 جسے یہ سنے اپنا سایہ اسطے شام و شب کے خیر کر لکھا ہے کیا کہ اپنی ناک و شفا عین کے لئے ذخیرہ کر لکھا ہے چنانچہ
 حدیث بخاری و مسلم میں لکھا ہو ہے چوتھے یہ کہ سایہ اس کا رحمت ہے۔ پانچویں یہ کہ آنحضرت
 جہنم کے پیشو ہیں ایسا نہ ہو کہ سایہ اس کے آگے ہو۔ چھٹے یہ کہ سایہ ہر چیز کا اس کے نزدیک
 ہوتا ہے و سایہ تاریک ہے اور آنحضرت تمام چیزوں سے زیادہ روشن ہیں پس مناسب
 نہیں کہ تاریکی اس کے نزدیک آئے جو بہت روشن ہے۔ ساتویں کہ سایہ کی دلیل
 قاتل ہے اور سایہ ہر چیز کا بسبب جلد ہونے آفتاب کے کم ہو جاتا ہے اور مناسب نہ تھا
 کہ قاتل آنحضرت کے سایہ کو لگے دیو سے۔ آٹھویں یہ کہ علم الہی میں لوگ دو گروہ ہیں خلیفہ
 فی نعمہ و حواری فی السعیر یعنی ایک گروہ بہشتی اور ایک گروہ دوزخی پس مناسب
 نہ تھا کہ وہی شخص اس کے سایہ کے نیچے آئے اور پھر دوزخی ہو جاتے۔ نائویں یہ کہ سایہ ہر شخص کا
 بن پرستہ میں ہوتا ہے اور اکثر لوگ آپ ہی سجدہ سے محروم ہوتے ہیں اور آنحضرت

رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے سردار تھے پس جنت مجرور سایہ کی رفتی۔ دوستوں یہ کہہ رہے تھے
 مومنوں کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور اگر آنحضرت کا سایہ پہنچتا تو اس کا عکس
 گیا۔ یہی یہ کہ جو ہر صافی کا سایہ بہت روشن ہوتا ہے اور آنحضرت سب سے زیادہ روشن تھے
 بارہوی یہ کہ سایہ ہر ایک کا دوسرے کے سایہ سے مل جاتا ہے، اور مناسب رہتا کہ آنحضرت کا
 سایہ دوسروں کے سایہ سے غلط ہوتا۔ تیرہویں یہ کہ صاف چیز پر سایہ صاف دکھائی دیتا ہے
 اور ناپاک چیز پر سایہ بھی ناپاک نظر میں آتا ہے۔ پس مناسب رہتا کہ آنحضرت کا سایہ ناپاک دکھائی دیتا
 بہر حال اہل انصاف کے لئے شاہد حق نہایت واضح ہے۔ دعا ہے کہ حضرت
 رب العالمین جل و علا ہمیں صراطِ مستقیم پر ہی چلائے، حسد و ضد اور عناد سے بچائے اور اپنے
 محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی اور صحیح محبت عطا فرمائے اور اپنے محبوب کی رفعت شان
 سے باخبر بنائے

والحمد لله رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و سورۃ
 والہ وصحبہ و بارک وسلم فی کل وقت و حین آمین رب رب العالمین
 و بارحمہم الراحمین۔

حقہ الفقیر الی الخیر محمد نور الدائم غفرلہ سرہین ٹاؤن شریف سندھ

الاستفتاء

سلمہ مدیک ۳۱

مدرسوں ترجمہ غیب کا ہائے دل تو پتہ غیب پر کسی کو سونپ نہیں دیا سو ہے پتہ
 رسول کے۔ پ ۲۹ ع ۱۲۔ نیز قرآن پاک میں ہے و ما هو عن غیب مصر
 اور یہی غیب بتانے میں نہیں۔ پ ۲۹ ع ۶۔

ان آیات سے واضح طور پر یہ سہ ثابت ہو رہا ہے کہ نہ سوائفہ کتاب و
 احادیث بکثرت ہیں۔ اگر زیادہ انھیں کی ضرورت ہو تو رسالہ حکماء اعیانہ و خاصہ رشتہ
 مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان اندرون دہلی دروازہ نہ ہوتے صوبہ کرب

خبرگوں جس طرح دوسرے لوگوں پر مدالت کی طرح جو چاہیں اور تہہ و دو
 حال ہے اور کہا کہ ہیں صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۲۵ میں ہے کہ حضور علیہ السلام کے دو مرنے والے
 ران قبول فرمائے اور جس چیز کو حضور علیہ السلام قبول فرمائیں وہ سادات و مرغوشی قبر کرنا چاہے
 قرآن کریم میں ہے **وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُفِرَ بِهِ السَّامِیَّةُ كَذِبٌ هَذَا حَلَالٌ وَ**
هَذَا حَرَامٌ لِّمَنْ رَآهُ عَلَىٰ سَنَةِ الْكَذِبِ نَدَسَ مَعْرُورٌ سَرَّهَ نَكَدٌ
وَلَا تَقُولُوا مِثْلَ مَا قِيلَ وَیُحْمَدُ لِبَدِهِ اور یہ کہو سے جو تمہاری زبان میں
 جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ مال ہے۔ یہ یہ حرام کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بے شک جو اس
 پر جھوٹ باندھتے ہیں نہ کہ بعد از ہوگا بخیر ابرتنا ہے اور ان کے لئے مذاب در واک ہے۔
 پ ۲۹ ع ۶۱۔

واللہ اعلم و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
 واللہ و صلیہ و سلم

عزہ و افتخارہ ابو الخیر محمد نور اللہ نقوی غفرلہ

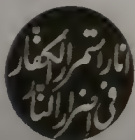
یہ وحید ہے تو حضرت امین کو حضرت مرتضیٰ سلمہ کے بابتیں اب فرمایا
 اسی طرح اسے سورتیں نزل کر جو ہر بیویہ سیدہ عمرتہ بنت ابی قحیفہ
 سن کر رحمت پر بیویہ سلمہ و دنیا میں محبتیں کر مٹنے والی بن گئی تھیں۔
 عیسٰیؑ کی ۳۳ سن ۲۸۰ میں جب کان - عیسیٰؑ کا ترہم و محبوب
 بطلموس لائب علی بعلشامہ یزید بن ابی سہول لہر دوی - حج کر رہا
 رہا دوسرے کوں در عہد زبیر عہد مالد صر - سہاٹ نہیں تھی۔
 ہل الکاسر و لہارہ جمعہ - عہد رحمتہ

یہ ۳۳ سن میں جب دوسرے سبوحی و جلالہ اسد غیور عس
 و محمد و سر حور و اسدی مہم و س - لہر رہا
 سہو سرہم - لہر کی شہدہ - لہر دوسرے - لہر دوسرے
 لہمہ و دس - لہر عہد

یہ سن میں ایل امر کی سے کہ گدڑی لہر کی محبت میں سے
 مرحلہ دوسرے دم حور دوسرے جس کو سن کہ گدڑی لہر کی محبت میں
 جو عت میں سے محور سے لہر کے عہد دوسرے لہر دوسرے
 سن سے صاف بات جو تہا ہے کہ حور سے لہر کے عہد دوسرے

لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے
 لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے
 لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے

لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے
 لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے لہر دوسرے



ہر کتاب کا نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص کتاب پڑھ کر میان سے نہ
 دے گی مگر بروقت ہو ورنہ کتنا ہی گناہوں نہ ہو بالآخر مذاب سے نجات پا کر جز
 میں داخل ہوگا لیکن ان سے یہ عیب دیکھ کر کفر سے مبرا و نالہ لہذا

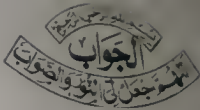
محرر

دھر سحر
 ایک برس سے یہ بکھر کر وہ میں نہ تار بخش و نہات کا
 ہے نہ کہ درخت میں سے محرم رہا وہ ہمیشہ ہمیشہ ذات و سوائی میں مبتلا
 رہتا ہے، یہ سب میں رفتاری سے گزریں یہ بھی نہیں پاسکے گا۔

حضور کے سے کہ جس سے سید فی مدین بن عربی قدس سرہ ۱۰۰۰
 کہ حرف یہ کہ منسوب ہے کہ گذار کے، یہ مذہب نہیں بلکہ کیا کہ
 وہ بھی یہ باتیں گے ورنہ مزاج کا مذہب کے سے رحمت و سکون کا باعث
 نہ ہے گا۔

یہ سب سید فی مدین بن عربی کی طرف منسوب کی قول کے تو لے سے کہنے
 یہ سب سے کہ حرف میں یہ فی مدین بن عربی سے منسوب ہے کہ یہ میں تو پڑھا
 جس میں کہتے ہیں کہ میں نے اس کی کتاب کے دیکھے مذہب کے ثبوت و حجت
 میں یہ کہ میں نے یہ فیض حاصل کیا ہے

یہ ضروری ہے کہ جس سے یہ فتاویٰ ذریعہ کی کتاب عقائد
 میں سب سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کی کتاب کے دیکھے مذہب کے ثبوت و حجت
 میں یہ کہ میں نے یہ فیض حاصل کیا ہے



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نعرير لحمد غافر الدنس وقابل التوب
سب لعقاب ذی لطول ذی البطش الشدید السبوح القدوس
صدق في الكفاة و لوعده الوعيد ولا ينقلین نعيم المؤمنین
عدا و تعدب الکفرین نعيم ولو بعد امد بعيد و تمت
کلمة ربک صدق و عدلا لا مبدل لکلمته و هو السميع العليم
و ان طمع کفری لا مرض یضلک عن سبیل الله ان یتبعون
لا نص و ان هم الا یحرصون و صلی الله علی الصادق المصدق
تمیز سدمون و علی آلہ و صحبه المبلغین عن بالصدق
سبر و سلم سلاماد شافی کل وقت و حين۔

شخص مذکور کا قول سطور محض کفرش و باطل و مطرود ہے نہ قول ابن عربی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ آیات اسی میں اس کا صل موجود بلکہ اس کا رد صریح معلوم و معلوم
و ان تاہم باہر و ظاہر و زاہر مکے ایا سے پہلے عذاب کا معنی سمجھنا ضروری ہے کہ تصویر جواب
بہاں ہو سکے۔

مرفوعہ فی ذی تفسیر کبیر طبع مصر ج ۱ ص ۱۰۸۲ عقائد ابوالسعود حنفی ارشاد العقل
ص ۱۰۸ ص ۱۰۹ میں مذکور کہ عرب یہ ارشاد فرماتے ہیں کل السعداء یعنی ہر فرد عابد

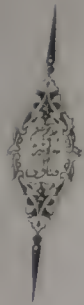


امام حسنؑ تین سو تیرے ساتھ تھا۔ ان میں سے ۲۸ بڑے تھے۔ یہ بعد میں
 مابعدی الاسان ویشوعیہ دل نحس بعد مابعدی
 عن مردہ یعنی عذاب ہر وہ چیز ہے جو تکلیف دے نہ کہ کو درخت ہونا پر نہیں
 فرماتے ہیں کہ عذاب وہ چیز ہے جو انسان کو اس کی مرگت روکے

امام علاؤ الدین علی صوفی خازن لباب السائیں مصری ج ۲ ص ۲۸ میں فرماتے ہیں
 حقيقة العذاب هو كل ما يوقلح الاسان وبعيية وشنوعية و
 هو الايجاع الشديد وويل هو ما يسمع راس من مردہ یعنی حقیقت
 عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی ہر چیز ہے کہ انسان کو درد پہنچائے اور عیب ناک بنائے اور مشکل ہو سکے
 اور کہا گیا ہے کہ عذاب سخت درد دینے کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ عذاب وہ چیز ہے کہ روکے
 انسان کو اپنی مرگ سے۔

صادی علی الجلالین مصری ج ۱ ص ۹ میں ہے العذاب هو بصل زلام
 للحيون على وجه الهوان یعنی عذاب حیوان کو پہنچانا درووں کو بطور ذلت ہے۔ تمام کا
 حاصل یہ کہ عذاب میں سخت درد کا ہونا ضروری ہے اور قرآن کریم میں عذاب کے وصف ایسے
 ذکر کئے گئے ہیں جن سے اس معنی کی تاکید ہوا ہے جیسے عذاب عظیم، عذاب عظیم،
 عذاب مبین، غلیظ، اکبر، اخزئی، اشد، وغیرہ بلکہ بالتحصیل ارشاد ہوا کہ عذاب
 هو لعذاب الالبس کہ بلاشبہ میری عذاب عذاب دردناک ہے۔

تو جن آیات مرعید میں کفار کے عذاب دائمی کی خبر دی گئی ہے ان میں بھی یہ
 کسپاڑے لگا کر عذاب سے وہی ارشاد مردہ ہے جو عذاب کا معنی ہے نہ کہ عین ذل و آفتاب



جہنم سے جہنم کے لئے توحید اور توحید کے لئے توحید
 رہا۔ جہنم کے لئے توحید اور توحید کے لئے توحید
 جہنم کے لئے توحید اور توحید کے لئے توحید
 جہنم کے لئے توحید اور توحید کے لئے توحید
 جہنم کے لئے توحید اور توحید کے لئے توحید

قرآن مجید: ص ۳۴۳ میں وتحقیقہ ما یقولہ المتکلمون
 میں۔ بعد بیاں ہوا کہ نصاب النفع وهو المراد
 من قوله ریخند عنہم بعد بیاں ہوا کہ نصاب النفع وهو المراد
 وهو المراد من قوله ریخند عنہم بعد بیاں ہوا کہ نصاب النفع وهو المراد

دیکھ کر غصہ نہ کرے کہ یہ ظہور پر ثابت ہو رہا ہے کہ عذاب بمعنی الم اشد ہی ہوگا
 عذاب سے عذاب مراد ہے، اگر معنی مراد ہے تو وہ عذاب نہیں، الم اشد ہے اور
 میں تخفیف نہیں کہی بلکہ لا یخفف تو الم اشد الم اشد ہی رہے گا اور اگر لفظ عذاب
 مراد ہے تو لفظ لا یخفف میں بھی تخفیف نہ ہوگی تو عذاب کیسے بنے گا کہ عذاب مخفف
 عذاب ہے یا لفظ عذاب مراد ہے تو یہ کہنا کہ عذاب سے مراد عذاب ہے غلط کہ مراد معنی
 قسویٰ میں اور عذاب مراد ہے تو تب بھی عذاب سے مراد عذاب ہے اور عذاب مراد ہے
 عذاب، معنی عذاب تو ہو نہیں سکتا کہ مخفف عذاب مراد ہے اور عذاب مراد ہے اور عذاب مراد ہے

معنی عذاب مراد ہے تو تب بھی عذاب سے مراد عذاب ہے اور عذاب مراد ہے اور عذاب مراد ہے
 عذاب مراد ہے تو تب بھی عذاب سے مراد عذاب ہے اور عذاب مراد ہے اور عذاب مراد ہے
 عذاب مراد ہے تو تب بھی عذاب سے مراد عذاب ہے اور عذاب مراد ہے اور عذاب مراد ہے

مذہب اور مذہب مراد جو تو کسی مذہب سے مطاب کوئی صادر ہے نہیں اور حقیقت
مذہب یعنی مذہب لینا خود مذہب سے ہی نکال کر نہایت کہ جیسے یہ مذہب کچھ ہے مذہب وہ مذہب نہیں
اور جو مذہب ہے مذہب نہیں ہے

شیر بے پاؤں و سر و شکم

ایں چنین شیرے خد خود نافرین

اور سنئے ارشادِ ولایت

۴۔ ان الذین کفرو بآیت سوف نصیبهم کما نصیبهم

جلودھم بدلتہم جلود اغیرھ لیدوقو ن عذاب رملہ کک

عزیز احکیم ماہ ۱۳۵۷ھ

کلمہ الفی عرب میں عموم افعال کے لئے ہے جس کے شامہ دونوں نفوس فاعل

اس فاعل و فاعل جہ ۲۲۰ ہا یہ ج ۲ ص ۶۶ فتح القدر ج ۳ ص ۵۰ بحر رائق ج ۲ ص ۶۹

فتاویٰ عالمگیری جہ ۱۲ (ضمناً) اور المختار جہ ۶۸۸ (طبع مع شرح) رد المحتار جہ ۶۸۸ نور اللہ

ص ۷۶، اتقان جہ ۱۶۹ وغیرہ میں ہے۔ کلمات ہا یہ جہ ۲ ص ۶۶ میں یوں ہدایت کی گئی ہے۔

تقصی تعمیم الافعال قال اللہ تعالیٰ کما نصبت جلودھم الایہ و من

ضرورة التعمیم التکوار تو حاصل معنی یہ جو کہ ان کو گ میں داخل رکھنا نہایت گ اور

جب کبھی کہیں ایک جائیں گی بدلائی جائیں گی اور کھانوں سے مارنے کی کھانوں سے مذہب کچھ اور

ملہ جنوں نے ہا ہی آتوں کا کھار کیا غریب مہاں کو آئے ہیں کبھی جب بھی ان کی کہیں ایک جائیں گی جنوں سے وہ کہیں

بدلائیں گے کہ مذہب کا بدلائیں گے شک اللہ غالب حکمت والا ہے

ملہ کو کلمہ تعمیم افعال کا مقتضی ہے نہ فعل ہے نہ ماکملہ نصبت جلودھم

افعال کا ستر مذہب

ہر ایک کی طرف سے توجہ دیا جاتا ہے کہ انسان کو ہر ماہ کو ایک بار چھوٹی سی
بیماری کا شکار ہونا چاہیے۔ اس سے ہر کام میں حکمت خیز و جوتی ہے تو اس تغذیہ
دی میں بھی ضرورت کے ساتھ ساتھ

[illegible]

سے جی کر سہارا دینا چاہئے۔ اگر میں جنم لے دوں اس طرح تغیر کیسے میں ہے۔
تو کبھی بدوں سے بچا رہتا ہوں۔ وہ صاحب کار و پریشانی اور تسکین پاتے رہیں۔

حال مجھے بہت غم ہے وہ میں تجھے زانو فی عہد کرتے۔

مختصر ہے۔ وہ کسی تہذیب و تمدن کی بنیاد پر بالخصوص عربیت و اسلام

طوبہ دے رہے ہیں۔ یہ غمروئے لاکھوں اس وقت کا سانپ ہے جس کا شکر کے بیان کے ساتھ

مجلس مدح و ثناء حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

نہایت پروردگار است و پروردگار است

یہ ارشاد ہے: وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ لَعَدْتِ بِمَعْمُودٍ وَنَحْنُ عَلَى سَدَّةٍ
 مَسْتَبِينَ مِنْ حَيْثُ رَأَيْتُكَ لَذَاتِ قُوَّةٍ سَدَّ نَحْوَ اسْمَاءٍ وَحَمِيٍّ
 مَوَاسِيَةٍ لِبَطْنٍ كَبِيرٍ مِمَّنْ هُوَ قَلْبُ نَعْفَى رَئِدُكَ سَرِيرٍ حَكِيمٍ مَرْدٍ
 مِنْ عَزِيزٍ لَقَدْ رَأَيْتُكَ لَعَدْتِ بِمَعْمُودٍ وَنَحْنُ عَلَى سَدَّةٍ
 وَدَكْرِهِمَا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فِي غَايَةِ الْحُسْنِ لَقَدْ نَعْفَى لَعَدْتِ بِمَعْمُودٍ
 مِنْ تَكْبِيفِ سَكَنٍ بَقَاءِ الْإِنْسَانِ فِي النَّارِ لَقَدْ نَعْفَى لَعَدْتِ بِمَعْمُودٍ
 لَيْسَ بِمَعْمُودٍ

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بدایاں کتنی دیر کے بعد ہوئی ہیں۔ عامہ و خاص دونوں میں حضرت
 معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک ساعت میں سو بار تبدیل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: کَذَّابٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

لَا يَأْتِيكَ مِنَ الْمَوْتِ دُرٌّ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ
 مِنْهُ بُلُوغًا مِمَّا يَنْفِثُكَ مِنْهُ قُوَّةٌ وَنَفْسٌ يَنْفِثُكَ مِنْهُ دُرٌّ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ

مَعْمُودٍ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ
 مِنْهُ بُلُوغًا مِمَّا يَنْفِثُكَ مِنْهُ قُوَّةٌ وَنَفْسٌ يَنْفِثُكَ مِنْهُ دُرٌّ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ
 مِنْهُ بُلُوغًا مِمَّا يَنْفِثُكَ مِنْهُ قُوَّةٌ وَنَفْسٌ يَنْفِثُكَ مِنْهُ دُرٌّ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ
 مِنْهُ بُلُوغًا مِمَّا يَنْفِثُكَ مِنْهُ قُوَّةٌ وَنَفْسٌ يَنْفِثُكَ مِنْهُ دُرٌّ مِمَّا تَأْتِيكَ مِنَ الْخَيْرِ وَيُنْفِثُكَ مِنْهُ مَا يَنْفِثُكَ مِنْهُ كَرَمٌ بَلَّغْتَ

کے ہیں۔ اس وقت تک کہ وہ کسی عورت سے نہ

وہی صوفی

سبحان اللہ۔ خالق الارواح والنفوس کو معلوم تھا کہ ایسے تو بہت فاسدہ کاسرہ سیرا ہونگے
ہے، ہی ناز نہ فرما دیا۔ اور کہنے:

٥. وما لذيير فسقوا فمما وههم النار كلما ارادوا ان يخرجوا منها
عبيد فيها وفيهم ذوقوا عذاب النار الذي كنتم بهم

میں نے یہ دوسرا نسخہ نہایت عمدہ نسخہ بنوایا۔ ہر گاہ کاغذ بدلنے کی ضرورت پڑے تو فوراً ان کے جسم پہلی حالت میں لوٹا دے جائیگا۔
دور دور پہنچا کر دے رہے ہیں۔

نہ ہو چکے نہ علم نہ توجہ نہ سوا حق کی حالت میں ہی عذاب دیتا ہے یا اتنی شدید آگ میں ان کے جبر سے عذاب تو کیا ہو گا؟ میں تو شاید اس تبدیلی پر ہی میں راز یہ ہے کہ کوئی یہ دہم کرے کہ حق تعالیٰ حق کے جواب دہ ہے۔ اسے من و کوں میں جہنم کی اور درد و عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے۔

سکد ہوں پتہ ۵ یعنی کہ کھٹا، ٹنگ جب بھی چھاپاں لے کر ہوں
 جانیں گے اس میں اور فرمایا جلتے گان سے چھتوں میں گاہ مذہب جسے چھوئے
 مرنی بالکل منع ہے بغیر کپڑے ۶۴۴ میں لیتا ہے کہ وہ
 وہم کا ازالہ بتا دیا ہے اور وہی وہم کہ وہ کثیر ہوا ہے اور عبارت یہ ہے جس کا
 اسی قسم کے ازالے تفاسیرت میں جو چھکے میں فرماتے ہیں

وقولہ تعالیٰ کلما اردو بحر حرمہ عید و مہر و مہر
 ذوقوا اشارۃ الی معنی حکمی و هو ان المولود انتم کروا لہ و مہر
 لم یبق بہ شعور تام و لہذا قال الزکریا بحر حرمہ وحی ندو

۱۔ اس میں ایک حکمی معنی کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ درود و چیز جس وقت نکلا کر پڑھے اور ائمہ ہائے
 طویل ہو جائے تو اس کا پورا شور نہیں رہتا یعنی طبیعت کے ساتھ مل جاتا ہے کسی سے عیب نہ ہوتا
 کی حرارت تپ یعنی کی حرارت سے اس قدر زیادہ ہے کہ جیسے گاہ کی حرارت زمین کی حرارت سے زیادہ ہے
 باوجود تپ دق کی حرارت کو آدمی اتنا محسوس نہیں کرتا جتنا تپ یعنی کی حرارت کو محسوس کرتا ہے درود سے
 جسم میں مدت دراز تک رہنے اور جاگزیں ہو جانے کے باعث ہے در یعنی بخار جو نکلتا ہے تپ
 اس کی حرارت ظاہر اور احساس زیادہ ہوتا ہے اسی طرح اگر سانس سرد بانی میں پھوٹے تو جسے
 سردی کا بہت زیادہ احساس ہوتا ہے لیکن اگر کچھ دیر صبر کرے وہ نہ کہہ سکتا کہ سردی کی درود سے
 تکلیف اور درود مخفیہ جتنی ہوجائے گا جب یہ بات جان لیں تو بکھیں کہ غصے کے واسطے
 اس میں اس طرف اشارہ ہے اور اس وہم و شبہ کا رد ہے کہ درود سے سردی کا احساس
 نہیں ہوگا کہ مدت کے بعد طبیعت کے ساتھ مل کر رک جائے گا جتنی جوں میں رہے اور ایک وقت
 اور فرمایا ہادی علیہ دو فہم سہی مٹی کا تپ کرنا ہے

و يس تفرود . لهم مقام من حديد كلما ارادوا

سحر و سہا من عبد عبدالرحمن و ذوقو عذاب الحریق
نعم انوار من کتب حاشی الخروح من النار لما یلحقهم
من سع و سکرت بدی - جذبند ہم

درجہ میں ہے ب، اس کا جواب خازن و عالم و کبیر ج ۶ ص ۱۵۳۔ ارشاد ہے

۱۰۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ جب صبح کے سبب میں سے ٹھکانا چاہیں گے پھر کسی سے
 اس سے ملنا نہ ہوگا۔ "خیر، وہ کون سا ہے؟"

میں نے اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔ اس کے بعد اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔

منہ و غیرہ میں جب ہم فخر لیں کہ ہم نے اس قدر عبادت کی ہے جس سے ہم نے
 سے بہت بڑے بونی بلکہ عالم صوفیاء میں ہیں :

ان لسان قصر ہم پہ پہا صرصر صرصری د کسو و عاتقہ صو
 ہنسند مع دھو و اھیہا سعن حو ندائے

ارشاد چ ۴ ص ۴۲۴ میں ہے بروی سہ نصہ ہنہ نہب سہ نصہ
 الی طبعانہا حتی اذ اقر بومس بابہ و اردو ن بحر حو مہا صر ہود
 الہب فہو ون الی قعر ہا و ہکد یعن ہنہ ہد سہ تریق کاتے رشاد و ہر
 و غیرہ میں ہے والنظر للامداد والحریق الغض من سہ صر ہا ہد کاتے
 نکلنا تو چاہیں گے مگر نکل نہیں سکیں گے کہ تو بکریم میں سہ

۶. میریدون ان یخرجوا من السرو ماہم بحر حو مہا و ہنہ
 عذاب مقیم پ ۱۶۰

ارشاد چ ۳ ص ۴۱۸ میں ہے فوہ غر وجس و ماہم بحر حو مہا
 اما حل من فاعل میریدون و اغتراص و ب ماکس و سہ مہا

لہذا العروج مہا کما فی النہر ۳۰ ص ۳۰ بعد فکرمہ لای تو مکر ۳۰ ص ۳۰، اچھا ۳۰ ص ۳۰
 ہے شک نہ کہ شیعہ ان کو نہیں گئے تو وہ شیعہ کو دیر میں گئے جس وقت وہی طرف میں نہیں گئے، وہ نہیں گئے
 مارا کہ سال کی گہرائی دہستی میں گرا دیں گے (تفسیر کبیر طبع جدید : ۲۳ ص ۲۳)
 سہ درایت کیا گیا ہے کہ ان کا محسوس کان کو گئے کہ تو وہ دیر مدت نامی طرف نہیں گئے جس وقت وہ گئے
 ہوس گئے اور ان کے کارہا کر گئے تو ان کو پھر کارہا کا شہد ہے کہ جس سے وہ پھر برتریں ٹاٹا گئے اس کے ساتھ میریدون
 کلاں کیا جاتا ہے گا۔

تہ جن کا معنی سخت لگ بہت بڑک کرنے والی۔
 شہادت نہ تھا جہاں گئے وہاں نہ تھے جس سے وہ کوہ کی سر سے



دگر حداد و لعنہ بدتر ہندہ لعنہ کاسانہ سال و بدتر
 بدتر ہندہ بدتر لعنہ عن لکر فکف سو سو جملہ ہندہ
 و سو عید ہنو تعاقی یقول ادا عامہ ہندہ ہندہ

س ہندہ وصل الیہ جزا علیہ الباضرہ

پس جزا کے فریضے کیونکر تصور کہ عذاب و آرم ہو کہ غیر عذابیات سے
 جزا بھی جزا عظیم ہوگی نیز عذاب کفار ایسے اندازوں میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جن میں میں کوئی
 چل ہی نہیں سکتی چنانچہ مذکور ہوا اور ہوتا ہے کہ

۸۔ من اعرض عنہ فانہ یحمن یوم القیمۃ و ررحمد بر فیہ
 و ساء لہم یوم القیمۃ حملاۃ ۱۴۴

دور کا معنی پوچھو اور اس سے مراد عذاب ہے۔ اب کہنے کی بھی عذاب ہو کہ کتاب
 کبیر ج ۱ ص ۱۱۰ ارشاد ہے ص ۵۵ و انظر من ہذا و رری عفو و سفید

لہ اللہ تعالیٰ کا قول من جزا و انما کسمہ کسموں کے میں میں سام میں ہند سو سی ہند
 اللہ تعالیٰ نے جس سچے بھی عذاب و عقاب کا ذکر کیا وہ اس کی حد و سبب میں سام کی جی سام و پناہ
 عمل اگر کیا کہ کوئی سوال کرتا ہے۔ اسے رب العزت تو کس نام و مافیہ سے بے نیاز ہے تو نہ ہی "ارامہ
 شدید تیری رحمت کے کس طرح لائق ہے؟ تو اس کا جواب بیان کیا کہ اس کے ساتھ رحم و درمیت
 اہد اپنی طرف سے نہیں کیا جبکہ یہ اس کے پے عمل و شیع کی جسر و در پے ہی کوڑ
 کی سزا ہے۔

نہ سے نہ جیسے تو شک وہ قیامت کے دن ایک رحمہ خائے کا وہ جیتے سام میں رہیں گے اور قیامت
 صحت نہ کہ حق میں کیا ہی بُر ہو نہ ہوگا۔ طہ ۱۰۱ تا ۱۰۲

و یستنبها و یرر لتشیہ ہما فی نفسہ
 منہ و یرر عموہ حمد لہ ب لحسن لدی یفدح الحامر
 و یمر صہرہ و رابہ حرام سورہ و ہولاشہ والاول ہوالانہ

سہادی من سہادہ
 مذہب کا مذہب ہونا نہ تہی شدت ہوگی کہ نہ صرف ایک دن ہی کی تخفیف کے
 منہی ہوتے۔ لیکن ریکے کردہ بھی نہ ہی جائیں گی اور ایک دن سے زائد کی تخفیف تو
 نہ ہوگی۔ نہ تو رحمت و غفران ہوگی کہ اس کی آرزو بھی نہ کر سکیں گے کہ
 ۹۔ و در مدبر فی نسا و نحرہ جہنم ادعوا ربکم یخفف عنا
 ب من بعد انک ۱۰

رشادہ میں ۱۰ میں ہے و فتصارہم فی الاستدعار علی ما ذکر
 من عہد قدر یسیر من لعذاب فی مقدار قصیر من الزمان دون
 فہرہ و سحفت قدر کثیر منہ فی زمان مدید لان ذلک عنہم
 سہل فی حیران امکان ولا یدخل تحت امانیہم تہ

سہار کا منہ مذہب ہونا نہ تہی شدت ہوگی کہ نہ صرف ایک دن ہی کی تخفیف کے
 منہی ہوتے۔ لیکن ریکے کردہ بھی نہ ہی جائیں گی اور ایک دن سے زائد کی تخفیف تو
 نہ ہوگی۔ نہ تو رحمت و غفران ہوگی کہ اس کی آرزو بھی نہ کر سکیں گے کہ

تہ تو سہادہ من سہادہ
 مذہب کا مذہب ہونا نہ تہی شدت ہوگی کہ نہ صرف ایک دن ہی کی تخفیف کے
 منہی ہوتے۔ لیکن ریکے کردہ بھی نہ ہی جائیں گی اور ایک دن سے زائد کی تخفیف تو
 نہ ہوگی۔ نہ تو رحمت و غفران ہوگی کہ اس کی آرزو بھی نہ کر سکیں گے کہ
 ۹۔ و در مدبر فی نسا و نحرہ جہنم ادعوا ربکم یخفف عنا
 ب من بعد انک ۱۰

عذاب سے اتنے تنگ نہیں گئے کہ مرنا پسند کریں گے، تب میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

علیؑ ہے :-

۱۰۔ ان المجرمین فی عذاب جہنم حدود لا یفرعونہم و ہم
فیہ مبلعون وما ظلمنہم و لکن کذبوا و ہم لظمیر و ردو لیمنہ
لیقص علینا ربک قال انکم ما کتور ۱۱۔

دنیا کا عذاب لو کہتا ہی بڑا ہوا درخت ہو اس سے آخر نجات ہو جاتا ہے کہ عذاب
یا مڑ جاتا ہے اور یا پھیلتا پھیلتا عادی فاسد المزاج ہو جاتا ہے، تکلیف محسوس نہیں کرتا یا
پھیننے سے عذاب دینے والا عذاب اٹھا لیتا ہے یا مذروا استدعا کرنے سے چھوڑ دیتا ہے
یا کوئی حمایتی سفارشی چھڑا لیتا ہے مگر عذاب آخرت میں کفار کے لئے کوئی میسر رہائی بلکہ کسی
عذاب مقرر ہی نہیں چر جائیکہ عذاب عذاب ہو جائے سبوح و قدوس فرماتا ہے :-

۱۱۔ والذین کفرو واللہ ناری جہنم لا تقصی عمرہم مسموون
لا یخفف عنهم من عذابہا کذلک تحزى کی کفور و ہم
یصطرخون فیہا ربنا اخرجنا نعمن صاح عمر الہدی
کننا نعمل اولہم نعمر کہ ما یبذکر وہ من تدکر و حکم

لہ بے شک جو جہنم ستم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بھی ان پر سے بگاڑ پڑے گا اور وہ کسی جیب سے
رہیں گے اور ہم نے ان پر کچھ غلہ نہ کیا ہاں وہ خود ہی ظالم تھے و رو پکاریں گے اسے، ملک تیرا ہمیں
تاکہ کچھ یعنی موت دے دے، وہ فرمائے گا تمہیں تو پتھر ہے۔

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

۳۸ میں ہے وہی صاف، لاؤں لعدب فی

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

مذہب و مہمہ انصاف میں نصیر

ہری تعالیٰ کہ رشاد سن چکے کہ کافروں کے لئے نذرانہ و تخفیف مذاک میں حضرت
 مالک کا جواب پڑھ چکے کہ انکم ما کتوں۔ خزائن ہنر فراموش گئے مادعوں و مدعوں
 تکفیر میں لاف ضلل نہ ۱۶۰

عباد الرحمن بھی اس کے مقبرہ میں ان عدد بہا میں عوام و مشائخ خود کفار
 اس کا اقرار کرینگے سوار علینا احسن عنا مصبرن مالک من محبسن
 نصوص ہانسیہ کے علاوہ بخت نصوص قرآن کریم و ہوا و قاضی حمید جزیرۃ التعداد
 بحسن الوجہ یہی فرار ہی ہیں۔ اقوال مفسرین وائمہ دین و علمائے ربانین بے شمار ہیں۔ اس پر
 اجماع جمیع مسلمین ہے۔ موافق و شرح موافق میں ہے (ج ۸ ص ۸-۱۰)۔ اجماع مسلمین
 علی ان الکفار مغلدون فی النار ابد الی ان یقضی عدلہم سوہ مانعہ
 فی الاجتہاد والنظر فی معجزۃ الانبیاء و لم یہندو و علو سوم
 و عاندوا و تکاسلوا و انکرہ اہی تخنید ہم فی النار خائفۃ خافۃ
 عن الملة الاسلامیۃ الی ان قال لا یخرب معہابیۃ بالناس مع
 کونہ متاذیبا الی ان قل و اعلم ان الکتب و السنۃ و الاحماع
 السعقد قبل ظہور المخالفین یبطل ذلک من نفو و هو مخالف علی علم

لے تو تمہیں دعا کرو اور کافروں کی دعائیں مگر بجکتے پھرنے کو۔

المؤمن، آیت : ۵۰

عکاب موافق از قاضی محمد الدین بن عبد الرحمن بن احمد و شرح تالیف سنۃ شریف علی بن محمد بن ابی امام ۸۱۰ھ معجمہ مسودہ
 لے بیشک کس کا عذاب لازم جدا نہ ہونے والی ہے۔ لفرق، آیت ۶۵
 تہ ہم پر یک سہ ہے بغیر کریم صبر سے رہیں ہمیں کس پہا نہیں (ابن مسعود) آیت



ہو ہی نہیں سکتی چنانچہ بعض نصوص آیات و تفاسیر و علامہ و محققین و مفسرین کے یہ وہ جگہ تہ مجتہد ہو جو
 نام و شمس کی طرح واضح و واضح ہو کہ انکار یہ مذکور ہو سکے۔ اقول تو یوں کہ
 مسلم من حیث ہو مسلم اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

باقی رہا وہ قول جو منسوب بستیہ یا ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضا و غنا ہے
 وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہیں کہ اس پر اعتماد کر کے انکار یہ مذکور ہو سکے۔ اقول تو یوں کہ
 اگر فرض غلط وہ بستیہ یا ابن عربی کا قول ہو تو قرآن عربی و عربی و عربی کے فرامین بغیر قابل متداول
 کے سامنے محض منھل و غیر سموع ہو گا نہ کہ لفظ فرامین محکمہ کو منھل و غیر سموع بن دے کہ مذہب و مذہب کے
 لفظ خاص اور خاص افارہ فی میں قطعی ہوتا ہے جسے کہ خاص قرآن کے مقابل یہی خبر و خبر ہو رہی ہے
 صلہ اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو بلکہ خود رب العزت تبارک و تعالیٰ کی ہر گاہ واد کی جانب

منسوب ہو اور خاص قرآن کے ساتھ اس کی توفیق نہ ہو سکے تو سے چھوڑ جائے گا نہ کہ خاص میں
 تاویل کی جائیں تو خبر واحد منسوب بہ ابن عربی جو کامل خبر واحد ہی نہیں اس طرح معتقد ہو سکے
 مار و نور الانوار (کانپوری) ص ۱۵، تنقیح و توضیح و تلویح (مطبوعہ دارالاشاعت) وغیرہ میں ہے
 والنظم لسعد الملة والدين ان الخاص ميتا ول مد ثونه فطو
 و يفتينا بلکہ نصوص عذاب کا ترجمہ نہیں کہ ان کا نسخ جائز ہی نہیں نیز اخبار میں اور اخبار میں
 نسخ جاری نہیں ہو سکتی، اقلان ج ۲ ص ۲۱ میں ہے مـ لحبر لذی لس بسعفی
 الضب فلا يدخله النسخ ومنه نوءدو لوعید غـ

سہ بیشک خاص اپنے مدلول کو یقینی اور قطعی طور پر شامل ہوتا ہے۔
 تہ یہی قریب معنی غلبت ہو وہ نسخ نہیں ہو سکتی و وعدہ ثواب اور وعید عقاب اس کی تفسیر سے ہے۔
 سہ چنانچہ قریب و بڑا ہی آقا و ۲۰ نو غفرلہ حد تنقیح ص ۲۴ تو یوں وحاشی ص ۶ و ۷ میں ہے و بسط
 مـ تعریف حکم لردہ عن حتمال لسنو و نسیہ مـ و ر عفرلہ

ماریں ، خبر میدی میں ہے و محل حکم یکوں قسم مختلف
 موجود و بعد و مسد فی مسد ، قوتی ص ۳۴۷ میں ہے : ان اخبار اللہ
 دو قسم میں سے ہے : ۱۔ اخبار اللہ عن اللہ بنو لفظ مخصوص مذکورہ نویدہ
 میں درجہ مسوخ نہیں ہو سکتا حتیٰ ص ۸۰۰ میں ہے : ولہ یستحق بہ ما
 بہ فی مسد میں سوخت و رسیدت ضد کما فی قولہ تعارف
 حرر بہ مسد و مسد فی المسار و التلوین خصوصاً حکم کے مقابلہ نظر
 میں نہیں ہوتا ہے ، جہاں ص ۵ ، تنقیح ص ۳۴۷ ، قوتی ص ۳۴۷ ، منار و نور الانوار ص ۸۸
 میں ہے : و لفظ مسد مسد و تدبیر فی مقدم النص علی الظاہر و
 منسوخ علیہما و مسد علی الشک نہ تو ایک قول سے کیے مسوخ ہو سکیں گی اور
 بالکمالہ تو بن کریں گے ، لفظ مسد کے محکم میں تاویل بھی نہیں ہو سکتی ، تنقیح و قوتی ص ۳۴۷ جہاں
 ص ۸۸ ، منار و نور انوار ص ۸۸ میں ہے : و لفظ مسد و حکم وجوب العمل
 بہ میں غیر حتمی احتمال الت و بین و لتخصیص فہو اتم النقطعیات
 فی مادہ نسخ میں اور اس سے قطع نظر کہ بھی تاویل عذاب نہیں ہو سکتی کہ تاویل میں تعلیل

۱۔ نسخ کا فعل ہوگا ، ایسا کہ جب جو وجود عدم دونوں کا احتمال رکھتا ہو ، منار میں بھی اسی طرح لکھا ہے ۔
 ۲۔ نسخ سے کہہ کر متعلق کی طرح مسوخ ہونے کا احتمال نہیں رکھتا کہ وہ جوہر اور غلطی سے پاک ہے ۔
 ۳۔ جہاں دو نسخ ہو ، بہرکت جب سے نسخ سے ثابت نسخ کے فی قید لاحق نہ ہو جیسے تعیین وقت یا پیشگی کی
 نہ جسے نسخ کے قول غلبہ نہیں ہوا ، منار اور قوتی میں بھی اسی طرح ہے ۔

۴۔ نسخ وہ ہے جس سے مریضہ ہو نسخ و تبدیل کا احتمال ہونی چاہیے ۔
 ۵۔ نسخ میں عدم غلبہ دونوں پر مقدم اور حکم سب پر مقدم ہے ۔
 ۶۔ نسخ وہ ہے کہ جس میں نسخ لازم ہوتا ہے و اس میں کسی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں تو یہ تاظمی نسخوں سے
 میں غلبہ دینے میں کامل و قوی تر ہے ۔

مرا نہیں ہوتی بلکہ اس میں عواقب و آثارِ ایت و کتاب و سنت سرور کی ہے اور نہ اسے
 تاویل حق نہیں کہہ سکتے۔ خازن ج ۱ ص ۶ و معلوم ج ۲ ص ۱۲ و اقلان ج ۲ ص ۱۰ میں ہے
 و نظم للسيوطي عليه الرحمة و قال لبعوي و لکبسي و عسبرها
 ت و ليس صرف الآية الى معنى موقوف لهما فيها و ما بعد
 تحمله الآية غير مخالف للكتب و نسنة من طريق الاستناد
 اب نظر انصاف سے دیکھنا کہ غذب اول و آخر نفس آیات غذب و کتاب و
 سنت کے خلاف ہے کیا یہ تبیین مباحث کرتا دینی ت میں تو اس کا نام تاویل حق نہیں
 ہو سکتا اور جو مخالف ہو اس کے متعلق فرماتے ہیں و اما لتاويل من مخالف للآية
 والشرع فمحظور لانه تاويل الجاهدين

ایسی تاویلوں کے متعلق شفاء شریف ج ۲ ص ۲۴۰، ۲۴۱، العقائد النفی ص ۱۹
 اقلان ج ۲ ص ۸۴ میں ہے و النظم للسيوطي قال نسفي عفا عنه نص
 على ظاهرها والعدول الى معان يسد عليها هن لب صن الحد۔ ثانی یہ

۱۔ تاویل کا معنی کسی آیت کو ظاہری معنی سے بطریق استنباط ایسی معنی کی طرف پھیرنا جو آیت کے دل و حقیقہ میں ہو
 اور آیت اس کا احتمال رکھتی ہو اور وہ معنی کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ البتہ ایسی تاویل جو آیت و شرع کے خلاف ہو وہ منع اور ناجائز ہے کہ ایسی تاویل جابروں کی تاویل مردود ہے۔

۳۔ ان نفوس کے ظاہری معانی ہی حق و معتبر ہیں اور ظاہری معانی چھوڑ کر جو جھوٹ ہیں یا جنہیں دوسرے معانی ہیں
 کہتے ہیں وہ نکار اور بے دینی ہے۔

من نفوس لا مخرج من ههنا المباحون لكد سور لا ههنا نص في
 نفس لا مخرج ۲۔ نور وغفر له

منہ اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو واقعی اہل باطن میں سے ہیں بلکہ اہل باطن ہونے کا جھگڑا دعویٰ دینے والے

سر سرحہ سے خارج و ذہن سرور سرور لعل کور مع وجود عقل
 ۳۲
 حکم واجب و مکرر عبت زمان عیار

جس کا نام پناہ و حجاب علوم شریف ملی ص ۲۲۷ میں فرماتے ہیں و کذا
 اندر صحت و صحت شریعت و لاق حوت حضرت و اما گنج بخش تجریری
 و نہ عیادت عرب شریف ص ۲۰ میں فرماتے ہیں: پس معرفت بے پذیرفت شریعت
 درست یا یہ حضرت نینامی لدین غوث اعظم صلی اللہ علیہ وسلم و علیہ و سلم و علیہ
 شریف ص ۲۰ میں دہتے ہیں کہ حقیقت یہ کہ شریعت ہی از مند یقین حضرت
 شیخ و محقق محمد دہوی مدبر محمد اس ارشاد والا کا ترجمہ و شرح یوں فرماتے ہیں یعنی اگر
 کے خلاف حکم شریف چینیے کشف شود و دعویٰ امر ہاں کند باطل است و اگر اعتقاد بہ
 کافور نہ ہی گود نمود بالہ سن ذلک حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمہ اللہ تعلقہ کے کفر و



۱۰ میں کچھ نہ مت کار کفر جو زمین پر آتا اور رکھا گیا ہے وہی ہے جو علمائے شریعت کے بقول
 میں ہے وجود عقل علی کے باوجود اس میزان شریعت سے باہر نکلے اس کا رد اور انکار
 واجب ہے۔

تہ وہی وں و آقا خدا بہ نہ جیت کو صحیح ماننا ضروری ہے
 تہ یہ ہی معرفت جس و نہ میت قبول نہ کرے درست در صحیح نہیں
 تہ مرد و عورت ۱۰ ہر عبادت کے لیے دینی ہے۔

نہ کسی خلاف حکم صحت سے مرد و عورت کا دعویٰ کرے باطل ہے اور اگر اس کے صحیح ہونے کا وعدہ
 کرے گا کہ ۱۰ ہر عبادت کے لیے



مبادیات ص ۲۸ میں ہے ایک فعل غیر شرع بندہ در تہذیب بیت فرما رہا ہے
لہذا اولیاء حجة فی حق نفسہم و حق نسبتہ

والصوفیہ کرام نے اپنے مسطحات مقبرہ کے ہوتے ہیں کہ اسے حان الہیہ
متعارفہ کے معانی سے غیر میں تو جو ان کو معانی متعارفہ پر محمول سمجھ کر اعتقاد کرے وہ وہ ہوتا
اور وہ شبہ بالمشابہ میں مثل افعال سیدنا حضرت سید علی نبینا وعلیہ السلام کی جی۔

ص ۲۰۶ میں ہے ان الصوفیہ تو طوائفی النقط صطحو عیب و مردو
ہیامعانی علی المتعارفۃ منہا بین الفقہاء من حملہ علی معنیہ۔

المتعارفۃ کفرہنص علی ذلک الغرض فی بعض کتبہ وولہ
بالمشابہ فی القرآن والسنة کالوجه والبدن ولبس وراستہ لہذا خود
سیدنا ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ ہماری کتابوں میں غلط کرنا
حرام ہے۔ وہیں شامی میں ہے فقد نقل عنہ قال نحن قوم مبہوم
النظر فی کتبنا۔ تو بالکل جب ہمیں کسی کتاب منسوب الیہ میں کوئی کفر خلاف شرع ملے تو بے
پہلے یہ تصفیہ ضروری ہے کہ آیا یہ نسبت کتاب صحیح ہے؟ ہو سکتا ہے کہ آپ کی نہ ہو اور پھر

ملہ خلاف شرع ایک معمولی کام بھی بندہ کو تہذیب ولایت سے گرا دیتا ہے۔

ملہ اولیاء کرام کا امام خود ان کے اپنے حق میں محبت ہے بشرطیکہ شریعت کے موافق ہو
ملہ صوفیہ کرام کچھ الفاظ کے بارے میں اپنی اصطلاح پر موافقت کرتے ہوئے فقہاء کے درمیان متعارف معانی سے سو
بگڑ معانی مرویہ ہیں تو جو شخص ان الفاظ کے صوفیاء کی عبارات میں بھی وہی متعارف معانی سمجھے وہ درست سے کام
لے گا مگر امام غزالی نے اس پر نص کی ہے اور فرمایا کہ یہ الفاظ قرآن و سنت کے قیام و کمال و حد و حد میں سو حسن
میں جن کے معانی اور مراد وہی جلتے ہیں ان تک ہماری عقل کی رسائی نہیں

دردی ہے کہ یہ کہہ دیا کہ جس کا ہے ہو سکتا ہے کہ کسی سے
 کتاب میں وصف و بیان ہو کہ یہ نبوت بھی نہ ہوتے تو پھر یہ کچھ شائبہ ہو
 رہا ہے یعنی اس شروع روایت سے چھٹا کہ سے غلطی سمجھا جاتا ہے۔

وہی نامی ہے۔ دس صدی تک یہ مفسرین نے منہ منہ عدو و موحد
 کی ایک جہان راہدس ہے مفسرین نے منہ منہ عدو و موحد
 درود و سب سے قصہ ہمدہ شکستہ معنی سے معلوم و ہذا
 اس سے مراد وہ کفر ہے کہ منہ منہ عدو و موحد کی لایطمع علیہا
 نہ ہو کہ اس سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے
 عدو و موحد سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے
 صحیح سحت و سب سے

پھر فوس میں ہے جیسا حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں ہوگا
 وہ وہ ہے خاص معنی سے شبہات میں کچھ فرما گئے ہیں تو وہ فرمود لیتیا کوئی اور

اس سے کہ یہ کتاب فی الواقع اسی صنف کی ہے جس طرف نسبت کی گئی ہے تو یہ
 صحیح دردی ہے کہ اس میں برابر کا ہر کسی کے کسی پر عقیدہ و محنت نے دل بدل کر لیا ہو پھر یہ نبوت بھی
 میں نے صنف سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے
 میں نے صنف سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے
 میں نے صنف سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے
 میں نے صنف سے اس وقت سے متفق صامی علی الجالیین ۲۷ ص ۱۹۲ میں ہے

سنی کتابت جو جہندی میں اس کا ترجمہ کر رہے تھے میں ہیں کہ اس مشابہہ کا بعض میں اس میں
 سکوت لازم نہ کہ ترجمہ کیا جلتے اور مخفی مخالفت شرع مزاویہ باتے شامی حیدر مرہوم ص ۱۴۰
 میں فرماتے ہیں وللمحقق ابن کمال باسناد حسنی ذر ص ۱۴۰ عدم مد فی مدح
 ولہ مصنعات کثیرة منها فصوص حکمیہ و فصوص مکتبہ مصنف
 مفہوم النص والمعنی و موافق للامر لا نہی و نشرہ سببی و بعضہ حوی
 عن ادراک ہل الظاہر دون اہل الکشف و لبص و من سببہ
 علی المعنی المرام یجب علیہ السکوت فی ہذا لعدم نقول مدح
 ولا تنقہ ما لیس للک بہ علم ان السمع والنصر والنفود کن و شت کر ع
 مستولانہ اور اس کشف سے مراد کشف صحیح مطابق شرع ہے ورنہ خود کشف ہی مقبہ نہیں کہتا
 تو روز روشن کی طرح ظاہر و متبہن ہوا کہ یہ عقیدہ و استدلال جو سول میں مذکور ہو رہا ہے
 صحیح و ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ صراحتاً اس کا خلاف مبین بالتحقیق و یقین ثابت ہو رہا ہے اہل اسلام
 پر اس سے اجتناب و احتراز جلدی آگ سے بھی ازید لازم۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب محمد مرہوم پر درم
 صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اہل اسلام کو توفیق عدل و انصاف عطا فرماتے وہ اسے تفریق و
 اختلاف سے بچائے، تمام کو جادہ مستقیم صراط الذین نعمت علیہم پر چمکے

نے محقق ابن کمال پاشائے ایک فتویٰ میں فرمایا: — کہ فتوحات میں بعض یہ مسائل ہیں جن کے حان و مع
 وضع و رافضی و مذبی اور شریعت نبوی کے موافق ہیں اور بعض مسائل غنی و رافضی ہر کے درک سے پروردگار
 بل کشف صادق و رافضی باطن ہی جانتے ہیں تو جس کو معنی مراد پر عدل انہیں میں پروردگار سکوت صبا کہے
 جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس بات کے پیچھے نہ چڑھیں کہ تجھے مہربان بیشک کان و درگاہ
 سے نکلے ہر مہربان ہے۔ لہذا رافضیہ

میرا سر سبز دین حق ہے

میرا دین میرا سرسبز دین ہے نہایت انصاف پر پکا و راجح و قوی و جلیل
میرا دین میرا سرسبز دین ہے نہایت انصاف پر پکا و راجح و قوی و جلیل
میرا دین میرا سرسبز دین ہے نہایت انصاف پر پکا و راجح و قوی و جلیل
میرا دین میرا سرسبز دین ہے نہایت انصاف پر پکا و راجح و قوی و جلیل
میرا دین میرا سرسبز دین ہے نہایت انصاف پر پکا و راجح و قوی و جلیل

عزیز الفقیر ابو الجیر محمد نور الدین العیسیٰ غفرلہ

اول جہادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

الاستفتاء

جناب مولوی صاحب

اب مسئلہ کی ضرورت ہے کسی معتبر کتاب سے دیکھ کر تحریر فرمائیں۔

جب بحث سے وگ فیروں سے نکلیں گے، سب ننگے ہوں گے، وہ کون کون لوگ ہونگے
جو بوسے میں ہوں گے ہاضمہ تشریف فرمائیں۔

(مولوی، عبد الکریم، حجرہ)



مفتی و مفتی جناب علی مولوی عبد الکریم صاحب زادت

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِكَرَمِ اللَّهِ وَبِكُرْسِيِّهِ
وَبِكُنُوزِهِ وَمَنْ يُدْرِى كُنُوزَ اللَّهِ يَتَذَكَّرُ لَهَا

مرد مغفوف موصول ہوا اور آپ کے شفا باعث فرج و سرور بنے۔ اس کے بعد حضرت
ابو العباس جن و علیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بعد از حضور پر نور سید عالم سے نہ عیب و کمزوری
سب تکفیں دور فرمائے اور حیات طیبہ سے بہرہ ور بنائے۔ حج کے متعلق خیر مبارک نہجے
بھی ایک تکفیں رہتی ہیں، اہل سنت و جماعت فرمائیں، جب منظور ہوا تو ملاقات ہوگی۔

۱۔ حدیث پاک میں ہے انکم تحشرون حفاة عرۃ غرلا ردہ بھای و جوفہ یک
ثم لگ حشر کے جاؤ گے پاؤں اور جسم سے ننگے بے غتہ کئے۔ غنی ص ۲۰۶ ص ۲۰۷

یہ خطاب امت کو ہے جس کا ظاہر یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام سب سے تھے میں اور
وہ بلفضل تعالیٰ لباس میں ہونگے ہاں تشریفی خلعتیں بھی مل جائیں گی ان حضرات کے لئے
وارد ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام بہر حال اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ اتنی ننگے ہونگے

۲۔ نیز حدیث مرفوع ہے کہ ان السبت یبعث فی ثیاب لہی یموت فیہا
یعنی بے شک میت اپنے ان کپڑوں میں جن میں فوت ہوتا ہے، اٹھایا جائے گا کہ فی
فتح الباری شرح البخاری ج ۱ ص ۲۲ و لدور السافرة ص ۳۰ و التفسیر
لمظہری ج ۳ ص ۳۸۶ و الزرقانی شرح المواہب اللدنیۃ و المواہب
۸۶ ص ۳۵۱ و النظم من البدور اخرج ابودود و لدور السافرة ص ۳۰ و التفسیر
ابن حبان والبیہقی وعن ابی سعید الخدری قال لہی یموت فیہا
حدود فیہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
سبب یبعث فی ثیاب لہی یموت فیہا

۳۔ نیز احادیث مرفوعہ و موقوفہ میں یہ بھی وارد کہ اموات اپنے کفنوں میں اٹھائے جائیں گے کہ
فی التفسیر و المظہری و الزرقانی و البدور و فروع غفر سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ

حیاتی امور گذر ہو گئے ہوں یہاں تک کہ

فی سبہ و مرض میں سعد بن منصور

عربی میں پیش پست کے معنی میں مرقیہ کوئی معنی نہیں دے سکتا

وہیں جہیز میں ذمت میں جس کا حشر بڑی میں ہوگا اور بعض کا لباس میں تو دونوں قسموں

میں نہ دوڑ رہے ہیں یہ دونوں و مدار علی - نس فی اتحاد کھدو

حصر کد سری : ہوں کہ قبروں سے اپنے لباس ابا کفان میں نکلیں گے اور

بہاؤ میں گے درخت نکلے گے وہیں گے و سعد بن منصور

تو فی حصر و اتحاد رتخو فی سعد بن منصور

معد و حصار حصر لعد

کتہ اور ایشیائی بنی ۱۰۰ ص ۱۰۰ میں ہے۔

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

سعد بن منصور و سعد بن منصور

مدرسہ سنت خیر نام
 منجھنے والی ہو آپ نے مسد محشر کے لوگ بھی ننگے ہونگے، آپ نے یہ
 مسد پچی وضاحت سے تحریر فرمایا میں خوش ہو گیا۔ باقی ایک خدشہ میرے دل میں
 رہا ہے کہ صاحبِ کرم دلیا عظام انبیاء کی طرح مستثنیٰ ہیں یا امتوں کے ساتھ ہوں گے؟
 دوسرے مسد اردو حوں کے بارے میں مسلمانوں اور کافروں کے ایک جگہ رہتے ہیں
 یا مختلف درجہ رکھتے ہیں اور جو بھی بیدار ہی نہیں ہوئے ان کے روح کہاں رہتے ہیں
 و حیوانات کے روحوں کی کیا کیفیت ہے، ایک جیسے ہی یا چھوٹے بڑے؟ مثلاً ہاتھی کا روح
 باجیڑی کا، و حیوانات کے روحوں کے قبض کرنے والے کا نام کیا ہے؟ اور روح کیا کام
 کرتے ہیں؟ اللہ کا ذکر کرتے ہیں یا اور کام بھی یا میری طرح سوتے ہی رہتے ہیں؟
 یہ مسد روحوں کا کسی معتبر کتاب سے تحریر فرمادیں، عین نوازش ہو گی اور
 اسی چیزیت سے بھی مطلع فرمائیں۔

خیر اندیش قدیم: عبد الکرم، حجرہ شاہ متیم
 محکم دین بقلم خود
 کراں دعائیں یا ربائیں دل دیاں نالِ خائیں
 حاجی مولوی نوالہ دوست تائیں خوشی ہیشہ دکھائیں



آیت منکارہ اور احادیث متواترہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام اور
 اور اولیائے عظام رضی اللہ عنہم کا حشر بھی لباس میں ہوگا کہ یہ سب حضرات منعم علیہم ہیں اور
 ان کے لئے حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت و رفاقت نامحکمہ کج قرآن کریم
 صراحتاً ثابت ہے۔ پ ۵ ع ۶ میں ہے ومن بطع منه والرسول فارتدت معہ
 الذین نافعہم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہد مولیہوں
 وحسن اولئک رخیقہا تو اس انعام و معیت و رفاقت سے ہی واضح ہو رہا ہے کہ وہ بھی
 انبیاء کرام کی معیت میں لباس میں ہوں گے بالخصوص جبکہ یہ حضرات میں ہی صدیقین یا شہداء
 یا صلحین حالانکہ پہلے قوس میں ثابت ہو چکا کہ شہداء لباس میں ہونگے اور چونکہ صدیقین شہداء سے
 علیٰ انہیں تو ان کے لئے لباس بالاولیٰ ثابت ہوگا اور صلحین بھی حکماً ملحق بالشہداء ہی ہیں کہ شہداء
 مقتولین سیف اعداء ہیں تو یہ حضرات بھی سیف محبت کے مقتول ہیں اور حکم موقوف قبل ان
 تسودا مقام فنا پر فائز ہیں۔

قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ تذکرۃ الموتی ص ۳۱ میں فرماتے ہیں، والیہیم
 در حکم شہداء اند کہ جہاد بالنفس کردہ اند کہ جہاد اکبر است۔ شرح الصدور ص ۷۰، ایسے
 واما الشہداء المحبۃ فاجسادہم اسرار و احبہم خود قرآن کریم فرما رہا ہے
 کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں وہی میں صدیق اور شہداء اپنے رب
 کے نزدیک۔ پ ۲ ع ۱۸ میں ہے والذین آمنوا باللہ ورسولہ ولیست

مکتاب النور ص ۲۳ اور شرح الصدور ص ۸۵ میں ہے وهذه المعیۃ ثابتۃ فی الدنیوی فی دار البرزخ و فی
 دار العباد و المرء مع من احب فی هذه الدور الثلاثة یعنی رعیت دنیا و برزخ میں اور قیامت میں ثابت ہے
 اور ان نیکو گروں میں ہر اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۴ منہ مغفلہ

میں آیت پاک کے تحت مفسرین کرام نے کافی احادیث مرفوعہ اور موقوفہ
 یہ ثابت فرمایا ہے کہ ہر کامل ایمان دار شہید ہے چنانچہ تفسیر المتشکوٰۃ ج ۶ ص ۶۷ میں حدیث
 مرفوعہ میں ہے مؤمنو حتیٰ شہدوا بھو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا قول تحریر فرمایا کہ ان الرجل یسموت علیٰ فراشہ وهو شہید مشہور تلامذہ
 کہ بیشک مرد اپنے بستر پر مرتا ہے حالانکہ وہ شہید ہوتا ہے اس پر یہ آیت پڑھی الخ
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسی آیت کے لحاظ سے فرمایا کھلکھ صدیق و
 شہید کہ سب صدیق و شہید ہو۔ نیز وہی حضرت فرماتے ہیں انما الشہید الذی
 مات عن فراشہ پھر اس کی توضیح میں ہے بعنی الذی یسموت علی
 فراشہ ولادبہ کہ جزاں نیست شہید وہ شخص ہے کہ اگر اپنے بستر پر مرتا ہے
 تو بہشت میں داخل ہو جلتے یعنی وہ جو بستر پر اس حال میں مرتے کہ اس کا کوئی گناہ نہ ہو
 اس سے گناہ کیا ہی نہ ہو یا کیا ہو مگر تاب ہو گیا ہو یا مغفرت ہو گئی اور یونہی شرح الصدور
 ص ۱۰۵ وغیرہ میں ہے۔

نیز انفقہ میں حدیث مجاہد تلمی سے اور شرح الصدور ص ۱۰۵ میں حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی آیت کی روایت میں ہے کل مؤمن صدیق و شہید بہر حال
 کامل الایمان مرفوعہ کا شہید ہیں تو ان کے لئے بھی لباس ہو گا اور یہی حکم ہے ان احادیث مرفوعہ و
 موقوفہ کا جو پہلے فقہ میں درج ہوا جن میں آیت کا اپنے لباس بوقت موت یا کفن میں مبعوث ہونا
 مذکور ہے نیز قرآن کریم و احادیث شریفہ سے روشن کی طرح ثابت کہ صائغین اور متقین کا حشر بڑے
 ہی عازد و کرام سے ہو گا۔ فوری فرشتے ان کے استقبال کو آئیں گے، بشارتیں دیں گے اور ہستی
 بے ہیدہ دنیاں جن کے کچھ بے سونے کے اور شماریں نہ ہوں گی ان کی سواری کے لئے لائی جائیں گی



اور بے بڑی گھبرائیت بھی ان کو غناک نہیں کہے گی چہ جائیکہ پیغمبری ہوئی، قرآن کریم میں ہے
 لا یحزننہم الضاع الاکبر وتسلقہم السلیک ھدایو مکم الہدی
 کہ تم تو وعدوں پر چلے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قبروں سے نکلتے وقت کا حال ہے نیز چاند عہد میں ہے
 یوم نحشر المتقین الی الرحمن وخذ ارجلہم من ہم یرہینہم گاروں کو رحمن
 کی طرف لے جائیں گے حالانکہ وہ سوار ہونگے۔

تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۱۲۸۵ ابن کثیر ج ۳ ص ۳۷ وغیرہ میں احادیث شریفہ
 سے ہے کہ جب قبروں سے نکلیں گے تو ان کے لئے جنتی بے نظیر اونٹنیاں، سونے کے کجاوے
 اور زبرجد کی مہار والی لائی جائیں گی اور ان کی بوتلیوں کے تسے نور کے ہوں گے۔ ان کے سبب
 ایک ایک قدم انتہائے بھرتک جگہ گانٹھے گا تو وہ رحم الراحمین جو اپنے پیارے بندوں کو اپنے
 برگزیدہ رسولوں کا اور اپنے حبیب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ عطا فرمائے گا اور استقبال
 کے لئے نوری فرشتے بھیجے گا جو خوشخبریاں دے رہے ہونگے اور ان کو غنا کیوں سے پناہ دیکھا
 اور سوارائی کے لئے سونے کے کجاوے اور زبرجد کی مہار والیاں اونٹنیاں بھیجے گا اور ایسے
 جوتے پہنائے گا جن کے نوری تسے انتہائے بھرتک جگہ گاہٹ پھیلائیں گے تو کیا وہ اپنے ان
 پیارے بندوں کے لئے ایسا لباس مہیا نہ فرمائے گا جس سے ستر بدن کر سکیں حالانکہ ستر بدن
 سواری وغیرہ کی نسبت نہایت ہی اہم ہے بلکہ سفین ابی داؤد ج ۲ ص ۲۹۸ میں فرماتے ہیں شریف

میں ہے کہ جب مومن قبر میں منکر نکیر کو صحیح جواب دیتا ہے تو حکم دیا جاتا ہے ان صدق
 عبدی فافرشوہ من الجنة والبسوه من الجنة کہ میرے بندے نے
 سچ کہا تو اسے بہشت سے بستر بچھا دو اور بہشت سے لباس پہنا دو۔ تو جب قبر میں
 یا انعام ہوتے ہیں حالانکہ وہاں خلوت ہوتی ہے تو جلوت میں کیونکر ایسا انعام ہو؟ تو واضح ہوا

کہ سب سے بڑا کرم اور دلیارحمت یہی لباس میں ہوں گے اور یہ اس حدیث پاک کے مخالف نہیں جس میں جسم اور پاؤں سے برنگی میں حشر کا ذکر ہے کہ گو بظاہر وہ حدیث عام ہے مگر اس میں کوئی حصر کا لفظ نہیں اور دوسری احادیث سے اس کی تخصیص ثابت ہے۔

ہمارے پیارے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشیر ہیں اور نذیر بھی ہیں تو ہمسایہ حدیث نذیر کی حیثیت سے ارشاد فرمائی اور مقام انذار کا انداز عموماً یہی ہے کہ بظاہر لفظ عام ہی ہوتے ہیں مگر غصین پر حیثیت بشیر کا خصوصی جلوہ ہی اپنی جگہ نمایاں ہوتا ہے، اسکی ایک مثال بڑی واضح یہ ہے کہ جب آیت **وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ** (ترجمہ) اور سے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ "نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل قریش کو بلا کر جو خطاب فرمایا، وہی خطاب اپنی لخت جگر نورِ نظر سیدہ طہرہ طیبہ فاطمہ الزہرا کو بھی فرمایا۔

سلم چ اس ۱۱۴ وغیرہ میں ہے **يَا فاطمة انقذی نفسك من النار** ترجمہ اے فاطمہ! اپنی جان آگ سے چھڑالے۔ **يَا فاطمة بنت محمد سلی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئاً** اے فاطمہ محمد کی لڑکی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مال سے جو چاہتی ہے مجھ سے مانگ لے انہیں دفع کر سکتا میں تم سے اللہ کی گرفت سے کچھ۔

ایسی حدیثوں کو بعض مدعیان توحید بندوں پر چلا چلا کر پٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی کسی کو نسب فائدہ پہنچا سکتی ہے حالانکہ ہمارے رسول کریم بشیر رسول منبر شریف پر رونق افروز ہو کر خود فرماتے ہیں **ما بال رجال یفعلون** (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفع قومہ بسو۔ اللہ نہ رحمتی موصولتی لئدی والاخرۃ وانیہا الناس



سرحد لکھ (ترجمہ) کیا حال ہے ایسے مردوں کا ایسی ان کا کوئی حال میں ہے جس
 اور یہ حال ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت میں تو فدا و نفع میں تھی
 کیوں نہیں؟ اللہ کی قسم بے شک میری قربت دنیا اور آخرت میں موصول نہ ہو پشید
 میں نے لوگو! تمہارے لئے آگے جا کر انتظام کرنے والا ہوں یعنی جب اور یہاں دور
 کے لئے انتظام کرنے والے میں تو اپنی قربت اور آل کے لئے کیونکر انتظام نہ فرمائینگے؟
 اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کیا ہے نیز حضرات امہ کرام احمد اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے ص ۳۲ ج ۱
 میں مسود بن مخمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے فرمایا ان الایام یوم لقیمة یقطع عمر منی
 وسیب نیز امہ بزاز، طبرانی، البیہقی، حاکم (ج ۳ ص ۳۲) مع فادۃ الباری و مع تمیز البیہقی
 ضیاء حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرما رہے ہیں کہ سبب و سبب یوم لقیمة و سبب و سبب
 اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 نسب و صہر یقطع یوم لقیمة الایام و صہری۔ ان سبب حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے
 کہ حضور پاک کی پاک نسب قیامت کو بھی نافع ہے۔

۱۸۔ سنہ ۱۰۰۰ھ میں

۱۹۔ سنہ ۱۰۰۰ھ میں

تہ تحریر میں ہی انھوں نے جو فی الواقعہ میں نے یہ حدیثیں نقل

لئے ان صاحب منقطع یوم لقیمة: مرتب

مقدمہ مذکورہ لیسویں باب مرحومہ فی جامع لضعف و دل ضعف و دل ضعف و دل ضعف
 ص ۳۲ ص ۹۰ فی نسخ حدیث صحیحہ - م - م - م

نہیں۔ دیکھو کہ قاعدہ حوالوں سے غیر مقلدین کے مسلم امام قاضی شوکانی نے بھی اپنی تفسیر فتح اقدیر کے ج ۲ ص ۳۸۶ میں ذکر کیا ہے۔

جب آخرت میں عام گناہ گار ایماندار حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ حضور کے غلاموں کی شفاعت سے بھی نفع اٹھائیں گے تو حضور کے اہل بیت خصوصاً منتخب برگ کیوں نہ نفع اٹھائیں؟ بلکہ قرآن کریم پتلا ع ۹ اور پتلا ع ۶ کی آیتوں سے صراحتاً ثابت ہے کہ غصصین میں ایمان کی نسبت فائدہ آخرت میں ان کے باپوں اور بیویوں اور بچوں کو پہنچے گا اور پتلا ع ۳ کی آیت سے بھی ثابت ہے کہ مومنین کی اولاد کو ان سے سبب نفع پہنچے گا۔ تفسیر مجلین، ص ۱، ج ۱، دہشتور، بن کثیر وغیرہ میں بڑی وضاحت سے مذکور ہے بلکہ وہی قاضی شوکانی بھی اپنی تفسیر کے ج ۵ ص ۹۵ میں تیسری آیت والذین امنوا واتبعتہم ذریعتہم بالایمان الحقنا بھم ذریعتہم الاہیۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں ومعنی هذه الآية ان الله سبحانه سرفعه دربة المؤمن السورۃ کا ذکر ہے فی العمل لنقرعینہ و تطیب نفسہ الخ یعنی اس آیت کا معنی یہ ہے بے شک اللہ سبحانہ ایماندار کی اولاد کو بلند کر کے ایماندار کے درجہ کو پہنچا دے گا اگرچہ اولاد باپ سے عمل میں کم ہو تاکہ باپ کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور اس کا دل خوش ہو جو جبکہ بالغ اولاد ایمان رکھتی ہو۔

تو جب متبعوں کے دل خوش کرنے کے لئے ان کی اولاد کو بلند درجے عطا کئے جائیں گے تو خود امت والے شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے دل اقدس کو خوش کرنے کے لئے ان کی آل اطہار بالخصوص حضرت قرۃ العین سیدۃ النساء الجنۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم و عنہا کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر کیوں ضرورت نہیں
 عطا کئے جائیں گے؟ واللہ باللہ! ضرور بالضرور حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ
 و علیہ وسلم آخرت میں رحمتہ للعالمین ہیں اور بالخصوص مومنین کے لئے۔ وہ تو رحیم ہی ہیں و رزاق
 ہیں ان کی آل پاک اور ذریت طیبہ ظاہر و باخسوس کس رحمت سے بے انتہا نفع نندوز
 ہیں اس میں زور و بھروسہ بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا حالانکہ وہ پہلی حدیث بھی صحیح ہے تو اس
 حدیث کا معنی عدائے کرام یہ بیان کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو نہیں کر سکتے اللہ
 تبارک و تعالیٰ کے مالک بنانے سے سب کچھ کرتے ہیں تو وہ بیگانوں کو نفع پہنچا دینے
 تو انہوں کو کیسے بھلائیں گے؟

فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۸۰۳ وغیرہ میں ہے والنظم منہ و ما حدیث
 لا اخفی عنکم من اللہ شیئا ای انہ لا یملک ذلک لا سیکہ اللہ
 تعالیٰ فانہ ینفع الاحباب بشفاعتہ لہم باذن اللہ عافی فکد
 الاقارب و تمام الکلام علی ذلک فی رسالتہ علمہ لظاہر و
 النسب الظاہر۔

اور دوسری واضح مثال یہ کہ قیامت کا دن تشریف کریم کی نفس سے ثابت ہے
 کہ ہزار سال کے برابر ہوگا بلکہ دوسری آیت نے پچیس ہزار سال کے برابر بتایا مگر حدیث
 پاک سے ثابت کہ ایماندار کے لئے بہت مختصر ہوگا حتیٰ کہ دنیا میں ایک فرض نماز سے
 بھی بلکا ہوگا کما فی الحدیث لہم فو عند نعوی فی لعنہ و غیرہ
 و صرح بہ الحارث و الدردر انعمو۔ تفسیر ابن کثیر و
 ابن جریر وغیرہ و سینا پوری ج ۲ ص ۲۰۰ میں ہے والاصحاب
 حدیث لصلی اللہ علیہ وسلم لکافر لماروی عن فی سعید لحدیث



قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما طول هذا اليوم
 قال و سدى نفسي بيده لا ليخفف على المؤمن حتى اخبر
 عنه من صلوة مكسوبة في الدنيا حاله كحال آيت میں ہزار اور پچاس ہزار
 ذکر ہے تو یہ تڑپے اور وہ تبشیر ہے در پوئنی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں تو لباس
 کے متعلق بھی پہلی حدیث اور اس کی ہم معنی اور حدیثیں شان انداز سے متعلق ہیں جن سے
 ثابت ہو رہا ہے کہ لوگوں کا حشر اس حال میں ہو گا کہ پاؤں اور جسم ننگے ہونگے اور
 پیادہ ہونگے کما فی حدیث مسلم ج ۲ ص ۳۸۲ وغیرہ عن ابن عباس مرفوعاً
 منہ حافة عورة مگر شان بشارت واضح فرما رہا ہے کہ خواص مؤمنین لباس میں ہونگے
 اور ان کے پاؤں میں نور کی تسموں والے جوتے ہونگے اور خصوصی سوار یوں پر سوار ہونگے
 تو یہ بھی صحیح اور حتمی ہے اور اس کے منافی نہیں کہ لوگوں کا حشر وہ ہو جو اوپر بیان ہوا کہ
 فنان اور افکار و رفتار لوگ ہی تو ہیں بلکہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ
 جن کے حال یا قال کو محاورات میں ایسے لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے جو لفظ ہر سب کو
 عام ہوتے ہیں، اس کی صد ہا نظیری قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں موجود ہیں، بطور
 مثال صرف ایک ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے و اذ جنینکم من ال ضرعون یسومونکم
 سوء العذاب سد بحون ابناء کھو ویسنجون نساء کم بدیع اور
 یہ کہ وجب سمنے تم کو ضرعون والوں سے نجات بخشی کہ تم پر بڑا عذاب کرتے تھے تمہارے
 بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔

اس ایک ہی آیت میں کئی نظیریں ہیں کہ یہ خطاب بنی اسرائیل کو نہ ہے
 بلکہ نجات صرف ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ضرعون کے وقت موجود تھے یا راجحہ
 مصداق ہیں تھے در بڑا عذاب چکھا، در ان کے لڑکوں کو ذبح کرنا اور لڑکیوں کو زندہ رکھنا



صرف ان لوگوں کے ساتھ حقیقت خاص سبب جو اس وقت موجود تھے۔ اور ان کے
 دل تھے اور یونہی ابنا کہ اور نسا کہ دونوں مائیں مگر وہ تھے کہ یہاں
 جو اس وقت تازہ پیدا ہوتے تھے مگر وہ بھی سب راہیں کہ تھے کہ وہاں میں ہاں کہے۔ وہ بھی
 دیکھتے تھے کہ خاص جہاں المشرق و المغربی عام و عام اور یونہی سو مو

بد بحدون۔ یستحبون کے صفیہ عام میں مگر فیض محض ن کے ہی ہیں با ن و رخصہ
 تھے تو جس طرح یہاں صفیہ بظاہر عام ہیں اور خطاب بھی عام ہے مگر مٹا نعت بنتے ہیں
 کہ باوجود تخصیصات مذکورہ کے یہ ارشادات بالکل صحیح اور حق معادرت سب وغیرہ قوم
 عالم کے مطابق ہیں اور یونہی پہلے قسم کی حدیثیں جن میں مشاۃ خفاۃ عرۃ و رستائے
 کلمات بظاہر عام ہیں مگر فی الحقیقت تخصیصات میں علامہ دو و تعارض و
 لاتعارض۔

هذا ما عندی والیہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ علی حبیبہ و
 آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

مسائل ارواح

روح سب کے زندہ رہتے ہیں، موت، روح و جسم کی مفارقت کا نام ہے۔ بعد
 از موت مومنین و کفار کے ارواح الگ الگ رہتے ہیں اور کس میں کافی قوت ہیں کہ
 کہاں کہاں رہتے ہیں۔ ان اقوال کی تفصیل کتاب ارواح کے ص ۴۴ سے ص ۵۵ تک
 و شرح الصدور میں ص ۹۶ سے ص ۹۹ تک اور بشری المکتب میں ص ۱۰۴ سے ص ۱۰۵
 تک ہے اور یونہی کئی اور کتابوں میں ہے۔

یہ ہیں کہ روح جاب سی میں بہشت میں، جنت لدوی میں، برزخ
میں، روح حسن کی کہ سی حوی میں جس کا نام بیضا ہے، عقیقہ میں، آدم علیہ السلام
کی میں عرف، جنت جبریل کی کائنات میں، فرشتہ ربائل کی کائنات میں، حضرت یحییٰ
کے پس بہشت تعلق کے زیر سایہ، ایک مخصوص زمین میں، جاتی ہیں، چاہے زمزم شریف میں،
رچی میں، برزخ میں جہاں جہاں خلق جہاں سے پہلے رہا کرتے تھے، ازاں ہیں کوئی خاص
مکان نہیں جہاں چاہیں ہیں جاتیں، چنی قبروں میں۔

ان اقوال نے قارئین نے اپنے اپنے قول پر دلائل ذکر فرمائے ہیں، بغرض اختصار صرف ان حضرات
ہی کے چہ درہاں ذکر کئے جاتے ہیں جن کے نزدیک کامل ایمانداروں کے روح بہشت میں
رہتے ہیں۔

یہ جہاں لدیک سیرطی علیہ الرحمہ شرح الصدور ص ۹۹ میں فرماتے ہیں قد قبل
روح المؤمنین کلہم فی الحنة الشهداء وغیرہما ذالم تعجبہم
کبرہ لظاہر حدیث کعب وام ہانی وام بشر وابی سعید وضمرة
وسحوہ ولفولہ تعالیٰ فاما ان کان من المقربین فروح وریحان
وحنة نعیم الی ان قال، وقال تعالیٰ بیایتها النفس المطمئنة
احی و بک فی قولہ وادخل جنتی۔ قال جماعة من الصحابة
دنا عنہ یقال لہا ذلک عند خروجہا من الدنیا علی
سلسلہ بشارۃ اور یونہی کتاب الروح، تذکرۃ الموتی وغیرہ میں ہے۔

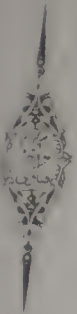
اس کا غنا صد یہ کہ سب ایسے ایماندار جنہیں کوئی کبیرہ گناہ دین وغیرہ سے نزدیک
تو نہ کہ روح جنت میں ہیں شہید وغیرہ شہید سب حضرت کعب، ام ہانی، ام بشر، ابو سعید
صحابہ وغیرہ، جن میں سے تعالیٰ عنہم جمعہ کی حد ثور، سے ظاہر ہے اور اللہ

تبارک و تعالیٰ کے جس قوتِ عامہ کا میں سمجھتا ہوں کہ وہ
وجہ نفعہ، سورۃ الواقعة اور اللہ تعالیٰ کے شانہ شہانہ سے
درجہ راضیہ مرصیۃ مادحی فی عبادہ و دحو حیوۃ
ہی ہی ظاہر ہے، مگر اگر اہل اہل و تابعین کی ایک جماعت فرقی تہ نفس محمدیہ و یہودیہ
نکلتے وقت خوشخبری کے طور پر فرمایا جاتا ہے۔

تبرکاً صرف ایک حدیث بھی ذکر کی جاتی ہے۔ شرح صدور ص ۹۰ میں ہے
و اخرج مالک فی الموطا و احمد و النسائی بسند صحیح عن
کعب بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سائمت
المؤمن طائر تعلق فی شجرة الجنة حتی یرجعہ اللہ تعالیٰ
الی جسده یوم القیمة۔

(ترجمہ) حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت امام نسائی نے
حضرت کعب بن مالک صحابی رضی اللہ عنہ سے صحیح سندوں کے ساتھ ذکر کیا کہ بے شک
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جزائیں نیست کہ ایمان رکھ جان پرندہ ہوتی ہے
جو بہشت کے درختوں میں میوے کھاتی ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے
جسم کی طرف واپس فرمائے گا۔

یہ اور اس کی بجمہ معنی بہت حدیثیں شرح الصدور، کتاب روح، بشری لکھیں
تفسیر و تفسیر ابن کثیر اور کتب حدیث شریف میں کافی ہیں، محققین فرماتے ہیں کہ ان
مختلف قول میں حقیقتہً کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ لوگوں کے درجے کافی مختلف ہیں
ان سعادت کے بھی کئی درجے ہیں اور ان شقاوت کے بھی تو بعض رواج جو سعادت کے
ان درجات و لوں کے ہیں علیٰ علیتین میں رہتے ہیں و بعض سبز پرندوں میں یا پرندوں



شرح بہشت میں کھاتے اور بعض بہشت کے دروازے پر ہوتے ہیں بعض قبر
 ہستے ہیں اور جب کماں کے روح اتنے مستور ہوتے ہیں کہ جہاں چاہیں فوز
 میں من کے لئے بلند مسافت مانع ہے اور نہ کسی مکان کی رفعت اور پھر جہاں
 جہم کے ساتھ تعلق ضرور رہتا ہے حتیٰ کہ زائرین کے سلام کا جواب دیتے ہیں
 باقاعدہ گفتگو سنتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ زمزم شریف بھی پہنچ سکتے ہیں اور دوسرے
 مقامات متبکہ پر بھی۔

شرح الصدور ص ۱۱۰ وغیرہ میں ہے الصحيح ان الارواح منفلو
 ق مسنقرہ فی البرزخ اعظم تفاوت ولا تعارض بین الادل
 و کلامہ و رد علی صریق من الناس بحسب درجاتہم فی السعد
 و شقاوہ۔

نیز می میں ہے و کلہا علی اختلاف حالہا و تباہین مقامہ
 لہا فصل بجددہا فی قبورہا لیحصل لہ من النعمان والعذاب
 و بیس سے بھی وضہ ہوا کہ روح کفار کے متعلق جو اقوال ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام
 بائیں طرف یا جہاں پسے تھے یا برزخ میں رہتے ہیں جو حضرات میں ہے یا جہنم میں
 ہیں۔

ان قول میں بھی حقیقت کوئی تعارض نہیں سیدی سید عبدالعزیز رحمۃ اللہ
 عینہ صریح جو جہیں قدر اصحاب کشف سے ہیں، ان کی نظر میں برزخ کی تکفیر
 کے علاوہ برزخ سے بہشت ایسی شاخیں نکلتی ہیں جو ہم تک پہنچی ہوئی ہیں اور وہ شاخیں
 بھی ہیں جو جہنم تک پہنچی ہوئی ہیں تو جہاں بھی ارواح ہوں برزخ ہی میں ہیں اور یہ شاخیں
 سے وہ شاخیں نکلتی ہیں جو جہنم تک پہنچی ہوئی ہیں تو جہاں بھی ارواح ہوں برزخ ہی میں ہیں اور یہ شاخیں

ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

حیوانات کے دھوں کے چھوٹے ہونے کے متعلق یہ ہے۔ ذات
کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ روح جوہر فرد ہے۔ بسیط ہے مرکب نہیں کہ میں جوہر
یا عرض یا متن جسم کی طرح ہو سکے بلکہ جوہر فرد بسیط ہے کہ کمیت و مقدار کو قبول نہیں
ہاں تعلق اور تاثیر کے لحاظ سے ضرور فرق ہے۔ سمجھنے کے لئے جس کی مثال یہ ہے کہ
چراغ اگر بڑے کمرے میں رکھا جائے تو اس کی تاثیر اور روشنی پھیلنے کے لحاظ سے بڑی جوتی ہے
اور چھوٹے کمرے میں رکھا جائے تو چھوٹی حالانکہ چراغ کی اصلیت وہی ہے ہر پہلو سے تھی۔

فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۶۹۰ اور الیوریت و الجواہر ج ۲ ص ۳۸ میں ہے
والنظم من الفتوحات الروح لبس له كمية مبسورة زيادة في جوهر
ذات بل هو جوهر فرد لا يحوز ان يسكن مركب و لا يترك
فاذا كان هكذا لا يقبل زيادة ولا النقصان كما يقبل جسم
لعدم التركيب۔

اس مسئلہ میں اور بھی کئی اقوال ہیں واللہ تعالیٰ اعلم جوہر کو گرفتار مذہب نہیں
وہ بہت کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں، نماز
بھی پڑھتے ہیں، اہل علم علمی مشغل بھی رکھتے ہیں، ایک دوسرے کی مرقعات و زیارت کرتے ہیں
آسمانوں اور بہشتوں میں یا زمین کے کسی متبرک مکان یا جہاں چاہیں تے ورجلتے ہیں
اور آناً فاتاً آتے اور جاتے ہیں، دنیا کی نسبت طاقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ
جسمانی تعلقات و قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

روح کی صفت بڑی عجیب ہے اس کو جسم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور
زیادہ یونہی لوگوں کو غلط فہمی لگتی ہے کہ جسم پر قیاس کر لیتے ہیں، ہر قبر پر اپنے بھائیوں

دیکھتے رہتے ہیں ان کے کام سستے رہتے ہیں جو بدیتے میں پہنچاتے ہیں اس لئے
 دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو بدد کرتے ہیں، بیداری یا خواب میں اس سر
 نہادوں کو بھی نہ سکتے ہیں پیغام نصیحت وغیرہ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ اور ان کے بر
 در بہت سے کام کیا کرتے ہیں اپنے اپنے مارج اور قرب بارگاہ رب العالمین کے
 قریب سے۔

یہ قرآن کریم و بحرث احادیث شریفہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے
 جس کا ذکر متقین نے بڑی تفصیل سے فرمایا ہے جتنے کہ غیر مقلدین حضرات کے بھی سلم اہم
 و عبرت مند بن قیمر نے اپنی یہ ناز ضخیم کتاب کتاب الروح میں باقاعدہ ملتے ہوئے
 بڑے تفصیل سے روحوں کے افعال و اشغال بیان کئے ہیں تفصیل کے لئے اجمالاً
 سیوطی کی تصانیف بالخصوص شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور اور بشری الکٹیب بقرار
 حبیب ورق ضعیف شاعر کا تذکرۃ الموتی والقبور اور ابن قیم کی کتاب الروح دیکھنے کے قابل
 ہیں مگر تفصیل ہے کہ اس مختصر سے جواب میں سما نہیں سکتی۔

کتاب روح ص ۲۳ میں ہے الارواح المنعمۃ المرسلۃ
 غیر محبوبہ تلاق و متزاور و تتذاکروا کان فی الدنا
 و ما یکون من اهل الدنیا ص ۱۶ پر ہے انما یخاط اکثر الناس
 فی هذا الموضع حب بعقدان الروح من جنس ما یعہد من
 المحمد لی ذ اشعب مکات لم یکن ان تکون فی غیرہ
 و ہد عبط محض نیز ص ۵۵ میں ہے فہذہ لہا بعد مفارقتہ
 بہد من ان غیرہ فعل اخر (انی ان قال) من ہزیمۃ الجیوش
 کتبہ لہ الحد و لا تنین و لعدد القلیس و فحو ذلك

و کہ حدیثی السجی صل اللہ علی علیہ وسلم ومعہ ہو کر
و عمر خذہ زمت اروحہم عسا کر نکفر و حید اور مس سے پت
ص ۱۶۲ میں ہے ان ماذکرہ من شان الروح بحسب حسب حال
الروح من القوة و الضعف الخ

تذکرۃ الموتی ص ۳۱ میں ہے : ارواح ایثار و زمین و آسمان و بہشت ہر جا
خواہند میروند و دوستہاں و معتقد الہ و در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمنان
ہر جا مینمایند۔ نیز اسی میں ہے : و رقبہ نماز سے خوانند و ذکر میکنند و قرن میخوانند
اشعۃ اللغات ج ۱ ص ۱۶ میں ہے : قوسے میگویند کہ امد و حق قوی تر است
و من میگویم کہ امد امدیت قوی تر است و پھر فرماتے ہیں : نقل دریں معنی ازین حافظہ بیشتر
از ان است کہ حصہ و احصا کرودہ شود۔

بہر حال ان نقول سے یہ چیز بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ کامین تائبہ
سے ان کی اس حیثیت کے لحاظ سے کہ وہ مقبولان بارگاہ رب العالمین ہیں ان سے مدد مانگتے ہیں
و ہا یہ مسئلہ کہ حیوانات کے دھول کے قبض کرنے والے کا نام کیا ہے تو اس کا جواب
یہ ہے کہ شرح الصمد ص ۲۱ میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احوال البہائم و خناس الارض کلہا فی تسبیح
فاذا انقضی تسبیحہا قبض اللہ روحہا۔ اس کا خلاصہ یہ کہ بہائم و خنث
الارض سب کے سب جب ان کی تسبیح پوری ہو جائے یعنی جتنی تسبیح ان کے حق میں مقدار
حق وہ سب کر چکیں تو اللہ تعالیٰ ان کی جانوں کو قبض فرمالیتا ہے اور ان میں سے کوئی
کچ چیز بھی ملک الموت کے سپرد نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صل اللہ تعالیٰ علی حبیب و آلہ و

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اندریں کہ زید و بکر کا ایک مسرہ
میں نزع ہو تو زید نے کہا کہ ہر ایک نیکی و بدی کا حساب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
فمن عمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من يعمل مثقال ذرۃ شرا
سرہ اور نیزایت میں ہے وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه
بغ سبکبہ اللہ اور ایسا ہی احادیث سے ثابت ہے، تو بکر نے جواب میں کہا
کہ کوئی حساب ہے نہ کتاب اور نہ میں ان آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتا ہوں، یہ سب کچھ
جرح ہے تو زید نے جواباً کہ جو آیات و احادیث کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا تو بکر
نے کہا تو مجھے کافر کہتے ہیں اور آیات و احادیث کے متعلق بکر نے سخت طعن و کلمہ بکا، اس کا
کیا حکم ہے؟ بیسوا توجروا۔



یہ وسلم سلم و بیان سے علیحدہ اور جو کہ انہوں نے مذکور بالا ضروریات دین سے ہیں اور
 ضروریات دین کا منکر کافر ہے، حساب کاروشن ثبوت تو انہیں دو چیزوں میں موجود ہے
 جو زید نے پڑھی ہیں اور ان کے علاوہ اور بہت سی آیات و احادیث سے بھی ثابت ہے اور
 اس کا کتاب کا انکار، اگر اس کتاب سے نامہ اعمال مردہ تو اس کا ثبوت بھی آیات و
 احادیث میں بکثرت موجود، قرآن کریم میں موجود ہے کل شیئی فصوصہ فی التبر
 آیات و احادیث کو تسلیم کرنا اور جھٹلانا اور ان کے متعلق ناشائستہ کلمات استعمال کرنا
 بئذی اللہ المتعال جل جلالہ و علم نوالہ و ایذاہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کے متعلق
 قرآن فوکی یہ ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم فی الدنیا
 و الآخرة و اعد لہم عذابا مہینا اور ایسے ہی بہت آیات و احادیث سے مرکا
 خزانہ بین ثابت ہے۔

شفاء شریف جز ثانی ص ۲۵ میں ہے و کذبت من منکر لجة
 والنار او البعث او الحساب او القبمۃ فهو کافر بجماعہ
 نیز اسی کے ۲۶۳ میں ہے و المسلمان استخف بالقرآن و لمصحف
 او بشیئ منہ او سہما او جحدہ او حرفا منہ او یتہ و کذب ب
 و بشیئ منہ او کذب بشیئ منہ صرح بہ فیہ من حکم و خبرانی
 ان قال، فهو کافر عند اہل العلم بجماعہ مع

اہل اسلام پر واجب کہ جب تک بجز از سر و سران نہ ہو تو نہ کہے اس سے بایکوت
 کریں اگرچہ ان کا کتابی قریبی ہو، قرآن کریم میں ہے لا نجد قوم یؤمنون ب اللہ

و سوم خبر رسد از من حاد شد و رسول و لو کالو ساء هم
 بقاء هم و خود هم و سر هم و اس کی عورت و چشم و
 کاح نه که تبارک الله فراتر از حق حل هم و از هم خلد
 و نه و رسول و خود هم و احکام حل شدن
 و من نه علی علیه و سلم

فما نصیر به لکم فی ذلک لیس فی غفر
 بانی بهتم و عدم خفی سر بر سر
 به اثر من

الاستفتاء



«صمیم کے تخی مشرق میں تین تین رتوں میں قرآن کریم نورانی نورانی نورانی
 تمام کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک لباس کی جانب سے یک شتار منون صحیفہ آسمانی کے
 ضیا پاشیاں جاری ہو رہے ہیں فرہنگ کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم پر صحیفہ آسمانی
 امداد درست نہیں کا مٹا ہے کہ صحت مونی بہرہ مقبال عمر بن ہونا چاہتے
 صلوب فقہ ہے کہ تین قرآن کریم پر صحیفہ آسمانی کا امداد درست ہے نہیں



سائل امر فرما کر توجہ و تہجد
بہ تمام بجز حیات قرآن مجید چوشت ہمارے گیت ہو پکارت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَاب
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

ہاں درست ہے۔ قرآن کریم و رافعت و س سے روز کشان کی عزت و جم گیت
موسید کا ہے۔ سورہ طہ میں ہے مافی لصحف راوی و ترجمہ میں ہے
مافی صحف موسیٰ لایة فی حد دلہا من آداب ویری حقیت ہا کہ
قرآن کریم سوائے کتاب ہے تو اس پر محیفہ آسانی کو حدق کیوں درست نہیں؛ محیفہ تو غفہ و
ہے قرآن کریم میں تو قرآن کریم پر محیفہ بعینہ حق کو حدق بھی ہو سکتے
سورہ کہ جن میں ہے مسو صحف مضمہ یعنی ہمارے پیارے گیت
یک محیفوں کی تہات کرتے ہیں۔

جہو مضمہ کے نزدیک اس تہات سے مراد تہات قرآن کریم ہے تہذیب
میں فرمایا یعنی قرآن و تراصف گفت برائے تہذیب یا نکو جامع سر جمیع صفت سبب یعنی صفت
حق طیبی ہے وریا اس لئے جمع سے تہذیب فرمایا کہ وہ ن سب سر روز کو جامع ہے جو
تا کتب بیا کر کہ تفرق طور پر آئے و احض و دوسری تہذیب کے مہا عسے مضمہ ہونے



کہ یا سہ صحابہ باکرہ کے سے ہجرت پائے یا بیٹے کا نام لکھ دو کتاب کا پیر
ہی ہے کہ ہر نو کتاب و کدہ ہے و باقی باقیہ کا کدہ اس لئے ہے جن پر جمع ہوا
ہر کدہ کو بھی صحیفہ کہتے ہیں۔

ہر دوں صحیحہ تسمیٰ کا مدق بدشہداء ہے : یونانی مصنف کہ یہ مصرعہ
ربانی یا کوئی درقباس عنوان مگر مصنف عثمانی کہنا نکل غرض اردو جب : حقہ رہتا کہ
کسی درمعنی کی غذائی کرتا ہے

و شاهد و علم و علیه حل محمد و سلم و سلمه

وصلى الله على محمد و آله و سلم

وقت رات سے صبح تک بحرِ حق میں کیا مگر ۱۰۔ دُعا سے محروم

چرخ سفت فریست

حق معترکہ اور مشترکہ خدا می خورد

۱۰۰۰ و حق مبارک

الاستفتاء

گودست میں جوتے ہیں سر ہاتھیں ہر ساری میں کہ کر کے انی شخص ہر کے
کہیں موصوفہ خیر جنی کہ عزیز کی بدلت ہر سے سے بچکر ہوں ، ان کی مصیبت کا قافلہ
ہنس ہر ہاتھ مسکن ہے بہادر ، در س کے ساتھ میں سنت مملی در دگر قری جارہا

الجواب

۱۔ اہل بیت علیہم السلام سے محبت و دوستی سے جو شخص مرے
 ساتھ ہے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۲۔ جو شخص میری تعظیم کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۳۔ جو شخص میری خدمت کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۴۔ جو شخص میری نصیحت کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۵۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۶۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۷۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۸۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۹۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔
 ۱۰۔ جو شخص میری نصیحت نہ کرے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

۱. معارف عامه و خصوصاً معارف اسلامی
۲. معارف و احکام و عقاید و فروع دین

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
 مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی
 مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

وہ روح دینِ حق پرستانہ فقیہ اعظم قدس سرہ العزیز
کی نیند و تصدیقِ موت پر ملاحظہ کریں۔ (مرتبہ)

مَسْئَلَةُ اَفْضَلِيَّةِ مَلَائِكَةِ مِيقَاتِي تَخْفِيرِ غُلَاطِي

الاستفتاء

مضامین میں ایک فتویٰ شائع ہوا جو اہل بیتؑ سے ہے جس میں حضرت سید ابوبکر صدیقؓ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام سے افضل کہنے والے کو نہ صرف گمراہ بلکہ کافر کہا گیا ہے۔ تجدیدِ نکاح و تجدیدِ ایمان کے آخری احکام بھی صادر فرمائے ہیں اس طرح کہ جو شک کرے وہ بھی کافر سے کم نہیں، کیا یہ فتوے درست ہے ورنہ کفر کا حکم کیا ہے؟

السائل عبد المحرم

الجواب بعد للموفق للصواب

مسئلہ فتویٰ کی بنیاد تین قسم کے امور پر ہے۔ اول حضرت جبریل علیہ السلام نبی کے متہدوف رسول ہیں۔ دوم ان کی فضیلت جماعِ قطعی سے ثابت ہے، سوم یہ نیند و تصدیقِ موت پر ملاحظہ کریں امور بل علم حضرت کے نزدیک ثابت

ہیں ہیں اور اس فتوے کی بنیاد فاسد علی انساب و عقائد میں سے ہے۔
 جسے خبری و مسلک حقہ سے محرومی ہے۔ بلاشبہ حضرت جبریل علیہ السلام کی شان و
 شوکت، جاہ و عظمت، طاقت و عظمت قرآن کریم سے ثابت ہے لیکن نبوت و
 رسالت لسان شرع اور اسلمی اصطلاح میں صرف انسان کے ساتھ و فرشتوں
 کو لغوی معنی سے رسول کہا گیا ہے۔

شرح عقائد میں رسول کی تعریف اس طرح کی ہے رسول سار

بعت الله تعالى الخ المخلق لتبليغ الاحكام و قد بسطر
 في الكتاب بخلاف النبی نبی اور رسول کو مترادف قرار دینا مجہول و متبرکہ
 مذہب ہے چنانچہ علامہ عبد الحکیم یلکوٹی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد کے مآشیعین فرماتے ہیں
 نقال بعضهم انهم امتساویان وهذا مذهب حمهور المعمرین
 واليه ذهب الشارح وقال بعضهم رسول ماصالح
 کتاب و شریعت متجددة بخلاف النبی كما سیه المحتسب
 وهذا مذهب اهل السنة۔

رسول کی تعریف میں علامہ مولا غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے و يعرف
 الرسول من انسان لانه لم يوصود بالبيان او لرسول محاصر
 في لسان السمع بانسان بل خلافت لوقعة على المسك في
 لفران وغيره اطلاق لغوی و انسان جس مفہوم رسول۔

اسی طرح عبد الحکیم یلکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محدث لسی و
 منحصر بانسان۔ اس سے واضح ہو کہ کوئی فرشتہ نبی نہیں البتہ لفظ رسول کا اطلاق
 فرشتہ پر بھی لغوی ہو سکتا ہے۔

ہر دو گن نفس رات و نیت کیا کہ تمہیں سہ ماہ کی شان و سحر
 سے برقعہ واصل نہیں ہر عقد کی ثبات شدہ فضل عن بعض مکرر
 مرحوموں کی فصل مر سی نفس و صدر کا اس سلسلہ سے
 کوئی حق نہیں کہ نہ کیا ہی است و شرعی و معتقداتی نبی سے نیز حضرت جبریل
 علیہ السلام کو خصوصیت کی وجہ سے نفس بتا بھی غلط ہے کیونکہ دوسرے فرشتے بھی از
 معصومین ہند وہ بھی نفس ہوتے ہیں۔

مس فتوے کفری و دوسری بنیاد اجماع کے دعویٰ پر ہے، غالباً اجماع کی کجی
کجی چھی نہیں ورنہ ان کو معلوم ہوتا کہ ہر اجماع کا انکار کفر نہیں۔ بل علم کے نزدیک اجماع
قطعی ہی ہوتا ہے ورنہ بھی، مہرۃ الوصول شرح سہقات الوصول میں امام ابو الغضنفر
رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **رَجْعَةُ مَا بَلَغَ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَ الشَّهْرُ وَ**
اِحْدَاهُ فِي جَمِيعِ كِبِ اَصُولٍ فَقَطْ اِلَّا خِلَافَ عِنْدَ هَلْ لِسَنَةِ
اِجْمَاعٍ قَطْعِيٍّ بِنَاقِظَةٍ نَبِيٍّ مَوْتٍ مَن دَعَى فَعَدِيَهُ السَّبِيحِينَ.

باغض قطعی بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی تکفیر نہیں لائی جاسکتی کیونکہ اجماع قطعی کے
 انکار پر وقت تکفیر کی جائے گی جبکہ منکر جماع قطعی کا اعتراف کرتا ہو اور اگر اجماع کا انکار
 جہالت و عدم واقفیت پر مبنی ہو تو تکفیر نہیں۔ علامہ بحر العلوم مشرح مسلم الثبوت میں تحریر فرماتے
 ہیں ہذا کلامہ منسبہ ون کان لکوا حقاً و منسا من سفاهۃ ولکن
 من کبر مع عدم معرفۃ مجمع علیہ بل یشکون کونہ کلۃ نشبہ
 سبب لہم و کما یشکی نفس لا یمرو لہا الکفر انکار الجمع علیہ
 و عدم نہ لہ مجمع علیہ من غیبہ یا بیل۔

۲۔ سدا خدا بہت، میں سے کبھی بھی اپنی جہت سے گزرا نہ ہے جس کو فتوے دینے کا شوق

دوسرا یہ ہے کہ اچھی طرح سمجھو ورنہ دوسرا ہوسکتا ہے۔
 جس میں کسی مسلمان کے بیان کا فیصلہ نہ ہو تو اس میں نہ بہت زیادہ صواب نہ
 شرع عقائد میں بے برباصد و حق کے لفظت و سرگورنہ بات ہے۔
 درست نہیں بالصدور، کے معنی یہ ہے جو تہ ہیں

سیدنا یم عظمہ پو ضیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر فرماتے ہیں کہ میں نے
 فرماتے ہیں و النقیید بالناس ان حہ صر سہ سہ سہ
 و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہ سہ سہ سہ
 و المقربین افضل من عوم الناس و سہ سہ سہ
 المرسلین علی الاصح من قول المسجید معہ سہ سہ
 الی هذه المسئلة فی امر لیدیر علی سہ سہ

اب واضح ہو کہ اس سہ کا ضروریات دین سے ہونا ثابت نہیں ہوتا
 بھی غلط ہے۔ اتنا سخت فتویٰ دینے والے کو تو یہ کہ حد کرنا پڑے۔ یہ عمر بالصبوب
 العبد محمد حسین نقی ہستویہ معنی یہ ہے

نوٹ: یہ فتوے مع تصدیقات عماد کریم سو دشمن ہا ہو۔ جب دیکھتے
 مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۱۱ء طبع ہوا حضرت فقیہ عظیم رحمہ اللہ کا تصدیقی مضمون یہ دعویٰ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ اَنْوَارًا وَضُوءًا

لحمده لیدی سر صدو صدو

علی عبدین مظہری وغیرہ میں رسلا کفریہ و سخط و کفر ہے۔
 واضح ہوا کہ ان کی رسالت رسالت نبیہ کرامہ ہونے پر ہرگز نہیں مبنی رستہ
 کا استدلال جہاں منثور بنا اور یونہی نہ جماع کی بنا پر ہی محض بسبب رسد
 ریزیت میں اجماع قطعی قطعاً نہیں بلکہ نفس نفی نہ کہ جماع نفسی کا منکرہ ذہن
 بلکہ صرف اسی اجماع کا منکرہ کافر ہے تو تمام صحابہ کرام کا اجماع قوی نفسی تو ثابت ہے
 شامی ج ۳ ص ۴۹ میں ہے ذلالت لای و بحر سور
 قطعی الدلالت اولیٰ لیکن الخبر سور و کر قصیدہ
 شہدۃ اولیٰ لیکن اجماع جمیع نحسہ و کر۔ لیکن
 اجماع الصحابۃ اولیٰ کان ولیکن جمیع جمیع صحابہ
 اجماع جمیع الصحابۃ ولیکن قطعاً برہان بسبب سور
 التواتر اولیٰ کان قطعاً لیکن کان اجماع سکونہ فلو کہ مرہ
 الصور لایکون الجحد کفر یظہر دلالت سورہ فک
 الرصول فالحفظ هذا الاصل فالبیعت

جسے اس بیان فیض ترجمان میں شک ہو تو تفتیح و توضیح و قلوب ص ۳۷ و ۳۸
 منار اور شروح منار نور الانوار ص ۲۲۳، شرح ابن مالک و شرح بن عینی ص ۲۵۵ قاری
 نہات الاسما ص ۱۴۶، مسلم الثبوت مع شرح بحر العبد ص ۵۲ و ۵۳، بخاری و شہدۃ تفسیر تخریر
 ج ۳ ص ۲۶۰، شرح قاضی عصفہ ج ۸ ص ۴۴۴، حسامی مع ترجمہ حقیق ص ۳۰ و ۳۱
 دیکھئے اور پھر دیکھئے کہ اس مسئلہ میں تمام صحابہ کرام کا قولی جماع بھورہ تو ترجمہ کفر بہت ہیں
 طرہ قویہ کہ اجماع قطعی کا مگر اس وقت کافر کہا جاتا ہے جب سے اجماع کا ظہور ہو
 واقف ہو در نہ نہیں۔ شرح بحر العلوم ص ۷، مسایرہ ص ۵۱، شامی ج ۳ ص ۴۹۰



۱۔ حبیب اللہ میں سنت و آداب کی کتب کا جو مجموعہ تھا وہ اس طرح
 کی شہسبہ پر جو حقوق مباحوث تھے وہ بھی مدح و ثناء میں
 کیا، ذمہ میں نہ کوئی شک تھا کہ
 (نوٹ) سائنس کے اس سے خوب نوری و فنی و سائنس

خیر و محبت غفرہ...
 حبیب اللہ

فہم اس پرستی و فقیہ مفسر المفسرہ...
 در جواب سلفاء حق پر فرمایا... (تہت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله على وصول هذه الرسالة

صحة و سلامة

ملیک سید محمد رحمت و بکا کر...

چند روز ہوئے مغفوف محبت میں جو کچھ کہی اپنے ذہن کی سیکنگ میں شکر یہ
 د کرنے کی کیا مدت؟ پھر آپ نے پسند فرمایا وہ اپنی تحقیق کے مطابق بیاد و رحمت بھی دی غیہ
 کی سلف رکھے اس ہفتیہ کا شکر یہ قبول فرمایا میں ہوں گریہ وضاحت فرمادیں کہ آپ اس
 علوم کے مستند ہیں اور کس پر طاعت سے فہم ہے و اگر مہر کا، نیز فقیہ کے مشغل
 دانی میں، کچھ مدخل بھی راجح ہیں لہذا جو سبب تانیہ ہو جائیگی سے وہ نئی مور کے
 میں غرض سلفاء میں سوال زیادہ ہونے سے رہا ہوں سب بھی محبت میں رہیں

بنی تہقلے عنہ نے حضور کے نسب اٹھریں حضرت عبداللہ بن مسعود بن حنفیہ سے منسوب
 کا صحیح ذکر موجود ہے جو آفتاب نیم روز اور ماہ نیمہ سے بھی واضح و عیاں ہے تو سب
 ہاشم ثابت ہے۔

رہی یہ بات کہ کربلا میں کیسے بچے کو کفین کا سر پہنچا وہ قوت نہیں بہ حال
 آپ اس معرکہ کے کافی زمانہ بعد تک زندہ رہے۔ یقیناً ثابت ہے اور۔ کفین بیان
 بھی مشائخ کرام نے فرمادیا ہے۔ تہذیب التہذیب کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے وحصصہ
 عمہ کربلاء فحماہ اسماء بن خارجۃ القرطبی رحمہ اللہ اس عمہ
 میرے پاس زیادہ کتب شیعہ نہیں۔

۲۔ حدیث پاک میں الا الدین کی تصریح ہے وہ مسلم و غیرہ۔

۳۔ ہاں بحیثیۃ التملیک الشرعی من الفقیر شہد ہو بعضی کتب
 الدر و الشامی وغیرہما من اسفار المذہب المہذب و مسند
 لا بد منہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ
 و اصحابہ و بارک و سلم۔

خزۃ الفقیر الیٰ الخیر محمد نور الدین نعیمی غفرلہ

۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ
 ۲۷/۶

الاستفتاء

دیکھئے فتوے چہ حضرت فقیر
 میرا ترجمہ کا جواب مسئلہ پر
 ملاحظہ فرمائیں مامرت

کیا فرماتے ہیں علماء دین بل منتہی سلسلہ میں کہ امام علی مقدم جناب حسین

علیٰ بن ابی حمزہ سلمہ کو بمصنوعہ مضموم کر کے نام سے یاد کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
 کہتا ہے کہ ہم ان مقام کو ان ناموں سے یاد کیا جاسکتا ہے اور آپ کو مضموم نہ کہیں
 کہ آپ پر بیہوشی کی طرف سے واقعی ظلم کیا گیا تھا۔ جائز ہے اور عمر کہتا ہے کہ یہ
 مضموم کہنا جائز نہیں، سی لئے کہ مضموم کے معنی میں مجبور کلا اور امام پاک قوت واقعی
 دینی کے ملک تھے۔ اب آپ سے استدعا ہے کہ یہ بتائیے کہ ان میں سے کس کی باز
 صحیح و مسلک بن سنت کے مطابق ہے؟

الجواب

ہم اعلیٰ مقام علیٰ جدہ و علیہ السلام کو امام مظلوم کے نام سے یاد کرنا شرعاً درست
 اور مسلک بن سنت و جماعت کے مطابق ہے کیونکہ مظلوم وہ ہوتا ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو
 و عمر کے معنی طہیہ میں یہ لکھے ہیں ارتکاب معصیۃ مسقطۃ للعدالت مع
 عدم نوبۃ و اصلاح اور وضع الشیء فی غیر محلہ اور التصرف
 فی منہ عبور و مجاوزہ لحد جامع العلوم الجزء الثانی من
 سنن الزہری مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ص ۲۸۴ اور غیث اللغات مطبوعہ مجددیہ لاہور
 کے ص ۳۲۴ پر لکھا ہے ظلم بالظلم گزارش چیز سے در غیر محل اور لینی لغت کی مشہور کتاب
 صرح میں لکھا ہے وضع لسیۃ فی غیر محلہ علیٰ ہذا القیاس دوسری کتب میں
 بھی ایب بنی لکھا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس معنی مذکورہ مبیئۃ کتب کے بموجب
 لفظ مضموم امام پاک پر بولا جاسکتا ہے۔



نیز قرآن کریم کت سورہ کج ۳۲ میں جو رسا اور مدنی ہے

لذین یقاتلون بفتح ضحوة وان سندھی صرھہ مقدس
اس کی تفسیر میں تفسیر جامع البیان مطبوعہ فاروقی دہلی کے ص ۲۵۸ پر سطوہ سبب
انہم مظلومون ہی، ول اینہ سر لکھی، لہجہ دھیس دھرو من مد

اس سے معلوم ہوا کہ اہم مظلوم بالامہاجرین مکہ کے جن میں ناز ہوتی ہے

اور مفسران کے بارے میں مظلومون لکھ رہا ہے، مگر دوسرا ذکر مردوں میں ہی ہے غلام
تھے جو کہ بہت بڑی روحانی قوت کے مالک اور طاقت و اختیار دہا دہا رکھتے تھے۔

نیز صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف میں تحریر
مطبوعہ مدینہ پیشنگ کمپنی کراچی کے ص ۱۳۰ پر لکھا ہے، اور اہم مظلوم کا تین بار پور نشان
بنا ہوا ہے اور ص ۱۲۶ پر لکھا ہے، اور یہ سب کو یقین تھا کہ اہم مظلوم حق پر ہیں، اور یونہی

حضرت مولانا محمد حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "تخت شہادت
مع آئینہ قیامت" کے ص ۱۷ پر لکھا ہے، اہم مظلوم سے مدینہ چھوڑتا ہے اور بار بار دفعہ

اپ کو اہم مظلوم لکھا ہے اور یونہی حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد حمزہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی تصنیف "اوراقی غم" مطبوعہ گلزارِ عالم پریس ص ۲۴۱ پر لکھا ہے اب وہ

وقت آگیا ہے کہ مظلوم کی ہمیشہ کی کافی گنتی ہے، ص ۲۷ پر ہے میں بن بوترا بنک

مظلوم و تشنہ کام" ص ۲۷ پر ہے، اور اہم مظلوم پر جو شوق شہادت میں ہزاروں اشتیاق
کے مقابلے کو تنہا شریف لائے زغہ ہوا، اس لئے زید کا قول درست و مسلک ہند کے
عین مطابق ہے اور عمر کا غلط اجتہاد اہل سنت کی مبارک تحریریں کے خلاف ہے۔

حافظ امیر محمد خاں جہلم اور جواب بنام صوفی محمد صنیف کمر کے بی ای این جمہ

آفس پی۔ ڈیور یوسے منگایا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

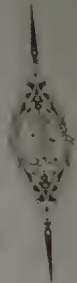
حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں اور مظلوم تمہارا ان کو ناحق قتل کیا
 اور مجھے حق قتل کیا گیا اس کا غم نہ ہو، اور اسے مظلوم کہنا قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے
 سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۲۵ میں ہے "وَمَنْ حَسَّ مَظْلُومًا فَاسْتَعِذْ بِنُوحٍ وَأِبْرَاهِيمَ
 وَإِسْحَاقَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" اگر مظلوم کی حالت وہ مظلوم نہیں اور ناحق قتل
 نہیں کئے گئے تو تشہید کیے ہوئے، اور مظلوم کا معنی مجبور نہیں دیکھئے۔ یہ قرآن کی تفسیر
 فیروز معات ۲۴ ص ۱۴۱ میں ہے جس پر بے انصافی کی گئی، ظلم سیدہ، ستیا ہوا تمہارا
 زہر قریب کا حور اس لئے دیا ہے کہ واضح ہو جائے کہ کیا عرف بھی ایسا نہیں بنا اور
 حالت عزیزہ کے تہ تو مئے جا سکتے ہیں جو اس کا غم میں سما نہیں سکتے۔
 نص قرآن کے ہر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی ورنہ صدیوں سے یہ
 مسئلہ ثابت کیا جاسکتا ہے۔ باقی ہر پاک قوت روحانیہ اور اختیار تو اس کے معنی نہ
 پورا کیا جاسکتے۔ حال تو یہ صحیح و مسلک مل سنت و اجماعت کے مطابق ہے
 ۱۔ اللہ تعالیٰ علیم و صمد و معنی علی حبیبہ تعظ
 و حق ۲۔ صحیح و بار و سلم

غزوہ نصیبیہ ابو ایوب محمدی نور اللہ تعالیٰ علیہ

قدی عہد سو ملک کی وئی منہ کہ میرا یہ قدر مالہ نعلت کے برابر
 ہاں تریاٹ ہے جو یہ دیا عظامہ مانہ مبارک سے آج تک تسلیم کرتے ہیں جو ہم
 کے دہائے سے پہلے مکروانات قدر سے بھی پہلے حضرت اولیا کریم کی پیشین گوئیوں سے
 روز روشن میں صحت و صوبہ ہر پہلو و در یہ بھی مسلمات محققہ سے ہے کہ حضور ہایہ فرما
 دے سے مرکز ہرگز نہیں کہ حضرت رب عالمین جل و علا کے حکم خاص سے فرمایا

بجہ تاسر نہایت جوشنایت ہی بلند ہاں ہر کتب صائیت کی طرف پادشاہ
 ت کی کس سے صفت ملک ذہن و نردوں سے ان مغالب عالیہ کو صائیت کی
 اور حجت باں وہاں انتشار و موموں عبارت سے یک ملک پہ کا کاوانہ
 میں ہمیں ت سید شحات احمد عبد اللہ میں احمد
 مہدی بحور نسیم انجمن صحروردی احمد سے سر
 سہ و سرور احمد موموں سجدات سولید باہر
 محرم مہرود چھو اعظم سکر مہر و صورت معہ
 کف رہا بہ مہر قدی عہد سو و کل وئی منہ

سے ذرا بہ و سہمہ ہر و سہر و عروقی عرو
 نہ ہر سہمہ ہی سہر سہمہ و عرفانہ ہر حصر ہر



سے تہا بہ ہر و سہمہ ہر و سہر و عروقی عرو
 نہ ہر سہمہ ہی سہر سہمہ و عرفانہ ہر حصر ہر



ہا قصہ و قد سول قدمی ہمدی و قد سول و قد سول
 من و قد سول و قد سول و قد سول و قد سول
 حب من قدمی و قد سول و قد سول

من میں ہے قلب تعالیٰ شمسہ عدی من مسافر رضی اللہ
 امر حب حب من قدمی و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول

ہا قصہ و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول

من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول

من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول
 من میں ہے قلب و قد سول و قد سول و قد سول



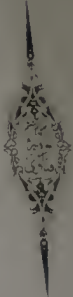
وہ سورہ راہمہ علیہ السلام کہ جبکہ خود حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
مبارک ہے میں ہے یغفر لی یسعد العباد تکلم یسمع منک یصل
وہ سجد لغفر حق علیک کل بحق علیک اشرب بحق عبد
مکرم و مستقام لردی

نیز ص ۲۲ میں ہے انسا اطلق فنانطقی یہ مطالب علیہ شاہ عبدالحق محدث
دہلوی و مرقد قاری اور ابن حجر مکی وغیرہم نے بھی اپنی اپنی تصانیف مبارکہ میں وضاحت بیان فرمائی ہے
اور یہ بھی ضمن شمس کہ تمام ادیب و کرام کی گردنوں پر قدم پاک کا ہونا انظار فضیلت میں تہکم کا پھول

۱۔ حضرت ابوالمختار شیخ عدی بن شیح ابوالبرکات صخر نے فرمایا کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا کہ آپ حدیث شیخ عبدالقادر کے سوانح مخدع میں میں سے کسی کو جانتے ہیں جس نے قدمی ہڈی رقبہ کل ولی اللہ فرمایا
تو فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کیا کہ پھر اس اشہد کا کیا معنی، آپ نے فرمایا کہ یہ فرمان اپنے وقت کے تمام اولیاء کرام سے
شان ذیبت کا شرف ہے میں نے عرض کی کہ ہر زمانہ میں کوئی صاحب مقام فردیت پر فائز ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت شیخ
عبدقدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغیر کوئی شخص اس بات کا مامور نہیں ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو اس بیان قبول ہے کہ ایسا
مذہب کیوں نہیں آپ باوجود اس کے مامور تھے اور تمام اولیاء کرام نے اپنے سرور کو اسی امر کی وجہ سے جھکا دیا، کیا تو
فرشتوں کو نہیں جانتے کہ انہوں نے صرف درود امر کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا، اس سے ظاہر کہ تمام
ادیب و کرام کو حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا فرمان مبارک تسلیم کرنے کا حکم ہوا

۲۔ مجھے فرمایا جانتے ہے کہ سید عبدالقادر! تو کلام کر تیری کلام مسوع و مقبول ہوگی مجھے فرمایا جانتا ہے کہ سید عبدالقادر
مجھے ہے حق کی قسم جو تجھ پر ہے تو کھاتے تجھے تجھ پر میرے حق کی قسم تو ہی تجھے تجھ پر میرے حق کی قسم تو کلام کر
میرے تجھے حوسے اور پاک جو ہے سے نہ دیا ہے۔

۳۔ سید شمس مجھے ہونے کا حکم دیا جانتا ہے تو میں ہوتا ہوں۔



پہننے سے بدرجہا نمایاں و تاباں ہے کمال الاحسان علیہ السلام کی ساری مخلوق پر
 خوشی اور قصیدہ روحی میں یہ ہرگز نہیں کہ میرے قدم تمام ولیا اللہ کے کانٹوں پائین اور
 نہ ہی یہ ہے کہ میرے کانٹوں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم ہیں اللہ سالانہ یہ چول
 صبح نہیں گویہ اور اس سے بھی اعلیٰ و افضل مدارج و مناقب ہمارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ
 کے لئے ثابت ہیں ہاں قصیدہ مبارکہ خوشیہ میں یہ ہے اشعار

وکل ولی لہ قدم وافی

علی قدم النبی بدر لکمال

مقام اولیا ہر کو ایک ایک قدم ملا اور بے شک میں میں نبی بدر الکمال کے پاک قدموں پہ پہ
 اور قصیدہ روحی کے سب نسخوں میں نہیں بلکہ بعض میں اع ہفدھی ہذہ عن رقبہ
 کل الخ ہے۔ فتاویٰ افریقہ ص ۷۴ میں ہے۔

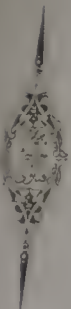
”تقریح الخاطر وغیرہ میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم شب معراج حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوش مبارک پر پائے نور
 رکھ کر براق پر تشریف فرما ہوئے اور بعض کے کلام میں ہے کہ کمرش پر حضور اقدس صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لے جاتے وقت ایسا ہوا۔“

باقی رہا حضرات انبیاء کرام کی مدد کرنا تو اس کا ذکر صرف قصیدہ روحی میں ہے

لے جیسا کہ قتل والوں پر پوشیدہ نہیں۔

سہ اجر گزوں پر قدم پاک ہونے کا ذکر قصیدہ خوشیہ کے اس شعر میں

ہانا نحس والحمد لمعدی : و قد علی حسن برحق
 ہرگز



مگر قصبہ اور کسی سڑک پر جو یہ بھی نہ لے سکتے ثابت ہوئے میں تحقیق طالبِ سبب ہوتا
حقِ تبوت اس کا نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا تعلق عالمِ ارواح کے ساتھ ہے اور کسی
روح کا بدن نہ تعلق و سمجھتا ہے اور حضرت امیرؑ کے ساتھ لاحق ہو جانا قطعاً مستبعد نہیں
تہہ حقیقی خدمتِ رب تعالٰیٰ ہی ہے اور حضرت انبیاءِ کرام و اولیاءِ عظام، ملائکہ و ارواح
سب کی قدرت کے مضامین و محال ہیں اور اس کا شانِ بے علیٰ کلِ نسبیہٗ خدیوہ
و اگر کسی بزرگوار کو یہ محکمہ و مضمرہ روح کو مظہرِ قدرت و نصرتِ خاصہ بناوے تو اس میں گنجائش
نہیں کہ قطعاً نہیں ورنہ ہی اس کا انکار ہو سکتا ہے کہ پیغمبرانِ عظام کی امداد و نصرتِ خاصہ
حیثیت میں مٹی و غیرہ کی کہہ سکتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

رسد بایعت (سورۃٰ حدید)

نیز قرآنِ کریم میں ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارًا
لِّذِكْرِ اللَّهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِّلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارُكَ إِلَى
نہ تہ سورہ نصف، نیز قرآنِ کریم میں ہے فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ
بِصُرُوهُ سورۃ الاحزاب، نیز قرآنِ کریم میں ہے وَابْتَغَا لَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

بہرہ ہر کی تہ ہرگز سورۃ سازعات مآیت ۵۔

تہ دوم چیز قدرت رکھتا ہے۔

تہ سے کہ نہ دیکھے کہ جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ (الحمدیہ آیت ۲۵)
تہ سے مان و ابنِ عدائے مددگار ہو چکے عیسیٰ بن مریم نے خواریوں سے کہا تھا کون میں ہوا اللہ کی طرف ہو کر
سینہ میں ۱ صفت آیت ۴

تہ ہر وہ جان میں و ہر ہرگز عیسیٰ بن مریم سے مدد دے (سورۃ احزاب آیت ۱۵)

تہ کہ اس سے مدد دے (سورۃ مدہ آیت ۲۵۳)

بہر حال اس وحدہ لا شریک لئے کے فضل و کرم سے ہی پاک روح کا زمانہ رنگ
 میں ادا ہو سکتا ہے اور مخبر صادق جب امرِ مکن کی خبر سے ترقا پہ تسلیم ہے ورنہ خبر زور لاق
 ہو تو ضروری و لازم ہے پھر چونکہ اس کے پیار سے مہی کی قدرت کے مظہر ہوتے ہیں لہذا
 ایسے افعال کی نسبت و اسناد کی طرف بھی جائز ہے۔ قرآن کریم میں ہے و ما رعب
 الذی یسمع بہ و یصرہ الذی یبصر بہ الحمد للہ و ما البحر عن بی ہریرہ و غیرہ
 الاثمة فی تصانیفہم المنیفة بکلمات متقاربة و فوت من مریدہ

بفضلہ و کرمہ تعالیٰ اس مٹنی پر آیات و احادیث سے حدیث و تفسیر میں قائل کیا گیا ہے
 بلکہ فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۱۳ و ۲۱۴ میں ہے للعاریض رضی اللہ تعالیٰ عنہم و یفعل
 بعلومہم و اسرارہم و لحظاتہم و قلوبہم بعیبہم و فیہا
 شہود الحق تعالیٰ بعین العمد و البصیرہ فاذا نزلہم ذلک
 الشہود ذہلوا حتی عن نفوسہم و لم یبق لہم شعور بعبیر

مہ کما صرح بہ الاثمة و هو قضیۃ العقل ۰ ۰ ۰

”جس طرح حضرات ائمہ کرام نے اس کی صراحت فرمائی اور عقل کا بھی یہی فیصلہ ہے۔“
 ۱۔ اولے مجرب وہ خاک جو تم نے بھیجی تھی بھینکی تھی بلکہ اشرے بھیجی (سورة الانفال آیت ۷)
 ۲۔ جب بندہ قرب و نوافل کے ذریعے محبوب بنتا ہے تو میں اس کے وہ کان بن جاتا ہوں جس سے مناجات و ریکی وہ
 ٹھکان جاتا ہوں جس سے وہ بکھیتا ہے الخ ۱۱ اسے ہم بخاری میرا کہتے ہیں ۹۰۰ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کیا اور حدیث نے اسے نبی ہذا ان تصانیف میں ملنے جیسے کلمات و زمرہ فائدہ کے ساتھ درج کیا۔

جو ۔ و محبت و شکور علیٰ ذلک القرب و قدس
 و موصو ۔ سار لہ بقولہ فی فاذا حبت صررہ
 و موصو ۔ و رجدہ عذو و یثبتون لانفسہم بطریق الایضہ
 و تصور حقیقتہ ما تبتہ الحق لنفسہ لا یبعثی الزمیر
 لہ و هو غیر کفر و لا حاد و حاشا ہوائہ عنہ بل بمعبر
 محدود نہ ہو دی صیر لہ حکم لیس الا ذوات الحق تعالیٰ و
 قدس و رورہد کلمہ ز صدر عنہم ذلک فی حال الصحو
 ص ۷۷۷

اور یہ کچھ بھی نہایت ضروری ہے کہ مشاہدات کتاب و سنت کی طرح کلام اولیاءِ اکرام
 میں بھی ایسے مشاہدات پائے جاتے ہیں کہ ان کے غیر کو ان مشاہدات کے معانی غامضہ کی سرائی
 تک نہیں ملتی۔ جہاں ۴۰۶ میں ہے ۱ الصوفیۃ تواطؤا علی الفاظ اصطلاح

۱۔ حضرت عارف باہر میں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور ان کے علوم و اسرار اور توجہات سے یہی فقر چھانڈا
 نہ نہایت عوام و فقاہت ہوئے ہیں جن میں ان حضرات پر علم و بصیرت کی آنکھ سے حق تعالیٰ کا شہو غالب ہو جاتا ہے
 جب یہ توجہات سے کس علم پر توجہ ہے تو وہ اپنی جان تک سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور حق تعالیٰ کے طرار انہیں کی کاشی
 میں مبتلا و سرقت وہ حضرت س پاکیزہ قلب کی زبان سے بولتے ہیں جو قرین خاص میں انہیں عطا فرمائی جاتی ہے جس کی طرف اشارہ
 قدسی میں شاد ہے کہ جب میں سب کو مجرب بنا لیتا ہوں تو اس کا ان اور ان کی آنکھ ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں اور ان
 و حضرت بنی ظاہر و باطنوں میں سب کے طور پر یہ کہہ لیتے ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت فرمایا مگر یہ نسبت ہر
 حقیقت سے دور ہے ورنہ یہی لکھو تھا کہ وہ تو میں کہہ دے اللہ تعالیٰ انہیں اس دور رکھے بلکہ ان کا شہو کی گئی
 سے کہ یہاں ہر محکوفات حق تعالیٰ و قدس کیلئے ہی ہوا گئے فرمایا یہ تمام اس وقت ہے جب ایسے کلمات
 میں پوشا تو اس رقم رکھنے نہ جاتے ہیں ان حضرت سے صادر ہوں و اس کی مثل ص ۷۷۷ میں ہے

سہارا اور ان بہا معانی سے لے کر معانی و معانی کے لیے
 حملہ علی معانیہا سے معارفہ کفر نص علی ذلک لعلی و بعض
 کتبہ و قال انہ شکیہ بالعمت بہ فی نفس و سہ کاتوجہ و
 الید والعین والاستواء علی الیقوت و ابوابہ ۲۰ ص میں ہے لیسہ حسب
 المحبین اعجمیۃ علی غیرہم و ہی ارضہا بہ عربیہ ہد کئی
 بحق المتکین من الاولیاء تہ ورنہ کہ بکامین میں قطعاً کوئی ایسی چیز نہیں جو شریعت
 نزار کے مخالف ہو و تو خود تصریح فرماتے ہیں کہ حقیقۃً لیسہ سہا لیسہ سہا
 نہ ہند قہ یعنی ہر ایسی حقیقت جو مشاہدات شرع سے ثابت نہ ہو تو وہ بے اپنی ہے قروح ایفہ بین
 مطبوع مع الشرح ص ۲۳۲ عوارف المعارف شریف ۲ ص ۲ مطبوع مع الاحیاء میں ہے کہ حقیقۃً
 ہدہا الشریعۃ فہی زندقۃ اور ۱۱۹ ص میں ہے من لا شریعۃ لہ لا یحکم لہ و
 لا تو حید لہ تہ

بہر حال ان پاک بستیوں کے پاک کلمات شریعت پاک کی مخالفت سے یقیناً پاک ہیں
 تو بروہات جو ان حضرات سے ثابت ہو ہرگز ہرگز اس کا انکار نہ کیا جائے۔ اگر سمجھ نہ آئے تو مشابہت

تہ ہیکل حضرات صوفیہ کرام نے کچھ مصداق الفاظ بندے میں اور ان سے فقہا کرام کے تعارف معانی کے ماسوا اور معانی کا رد و ذہن
 میں توجہ کوئی ان الفاظ کو انہی عام تعارف معانی پر جس کرے وہ کافر ہو جائیگا جس پر مغزلی نے پتی بعض کہ بعض میں
 اصناف فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ قرآن و سنت کے مشابہت کی طرح میں جس طرح وجہ دید میں دراستہ و غیر
 تہ اولیاء کرام کی زبانیں ان کے حق میں فصیح عربی اور دوسروں کے حق میں عجیب سکھ میں ہیں یہ تمام اولیاء کرام کے حق میں ہیں
 تہ اس حقیقت کی ترویج شریعت مبارکہ کرے تو وہ بے دینی ہے۔

تہ بعض شریعت پر عمل پیرا نہ ہو جس کے بیان و توحید بھی غیر معتبر ہیں۔

کی طرح تسلیم کیا جائے کہ اس کا جو سی و مروا ہے وہ حق ہے اور اہل ایمان قاصر سے بالاتر ہے۔ فقہ
مذہب سنی کی طرف کی جائے نہ کہ ان حضرات کا ملین کی طرف، تو آفتاب نیم روز اور باغیر
کی طرح، ضعیف و ہویہ ہو کہ مستی فتح الدین کا کلام خاموش بر خیالات و ادہام ہی ہے۔ اس بقصد
جہ زنیں متاثر کرتا یہ بالکل غلط ہے۔

یہ تو ایک یہاں قاصر ہے کہ بڑے بڑے متبحر علماء بھی دم مارنے سے تھکاتے ہیں تو اس
یہاں سے محاورہ کی کتاب و قول کہ تنقید کر سکے۔
چہ نسبت خاک را بعالم پاک

ہاں یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ بلا ثبوت تمام کسی کلام یا کتاب کی نسبت مختصر یا
بظاہر کلمات موجد غلط شیعہ پر مشتمل ہو۔ حضرات انبیاء کرام بلکہ کسی عام مسلمان کی طرف بھی ہرگز ہرگز
نہ کی جائے ہاں جو ایسا کلام یا کتاب متحقق النسبہ ہو تو اگر منسوب الیہ اہل کمال سے ہے تو اس کے
متعلق وہی راستہ اختیار کیا جائے جس کا وضاحت سے بیان ہو چکا اور نہیں کہ اس کو سند
بناتے ہوئے شریعت غرار کے خلاف کوئی اعتقاد یا قول و فعل اختیار کیا جائے۔

قصیدہ روحی کے متعلق کسی مستند و معتمد کتاب میں یہ نہیں ملا کہ حضور عویت ماب و علی
حقان عنہ کا ہے اور نہ ہی اساتذہ کرام سے بوجہ استفسار کوئی ثبوت ملا تو اندریں حالات یہ ہرگز مناسب
نہیں کہ اس کے پنجابی ترجمے بے علموں کے سامنے رکھے جائیں بلکہ بر تقدیر ثبوت بھی یہ ہرگز ہرگز
مناسب نہیں، حضور سیدنا و غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ محامد و مناقب عالیہ و رکھات
مبارکہ قصیدہ غوثیہ وغیرہ میں جو ثابت و متحقق میں بفضلہ ذکر بہ تعالیٰ نہایت ہی کثیر وافر و جامع و
مات ہیں و درشتہادہ و ایام سے پاک و مبرا ہیں ان میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں جس سے معاذ اللہ
خلاف شریعت کو عویت ملے جن کا پڑھنا منہا باعث برکت و نجات قرار میں ہے۔ اہل ایمان صدق و صفا
و درستان عشق... فاکے سے وہی کالی دوئی میں

و اللہ تعالیٰ علما و صلی اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم

و سواہم و اہلہ لاکرم عونت لاعظمہ و باریک و سہ

نہذا خیر نور اللہ تعالیٰ علیہم و آلہم

۲۵ صفحہ مطبوعہ

الاستفتاء

احب الصالحین ولست مہم

لعل اللہ یرزقنی صدقہ

اللہم صل علی من قال اول ما خلق اللہ نوری و علی لہ و صحبہ
و اولیائہم اجمعین۔

قدوة السالکین زبدة العارفين سراج الملة والدين البحر عبقري مبدع حسنات۔

مصدر فیوضات حضرت فیض درجہ جناب فیض مآب حضرت مولانا غلام

ابوالخیر محمد نور اللہ صاحب متمم دارالعلوم بصیر پور دام عارفہ

السلام علیکم۔ خیریت جانہین لطیف حضور پیکر نور سیدنا و مرشدنا غوث شفقین رضی اللہ عنہ
و ارضاء عنان نصیب باوہ امید ہے بخیریت ہوں گے۔

حضور سے کوئی ذاتی تعارف نہیں، حضور کے رسالت میں ایک مختصر کتابچہ پڑھ کر

حضور سے غائبانہ تعارف کی سعادت حاصل کر چکا ہوں آپ کے بے وث دینی خدمت

دشمنان سوار کریں حد فہ صلوٰۃ پہ پوزستید ناجی کر رہے
پہ کمال سے زیادہ مستعدی فرماتے آئین شہنشاہ

ہر روز سے ایک سو دس وقت صبح تا چوتھی تک تہنم و تہنم
ساتھ سے امن کرتے ہیں امید ہے خوب صواب سے مستغنی فرما کر من نہ ہوں

حدت پہنچتی وقت ذمہ نشانی نقشبندی مجددی پانی پتی رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
عہدہ حیدر آباد کن ۲۰ مئی ۲۰۰۰ء حیدر آباد کن ۲۰ مئی ۲۰۰۰ء

تغیر پرستے پانی پتی جو ہے دکن صبح سے صبح
سورہ مدح مدح رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

روح صبح سے صبح رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
سورہ مدح مدح رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وہی ہر کسی حد فہ

وہی ہر کسی حد فہ

سورہ مدح مدح

سورہ مدح مدح

حد فہ رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

حد فہ رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

حد فہ رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 یا مہدی، فقیر محمد تقی مقرر حدیث و سنت فیضی خان کولہ پور

الحمد لله الذي جعلنا من
الجواب
 في هذه الجمل من نو و فصول

الحمد لله الذي جعلنا من
 في هذه الجمل من نو و فصول
 في هذه الجمل من نو و فصول
 في هذه الجمل من نو و فصول
 في هذه الجمل من نو و فصول

حاجہ ملک ہرہ ستانی ملک میں رہنے کی قیادت پر ہیں جو انیت
 میں ہے نہایت ہی نہ مت سے ہی صحیح کی معرفت ہوں صاحب کا قاضی جو بصد
 و نہیں جو کہ کیا میں کروں رہم کی معرفت ہے یا وہیں ان کے عدو و مضامین
 گامی بھی رہتا ہے اور رہتا ہے مینہ منورہ کی بار بار عارضی و رکی ہے صاحب سے یوں جو
 اعانہ کاغذات میں چھاپا ہے، یہ پھر وہ سے توجہ نام و وض کر سخت قاضی صاحب غیر
 سے ہر سفر سفر غم کی میں وہ مرتبہ ذکر فرمایا ہے غصہ کے پاس یہ میری مصروفہ کی ہے جس کے
 وہ میں میں عیادت نمودار ہے و اس سے قیاس میں ہیں کھات ہے
 وہ صاحب امر ساری سوارت و ہم غرضت سلام



مجلس عسکری و حرم عیون مشیر فی الدار
مجلس صوری مذکور فی عہد جمعی از ائمه
مرآت و شرف و درجہ نوریہ را بہ وسطہ کذا
مجلس صوری مذکور

ب نسبت مجدد عبثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول مبارک جو حضرت ذہبی
سابق کے سن قرار دیا اور اس سے بکثرت مبارکہ کہ ۳۳۷ ص ۲۸۰-۲۸۱ کہ یہی قول
ہے میں واضح فرماتے فرماتے ہیں کہ کربلا میں مقام پیشانی اہل بیت کرام تعلق دارد و چون در
حضرت میر علی مد متاثر شد ایں منصب یہ عقد بحضرت حسین ترقیب مفوض و ستم است و بہ
پیشانی بہر کی رائے اشارت علی الترتیب و التخصیص قرار گرفت و در ہمسار ایں بزرگواران و چندی
بعد از اتمام ایشاں بر کربلا فیض و بہ بیت میر سیدہ توسط ایں بزرگواران پودہ و بکلیت ایشاں
بر چند نقاب و بجلت وقت پودہ باشند و من دو مجاہد بہ ایشاں پودہ اندر چہ اطراف را غیر
حق بہر بچارہ نیست کہ بہ نسبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسیدہ قدس سرہ و چون از بیت
یں بزرگوار شد منصب مذکور بہ وقت رسیدہ مفوض گشت و ما بین آمدند و ریں منصب یہ بیک
ہرگز مشکوئی مردود و صوفیوں و بکثرت دریں را بہر کہ باشد از اقطاب و مجاہد بہر
شریف و غلو من شوق چہ بہر کہ غیر در میر نشدہ از اینجا است کہ فرمودہ شعر

ملت سیدیں را کہ نہیں و شمس

مذکور ہو تصور معرب

مذکور ایشاں ایشاں بہت و شاد است و از ائیں
و چون بہر بہت سیدیں را کہ نہیں و شمس
مذکور ایشاں ایشاں بہت و شاد است و از ائیں

حضرت اہل بیت کے لئے ہی ہے اور ان کے فیوض و برکات اور وساطت سے ہر شے میں
 منجبر ہیں و چونکہ قاضی صاحب کے بیان کا ماضی اور اصل بھی یہی ہے تو لایں کہ ان کے بیان
 جس کی طرف ان کے بیان میں وضع اشارات بلکہ تصریحات ہیں کہ وہ فرماتے ہیں شہد
 رجسادی نوریت۔ حوالیات جمع مؤنث سالم معرف باللام ہے جو غیر استغفر
 تو معنی یہ بنا کہ وہ تمام روایات میں قطب ارشاد میں اور ایسی طرح دوسری عبارت میں حضرت
 ارشاد کمالات ولایت میں بھی الولایت کا الف لام استغفرنی ہے اور
 جمع مضان بھی مفید استغفرنی ہے تو معنی یہ بنا کہ ہر قسم کی ولایت کے ایک ایک کمال سے
 قطب ارشاد ہیں۔

پھر اسی معنی کی توضیح کے لئے فرمایا لا یصل احد من الاولیاء
 الاحمرین فی درجۃ الولایۃ الا بتوسط طہرہ یعنی واثبات کا خضرد
 صاف بتا رہے کہ وہ (اہل بیت کرام) ایسے قطب ہیں کہ سب اولین و آخرین اولیاء ان
 محتاج ہیں اور سب کے کمالات کے وسط و وسائل میں اور یہی معنی مرکزیت کا ہے چونکہ
 شریف کی ان عبارات سے آفتاب و ماہتاب کی طرح نمایاں ہے تو واضح ہو کہ اہل بیت
 کے علاوہ دوسری اقوام میں بھی مشروع و متدین حضرات ان کے فیوض و برکات سے فائدہ
 بردار ہیں بلکہ مکتوبات سے ثابت ہے کہ موجود ہیں اور اسکی بکثرت تائیدی حضرت لای
 الصوفیہ نامی مدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف لطیف فتوحات مکیہ پر
 میں موجود ہیں چنانچہ جلد ثانی طبع مصر ص ۶ میں ہے ومنہم الاقطاب وہم لاجمع
 لدعوانہ و لسماتہ لاصالۃ و بالنیابۃ کما ذکرنا و فیہ
 فی عند الاطلاق فیسمون قطب کل من داسر علیہ مقدم من مذہب



وہ مرد بہ فیضانہ علی بن ابی طالب

اور جلد رابع ص ۷۶ میں ہے و ما ذکر فی رخصت السیدین
کل من دار علیہ امر جماعۃ من الناس فی قلم و سہمۃ کبیر فی
الذالیم السبعۃ لکل اقلیم بدل ہو قطب دلت الاضہ تہ پوس
ص ۹۵ آنگ کافی قطاب کا طویل تذکرہ فرمایا ہے، بناؤ علی کسی صاحب مال یا کما کا یا
دعویٰ جو کسی اپنے خاص الخاص راز دار کے سامنے کرے قابل قبول ہو سکتا ہے و سچا کما جانتا
اور خاص الخاص اور راز دار کی قید اس لئے کہ نبوت و رسالت کی طرح ولایت و علانیہ دعوت اور
تبلیغ ضروری نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علی محمد و آلہ
و اصحابہ و ابنہ سیدنا و عوثن السید عدل قدر لحدیث
و باریک و سلم۔

مقرہ الفقیر الیہ کبیر محمد نور الدین غفرلہ

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ ۶۴ ۶۵

لہذا ان میں سے قطاب ہیں جو اصالت یا نیابت تمام احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں اور کبھی اس مفہوم کو
امت دیتے ہوئے ہر اس شخص کو قطب کہہ لیتے ہیں جو مقامات ولایت میں سے کسی خاص مقام پر فائز ہو
اور اپنے ہم جنس لوگوں سے ممتاز و منفرد ہو۔

لہذا مادی قطاب کے بیان میں ایسے لوگوں کا تذکرہ کروں گا جن پر کسی تسلیم والوں کے معاملات کا
در انداز ہو جس طرح اقلیم سبعہ میں اہل الوں کی تثبیت ہے ہر قہر میں ایک دہا ہوتا ہے جو اس
قہر کا قطب کہلاتا ہے۔



الاستفتاء

یہ رہتے ہیں علماء دین و مفتیان مشرع متین از روئے طریقت سلسلہ

پرفیسر

حکم کے کہ وہ کسی بزرگ محترم کی اولاد ہے یا نہیں مگر سجادہ نشین ہے۔

اس کے فیوض و خیرات اپنے سلسلہ و برادران طریقت کے حق میں کیا ہیں،

۲۔ سجادہ نشین جو کہ اپنے اصول و شریعت کا پابند ہے، اپنے پرکار کا تمام دخل و تصرف،

۴۔ بزرگ و متوسلین کا انرا ہر طریق سجادہ نشین سے کیا برتاؤ ضروری ہے اور کن فرائض پر متوسلین کے ذمہ حق سجادہ نشین عائد ہے ؟

جواب باصواب از راه کرم مفصل مع حوالہ جات عنایت فرمایا جائے زیادہ بہ
سلام مع التکرار مختصراً۔

مقدمہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء

منظر و تہات : حبیب احمد شکور می قادری



تحقیقی پیرایہ ملتا ہے یہ عجیب و غریب جو وہ بھی۔ لمبوتھی جی بھروسے کے مراد

مہر پر ہونے میں قطعاً کسی شک و شبہ کی کوئی بات نہیں جاگلی نہایت صاف ہے
 بنی قلم مقامی ہے۔ ایسی سچی سجادگی و نہایت صداقت حضرت صدیق اکبرؓ سے نہایت عزا ہے
 پکی جو پر تو ہے نائب کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ اپنے خلیفہ کے فرض و فطرت کا ہر دور
 مضامین کرتا۔

یہ ایسا بے غبار مسند ہے کہ جس کا مضمون س پر ہیں فوی ہے کسی خارجی ہیں

کا قطعاً محتاج نہیں

آفتاب آمد و لیل کفایت

کیا ایسا سجادہ نشین اولی الامر میں داخل نہیں حالانکہ قرآن کریم کا رشادت صمد و
 اطیعوا امر رسول و اولی الامر منکم، کیا ایسا پانہ صوں و شریعت صدقت کا
 پتلا من باب فی کا مصداق نہیں، حالانکہ حضرت رب العالمینؐ میں مجاہد و کفر مان سے مع
 مس من اسباب فی۔

بفضلہ و کرمہ تعالیٰ اس مختصر جواب سے آپ کے تادموں کے جواباً مع حوربت
 تفسیر واضح ہو گئے۔

و یتدفع علی اعمہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

صحابہ و باجے و سلم

حضرت اقصیٰ البرکات محمدؐ نور اللہ علیہ

۶ جمادی الاول ۱۲۸۵ھ

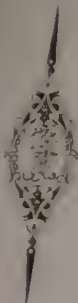


سے کوئی دینا وی اعلیٰ میں چاہیں کہ اس کو پیر، مرشد بنایا جائے۔
 یہ حکام تمام تہذیب و تمدن پر نرسند، عالمی مسلمانانِ علیہ وسلم کی ایک دینیوں
 سے روزِ کوشن کی طرف ثابت و یقین میں سد سیر فی سد المدھب نحو
 المدھب و سائر المدھب است اربعہ و نہ تفت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نصیبی کہ وجہ و بارک و سو

مژہ حقیر بر تیر محمد نورانی نعیمی خانہ

ہر شب سنو

۱۱۱۱



من ورنه در این کتاب

بسیار است

توضیحات و تفسیرها



وَنَزَّلْنَا نِيتَ لَذِكْرِ الشُّبَّانِ لِيَسْ
مَأْزُولَ تِيَهْمَ

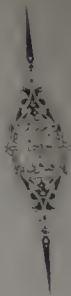
نعم نیت ۴۴

"وہاں سے محبوب محمد نے تہذیبی حروف و اکر محمدی مجید نازل کیا
پھر آپ کھڑے کر بیان کو دیا یہ دونوں کے ساتھ ایک صفت تھی"

کے عرب، برص کرپ، تو کوئی پریشانی کی چیز نہیں۔ قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے، اس پر عمل کرنا صحیح ہے۔ درود قنات عالم سے تقاضا اسلام اور صداقت قرآن کریم کی تازہ بہ تازہ خبر ہے۔
برصہ بن جبریل ہے

یہ آیت جو سائل نے لکھی ہے یہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۱ ہے اور عرب بہت نہیں بلکہ اس کے ہم معنی دو دوسری آیت نمبر ۱۱۲ سورہ آل عمران کی ہے صُرِيتْ عَنْهُمْ لَيْتُ نَبْئٌ مَّا سُبُحُوْا رَزَّ يَحْبِلُ مِّنْ اِلٰهِ وَ حَسْبُ لِيْ لَئِيْنَ وَ اَعُوْا يَحْصِبُ مِّنْ اِلٰهِ وَ صُرِيتْ عَلَيْهِمُ الْمَنَكَةُ۔

اس آیت میں بھی وہی پہلی آیت والی خبر ہے کہ ان پر خورامی اور محتاجی لازم کر دی گئی ہے مگر اس آیت میں استثناء بھی ہے الا بحبل من ائله و حسن من اس۔ اس میں مشنار کے آنے سے معنی یہ بن گیا کہ ذلت اور خورامی سے کسی صورت اور کسی طرح نہیں بچ سکے مگر اللہ کی رحمت کے ساتھ اور لوگوں کی رشتی کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ یوں کہ یہودی مسلمان ہو جائیں تو خورامی سے بچ سکتے ہیں اور حقیقی عزت حاصل کر سکتے ہیں اور لوگوں کی رحمت کی صورت یہ کہ لوگوں سے عہد و پیمان کر لیں، اسلامی حکومت کے ذمہ بن جائیں یا کافر حکومتوں سے بھیک مانگیں اور تعاون حاصل کر لیں اور دنیاوی عزت پا سکتے ہیں تو ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے تو یہودیوں کی موجودہ حکومت فلسطین جو امریکہ، روس، برطانیہ وغیرہم کفار کے تعاون اور سرپرستی سے چل رہی ہے۔ امریکہ کے زیر سایہ وقت گزار رہی ہے، اس حکومت کا قائم ہونا قرآن کریم پر ایمان کی صداقت کے خلاف نہیں بلکہ قرآن کریم کی پرمی صاف اور واضح صداقت ہو رہی ہے۔ حسب مقتضایہ احسن من اس صدیوں کے ذلیل و خوار یہودیوں کی ایک جماعت کو مساوی عزت مل گئی ہے اور زمین کے ایک گوشہ میں برائے نام نابلس



عزت دالہ بن گئے اور قرآن کریم کی آیتوں سے بھی یہ چیز واضح ہو رہی ہے چنانچہ
 سورۃ النامہ شریف کی آیت نمبر ۶۴ میں بھی خاص یہودیوں کے تعلق رشاد وفساد
 نَقَدْ وَفَسَدُوا ۚ فَلَا تَجْعَلُ لَهَا شِجَارًا ۚ فَتَأْكُلَ مِنْهَا ۚ فَتَكُونُ مِنَ الْفٰسِقِیْنَ
 جب کسی یہودی جنگ کی آگ بھڑکائیں گے۔ رشاد سے بھڑکے گا اور یہودی زمین میں فساد
 کے لئے دوڑتے ہیں۔ جنگ کی آگ دہی بھڑک سکتا ہے جس کے پاس سعت ہو سب
 جیسی کوئی طاقت ہو تو موجودہ حکومت کا قہر نہ ہونا اور نہ کان قہر نہ ہو۔ یہ جنگ
 اس آیت کی ظاہر و واضح صداقت ہے اور پھر جب جنگ شروع کرنے میں توجہ نہیں
 بند کرنا پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ درمیان میں آجاتی ہیں تو یہ اس آیت کی دوسری صداقت
 ہے کہ جب کبھی جنگ شروع کریں گے اللہ بند کر دے گا اور پھر ان کی توجہ فساد کی نشتر
 اور تازہ بہ تازہ شرارتیں جن کی وجہ سے سب سبقتیں ان کی ریشہ دانیوں سے تنگ جچی ہیں
 اور ملک بدر کرنا چاہتی ہیں جیسے کہ پھر نے ان کو جوڑنی سے نکال دیا۔ اور ان کو قتل کر کے
 اور روس وغیرہ بھی ان کو ملک بدر کرنا چاہتے ہیں تو سب نے مل کر ان کی ایست بنا دی
 اس تجویز سے ہمارے ملکوں سے بخوشی مکمل کر فلسطین میں جمع ہو جائیں گے بہر حال ان کی
 شرارتیں اور سازشیں بالکل بے نقاب ہیں، یہ اس آیت کی تیسری صداقت ہے وسعون
 ف الارض فسادا

پھر سورۃ نسی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۷ میں ہے وَ اِنْ غَدَا سَعْدًا
 کہ اگر تم اسے یہودیو! پھر پہلے جیسی شرارتوں کی طرف لوٹے جو تم نے اپنی سابقہ حکومتوں
 اور سلطنتوں کے وقت میں کی تھیں تو ہم بھی لوٹیں گے اور پہلے کی طرح تمہیں ذلیل و خوار
 کر دیں گے، تو اس سے بھی نمایاں طور پر منترشح ہوتا ہے کہ یہودی دنیاوی قہر روخت
 سلطنت حاصل کر سکتے ہیں تو اتنے رشادات کے ہوتے ہوئے یہ جمعہ کس طرح ہو جاسکتا

ہے خداوند کہ شریعت کی خبر نہ ہو گئی؟

مذہبِ اسلام کا محض ایک زبردست دھوکا ہے کہ اسلام اور قرآن
کی حدت کے نشانات کو صداقت کے بجائے تضاد اور تنگیب کے رنگ میں دیکھنے
کی کوشش کرتے ہیں "اللہ تعالیٰ بل اسلام کو اسلام اور قرآن سے آشنا فرمائے کہ ان کے
دھوکوں سے بچیں درہم رنگ زمین و اموں سے دور رہیں۔

رہے سائل کے وہ تین سوال جو سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۱ "لَنْ يَضُرُّوكُمْ
شَيْءٌ مِنْهُمْ سَوْفَ يَكُونُ لَكُمْ لِقَاءُ سَعْدًا تَصْرِفُونَ عَنْكُمْ" کے
میں تو وہ بھی بے بنیاد اور کھوکھلے ہیں۔

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے "وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا اور اگر تم
سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہ ہوگی۔ یہ آیت تو
جناب صحابہ کرامؓ جو یہودیہ میں سے مسلمان ہو گئے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام
وغیرہ تو اس پر مدینہ منورہ کے یہودیوں نے اپنی دولت اور قوت و فوج کی بنا پر ان فیسوں
کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں تو ان کی تسلی کے لئے فرمایا کہ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر
یہی ستانا اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد
نہ ہوگی یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حرف بحرف صحیح ہے اور واقع ہو چکا ہے۔
الحاصل یہ ان نو مسلم صحابہ کرامؓ اور ان یہودیوں کے متعلق ہے جو اس وقت
مدینہ منورہ میں تھے اور یہ نہیں کہ قیامت تک ہونے والے تمام اہل اسلام اور دنیا بھر کے
یہودیوں کے متعلق ہو جو قیامت تک ہونے والے ہیں اس میں عموم کا ایک کلمہ بھی نہیں
نہ مصر و کعبہ اور ان بعد انہو اور لا تضرہ وں کی ضمیروں سے مراد
وہی مدینہ منورہ کے یہودی ہیں اور جمع غیاطب کی ضمیر کعبہ جو اس آیت میں تین بار ہے



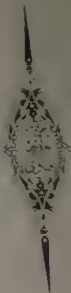
دوسرے ان تو مسلم صحابہ سے خطاب سنا کہ وہ ڈراتے دھمکاتے تھے بلکہ اگر سب
صحابہ کرام کو بھی خطاب عام ہو تب بھی کوئی اعتراض نہیں کہ مزید منورہ کے یہودی مجاہد
وہ نے زمین کے یہودی صحابہ کرام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے اور صحابہ کرام سے
جنگ بھی نہیں کر سکے البتہ خیبر کے یہودیوں سے مقابلہ ہوا تو وہ مارے کھا گئے اور
ان کی مدد بھی نہ ہوئی بلکہ اگر یہ دعویٰ بھی کیا جائے کہ اس آیت کا خطاب ہر زمانہ کے
مسلمانوں کے لئے ہے تو پھر بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ دوسری آیتوں سے ایسا
کی فتح و نصرت اور امداد کی جو شرطیں ہیں ان کا لحاظ بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ
ارشاد ہوا اَنْتُمْ اَلْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّحْسِنِيْنَ اَلْاَمْرَانِ آیت ۲۹ ترجمہ
اور تم ہی غالب آؤ گے اگر کامل ایمان رکھتے ہو۔ نیز ارشاد ہوا دِنْ نَضِيْرُوْ
نَقُوْا اَلْاَبْصُرُكُمْ كَيْدُھُمْ سَيِّئًا اَلْاَمْرَانِ آیت ۱۲۰ (ترجمہ) اور اگر تم
صبر کرو اور پرہیز گاری کئے رہو تو ان کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا۔ نیز ارشاد فرمایا
وَاطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَسَارَعُوْا حَقِّقْسَلُوْا وَتَذٰھَبَ رِجْلُكُمْ
وَاضِيْرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو
اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کر دو گے اور تمہاری ہمدھی ہوئی ہو جاتی رہے گی اور
مگر اے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پہنچے غزوہ احد شریف میں جو قریش مکہ سے ہوا اس میں صحابہ کرام فتح حاصل کر چکے تھے اور مال غنیمت جمع کر رہے تھے کہ بعض صاحبوں سے غلطی ہو گئی، آپس میں جھگڑا کیا اور ایک حکم کی نافرمانی سرزد ہوئی تو وہ فتح شکست کے ساتھ بدل گئی جس کا بیان سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۲ میں فرمایا ہے حَتَّٰذَا قَبِلْتُمْ وَاَسْرَعْتُمْ وَاَقْمِرْتُمْ وَاَعَصَيْتُمْ اِنَّ شَرَّ لِّاٰمِلِي الْاٰثَرِ لَظٰلِمٌ

کامل مایان نہیں اور لہذا تعلقے اور اس کے رسول کے تمام احکامات بجا لایں اور
 منہ ہو کر سب جھگڑے ختم کر دیں اور صبر اور پرہیزگاری اختیار کریں تو صرف یہی ہو گیا
 دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر ہو گیا رہا ہے کہ
 مدعیان اسلام پس میں دست بگڑیاں ہیں، اتحاد و اتفاق سے نفرت کر رہے ہیں،
 حکماء و بانیہ میں کستی اور غفلت برت رہے ہیں، صبر اور تقویٰ سے دلوں سے عداوتیں ہیں
 مان ہی کمزور ہو گئے ہیں تو لامحالہ اس کا نتیجہ وہی ہونا ہے کہ بزدلی کا شکار ہو گئے اور
 دعب جاتا رہا اور مار کھا رہے ہیں۔

قرآن کریم کی تمام آیتیں حق میں اور تمام خبریں صحیح ہیں لہذا یہ سب حالات جانو
 قرآن کریم کی صداقت و حقانیت کے واضح نشانات ہیں، تعجب ہے کہ مسلمان ہو کر ایسے
 سول سنتے ہیں اور چپ ہو جاتے ہیں۔ ان آیات میں سے کسی ایک کا پڑھنا ہی کافی جواب ہے
 کیا قرآن کریم میں نہیں فرمایا **وَسَلِّكَ الْأَنْشَاءَ مُدَادًا وَلَهَا سَبِّحْنَ الشَّامِ**
 سورہ آل عمران آیت ۱۸۰ (ترجمہ) اورین میں جین میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں
 رکھی ہیں یعنی کہیں کسی کی باری اور غلبہ ہوتا ہے اور کہیں کسی کی باری اور غلبہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے
 ملک میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا اور اس کے کاموں میں اس کی پوشیدہ
 حکمتیں ہوا کرتی ہیں تو اگر کسی وقت اہل اسلام کی غفلت اور بد عملی کی وجہ سے بطور سزا
 شکست ہو جائے اور ملائے چھین جائیں اور غیروں کا غلبہ ہو جائے تو یہ سب کچھ قرآن کریم
 کے واضح احکامات اور ہدایات اور غیبی خبروں کی زبردست تصدیقات ہیں۔

افسوس کہ ہماری غفلت اس حد تک بڑھ گئی کہ قرآن کریم کی صداقتوں کو دشمنان
 اسلام عترت کے رنگ میں پیش کر رہے ہیں اور بھولے بھلے مسلمان سن کر حیرت و
 حسرت کی تصویر بن جاتے ہیں۔ لہذا رب العالمین ہدایت فرمائے اور چشمہ بند سے بہرہ



عزیز الغنیمت ابو الخیر محمد نور التستائیس غفرلہ

الاستفتاء

محترم المقام جناب حضرت امام مولوی ابو نعیم محمد نور علی صاحب فریضہ مکرم
آپ کے شاگرد سے آپ کے علم و فضل کی شہرت سن کر متیقن پیدا ہوا کہ آپ کے
علوم ظاہری و باطنی سے کسی قدر استفادہ کروں۔

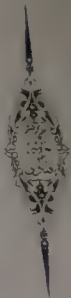
۱۔ سورۃ احزاب پ ۲۲ میں ان اعرصا لحد میں غفلانہ کے کیا معنی ہیں؟
 ۲۔ پارہ ۲۶، آیت ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

محمد عسکری جگر نوی عزیز یہ دو خانہ صد حیا دانی ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 بِمَكْمُوعٍ لِي التَّوْبَةِ وَالصَّوَابِ

اس میں کئی قول ہیں اور بہت سے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس امانت سے مراد کمالیہ
 شرعیہ نماز، روزہ وغیرہ ہیں۔ تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۲۳ میں ہے و مرجع ہند
 راجع ہے۔ ائمہ نے ہی ان شکوبات، استرعیات اور حضرت قاضی شہداء
 علیہ الرحمہ کی تحقیق یہ ہے کہ امانت سے مراد تجلیات ذاتیہ دائمہ کی استعداد و قابلیت ہے
 فرماتے ہیں وعدی علی ما استفدت من کلام المجدد للآلاف
 الشیخ رضی اللہ عنہ ان ازامانۃ ما اودع اللہ سبحانہ
 فی ماہیۃ الانسان من الاستعداد للتجلیات الذاتیۃ الدائمۃ
 ۲۔ بعد جمع اور ہے اور انتشار ضمائر اور جس کی طرف ضمیر راجع ہو اس کا دور ہونا بعد جمع
 کدلتا ہے اور ایک کلام میں ایک ہی قسم کی ضمیروں کا مختلف مراجع کی طرف لوٹنا
 متناثر ضمائر کدلتا ہے۔ سائل نے یعنی کہہ کر دونوں کو ایک دکھایا ہے جو
 خلاف واقع ہے۔

ان عنما کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ مینوں اللہ رب العالمین کی طرف راجع ہیں
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہیں
 اور تیسری اللہ جل کی طرف یہ دونوں قول محتمل اور جائز ہیں اور دونوں کا مال بھی
 ایک ہی ہے کہ نہ عز و جل کی تعظیم کا تقاضا ہے لزومی ہے کہ اس کے حبیب اعظم کی
 تعظیم ہو جسے تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ضروری ہے کہ



کے رب عروس کی تعظیم کی بات ہے قاعین قرب اول سے بخشتری کا ہلی چہ بہت
 دو دو گناں چہ ۳ ص ۱۱۱ میں کہتا ہے و نسردا سعربو سندنہ ص ۵۰
 و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

معالم التنزیل میں قول ثانی پر بڑا اشارہ ضیف اقتصار فرمایا و رخا میں
 پس از بخشری کا قول بتایا اور دوسرا از بخشری کے ماسو سب کا قول فرمایا جو ترجیح کی بات
 ہی بین دلیل ہے، خازن ج ۶ ص ۵۹ میں ہے قن سر محسری و صحر
 منہ تعافی الی ان قال وفل غیرہ نکلیت و قولہ تعافی و صحر
 و یوفردہ ای بھی ایک قرأت ہے اور دوسری و صحر و و صحر و
 راجعۃ الی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفا شریف ج ۲ ص ۲۰
 میں اس دوسرے قول کو اکثر و اظہر فرمایا ہے: فرماتے ہیں در اسرار حضرت
 ہذا فی حق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رہا بعد مرجع کا سوال تو وہ یہاں و روی نہیں ہو سکتا کہ مرتبہ کا ذکر فرضی
 قریب ضروری نہیں بلکہ ذکر ذہنی ہی کافی ہے چنانکہ اللہ عز و جل و اس کے صیب
 پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سب ذہنوں میں جلوہ گر ہے۔ قرین کریم کی ایسی بات کہ
 میں جن میں بظاہر مرجع کا ذکر نہیں اور ضمیر میں غائب میں اودد صحر مر صف
 اور اگر بالفرض ذکر لفظی قریب ہی ضروری ہوتا تو پھر بھی چونکہ قرابت مرجع ضروری نہیں
 تو کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

دور جانے کی ضرورت نہیں یہیں گلی ت میں سب دمن و قیہ
 عقد عیب منہ فسوس حر عظم من قرب یک میں ناب صیر
 بار میں دو بارز اور دو مستقر پہلی بار زعلب میں سے جوہر کی طرف۔ حش و

حضورہ پھریت زیر بحث میں تو یہ کہہ بھی نہ لگے کہ جو یہ کہہ سکتے
تسل ہیں، وہ ضرورہ پر وقت نامہ ہے ورنہ مسیحہ است کہ یہ کہہ سکتے
فان و معلوم ہے کہ ۱۵۹ میں ہے و نظم میں بحرہ عسکریہ
نکاح فالوقف علی و یوفورہ وقفہ سمبید ثمنہ حر
و مسحورہ بکرة واصیلا۔

خفاجی میں ہے وقف کسیر من لمرء علی قولہ سوس۔
للفضل بین ضمیر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم و ضمیر مند
نفاق اور صاحب شفا کے نزدیک بھی یہی ہے خفاجی فرماتے ہیں سرسمہ لد
علی التراخی الی ما علیہ اهل الادب من نوحود علی سوفرہ نہر
علی من خالف اور جب کلام الگ الگ ہیں تو متشار کا سول ہی پیر نہیں ہوتا۔
وانلہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیہ وسلم علی حسب
والہ واصحاب و باریک وسلم۔

نوٹ: کافی دن ہوئے آپ کا لغافہ وصول ہوا پہلے تو فرست دئی، بعد ازاں
کاتب دارالافتار کی علالت مانع رہی۔

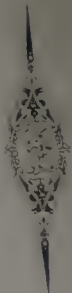
الفقیہ ابو نعیم محمد بن عیسیٰ غفرلہ

نور و رشید

الاستفتاء

بخدمت جناب حضرت فقیہ اعظم صاحب مدظلہ

سورہ یسین : سورہ بقرہ کا مختصر اور عام فہم تعارف تحریر فرمادیں، مہربانی ہوگی



مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بھی سورت نازل ہوئی، اس مبارک سورہ میں ہزار حکم اور ہزار نئی ممانعت اور ہزار خبریں ہیں۔ اس کی آیت ۲۵۵ کا نام آیۃ الکرسی ہے جو بڑی مبارک آیت ہے۔ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت اس کے پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس سورت کی آخری دو آیتیں ۲۸۵ و ۲۸۶ عرش کے نیچے ایک تختہ زم سے انعام ہوئی ہیں رات میں ان کا پڑھنا بحکم حدیث پاک کفایت کرتا ہے جس گھر میں یہ پاک سورت قنوت کی جائے تین دن تک شیطان اس میں داخل نہیں کرتا۔ اس سورت کی پہلی آیت سہ سہ "را سی طرح اور بھی بہت سورتوں کے اول میں حروف تہجی کا نام حروف مقطعات ہے، ان حروف یا آیات کا ترجمہ نہیں کیا جاتا



ان کا معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یہ سرور ربین
 متعلق اور اس کے حبیب پاک محمد رسول مقرر ہے عابد و مسلم
 اس سورت کے چالیس رکوع ہیں اور دو سو چھیالیس آیتیں ہیں چالیس ہزار چوبیس
 حروف ہیں۔ اس سورت میں کافی عقیدوں کا بیان ہے

عقیدے متعلقہ ذات راجع المین

یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے (آیت ۳) اس کا کوئی شریک و درجہ نہیں
 (آیت ۱۶۳) وہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲) وہ گھیرنے والا ہے (آیت ۹) اس نے
 زمین کو بستر بنایا اور آسمان کو عمارت اور آسمان سے پانی اتار تو اس سے کچھ پھیں
 پیدا فرمائے (آیت ۲۴) وہ زندہ کرنے والا مرنے والا اور پھر زندہ کرنے والا ہے
 اور سب نے اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے قیامت کے دن (آیت ۲۳) زمین میں ہر
 فائدہ کے لئے سب کچھ بنایا، سات آسمان بنائے و ردہ سب کچھ جننے والا ہے
 (آیت ۲۹) وہی علم و حکمت والا ہے (آیت ۲۳) اس نے پیغمبروں کو بھیجا، (آیت ۲۱)
 اس نے قرآن پاک محمد مصطفیٰ پر اتارا (آیت ۲۴) جبریل امین نے اس کے حکم
 سے محمد مصطفیٰ کے دل پر اتارا (آیت ۲۹) جس کو چاہتا ہے پنی رمت سے
 نوازتا ہے اور بڑے فضل والا ہے (آیت ۵۸) اسی کے لئے آسمانوں زمینوں
 کی بادشاہی ہے (آیت ۲۸) وہ دیکھنے والا ہے (آیت ۲۸) وہ وسعت اور قدرت
 ہے (آیت ۵۸) جو چاہے "کن" فرما کر پیدا کر دیتا ہے (آیت ۲) وہی سننے والا
 جاننے والا ہے (آیت ۲۸) وہ بے خبر نہیں (آیت ۲۸) وہ بہت مہربان ہے (آیت ۲۸)
 بے شک وہ صابروں کا ساتھی ہے (آیت ۵۳) وہ نیکی کا صلہ دینے والا ہے

تیسرے روز میں لے کر آج تیسرے روز کے لئے ہے۔
 وہ ہمارے ساتھ ہے آیت ۹۴ بھائی کرنے والوں کو دوست رکھنا ہے۔
 ۹۵ وہ جس سے بد و ماں ہے آیت ۹۶ وہ جس سے حساب کرے۔
 تیسرے روز کے لئے ہے آیت ۹۷ سب کاموں کا جوہر نور
 ہے آیت ۹۸ ہے چھوٹے گنتی دیتا ہے آیت ۹۹ ہے پس
 سیدھی راہ کی جانب آیت ۱۰۰ ہے چلے پناہ ملے عطا کرتا ہے آیت ۱۰۱
 وہ زندہ ہے درکھے ہے۔ اس کو دیکھو درمید نہیں آتی۔ اس کی اجازت کے
 خدائی کے جہاں سفارش نہیں کر سکتا، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین
 کے لئے ہے۔ اس کی نگہبانی بھاری نہیں، وہی بلند بڑائی والے آیت ۱۰۲
 وہ غنی ہے ورمو لایا ہے آیت ۱۰۳ ہے پروا ہے سر با گیا ہے آیت ۱۰۴
 ہمارے موی ہے آیت ۱۰۵۔

عقیدہ متعلقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور پر فرما کر یہ نازل کیا گیا آیت ۱۰۶ و ۱۰۷ حضور کی تشریف آوری
 سے ہے ہمدی پنی جنت کے لئے حضور کے وسیلہ سے دعا کیا کرتے تھے اور
 کامیاب ہوتے تھے آیت ۱۰۸ ان کے مکروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے آیت ۱۰۹
 حضور میرے صلوٰۃ و سلام کے گستاخ کافر ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے
 آیت ۱۱۰ وہ اپنی تمام امت کے افعال و احوال پر مطلع و رگوہ ہیں آیت ۱۱۱
 اس کی مرضی پر ہر حال سے کعبہ شریف کو قبلہ بنا دیا آیت ۱۱۲ یہود و نصاریٰ کے
 مخالف ہیں یہ جانتے تھے مجھے دہی اپنے شیعوں کو پہچانتا ہے کیونکہ ان کی کتابوں

دست و پیکل میں حضور علیہ السلام کو دیکھا جاتا ہے۔ اس وقت
 صورت پر قرآن کریم کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں، اس وقت اس کے
 سبب سداور بچتے علم سکھاتے ہیں اور وہ سورتیں ہر وقت تلاوت فرماتے ہیں
 آیت ۵ وہ میاں دروں کو بشارت دیتے ہیں کہ تم میں سے بہترین آدمی ہے۔
 آپ صدمہ کے رسول ہیں آیت ۵ اور تمام رسولوں کو بشارت دیتے ہیں

حقیقہ قرآن پاک کے متعلق

قرآن پاک ہند کتاب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس میں
 ہر آیت کرنے والا ہے (آیت ۵) تمام دنیا کے سارے کافر اپنے جہنم سمیت
 قرآن پاک کی ایک سورت کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے آیت ۵

حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے زمین میں آدم علیہ السلام کو بنایا خلیفہ عیسیٰ باب ۲
 آیت ۵ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے علم عطا فرما دیا
 آیت ۵ آپ تمام فرشتوں پر علم میں فائق ثابت ہوئے آیت ۵ فرشتے جبرائیل
 آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیم کی کیا مگر شیطان نے اس تعظیم سے انکار کیا تو خدا نے
 آیت ۵ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی آیت ۵

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو دیکھا اور وہ آتش میں پڑے ہوئے تھے

نے کہ دوں گا، درپیشوا بن دیا، آیت نمبر ۲۴، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریفین کو تعمیر کیا، اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے سرزمین مکہ جو جنگل تھی، بڑا آباد شہر بن گیا۔
 درمیں کے رہنے والوں کو یہ وہ جات عطا ہوئے، آیت ۱۲۵، حضرت ابراہیم علیہ السلام در حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دعا کی کہ خصوصی شانوں کے ساتھ نہیں ہماری ذریت میں مبعوث فرما، آیت ۱۲۹، آپ نے اپنی اولاد کو دین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی وصیت فرمائی، آیت ۱۳۲، ابراہیم علیہ السلام ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں سے نہ تھے، آیت ۱۳۵، نمرود بادشاہ وقت نے جو کافر تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جھگڑا کیا تو اس کے جوش اٹ گئے، آیت ۱۴۵، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے دکھا دے کہ مروے کس طرح زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ان کے جلالت سے چار فرہ پرشے زندہ فرمائے، آیت ۲۶۰

بنی اسرائیل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے سب بزرگواروں پر فضیلت بخشی، آیت ۵۴، ان کو فرعون کے ظلم سے نجات بخشی جو ان کے ذمہ ۱۰۰ بڑے ذبح کرتا تھا، اور مڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا، آیت ۵۹، اللہ تعالیٰ نے ان سے دریا پہاڑ کو خشک راستے بنا کر فرعون سے بچا لیا، در فرعون کو جمع شکر میں دریا میں غرق کر دیا، آیت ۵۰، انہوں نے کچھ پوچھا تو یہ یوں قبول ہوئی کہ ایک دوسرے کو قتل کیا، آیت ۵۶، موسیٰ علیہ السلام کے سامنے ایک گروہ نے گستاخی تو دیکھتے ہوئے مر گئے، در



پھر زندہ کئے گئے۔ آیت ۵۶ و ۵۵، اللہ تعالیٰ نے ان پر بادل کو سامان بنایا
 من انہم جنہین کی طرح ایک میٹھی پیڑ اور مسلولی اچھوٹا پرندہ تارے مگر موسیٰ نے انہیں
 آیت ۵۵، ان پر غوری اور ناداری مقرر کی گئی ورنہ کے غضب میں وہ کھوٹ کر رہتے
 لایاتوں کا انکار کیا اور پیغمبروں کو حق شہید کیا۔ آیت ۶۱ و ۶۰، ان سے یہ فرمان بہ
 بنادے گئے۔ (آیت ۶۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بیان

موسے علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے اپنی حسب کی تو حکم دیا کہ میں پھر پر
 اپنا عصا مار دوں اس پھر سے بارہا پتے جاری ہو گئے آیت ۶۰، بنی اسرائیل کا یہ قتل ہو
 اور قاتل کا پتہ نہ چلا تو موسے علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کرو آیت ۶۷، اور
 حکم دیا کہ مقتول کو اس گائے کا کھجورہ دو تو اس نے زندہ ہو کر قتل بتا دیا آیت ۶۸
 اللہ تعالیٰ نے موسے علیہ السلام کو کتاب تورہ عطا فرمائی آیت ۶۷

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر

یسویوں نے محبوب سلیمان کے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام پر تہمت
 رکھی کہ وہ جادوگر تھے تو یہ دعویٰ نے ان پر برت و رپوں قادی آیت ۱۰۳

حضرت داؤد علیہ السلام کا بیان

داؤد علیہ السلام کو یہ دعویٰ نے کہ وہ جادوگر تھا اور پھر زندہ فرمایا
 اس تک ان کا کھانا اور پانی ٹھیک رہا ورنہ بولوار نہ ہوا، ان کے سامنے ان کے



فرشتوں کا ذکر

فرشتوں کا ماننا ضروری ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت
یابندہ فرشتوں کو مانتے ہیں (آیت ۲۸۵) فرشتوں کا دشمن کافر ہے (آیت ۹۸)

ارکان اسلام کا بیان

نماز اللہ سے ڈرنے والے نماز قائم رکھتے ہیں (آیت ۳) حکم ہے کہ نماز
قائم رکھو اور باجماعت ادا کرو (آیت ۴۳) نماز اور صبر سے مدد چاہیے کہ حکم
آیت ۵۳ و ۵۴ سب نمازوں کی نگہبانی کا حکم ہے خصوصاً بیچ کی نماز اور اکثر نماز
قرآن کہ یہ نماز عصر ہے (آیت ۲۳۸) اور بھی بہت آیتوں میں نماز کا ذکر ہے۔
زکوٰۃ کا بیان آیت ۳ و ۴ و ۸۳ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ میں ہے۔

روزہ کا بیان از آیت ۸۳ تا ۸۷ اسے کہ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا روزہ
گنتی کے دنوں میں فرض ہے، ماہ رمضان المبارک میں لازم ہے بیمار اور
مسافر کے لئے رخصت ہے کہ بیمار تندرست ہونے کے بعد اور مسافر گھر اگر
روزے کی قضائی دے لے اور جسے روزے کی طاقت ہی نہیں تو وہ بدلہ
دے ایک مکین کا کھانا فی روزہ اور روزے کا وقت صبح صادق سے سوچ
غروب ہونے تک ہے۔

حج وہاں بہت توفیق ہے آیت ۵۸ میں ہے کہ حج اور عمرہ کر کے تو وہ صفا



درمردہ (یہ دو پیاریں کعبہ شریف کے نزدیک ہیں کعبہ پیچھے کے کعبے ہیں
 ۱۸۹ میں ہے کہ نئے پند لوگوں اور حج کے لئے وقت کی حد میں یہ آیت ۹۳
 میں حج اور عمرہ لیوا کرنے کا حکم ہے در رکاوٹ کی صورت میں قربان کا کلمہ وغیرہ
 مسائل کا بیان ہے اور یونہی آیت ۲۰۳ تک حج کے مسائل کا بیان ہے

متفہات

- حلال کھانے کا بیان آیت ۱۶۸ وغیرہ میں ہے در حرام سے بچنے کا حکم آیت میں ہے۔
- بیع کے حلال ہونے اور سود کے حرام ہونے کا بیان آیت ۲۷۵ و ۲۷۶ وغیرہ میں ہے۔
- گواہی کا بیان آیت ۲۸۲ میں ہے۔
- گروہی رکھنے کا بیان آیت ۲۸۳ میں ہے۔
- صدقات و خیرات کا بیان اور ریا یعنی دکھاوے سے بچنے کا بیان آیت ۲۷۱ سے ۲۷۴ تک ہے اور بھی کئی آیات میں ہے۔
- نکاح کا بیان کہ کفار کے ساتھ نہ کیا جائے اور مؤمنین کے ساتھ ہوا آیت ۲۲۱ میں ہے۔
- طلاق کے مسائل آیت ۲۲۶ و ۲۲۷ سے ۲۴۲ تک کافی آیات میں ہیں اور یوں ہی بعض آیات میں نکاح کے مسائل بھی ہیں۔
- کعبہ شریف کی تعمیر کا ذکر آیت ۱۲۷ میں در کعبہ شریف کا لوگوں کے لئے حج

۱۰۔ جس جے کا ذکر آیت ۲۵ میں ہے اور یوں ہی طرف کا بھی ذکر ہے ہر طرف
کے بعد نہ رہنے کا ذکر ۴۲ سے ۵۰ تک ہے۔
○ دناؤں کے کھڑے حق پوشیدہ کرنے کی برائی کا ذکر آیت ۳۷ اور غیرہ

آیت میں ہے۔
○ قصہ صریح یعنی ناحق قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے اس کا بیان آیت ۸، ۹،
۱۰، ۱۱ میں ہے۔

○ جہاد یعنی روضہ میں جنگ کرنے کا بیان آیت ۱۹۰ سے ۱۹۵ تک ہے ہمارے
ثابت فذمی اور صبر کا بیان آیت ۱۷۷ اور ۲۱۴ میں ہے اسی طرح آیت ۲۱۶ اور
۲۱۷ میں بھی جہاد کا ذکر ہے۔

○ شہید کی حیات ابدی کا بیان آیت ۱۵۴ میں ہے۔

○ یتیموں کی اصلاح اور بھلائی کا حکم آیت ۲۲۰ میں ہے۔

○ مرتد یعنی وہ شخص جو دین اسلام سے پھر جائے اور کفر پر ہی مرجائے اس کا حکم
یہ ہے کہ اس کے سب عمل مٹ جاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اسے نیک کام
پر ثواب نہیں ملتا اور وہ ہمیشہ کے لئے دوزخی ہو جاتا ہے، اس کا بیان آیت
۲۲۱ میں ہے۔

○ عہد پورا کرنے کا ذکر آیت ۷۷ میں ہے۔

فائدہ
اس سورت پاک کی کئی آیتوں سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ
مہرِ حق جس مرد کو چاہے سی دنیا میں دوبارہ زندہ فرما سکتا ہے چنانچہ
آیت ۵۵ میں فرماتا ہے کہ جو عت و مار کر زندہ کرنے کا بیان ہے پھر آیت ۳،
۵۵ میں فرماتا ہے کہ مومن کو مائے فتنہ شدہ کے ٹکڑے مارنے سے زندہ کرنے کا

ذکر ہے پھر آیت ۲۴۳ میں ہزاروں کی تعداد لوگوں کو مارنے کے بعد زندہ کر دینے کا
 تصریح ہے۔ پھر آیت ۲۵۹ میں عزیز علیہ السلام کو سو سال کے بعد زندہ کرنے کا
 بیان ہے اور ان کے صد سالہ مردے گدھے کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ پھر آیت
 ۲۶۰ میں چار چکڑے چکڑے کئے ہوئے پرندوں کے زندہ کرنے کا تذکرہ ہے۔ ویسے ہی ہر
 عقیدہ ہے کہ ہمارا پیارا رب جسے چاہے مار سکتا ہے اور جس مردہ کو جس وقت چاہے
 زندہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے لہذا قیامت ضرور قائم کرے گا اور سب
 مردوں کو زندہ کر کے اپنی سچی عدالت میں جمع فرمائے گا اور دنیا میں مردوں کو زندہ کرنا
 قیامت کا نمونہ دکھاتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عدالت ظاہر ہو رہا ہے
 کہ سب اربانی کیفیت منجی المعبوفی ترجمہ اسے میرے رب دکھا مجھے کس طرح تو مردے
 زندہ کرے گا لہذا قیامت کا ماننا ضروری ہے جو آیت ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ وغیرہ کافی آیات
 سے ثابت ہے۔

فائدہ اس سورت پاک میں اللہ رب العالمین نے اپنا ایک خصوصی شان بھی
 بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ جس آیت یا حکم کو چاہے منسوخ فرما دیتا ہے
 اس کا بیان آیت ۱۰۶ میں ہے لہذا جو شخص نسخ کا انکار کرے وہ کافر ہے۔
 یہود وغیرہ کافر نسخ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ ان کا یہ اعتراض غلط ہے وراگر
 نسخ نہیں تو آدم علیہ السلام کی شریعت کے احکام جن میں بسن بھائی کا نکاح بھی ہے
 اب کیوں باقی نہیں رہا؟ یونہی نوح علیہ السلام کی شریعت باقی رہتی تو توریت کے
 احکام کس طرح نافذ ہوتے؟

نسخ درحقیقت حکم سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پنے
 علم میں پہلے ہی تھا۔ اور لوگوں کو معلوم نہ تھا ہاں اب حضور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَبِشْرٍ لِّقَوْلٍ وَمِنْهُ لَمَعَةٌ
بِشْرٍ لِّقَوْلٍ وَمِنْهُ لَمَعَةٌ

وہ منظر سن نیوئی براہم لادھی

نیوئی

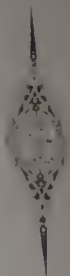
... ..

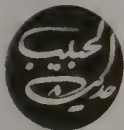
... ..

اس مکتب حدیث کے موضوعات پر ایک اہم تصنیف ہے جس میں کثیر
ذاتی باب در سواد باب مبرا کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی حرج و مرج
سویں صدی تک بھی معتبر و قابل قبول دلائل ہے

ہندی فقہ غفرلہ اس سلسلہ میں نے یہ کتاب ۳۸/۱۰۶ میں تصنیف فرما
جسے عجم عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب عرب
کے کمال اور درجہ پریشانی و ترتیب ۵۷۰ و ۵۷۳ میں شائع ہوئی ہے
جس کا باب ۱۰۰ سے صحت ہو کر شائع ہو۔

یہ مکتب میں کل چالیس دہائیوں میں جبکہ دوسرے پیدائش میں حضرت
عمر غفرلہ بہتر مرتبہ دلائل کا مذکور ہے اس حرج مجموعی طور پر یہ کتاب ۱۰۶
سے مکتب و مکتب ہے کتاب کی ہمت کے پیش نظر یہ فتویٰ نوید میں شائع ہوئے
مکتب





کِتَابُ السُّنَنِ وَالْحَدِيثِ

رسالہ حدیث الحبیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

صِرَافُ عَمَلِهِ وَحَقُّهُ

ہو وہ دوں جو صدقوں سے یہ کہہ پاک مانتا ہے قیامت جانتا ہے کہ انتہا
اب عہدین کے بھیجے ہوئے سچے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ توں فہم
۱۰۰ مگر جس کا نام سنت و حدیث ہے ایسا نہ روں کے لئے قیامت ہے ورنہ
شخص چہ اس آفتاب کی نورانی کرنوں سے دور ہو اکبھی رورست پر نہیں چل سکتا
۲۰۰ اس حقیقت ہے اور بالکل بے غبار ہے اس کا ثبوت تنا مضبوط ہے کہ کسی
نہی کا محتاج نہیں مگر اس نازک زمانے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش
نہی نہی کے عین مطابق بہت دیر سے وہی کی بہ رہے پھر ناک آجیسا کہ آجیسا

مردوں سے مڑی کے سبب آپ میں تھے کہ یہ خطرناک طوفان بھی آگیا۔ کہا گیا کہ یہ بڑا ہی معتبر ہے۔ وہی قابل قبول و عمل ہے اور حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔
 یہی قابل قبول و عمل ہے۔ تعجب دہندہ رب العالمین۔ ایسا کہنے والا کوئی
 نہیں دیکھتا۔ بکریاں عدہ ایک جماعت پیدا ہو گئی ہے جو لوہری قوت سے یہ ہم چاروں
 نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے بھولے بھالے بھائیوں کی حفاظت کریں اور اس
 بیست ناک طوفان سے بچانے کی کوشش کریں۔ اسی بنا پر یہ فقیر سراسر ایا تقصیر اپنے
 پیارے بھائیوں کے لئے قرآن پاک کی روشنی میں ہی دلائل سے واضح کرتا ہے کہ
 قرآن پاک کی طرح حدیث پاک بھی معتبر اور قابل قبول و عمل ہے۔

دلیل نمبر ۱

تہرب علیہم جل وعلا فرماتا ہے :

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 آيَاتِهِ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا
 مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
 وَهُمْ فِي غَمٍّ مُنِيبٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ : وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا
 ۔ ان کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں
 کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور
 ضلالت میں تھے اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے



ہیں جو ان اگلوں سے نہ تھے درویشی عزت و کمیت و سہارہ
 فضل ہے جسے چاہتے تھے اور اللہ بڑے فضل و سہارہ
 ان آیتوں سے واضح ہو کہ تمام امت قرآن پاک سے باطن بستہ تھی پھر یہی
 تھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے پر پڑھنے سے ہی امت قرآن کو نہ ہوا
 حال بلکہ حضور کا یہ بتنا کہ یہ قرآن ہے، حدیث ہے تو دربرکوشن کی طرح حضور کی حدیث سے
 ماننے اور اعتبار سے ہی قرآن کریم کہ قرآن ہونا ثابت ہوتا ہے توجہ حدیث کا مستبد
 نہ کرے وہ قرآن کہ کبھی اعتبار نہیں کر سکتا اور یہ بھی واضح ہو کہ حضور پاک قرآن کریم کو ہم
 عطا کرتے ہیں، اس کی تفسیر اور تشریح کرتے ہیں اور یوں نہیں کہ صرف تورات آیات
 کر دیں اور سمجھائیں نہ بلکہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے کے بغیر قرآن پر کچھ بھی
 نہیں جاسکتا اچنانچہ آگے دلیل دوم میں اس کی تفصیل آ رہی ہے اور یہ سمجھا حضور کے
 اپنے پیارے پیارے بولوں میں ہے جن کو حدیث کہہ جاتا ہے و جب حدیث کے ہم
 قرآن کریم سمجھ نہیں آتا تو اس پر عمل کیسے ہو؟ تو معلوم ہو کہ حدیث پر عمل کرنے سے ہی قرآن
 پر عمل ہو سکتا ہے لہذا حدیث بھی معتبر ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضور امت کو پاک کرتے ہیں
 اور یہ پاک کرنا وعظ و نصیحت سے ہے جو صرف تورات آیات ہی نہیں بلکہ حضور پاک اپنے
 اقوال سے بھی وعظ و نصیحت کرتے تھے ورنہ علیحدہ تزکیہ کا ذکر نہ ہوتا تو ثابت ہو کہ حدیث بھی
 معتبر ہے اور پاکیزہ بنانے والی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ حضور نیک قرآن کریم کے صدور
 حکمت پر تعلیم فرماتے ہیں اور حکمت حدیث ہی ہے کہ قرآن کریم و حدیث پاک کے صدور حضور
 نے کوئی اور تعلیم دی ہی نہیں تو بڑی وضاحت سے ثابت ہو کہ قرآن کریم کی وح حدیث بھی
 معتبر ہے ورنہ معاذ اللہ یہ کتنا پڑے گا کہ حضور کی وہ تعلیم جس کے بغیر انسان حلی ہوئی گمراہی سے
 باہر نہیں آ سکتا، اس تعلیم کو کوئی اعتبار نہیں لے لے لے بناوے اور یہ بھی واضح ہو کہ

کے تھے۔ ہاں وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوح محفوظ میں جو کچھ
 سب کی تھیں ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں پر وہ گار عالم کی طرف سے ہے۔
 و بارہ ۲۰ رکوع ۲۰ میں ہے

مَا كَانَ حِمْيَرٌ يُّفَرِّى ذٰلِكَ نَصْنَدُ نَبِيٍّ مُّؤْتَمِنًا
 وَ نَصْنَعُ الْكُتٰبَ وَ هٰذَا هُدًى وَ تَرْحَمُ الْغُلٰمَ وَ تَوَفِّي الْمَوٰتِ
 یہ کوئی بادشہ کی بات نہیں لیکن اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق ہے
 و ہر چیز کا فصل ہیں و رسموں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے
 و بارہ ۲۰ رکوع ۲۰ میں ہے

و رَحْمٰتُ رَبِّكَ سِنٰتٌ لِّمَنْ سَخِرَ وَ هٰذَا
 حِمْيَرٌ يُّفَرِّى ذٰلِكَ نَصْنَدُ نَبِيٍّ مُّؤْتَمِنًا

و ہر ہم سے قرپر قرآن نادر کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت
 و رحمت ہے و بشارت مسخروں کو

اب وہ گرجہ حدیث پاک کا اعتبار نہیں کرتے باتیں کہ کیا نہیں ہر چیز
 کا فصل قرآن پاک سے اپنے آپ حاصل ہو جاتا ہے کیا وہ حدیث پاک کی مدد کے بغیر
 کسی نہ مشنہ ہر چیز کی فصل بنا سکتے ہیں، آئندہ کی ایسی موجود چیز کا بیان کر سکتے ہیں جو شہ
 ہے کیا نہیں قرآن کریم کی کسی تیت سے ہونی جہاز، رمل، کاری، ایتم، بد، وغیرہ وغیرہ وغیرہ
 چیزوں کی فصل معلوم ہے، ہرگز نہیں حال کے حدیثوں میں سب چیزوں کا تفصیل مسر
 ذکر ہو چکا ہے

سکر شریف جہم ۱۰ میں حضرت صدیق سے ہے

و مَا شَأْنُ نَبِيٍّ مُّؤْتَمِنًا وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ



سَنَفَاتُكَوْ فِي مَعَامِهِ ذَلِكَ لِيُجِبَ لِسَعْدِ الْأَخْبَارِ بِهِ
حَوْطًا مِنْ حَوْطٍ وَجِبًا مِنْ نَسَبٍ

یعنی حضور پاک نے ایک مقدمہ ہی ہی وقت سے قیامت کے
قائم ہونے تک تمام چیزوں کا علم بیان کر دیا جسے یاد رہا اور پھر لیا
نہیں گیا۔

اسی صفحہ کی دوسری روایت بوزید قریب ہے

صَلَّى بِرَسُولٍ نَذَّ عَنْهُ نَسَبُهُ وَنَسَبُ مَنْ نَزَلَ مِنْهُ
بِئْسَ مَنْظَرٌ حَتَّى خَصِرَ خَطْمُهُ مِنْ حُضْنِ مُضْعِدٍ
بِئْسَ مَنْظَرٌ حَتَّى خَصِرَ نَعْصُرُ نَعْصُرٍ فَصَلَّى ثُمَّ
صَعِدَ نَسْرُ مَنْظَرٍ حَتَّى عَرَبَتْ نَفْسُ وَخَرَّ يَدًا
وَيَسْمَعُو كَشْرًا وَغَنًا حَقِطًا

یعنی یہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا کر منبر پر چڑھ کر جو کہ
خبر دیتے رہے یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہو تو تر کر ظہر پڑھا کر
منبر پر چڑھ کر وہاں پہنچ کر خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو
تو تر کر عصر پڑھا کر خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ سوچ ڈوب گیا تو اس دن
حضور نے ہمیں تمام ان چیزوں کی جو ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں
سب کی خبر دے دی تو ہمارے صحابہ کرام کا زیادہ علم وادب سے جو زیادہ
یاد رکھنے والا ہے۔

بخاری شریف ج ۱ ص ۴۵۳ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے

وَقَدْ فَتَرَسْتُ نَذَّ عَنْهُ نَسَبُهُ وَنَسَبُ مَنْ نَزَلَ مِنْهُ



مرشدہ نفعی دین ہیں بہت مانی ہضم و غیر

فَمَنْ حَفِظَ ذَلِكَ مِنْ حَقِيقَةٍ وَشَيْئَةٍ مِنْ نَسَبَةٍ

جن جنور پاک نے صحابہ کرام میں کھڑے ہو کر ابتداء خلق سے
یکسر وقت تک بیان فرمادیا کہ بشتی اپنے مکانوں میں داخل ہو جائیے
و ردوزخی اپنے مکانوں میں یہ بہت بڑا بیان یاد رکھا جس نے یاد رکھا
و رحول گی جو بھیر گیا۔

س حدیث میں قیامت قائم ہونے سے آئندہ چیزوں کے بیان کا افسانہ
 ہے کہ بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں اپنے اپنے مکانات میں اختتامِ قیامت
 پہنچیں گے حالانکہ وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔

حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو صرف سورۃ فاتحہ کی
تغییر سے ستر اونٹ لادوں! حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر میرے اونٹ کی نرس کی گڑ چاہوں
تو اسے قرآن پاک سے ضرور پالینگا ہوں۔

اس قسم کے بیانات صحابہ کرام، اولیاء عظام اور ائمہ دین سے بکثرت
منقول ہیں مگر ان لوگوں کو جو حدیث کی روشنی سے بے نیاز بنتے ہیں اور چیزوں کا علم تو
کیا نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ ارکان و اعمال شرعیہ کا علم ہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ صلوٰۃ
کے غنی معنی ہی میں جن میں سے ایک دعا ہے۔ صلوٰۃ کا یہ معنی جسے نماز کہتے ہیں اور
رکنِ اسیدم جب وہ صرف لغت عرب سے معلوم نہیں ہو سکتا، یونہی زکوٰۃ کا لغوی معنی
شرعی معنی وضاحت نہیں کر سکتا اور ایسے ہی صوم و حج۔ ان الفاظ کے وہ معنی جو اللہ
تعالیٰ میں ہیں ان کا پورا پورا بیان اور وضاحت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوی،
علی اور تقریری حدیثوں میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت ہے ہی نہیں

لہذا حضرت رب العالمین جس وعدہ نے قرآن کا بیان اور شریعت و تہذیب چنے حبیب پاک کے
پیغمبر فرمائی جس کی وضاحت آیات مذکورہ سے ہو رہی ہے۔

صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج نیز کسی اور کلمے بھی ہیں جن کے معنی ضرب الدین
نے خاص خاص مقرر کر دیئے ہیں اور اپنے پیارے حبیب کے لئے فہم کر دئے ہیں کہ وہ
ہمت کو بھادیں تو اگر کوئی حبیب پاک سے بے نیاز ہو کر خود سوچنے بیچنے کو یہاں سے نکالے
اس کی ایک عام مثال ہمارے روزمرہ کے معمولات میں ذکر کی جاتی ہے۔

ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکے عطا فرمائے۔ اس نے نہ نام رکھا۔
غلام نبی، غلام مصطفیٰ، غلام محمد چار نام مقرر کر لئے۔ اب دوسرے لوگ اس کے بتائے بغیر
تیز نہیں کر سکتے کہ غلام رسول، غلام نبی وغیرہ کون کون ہیں۔ لغوی معنی کے لحاظ سے چاروں
لڑکے ہی غلام رسول ہیں اور غلام نبی بھی کہ لغت کے لحاظ سے یہ چاروں نام ہم معنی ہیں اور صرف
وہی چار لڑکے نہیں بلکہ سارے مسلمان غلامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہاں اگر وہ شخص جس نے
یہ نام مقرر کئے ہیں خود بتا دے کہ میرا یہ لڑکا غلام رسول اور غلام نبی ہے یا کسی اور شخص کو مقرر کر کے
کہے کہ میں نے اس کو تفصیل سے نام بتا دئے ہیں اور لوگ اس سے دریافت کریں تو اس
دوسرے شخص کا فیصلہ ہی قابل قبول ہوگا، اس صورت میں کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارا کسی
ہدایت کے بغیر اپنے آپ ہی لغوی لحاظ سے مقرر کر سکتے ہیں اور یونہی ہنرمند لوگ
اپنے اپنے اوزاروں، ہتھیاروں کے نام مقرر کر لیتے ہیں، ان کا علم محض لغت
سے نہیں آسکتا۔

اس قسم کی صداقتاں میں توجہ انسان نے جسے لسان کے مقرر کردہ
الفاظ کے معانی اپنے آپ معلوم نہیں کر سکتا تو حضرت رب العالمین جس وعدہ کے مقرر کردہ
معانی کیونکر اپنے آپ معلوم کر سکتے ہیں لہذا ہر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں

کہ تہذیبِ عالمین نے ہمیں ان کا پاک و رُحی بتایا ہے۔ پھر چونکہ ہم لوگوں سے
 حضور کا زمانہ نہیں پایا نہ صحابہ کرام و ائمہ دین اور علما نے اسلام کے بھی عمل میں
 کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور تعلیم و اسعوس سے ہم تک پہنچی ہے
 حضرت مولانا رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خارجیوں نے بڑا شور مچایا
 وہ جس طرح تحکم کے کچھ رنگ قرآن پاک کا بہانہ بنا کر حدیث کو بے اعتباریت میں
 یونہی وہ خارجی بھی قرآن پاک سے بے اعتدال و رشتہ نہ نہیں حکم مگر اللہ کے
 پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کو بے اعتباریت مانے لگے۔
 کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا نے کچھ خارجی جمع کئے کہ قرآن پاک
 سے کیا فیصلہ کریں۔

آپ نے مجھ کے درمیان نہر برقر کر رکھی اور بار بار دونوں باتوں
 میں قرآن پاک سے کہنے لگے کہ قرآن فیصلہ کرے قرآن فیصلہ کرے وہ خارجی میرے
 کہنے لگے حضرت قرآن کریم پر نہیں کرتا تو آپ نے فرمایا جو تمہارے ساتھ بولتا نہیں بھی
 تمہیں ایسے معافی دے کر کہ سب سمجھ جائیں کہ فیصلہ مانگا کرنے ہو ورنہ روزِ قیامت
 ہوں کہ فیصلہ سننے کے فیصلہ ماننے نہیں ہو جی تو عجیب زبان ہو، قرآن پاک تو حسب
 قاعدہ حضور پاک و رُحی سے لے کر صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیان کرنا ہے۔ قرآن پاک نے ہی
 حکم دیا ہے مَنْسْتَفِزْ هَذَا لِيَكُونَ شَيْئًا مِّنْكُمْ وَتَعْمَلُوا بِهِ شَيْئًا مِّنْكُمْ
 تو اسے لوگوں سے چھو کر تمہیں ملے یہ ہو۔

اس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم و حضور کے

وہاں مودہ شرعیہ صیغہ کر اور ارا اندہ میں در علما و محدثین کی تشریح و تفسیر کے اعتبار سے
 وفاق ہوں و اعتبار سے یہاں ہی توجہ تموں کو حکم دیا جائے کہ مودہ میں سے پھر
 بعض کتاب یہ آیت پاک بھی یک وضع دینا ہے تموں و اعتبار سے یہاں کی
 زائے دلیں سوم شہ کیا جائے۔

دلیل نمبر دوم

قرآن کریم میں ہے

وَنُورٌ مِّنْ نُورِهِ تَنبِئُكَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّسُلُ أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّسُلُ أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّسُلُ
 مَعَهُمْ نَبِيُّهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرُّسُلُ مَعَهُمْ نَبِيُّهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرُّسُلُ

وہ نور ہے کتاب و حکمت آدمی و انہیں سکھایا جو تمہیں بتائے
 در شریعت کا مہر پر نور ہے۔ پتہ ۴

نیز یہاں

وَمِنْهُمْ عَلَىٰ نَعِيبٍ بَصِيرَةٌ

”اور یہ نبی غیبی کے میں کھیل نہیں“ پتہ ۵

نیز یہاں

لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ رَسُولًا مِّنْ نَّفْسِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
 عِبَادُكُمْ نَحْنُ عِبَادُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ

”بے شک تمہارے پاس تشریف مانے تم میں سے وہ رسول
 جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھدائی کے نہایت
 چاہنے والے مسلمانوں پر کہاں مہربان رحمت کر نیو لے“ پتہ ۶



یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَسُوْلُ الْاَرْحَمٰنِ الْغَفُوْرِ

”اور ہم نے تمہیں بھیجا مگر رحمتِ سارے جہان کے لئے“ پڑھا

یٰۤاَیُّهَا

وَلَا تَكُنْ لِّلْکٰفِرِیْنَ عِزًّا ۚ صِرَاطَ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ صِرَاطَ
مِّنْهُ الْبَیْتُ الَّذِیْ لَمْ یَكُنْ فِیْ شَرِّهِ وَاٰتِیَ الْاٰخِرِ صِرَاطَ اٰلِ
رَافِیْعٍ ۚ نَصِیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۚ

”اور بے شک تم ضرور تم سیدھی راہ بتاتے ہو اللہ کی راہ کہ اسی کا ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں بسنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف
پھرتے ہیں“ پڑھا



ان آیات سے ثابت ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ظاہر و پوشیدہ
علم حاصل ہے اور میں بھی وہ سارے علم صحیح اور پختہ کہ اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل سے
میں ہونے میں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ان خدا داد علموں میں سے امت کو بھی فیض پہنچاتے
ہیں اور نکل نہیں کرتے اور وہ میں بھی بڑے مہربان سرپارِ رحمت، بڑی بھلائی چاہنے والے،
ہمارا مشقت میں پڑناؤں پر گراؤں سے تو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ آپ جن جن
چیزوں سے روکتے ہیں وہ سب چیزیں نقصان رساں ہیں اور ہماری مشقت اور دنیا
یا آخرت کی تباہی کا سبب ہیں اور ہر وہ کام جس کے کرنے کا حکم دیتے ہیں یا ہر وہ غیبی خبر جسکی
علم و امت میں اس میں ہمارا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

گو حافظ ان کا علم صحیح نہ ہوتا یا ہماری طرح غیب سے تو احتمال تھا



کرنا یہ شرط بنا دیا ہو یا یہ احتمال ہوتا کہ چونکہ غیب کا علم نہیں جانتے صرف
 ساقی وقت والوں کے لئے ہی حکم دیا ہو اور اگر یہ سچا رحمت نہ ہوتے تو احتمال ہو سکتا
 تھا کہ کوئی نافع کام نہ بتایا ہو یا کسی نافع کام سے روک دیا ہو مگر جب وہ بخلاف
 ذرہ ذرہ کا صحیح علم رکھتے ہیں اور علم غیب بھی جانتے ہیں و زمین بھی سچا رحمت ہی
 رحمت بڑی بھلائی چاہنے والے تو ایسا کوئی احتمال قطعاً نہیں ہو سکتا مگر
 حدیثوں پر عمل و اعتقاد کرنا فائدہ دے اور ضرورتاً تقیر پر چننا ہے کہ وہ تو
 ہدایت ہی صراطِ مستقیم کی کرتے ہیں جو الشرب العالمین تک پہنچاتے و رہتے ہیں
 اس لئے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں روزانہ پنجگانہ فرض و ترہنہ
 نفل میں یہ دعا کیا کریں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہ یا اللہ میں سیدھے
 راستے کی ہدایت پر ثابت قدم رکھ کہ وہ ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نفاذ فرمایا
 زمان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھیکے ہوؤں کا۔

تو بڑی وضاحت سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم و حدیث پاک پر عمل و اعتقاد
 نہایت ضروری اور باعثِ ہدایت و انعام ہے اور قرآن و حدیث دونوں سے یا صرف
 قرآن کریم سے یا صرف حدیث شریف سے دور ہو جانا مگر بھی در سبب غضبِ الہی ہے
 اور دونوں جہانوں کی بربادی اور تباہی ہی ہے اس دعا :

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَكَ
 اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَرَ الضَّالِّينَ

کے پڑھنے کا حکم دینا اور ہر مسلمان کا بالاتفاق پڑھنا بجا ہے خود یک مستحق دین سے

حدیث یک کے متبرہ درستیوں ہونے کی لہذا اسے دس بیچ شمار کیا جائے

تنبیہ

مہر مستقیمہ غلے کا رستہ بھی ہے جیسے پہلی آیت میں گذر اور اس
 دوں کا رستہ بھی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا عام ہوا جیسے اس دعا میں مذکور ہے۔ اللہ
 تعالیٰ کا رستہ اس طرح ہے کہ اس کا راہی اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرتا ہے
 اور اس کی باتش نزدیک سے نواز جاتا ہے اور انعام یافتہ لوگوں کا راستہ اس طرح
 ہے کہ وہ اس رستہ پر چلتے ہیں اور اپنے رب جل و علا کے خصوصی انعام حاصل کیا کرتے
 ہیں جیسے خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول بھی ہیں اور ہمارے رسول
 بھی اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں تو وہ اس کے رسول ہیں اور ہماری طرف بھیجا ہے
 اور ہمیں ان کی پیروی کا حکم دیا ہے تو وہ ہمارے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم و صاحبہ و سلمہ و حسنہ و حماتہ و جودہ و نوالہ۔

دلیل نمبر ۲

ہمارے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں اور
 پیارے پیارے اصلی حالات جن کا نام حدیث ہے یقیناً ہماری بھلائی اور بہتری و ادا
 و تحقیق و بہان پر مشتمل ہیں ان کی غدت و درزی تباہی و بربادی کا باعث ہے اس مدعا پر
 حضرت رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے :

لَا يَكْفِيَنَّكَ هَذَا مُمْشِرًا
 وَلَا يَكْفِيَنَّكَ هَذَا مُمْشِرًا وَلَا يَكْفِيَنَّكَ هَذَا مُمْشِرًا

لَمْ يُؤْمِئِينَ بِآيَاتِ الْمُسْلِمِينَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

”اے غیب کی خبریں دینے والے انہی سب شک بہنے نہیں بھی
حاضر و ناظر و خوشخبری دیتا اور ڈرنا آتا اور اللہ کے حکم سے اللہ کو وطن بتاتا
اور جگہ گام دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے
اللہ کا بڑا فضل ہے“

ان تین آیتوں کا مضمون متعدد اور آیتوں سے بھی ثابت ہے۔ یہ آیتیں کئی مہر

سے دلیل ہیں :-

① اللہ کے بھیجے ہوئے ہونے کا صاف صاف تقاضا ہے کہ ان کی ہر بات مافی جہے
کہ بھیجا ہوا سچا وہی ہوتا ہے جو بھیجنے والے کی رضا بتائے۔

② حاضر و ناظر (شاہد) ہونا بھی نبی ہونے کی طرح دلیں ہے کہ آپ اپنی تمام امت کے تمام
حالات اور ہر قسم کے نفع نقصان سے پورے پورے باخبر ہیں اور چونکہ آپ
خاتم النبیین ہیں، قیامت تک پیدا ہونے والے لوگ سب آپ کے ہی امتی
ہیں اور آپ سب کے لئے نبی اور حاضر و ناظر ہیں تو جو کچھ بھی فرمایا ہمارے تمام
حالات دیکھتے ہوئے فرمایا اور جس چیز کا حکم دیا وہ ہمیں مفید اور جس سے منع کیا وہ
ہمیں مضر ہے اور اسی پر حضور کی صفات مسٹر (خوشخبری دیتا) و مسدیر (ڈرنا بتاتا)
دلالت کرتی ہیں۔

③ مسر و مسدیر ہونا چاہتا ہے کہ آپ کی ہر بات بشارت خوشخبری کی حالت
ہوتی ہے یا انداز (ڈرانے) کی تو لامحالہ اس پر عمل پیر ہونا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

گر نہ یہ عمل کرتے ہوئے وہ کام کیا جس پر بشارت ملے تو فائدہ ظاہر اور
 حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کام سے بچا جس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب
 ہوتا ہے تو پھر بھی فائدہ ظاہر کہ عذاب سے بچ جائیگا ہے۔

⑤ دعوٰی الی شریعت واضح طور پر بتاتا ہے کہ حضور کی ہر بات پر عمل کرنے سے آدمی خدا کا
 کبریا کا ایک رسائی حاصل کرتا ہے اور اس بارگاہِ ربانہ کی رسانی ہی اصل
 مقصود ہے۔

⑥ سر جان میرا جگمگا دینے والی آفتاب ہونے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی
 محبت بھری تعلیم سے حق و باطل واضح فرما دیا ہے اور حقیقی کامیابی کے لئے
 سرستہ راہ جو جہالت کی گھاٹوں پر اندھیریوں سے چھپے ہوئے تھے، اب
 ظاہر فرمائے تو جو اس حقیقی آفتاب کی ہمہ گیر روشنی سے فائدہ اٹھائے وہی
 کامیاب ہے اور ہر وہ شخص جو اس کی پاک کرنوں (حدیثوں) سے گریز کرے
 تو اس کے لئے دو جہاں میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور اسی لئے تو فرمایا
 وَنَسِّرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِ لَهُمْ حَقُّنَ آيَاتِهِ فَضْلًا كَثِيرًا
 ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا فضل ہے کہ اس نے
 انہیں اپنے پیارے حبیب کے نقش قدم پر چلنے اور اس حقیقی آفتاب کی
 ضیا پائشوں سے بہرہ ور ہونے کی حدیثوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشی اور
 جلیل القدر انعامات کا سہارا بنا دیا ہے۔

⑦ اس سے ثابت ہو کہ یہ نَسِّرَ الْمُؤْمِنِينَ بھی ایک مستقل دلیل ہے تو اس حوالہ
 کے ضمن میں چھ دلیل ہیں۔

نوٹ جس طرح ظاہری آفتاب سے ماہتاب اور سارے اس وقت روشنی

پہنتے ہیں جب سورج پردہ پوش ہو جاتا ہے سی طرح حقیقی آفتاب رسالت بھی جب پردہ پوش ہوئے تو صحابہ کرم و تابعین و ائمہ دین و مہر و ادیبان کرم اسی کا نور پھیل رہے ہیں اور جیسے کہ چاند اورتوں کارات میں جگمگانا سورج کے وجود اور باقاعدہ زندگی و تابندگی کی دلیل ہے یونہی شریعت حق و روشنی اور علم و اولیاء و مشائخ کرام کی ضیاء پاشیاں اس آفتاب نبوت کی زندگی و تابندگی کی صریح دلیل ہیں بلکہ ان کے پردہ پوش ہونے کا معنی ہی یہ ہے کہ وہ صرف ام دنیا اور عوام سے پردہ پوش ہیں نہ یہ کہ بزرگان دین اولیاء عظام اور حیل القدر میں کرم سے بھی پوشیدہ ہیں۔ وہ بزرگان دین تو ہمیشہ ہی ان کی زیارت کرتے و فیض لیتے ہیں اور لیکر عوام الناس کو بھی فیض پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہ ظاہری سورج بھی برب و نبی ہی کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے ورنہ چاند ستارے تو اس کے نظارے کرتے ہی رہتے ہیں اور اس سے روشنی لے کر دنیا والوں کو روشن کرتے رہتے ہیں

دلیل نمبر ۵

یہ دلیل مجموعہ آیات ہے :

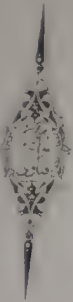
① اِنۡبِیْءُ مَا اَوْحٰی اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ (ترجمہ) اس کی پیروی کرو جو تمہاری

طرف تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے“ اپ ع ۹

② اور یونہی پ ۱۱ کے رکوع ۱۶ ،

③ پ ۲۱ کے رکوع ۷ میں بھی یہی حکم ہے۔

④ نیز پ ۸ رکوع ۷ میں ہے وَ هٰذَا یُکْتٰبُ لِرَبِّنَا مُبَرِّکًا لَّعَلَّہُمْ یَتَّبِعُوْہُ



وَقُلْ لَكُمْ صَلَاتُكُمْ سَبْعُونَ (ترجمہ) اور یہ برکت والی کتاب (قرآن کریم)
 ہم نے تیری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

① نیز اسی پارہ کے رکوع ۸ میں ہے اسْتَبْعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ
 تَبِيعُوا (ترجمہ) اسے لوگو! اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف سے رب
 کی طرف سے اترا۔

② پ ۹ رکوع ۹ میں ہے فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ
 وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
 (ترجمہ) تو وہ جو اس (رسول پاک محمد مصطفیٰ) پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور
 اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی باہر آدھوتے
 اور اپنے پیارے حبیب کو حکم فرمایا کہ فرمائیں،

③ إِنَّ سَعِيرًا تَمَثَّلَ لَكُمْ بَشِيرًا (ترجمہ) میں تو اسی کی پیروی کرنا ہوں جو مجھے
 وحی آتی ہے پ ۱۱ ع ۱۱

④ یونہی پ ۱۲ رکوع ۱۲ اور

⑤ پ ۱۳ ع ۱۳ اور

⑥ پ ۱۴ رکوع ۱۴ میں بھی ہے۔

⑦ پھر اسی پارہ کے رکوع ۱۰ میں بھی فرمایا حُلِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ

رَسُولَ رَبِّكُمْ إِلَيْكُمْ خَبِيرًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ

الْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَرَسُولُهُ

الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبَعُوا

نِعْمَتَكُمْ فَهَسَدُونَ (ترجمہ) افراد (یا رسول اللہ) اسے لوگو! تم سب



اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں و زمین کی باد شاہی سب سے
 کوئی معبود نہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو میان لاؤ اللہ پر اور اس سے
 اس رسول غیب بتانے والے نبی پر جو اللہ کے سوکسی سے نہیں پڑے
 وہ جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس رسول کی پیروی کرتا ہے
 تم ہدایت پاؤ گے

⑫ اور یونہی پارہ ۳ رکوع ۱۲ میں بھی حکم اتباع ہے ۔
 ان آیات کو سرسری نظر سے دیکھ جائے تب بھی قریباً واضح طور پر
 معلوم ہو جاتا ہے۔ آیت نمبر ۳۰، ۳۱ میں اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک
 پر لازم کر دیا کہ وہ وحی اور قرآن کریم کی پیروی کریں اور آیت نمبر ۵۰، ۵۱ میں اس کے
 حکم دیا کہ قرآن کریم کی پیروی کی نجات ہو کہ حبیب پاک کی طرح امت پر بھی لازم ہے کہ
 قرآن کریم کی پیروی کریں اور آیت نمبر ۸۰، ۸۱ کی شہادت سے ثابت کہ حبیب
 پاک صرف قرآن کریم اور وحی کی ہی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا ایک ایک قول و یک
 ایک کام سب قرآن کریم اور وحی کی پیروی ہے ورنہ کوئی کام و کوئی قول نہیں
 جو اس پیروی سے باہر ہو تو واضح ہو کہ قوی فعلی تمام حدیثیں واجب نعم ہیں اور حدیث
 کی پیروی قرآن کریم کی ہی پیروی ہے لہذا ہم نادانوں کو آیت نمبر ۱۰، ۱۱ میں حکم دیا
 کہ حبیب پاک کی پیروی کریں کہ وہ عالم قرآن ہیں، واقف امر و وحی اور دانائے
 روزگاری ہیں۔ ہماری پیروی قرآن کریم کا طریقہ ہی یہ ہے کہ ہم اس قرآن لایعوبے
 حبیب پاک کی پیروی کریں۔

حکومتی حیل اور بے علم اپنے استاد کی تعلیم اور راہنمائی کے
 متن پر عمل نہیں کر سکتا تو سداً کل اہم اہل بس صلی اللہ علیہ وسلم
 عملی دفتوں تعمیر کے بغیر قرآن پر کوئی کس طرح عمل کر سکتا ہے۔ بہر حال حدیث پر
 عمل تو عمل ہے اور عمل بالقرآن کی صورت ہی یہی ہے کہ حدیث پر عمل کیا جائے
 یہی ہدایت یاب ہونے کا طریقہ ہے چنانچہ لَعَنَکُمْ مَنَعَدَّوْنَ فرمایا۔

تنبیہ

جس طرح قرآن کریم پر عمل حدیث شریف پر عمل کے بغیر نہیں ہو سکتا یونہی
 حدیث پر عمل صحابہ کرام، ائمہ دین اور فقہاء مجتہدین کی ہدایت کے بغیر نہیں ہو سکتا
 میں حکم دیکر شیعہ سنی مَنَ اَنَابَ اِلَیَّ (ترجمہ) "اس کی راہ پر چل جو
 میری طرف رجوع لایا"

ان لوگوں پر افسوس ہے جو حدیث شریف پر عمل کرنا تو ان کریم
 پر عمل کرنے کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی افسوس ہے جو فقہ پر عمل
 عمل بالحدیث کے خلاف سمجھتے ہیں۔

دلیل نمبر

مَنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ) اسے محبوب! فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو
میرے پیروکار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست بنائے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت پاک سے بھی تداعی نہایت وضاحت سے ثابت ہو رہا ہے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حضور کی حدیثوں اور حکموں پر عمل کرنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ
اس کا حکم دیتا ہے، اس کو اتنا پسند کرتا ہے کہ اس کے ماسوا اللہ تعالیٰ کی دوستی کا
دوڑے ہی غلط ہے اور اس سے انسان محبوب خدا بن جاتا ہے، گناہ معاف
ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے مگر افسوس کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ دیتا ہے کہ حدیث
کا کوئی اعتبار نہیں، وہ قابل عمل نہیں، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ نَعُوْذُ بِہِ
قرآن کریم تو حضور کو محبوبیت کے بلند ترین تخت پر جلوہ گرد کھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ
محبوب ہیں جو ان کے طرز عمل کو اپنائے اور ان کے قول و فعل کے مطابق اپنی شکل اور
بود و باش بنائے تو وہ بھی محبوب خدا بن جاتا ہے کیونکہ یہ حقیقت واضح ہے کہ محبوب کی
ہر صفت و عادت اور ہر چیز محبوب ہوتی ہے تو جب وہ صفتیں اور عادتیں قصہ کوئی آدمی
اختیار کرے تو وہ ان صفات و عادات کا حامل بن جائے گا جو سب کی سب محبوب
ہیں تو لامحالہ وہ بھی محبوب بن جائے گا۔ وہ وہی محبوب تو ہیں جن کے چہرہ و انور کا
شوق کعبہ میں آسمان کی طرف اٹھ جانا کعبہ کو قیامت تک سب کا قبلہ بنا دیتا ہے۔

قرآن کریم پارہ ۲ رکوع ۱۱ میں فرمایا فَذَسَّرٰی نَفَقَتِیْ وَحِجَّتِیْ
لِسَمَاءٍ فَلَمَّا عَلَتْ خُبَّةً نَّرَصَدَا (ترجمہ) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا
سمن کی طرف منہ کرنا تو ہم ضرور پھیر دیں گے تمہیں اس قبلہ کی طرف جس کو تم



پسند کرتے ہو۔

وہ ایسے محبوب ہیں کہ خود الشرب العالمین جل مجدہ ان کا راضا ہو ہے ہر
اس مَرَضًا اور وَسَوْفَ بَعْثُنَاكَ بِكَ حَرَصًا اور بے شک
قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے، اے اخص ہے پسند
وہ ایسے کل و اجل و علی و اولیٰ ہیں کہ ان کی ایک ایک صفت کمال اور شان جلال کا
مقنا ہے کہ ان کے کسی اشارہ ابرو کا بھی خلاف نہ کیا جائے چہ جائیکہ صریح احکام
ہدایت کو درخورد غنا نہ سمجھا جائے، پس فرمایا وَمَنْ لَّحَدَّيْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ نُفْرًا
حَسَنًا مِّنْ تَوْبَةٍ تَرْجُوهَا جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کے لئے
کوئی ذرہ نہیں۔

دلیل ۱۲۹

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَنَا وَاجِبٌ
أَلَيْهَا تَتِمُّنَا ترجمہ: یہ نبی زیادہ حقدار ہیں ایمانداروں کے ان کی جانوں سے اور
اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے سب سے زیادہ حقدار ہیں
حضور کے برابر کسی غفوق کا کوئی حق نہیں نہ ماں کا، نہ باپ کا، نہ کسی امیر کا، نہ کسی شہیر کا
اپنی جان کا بھی ان کے حکم کے مقابلہ میں قطعاً کوئی حق نہیں۔

دیکھو خود کشی شرعاً حرام ہے مگر وہ حکم فرمائیں تو حرام کیسے وقت با جمیع کچھ
فرض ہو جاتا ہے جس سے مومن درجہ شہادت پالیتا ہے۔ وحقیقی کامیابی سے بہکنے
ہو جاتا ہے اور وہ زندگانی حاصی ہو جاتی ہے جو فانی نہیں۔

ایمان والو! ایسے سب سے بڑے حکمران کے احکام و فرمان جن کا نام
حدیث ہے، کیا ان پر عمل کرنا ضروری نہیں؟ ہاں ہاں اللہ کی قسم نہ تو ضروری قرار دیتا
ہے اور قرآن کریم ہی فرماتا ہے اور عاشق جانناز کا تقاضا ہے دلی و رمنائے مہرلی
ہی ہی ہے کہ بہترین ہوش و گوش بن کر اسی محبوب مصطفیٰ اور حاکم برحق کے ہر حکم کی تعمیل
کرنا ہے اور انہی کی شمع ہدایت کے گروا گرد پرو نہ دار رقصاں رہے اور عشق کی یہ
دلی خواہش خود رب العالمین جل و علا کے اس ارشاد پاک کے موافق ہے کہ انہی کے
اموہ حسنہ کو اپنایا جائے، ارشاد ہوتا ہے :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولٍ لِّدَّةٌ مُّؤْتِيَةً لِّكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ نَفْسٍ مِّنْ دُونِهِ
يَرْجُوا إِلَهَهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَكَرِهُوا شَرِّهٖ

(ترجمہ) اللہ کی قسم ضرور ہے واسطے تمہارے اللہ کے اس رسول
(محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) میں اموہ حسنہ (بہترین پیروی) واسطے کس
شخص کے جو اللہ اور پچھلے دن (روزی قیامت) کی امید رکھتا ہو اور اللہ
کو بہت یاد کرتا ہو، پارہ ۲۱ رکوع ۱۹

○ اور یہ وسیلہ دہم ہے۔

بہر حال ایمانداروں پر ان کا اتنا بڑا حق ہے کہ ان کے کسی فیصلہ یا فرمان
کے خلاف کسی ایماندار کا کوئی اختیار نہیں رہتا جیسے خود اللہ تعالیٰ کے فیصلہ یا فرمان
کے خلاف کوئی اختیار نہیں، خود اللہ رب العالمین ہی فرماتا ہے :



وَمَنْ كَانَ يُؤْمِرُ بِإِسْرَافٍ فَسَوْفَ يَكُونُ مُخْذًى
مَنْ يَسْكُرْ سَكْرَانًا يُغْشَىٰ عَلَيْهِ فَمِنْ ذَمِّهِمْ مَنْ قَضَىٰ
نَفْسَهُ فَعَقَدَ صَرْفًا لَّا يُنْفِثُ ۚ

ترجمہ: اور نہ کسی مومن مرد، اور نہ کسی مومن عورت کو یہ حق پہنچا ہے کہ
جب نہ درستر کا یہ رسوں کچھ حکم فرمادیں تو نہیں اپنے منہ کا پھینکا
رہے درجو حکم نہ مانے نہ اور اس کے اس رسول کا تو وہ بے شک
صاف گمراہ ہو گیا۔

○ یہ ذیل یاد رکھو ہے۔

ہاں ہاں صرف یہی نہیں کہ کچھ اختیار نہ رہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے اور شرط
یہ ہے کہ دس سے بخوشی نہ لے اور کسی قسم کی تنگی دل میں بھی محسوس نہ کرے نہ زبان
پر نہیں، قرآن کریم کا وضع صغیرہ شاد ہے :

فَلَا رِبَا وَرَيْبَ لِّرَبِّكَ يُؤْتِي مَا يَهِيمُ خَفِيًّا
يُنَزِّلُ الْمَنَّانَ فِي نَفْسِكَ وَحَرَّاجَاتٍ تَقُصُّ
يُسَبِّحُونَ سُبْحَانَ ۚ

ترجمہ: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ ایسا نذر نہ ہوں گے
جب تک کہ پس کے ہر جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم
حکم فرمادو اپنے دوستوں میں سے تنگی نہ پائیں اور دل سے جھپی طرح

سے بڑھ کر اب یہ۔۔

سے سارے یہ۔



ہیں۔
یہ دلیل دواردہم ہے۔

دلیل ۳ آتا ۱۵

مَنْ أَطَاعُوا اللَّهَ وَأَطَاعُوا الرَّسُولَ بَلَّ سَوْفَ وَتَسَاعَتْ مَا
حُجِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حِينْلُمْ وَنَاطَعُوا بَعْدُ وَمَا عَمِ
الرَّسُولِ إِلَّا السَّنْغُ الْمُبِينُ ۝ ۱۵

ترجمہ: ”تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو اس رسول کو، پھر اگر تم منہ پھیرو تو اس
رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کو جو تم پر رکھا گیا،
اور اگر اس رسول کی فرمانبرداری کرو تو ہدایت پا لو گے اور اس رسول کے
ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا۔“

نوٹ: یہ حکم کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک کا حکم مانا جائے، قرآن کریم کی بہت ہی زیادہ آیتوں
میں وارد ہوا ہے حتیٰ کہ صاف صاف فرمادیا کہ رسولوں کو بھیجا ہی اس لئے جاتا ہے کہ
ان کا حکم مانا جائے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِنُطْعَانِهِ ۝ ۱۵
ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کا حکم مانا جائے
اس کی اطاعت کی جائے تو حدیث کو غیر معتبر کرنا معاذ اللہ معاذ اللہ حکمت بشت
رسول (رسولوں کو بھیجنے کی حکمت) کا انکار ہے اور حضرت رب العالمین جس وعدہ علیٰ حق
بے سہمانی ہے۔

○ یہ دس چار دہم ہے۔

جس فرماؤں کو اس وقت پہنچے گا جب دوزخ کی سخت ترین آگ میں
ن کے چہرے تلے جھینگے اور اس ذلت اور رسوائی کے عذاب میں بڑے پشیمان
ہو کر حضورؐ کی فرزنداری کی آرزوئیں کریں گے چنانچہ اللہ رب العالمین جل و علائے
قرآن کریم میں اس سے خبردار کر دیا ہے تاکہ منکر آج سمجھ جائیں اور بے فرمانی سے
باز جائیں، فرمایا :

نَوْمٌ نَفْسٌ وَجُوهٌهُمْ فِي الْمَنَاسِقِ يَقُولُونَ يَلَيْسَتْ

أَصَعَتْ لَدَهُ وَأَصَعَتْ التَّسْوِلَةُ پ ۲۲ رکوع ۵

ترجمہ: جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے
کہتے ہوں گے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور اس حکم کا حکم مانا ہوتا۔
اور اللہ و رسول کے حکم ماننے کا تقاضا ہے کہ قرآن کی طرح حدیث پاک
کو بھی معتبر سمجھا جائے، یہ دلیل پانزدہم ہے۔

دلیل نمبر ۱۶، ۱۷

وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الرَّسُولِ مَنْ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى
وَبَشِّرْهُمُ عَشْرِينَ سَنَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ تَوَلَّوْا مَا تَوَلَّوْا بِصُلَاحٍ
خَيْرٌ مِّنْ سِتَّةَ مِائَةٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ پ ۱۲ رکوع ۱۲

ترجمہ: ”اور جو اس رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ
اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا ہو چلے ہم اسے اس کے
سے پچھوڑ دیں گے اور سے دوزخ میں داخل فرمائیں گے اور بری



جہ جگ پٹنے کی دوزخ ہے

کون نہیں جانتا کہ حدیث کا اعتبار نہ کرنا اور اپنی رائے کے پیچھے چلنا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرنا ہے اور یونہی یہ بھی واضح کہ ہر زمانہ اور ہر جگہ کے مسلمان
حدیث کی حدیثوں کا اعتبار کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا باعث نجات سمجھتے ہیں۔ حدیثوں کے
غیر معتبر بنانے والے اشخاص کا فرض ہے کہ اس آیت پاک غور سے پڑھیں اور بے
خطرناک انجام سے بچیں۔

دنیا مقام پرودہ ہے، موت آتے ہی سب کچھ کھل جاتا ہے مگر اس وقت
اُدھی کچھ نہیں کر سکتا۔ اب غور کرنا چاہیے نیز وہ لوگ بھی غور کریں جو آئے دن بل منت و
الجماعت پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت امام البوصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
دوسرے ائمہ دین کی تقلید حرام اور شرک ہے اور کہا کرتے ہیں کہ عید میلاد منا
شرک، گیارہویں منا شرک، یا رسول اللہ گناہ شرک، حضور کی خدا دادی صفت علم غیب
اور اختیار و اقتدار ماننا شرک، یہ شرک وہ شرک، بات بات پر شرک کے فتوے لگاتے
رہتے ہیں۔ یہ بھی عَنِ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ (ایمانداروں کی راہ سے جدرہ پر چلنا) میں
روئے زمین کے مسلمان صدیوں سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی چلے آئے ہیں
عید میلاد منا، اور گیارہویں کی خیرات فی سبیل اللہ سعادت سمجھتے ہیں اور حضور کی خدا داد
شانوں کا ماننا ان کے نزدیک شک کیل ایمان ہے اور سچی محبت کا تقاضا ہے جو جذباتی
نہیں بلکہ معنی و حقیقت ہے۔

یہ امر واقع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ جہاں اور شان شوکت
ملاحظہ ہو نقطہ ترقی در ترقی ہی کر رہے ہیں، قرآن کریم کی شہادت ہے۔ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ
لِّكَ مِنَ الْأُولَىٰ (آیت ع ۱۸) اور وہ کبھی آپ کے لئے بہتر ہے۔

تو جو کہ ضرور کیا ہو سکتا ہے کہ حضور کی خدا واد صفات یا حکومت میں فرق یا کمال
 ورت کی علت کسی بعد زمانہ میں لازم نہ رہے۔ یہ برگزیدہ نہیں ہو سکتا تھا کہ
 سرور پر ختم نبوت کا چمکا ہوا تاج یہ بتا رہا ہے کہ قیامت کے دن تک انہی کا دور دورہ
 درستی کا حکم جاری ہے، ان کا باغی اللہ رب العالمین کا باغی ہے لہذا انہیں ہر گز
 ان کے احکام، قوانین و بیانات جن کا نام حدیث ہے، اب یا آئندہ کسی زمانہ میں قابل
 اعتبار نہ رہیں تو ردِ مذہب کی طرح واضح ہوا کہ جس طرح حضور کے زمانہ میں حدیث
 قابلِ مبالغہ تھی اسی طرح آج بھی قابلِ اعتبار ہے اور قیامت تک قابلِ اعتبار ہی
 رہے گی۔

○ یہ سترہویں دلیل ہے۔

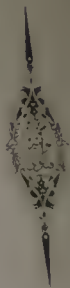
دلیل نمبر ۳۵

قرنِ کریم پارہ ۲۴ رکوع میں ہے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَىٰ أَنفِهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ
 دَعَاَهُ نِسْءُ فِي نَحْمِهِمْ مَّوْئِي لِلْكَافِرِينَ ۚ وَالَّذِي جَاءَ
 بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

ترجمہ: "اُوں سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر چھوٹ باندھے اور سچ کو
 جھٹلے۔ جب اس کے پاس سے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں
 اور وہ جو سچ سے کہہ کر تشریف لائے اور وہ جہنموں نے ان کی تصدیق
 دینی پر سب سے گار دیں۔"

لکے کہ تشریف لائے وہی شخصیت جس کا ذکر نیتوں میں ہے



کام صدق بلا شک و شبہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھیں کہ کتنی بڑی وضاحت سے بتا رہی ہے کہ کچھ کو جھٹک دے سبوں سے بڑھ کر غلامی اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے ورنہ دوسری آیت فزواتی ب کہ کچھ کے لئے نفس میں پرہیز گاریں اور پرہیز گار جنتی ہیں تو روز روشن صریح وضع ہو کہ قرآن کریم کی صریح حدیث پاک کا ماننا بھی ضروری ہے کہ دونوں میں محبوب حق کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچ میں کہ وہ سچے نبی کچھ ہی لائے ہیں۔ ان کی ایک ایک بات صدق کے بلند ترین مینار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی تعداد پیشینگوئیوں جن کا حضور گاتار ہوتا آ رہا ہے اور قیامت کے بعد ابد آباد تک ہوتا چاہے جانے گا کہ ایک کبھی صدق کی زبردست دلیل ہے اور وہ اس کثرت سے ہیں کہ سب کا جمع کرنا ممکن نہیں لہذا ان میں سے صرف چند اور وہ بھی وہ جو حدیث کی مشہور کتابوں بخاری و مسلم وغیرہ کے زماۃ تصنیف سے بلاشبہ بعد میں ظاہر ہوئیں، ذکر کی باقی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۱

صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۲ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹ میں حضرت ابوہریرہؓ ہے

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْفُونَ لَنَا

حَتَّى نَحْضُرَ حَمَلًا مِنْ أَصْحَابِ الْحِجَابِ نَضِصُحِي أَضْرَارَ زَيْبِ مَضْرِي

(ترجمہ) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے قہر سے

نہیں مجاز سے ایک ایسی آگ نکلے گی جو ابھرے میں ورنہ گردن

روشن کرے گی؟

اس حدیث پاک کے مطابق وہ زبردست آگ جو دے رہی ہے

مذہبہ محمد کے بن دہر سے پہلے حجاز مقدس میں مدینہ منورہ کی شہر قی جان بصرہ
کی مشہور زمین سے بادل کی طرح گرجتی ہوئی نکلی مسجد مدینہ کی مقدار پر پھر اس سے آگ کا
دو کی جلدی ہو جس کا حوالہ لہائی ۲۰ میل، عرض (چوڑائی) ۴۰ میل، عمق اگر لائی
دو کی کے ڈیڑھ قد کے برابر، بادل کی گرج اور دریا کے جوش میں رواں دواں تھی۔
یوں دکھائی دیتی تھی کہ بک بہت بڑا شہر ہے جس کی شہر سپاہ دیوار سے

ہر طرف سے غاصہ کیا ہوا ہے اور اس میں بڑے بڑے برج اور مینار ہیں اس
کے شرارے بڑے مکانوں کے برابر تھے، پتھروں اور پہاڑوں کو سیکے کی طرح
پتھر ہی تھی اور جگہ جگہ رکھتی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس سے سیاہ اور صاف نہریں
نکل رہی ہیں پتھر کچھل کر سرخ ہو جاتے تھے اور یہ نہایت ہی تعجب خیز چیز ہے
کہ وہ آگ جہاں دیکھی آگ کے بالکل برعکس تھی کہ وہ پتھروں کو خوب جلا رہی تھی
مگر درخت اور خشک دھڑکڑی اس سے محفوظ تھے۔

پہلے پہلے تو اہل مدینہ بہت ہی زیادہ پریشان ہوئے اور سخت ترین خوف
خطرہ کا احساس کرتے ہوئے۔ تو یہ واستغفار میں مشغول ہو گئے اور مسجد پاک میں اہل
سدا کے جمع ہوئے اور سچی جائے بناؤ۔ وہ ضلہ اقدس کے ارد گرد تمام امراء، رؤساء اور
ذات شہ و حرمتی کہ خواتین اور بچے بھی جمع ہو گئے اور شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہ صلی
میدہ وسلم کی بارگاہ یکس پناہ میں پناہ گزین اور فریادی و طالب شفاعت ہوئے تو حضرت رب
عالمین نے اپنے حبیب پاک سے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس آگ کا رخ جانب شمال
پھیر دیا اور پیادے محبوب کے اعزاز و تمیاز کا جلوہ دکھایا۔ حرارت نہایت ہی سخت تھی اور
ہوجو یکہ۔ مدینہ پاک کے حرم شریف کے نزدیک پہنچ گئی مگر معجزانہ طور پر مدینہ میں اس طرح
اللہ کی عسکری ہو رہی تھی۔

ہاں مؤرخین نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے نکلنے اور مدھنے سے تباہ گرد و نوا
 ہوا کہ آسمان پر موٹے بادل کی طرح چھا گیا اور آفتاب و مانتاب کی منیا پانیاں بالکل
 مہر چھپ گئیں اور گریز بن جیسی حالت دور دور تک نمایاں ہوئی حتیٰ کہ دُشمن میں اس کے
 اثرات دیکھے گئے مگر اس آگ کی روشنی کا یہ عالم تھا کہ فضا جگمگا رہی تھی۔ مدینہ منیبہ
 کے لوگ رات کو آفتاب جیسی روشنی میں کام کیا کرتے تھے حتیٰ کہ خواتین اپنے بکڑوں
 پر رات کو موت کا ٹکڑی تھیں۔

اس آگ کی روشنی مکہ مکرمہ سے بھی دیکھی گئی اور بصری کے پہرے سے
 روشن ہو گئے اور بصرے میں اونٹوں کی گردنوں کو بھی حسب تصریح حدیث پاک اس
 آگ نے روشن کر دیا حالانکہ بصری دُشمن کے قریب اور مدینہ منیبہ سے کافی دور ہے
 اور "تیمار" احمد مدینہ طیبہ سے بصری کے مانند بہت دور ہے۔ میں اس آگ کی روشنی
 سے رات کو کتا بھی لکھی گئیں۔

مؤرخین کہتے ہیں کہ وہ آگ پتھروں کو جلاتی ہوئی جب مدینہ منیبہ
 اور ارد گرد کی پہیلی ہوئی مخصوص اراضی کا مخصوص حصہ ان کی حد پر آئی۔ دریکٹ پتھر کے نصف
 حرم میں تھا اور نصف باہر اسلئے آیا تو آگ نے اس پتھر کے بیرونی حصہ کو حسب دستور
 مبادیا مگر اندرونی حصہ بالکل محفوظ رہا اور آگ بجھ گئی۔ یہ بھی حضور کا ایک عجیب و
 تواریخ بڑے دُشمن سے بیان کرتی ہیں کہ اس آگ کے ظاہر ہونے سے

پہلے مدینہ پاک میں کئی دنوں تک زلزلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اوں دن تو بڑے خفیف
 سے جھٹکے محسوس ہوئے مگر ۳۳ جمادی الاخریٰ ۱۱۸۸ کے دن بڑے سخت زلزلے شروع
 ہو گئے اور ماہ کی رات تو ایسا سخت زلزلہ آیا کہ لوگ ڈر گئے اور دن دہل گئے۔
 اور دیں بٹنے لگیں زمین دھترک رہی تھی وینوں سے سخت گرجیں آ رہی تھیں پھر

یہ نہ رہے جمعہ کے دن تک بار بار اتے رہتے تھے کہ ایک دن میں چودہ جمعہ
ہیں کہ ہر روز تہذیب و تمدن کے دن زمین بھٹی اور آگ لگی وہ غلطی کہ مگر ہند
سی بہت تک حالت پر جو قبل زمین اور انھیں سے بیان ہوئی ۲۷ رجسٹر
۲۵۷۷ تو رکے دن تک پورے باون روز قائم رہی پھر کچھ گئی مگر لکھتے ہیں کہ
دنوں کے بعد پھر ہر ہفتی نور زمین کہتے ہیں کہ اس آگ کا یہ سلسلہ یعنی کبھی بند ہوا
اور کبھی نمودار ہو جاتا ہے۔ وہ تک جاری رہا۔

جب اس آگ نے پہاڑوں اور پتھروں کو سکھ کی طرح گچھا گچھا کر ہمایہ
دوئی شفا کے درمیان ایک زبردست بند سید سکندری کی طرح کھڑا ہو گیا۔ اس بند
سے بہت ہی بڑا فائدہ ہوا کہ اس طرف سے عربی فتنہ اور مفسد جو اگر ہمیشہ
تنگ کیا کرتے تھے۔ ان کا راستہ بند ہو گیا اور اس مدینہ کے شہر سے محفوظ ہو گئے
یہ مضمون فتح سباری ص ۲۷، عمدۃ المفاریج ج ۱ ص ۳۶، اثروہ
ص ۷۷، ص ۷۸، جذب القلوب ص ۱۲۷، مرقۃ الزمان تاریخ فی ص ۱۳۱ تا ۱۳۳
تاریخ خلفاء ص ۳۰، وفاء الوفاء (تاریخ مدینہ منورہ) ج ۱ ص ۱۰۶ تا ۱۰۹ وغیرہ
سے ماخوذ ہے۔

وفاؤں اور مدینہ منورہ کی مناسبت ہی مستند تاریخ ب سبع مصر ص ۷۷
میں فرمایا

وَنَحْنُ مِنْ ذِكْرِ هِدِهِ لَتَرْبَعُونَ فِي حَرْطِهِ وَحَتَّى
عَمْدٍ سَرَّ وَحَطَّهَا سَكَنُ عَن قَضِيهِ
وَسَحْنُ عَنَّا لَنُحْضِضَ بِسَرْجِهَا النَّبَا وَكَلَامُ

ترجمہ جس مورخ نے بھی اس آگ کا ذکر کیا اس نے اپنا کام اچھا



ختر کیا کہ اس آگ کے عجبات ورامس کی عظمت سے راستہ اس
 اور تیس ٹھک باتیں ورامس کی شریعت است مدد رس و
 کو مدت حد کر سکیں

اور یہ حدیث بخاری تو مگر یہ وہ بھی بکثرت باتیں بہت ہیں
 اس پیشین گوئی کا بکثرت زلزلوں، گرتوں، گونجوں، وغیرہ بدست فی حدیث
 کے ساتھ یہ واضح ظہور مخالفین کی دین و دوزی کے فرقہ فتنے

بخاری و مسلم تیسری صدی کے وسط میں لکھی گئی ہیں اور یہ خود اس وقت
 کے وسط میں ہوا۔ کیا اب بھی کسی کو یہ کہنے کی جرات ہو سکتی ہے کہ حدیثیں ثقیل و
 کی پیداوار ہیں؟ والعیاذ باللہ۔ پھر اہل مدینہ اور شام و عراق و مصر و ہند و
 مدینہ و مسلم کی خدمت میں بہ اتفاق پناہ و صلہ کرنا و شفاعت طلب کرنا، جہاں کچھ مہمانی
 کا نمایاں طور پر مرتب ہو جانا، نصف صاف بتا رہے کہ مکرور و مکرر مدینہ و
 باقاعدہ زندہ ہیں اور اپنی مسکن کی نصرت و مدد و فرائض میں یہ حدیثیں پرکھ کر جاننا
 جس پتھر کو جلا رہی تھی، اس کے حر و ملے سمجھ کر نہ جاننا پتھر تیز حرارت کے
 ہو تو اہل مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر کہیں، اور کسی طرح کے دھوکے سے بچ کر کوئی شخص
 کر رہے ہیں کہ حضرت رب عالمیں اس حدیث سے بیہوش یا کسی حد تک مدد و
 کے جاہ و جلال اور خود و نون کا کسے زبردست مددات کے ساتھ خدا و فرما رہے ہیں
 وہ اظہار بھی یوں نہیں کہ صرف، مٹی حور پر تو مگر و برے نین، و تک ہوتا ہے جس کے
 زبردست اثرات متعلقہ رشتہ و ویرانگی کی باتوں میں جبری وضاحت سے ثابت ہیں
 اس عظیم نشان آگ کے فوٹو سٹاچ کا مختصر بیان قضا کرتے ہیں کہ اس
 ہر غرض سے نقل ضخیم کتاب لکھی جائے مگر بطور تنبیہ میں سعادت کے لئے یہی کافی۔



پیشینگوئی نمبر ۲

سیح بخاری ج ۲ ص ۴۱۰ مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وغیرہ کتب حدیث میں حدیث
پاک ہے کہ مسلمان قیام قیامت سے پہلے پہلے ترک قوم سے جہاد کریں گے اور
پھر اس قوم کا مدیہ بھی بیان فرمایا۔ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ہریرہ ہیں۔ یہ
پیشینگوئی بھی ساتویں صدی ہجری میں پوری ہوئی۔ بعد ازاں ترک اسلام کے خلاف جنگیں
ہوئیں گے اور پھر کئی اور قوموں سے جہاد کی پیشینگوئیاں احادیث کثیرہ میں ہیں جن سے
کافی پوری ہو چکی ہیں اور کئی پوری ہونے والی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر

پیشینگوئی اس آیت پاک کے متعلق ہے وَاعِدُوا اللَّهَ مَا اسَاقِعُكُمْ
مِنْ خُوْءٍ وَ مَنْ يَبْغِ الْخُلُوعَ لِحَيْلٍ سُرْهُبُوْنَ بِمِ عَدُوِّ اللَّهِ وَ عَدُوِّكُمْ وَ
اَحْرَبِيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَ مَا تَشْفِقُوْا مِنْ
سَخِيْخٍ فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ يَوْفِ الْبَيْكُمُ وَاَنْتُمْ لَا تَظْلَمُوْنَ ۝ ۱۷

• ترجمہ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جنگ بھڑے
باندھ سکو کہ ان سے کچھ دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن ہیں اور
تمہارے دشمن میں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں جنہیں
تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے

تہیں پر ادیا جائے گا اور کسی طرح گھاسے میں نہ رہو گے۔

قرآن کریم قیامت تک کے لئے ہادی و رہبر ہے، جسے بھی سلامت و قیامت تک ہونے والے ہیں سب کے دلوں میں اپنے اپنے زمانے میں قیامت کے تیار رکھنے سے دھاک بٹھانا لازم ہے۔ اس قوت کی تفسیر محبوبِ بندہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار خبردار کرتے ہوئے لفظ 'رمی' کے ساتھ فرمائی چنانچہ صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۰ پختہ ابن عامر کی روایت میں ہے **لَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّخْمِيَّةَ اَلَا رَمِيَتْ لِرُخْمِ لَوْنِ الْقُوَّةِ الرَّخْمِيَّةِ** (ترجمہ) خبردار یہ قوت (جس کا آیت پاک میں ذکر ہے) رمی ہی ہے خبردار یہ قوت رمی ہی ہے۔

رمی عربی لفظ ہے اس کا معنی ہے پھینکنا، اس وقت سے قیامت تک جو چیز بھی بطور اوزار جنگ میں استعمال کے قابل ہے اور پھینکی جاتی ہے۔ قیامت میں چیزوں پر یہ لفظ رمی جاوی اور شامل ہے۔ لغت عرب میں رمی تیر کے ساتھ بنی خاص نہیں قرآن کریم میں ہے **مَا سَأَلَ مَيِّتٌ اِذْ رَمِيَتْ وَلٰكِنْ سَأَلَ عَمَلًا لِّمَكَرٍ قَدْ رَمِيَ فِيهِ** (ترجمہ) پھینکا تھا بلکہ مٹی اور سنگ گریزے پھینکے تھے تو روزِ روشن کی طرح روشن ہو کر رمی عام ہے پھینکے کو عربی میں رمی کہا جاتا ہے اور واقعی اس زمانے سے آج تک رمی اوزار جنگ میں نمایاں رہی ہے۔ اس وقت تو تیر و تلوار، نیزے عموماً استعمال ہوتے تھے تو رکی حیثیت بھی بڑی نمایاں تھی ستنے کہ ہمارے پیارے رسولِ مقبول کا ایک نام صاحبِ سیف بھی ہے مگر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا، رمی زیادہ اہمیت پکڑتی گئی اور آج تو ہے ہی رمی پر دار و مدار، نیزے یا تلوار کا استعمال تو ملکی جنگوں میں نام کو بھی نہیں رہا۔

وہی مارت تیر کی رہی ہو یا لفظ کی (ایک قسم کا تیل ہے جسے
جس کے دل میں لگے گا فی جاتی تھی انہیں سے پتھر پھینکے جائیں یا ہنڈوقے
دیاں، انہوں سے گوسے برساتے جائیں یا برین گنوں سے حملہ کیا جائے سمجھتی رہتی
ہی رہیں یہ بونی جہان سے عام ہو یا ایڈیم ہا میڈر و جن یا اس سے بھی کوئی توانا تریم
سب پرئی پچی تپ میزوں سے رہی ہو یا تار پیڈ و یا وبائی امراض کے جراثیم پھینکے جائیں
یونی پھینکے گا اور از بویا نیا یا کیا جائے سب پر لفظ رومی بلا تاویل سچا رہا ہے۔

یہ ہے ہمارے پیارے محبوب کی ہمہ دانی اور جامع البیان کی کہ ایک ہی لفظ
رہی میں وہ سب کچھ جمع فرما دیا جو ہر زمانے میں اس زمانے کے اہم وزراءوں پر سچا رہا ہے
قرآن جائیں اس پیارے کے سامنے زمین و زمان کی وسعتیں اور مکین و مکات کی سمتیں
سب سمی ہوئی ہیں ماضی و حال و استقبال مختلفہ ممالک بحر و بر، عرش و فرش سب کے
سب ہمیش نظر ہیں، اقوام کی کیا، سب عالمین کے حاضر و ناظر ہیں کہ وہ تو ہیں ہی وہ جن کے
متعلق نہ کارب جربت العالمین ہے، فرماتا ہے :

وَمَا زِلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

وہ دق تو ہیں جن کو فرمایا :

سَيُرِيكَ شَاهِدًا قَاطِعًا مِّنْ ذِيكَ

ہاں ہاں اللہ کی قسم وہی ہیں جن کی شان میں آیا :

لَيَكُونَنَّ لِّلْعَالَمِينَ مَذِيْرًا

لہذا جب کہ آیت ۲۰ ترجمہ اور جسے تیسری ترجمہ مارت مارت جہان کے لئے۔

تہا ہزب تین ۲۰ ترجمہ سے جب کہ جسے تیسری ترجمہ تیسری ترجمہ مارت مارت جہان کے لئے اور درستی
تہا ہزب تین ۲۰ ترجمہ سے جب کہ جسے تیسری ترجمہ تیسری ترجمہ مارت مارت جہان کے لئے اور درستی



یہ ہے نہ رسول، استاد کل، ہادی سب کی کوئی بات بھی غلط نہیں ہو سکتی دسویں پانچ سو

پیشگوئی نمبر ۲ تا ۸

مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۱، ۲۰۲ میں امام سیوطی کی اس تقریب ۲۵۰ شعب لایان امام
 کتاب حدیث سے بروایت حضرت سلمان فارسی صحابی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے شعبان کے پچھلے دن میں ہمیں وعظ کیا فرمایا اسے لوگوں کو ضرورت ہمارے نزدیک
 ایک ایسا مہینہ جو عظمت والا ہے، ایسا مہینہ جو برکت والا ہے، ایسا مہینہ کہ اس میں
 ایک ایسی رات (شب قدر) ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے، ایسا مہینہ کہ اللہ نے اس کے
 روزے کو فرض کیا اور اس کی رات کے قیام (تراویح) کو سنت کیا، جو شخص اس مہینہ میں
 اللہ کی نزدیکی طلب کرے کسی غفلت کے ساتھ یہی انفضی عبادت مالی ہو یا بدنی ہے تو وہ
 ثواب کے لحاظ سے اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی فرض ادا کیا ہو کسی اور مہینے میں اور
 جس نے اس مہینے میں کوئی فرض انماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ادا کیا تو وہ روزے کے ثواب کے
 اس شخص کی طرح ہے جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرض ادا کئے ہوں اور وہ نمبر کا مہینہ
 حالانکہ ممبر کا ثواب جنت ہے اور وہ (فقیروں اور غریبوں کی غمخواری کا مہینہ ہے اور
 یہ مہینہ ہے کہ اس میں رزق زیادہ کیا جاتا ہے، جو اس میں روزہ دار کا روزہ فضا
 کرانے ہوتی ہے واسطے اس کے بخشش اس کے گناہوں کی اور آزادی آگ (روزہ) رخ
 سے اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس روزہ دار کو ملے گا
 بغیر اس کے کہ اس کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی یا رسول اللہ! جبار

رزق سے ماہرین تین ٹھہراتے ہیں نسباً، جدِ حیات سے پہلے وہ غلام ہیں
 عمدہ ہو جاتا ہے ورنہ بے وسعت، قوتِ قہر، کریم اور دوسری مہار سے بھی
 دوسرے مہینوں سے زیادہ کیا کرتے ہیں جو حق و رزق میں رزق حقیقت
 ہے جی وہی جوانان کے اپنے کام ان جہان میں سے یا کف میں اور وہاں جو
 دوسرے کے کام آتے وہ دوسرے کا رزق ہے چنانچہ حدیث پاک میں آیا کہ بندہ
 کتب میرا مال میرا مال حالانکہ بے شک وہ چیزیں جو اس کے مال سے ملتی ہیں
 تین ہیں جو کھالیا تو فنا کر دیا، پہن لیا تو پرانا کر دیا، دے دیا تو خیر کیا
 اور جوان تین چیزوں کے مال وہ ہے تو وہ جانتے و مانتے اور تلوں کے مال

چھڑنے والا ہے مشکوٰۃ ص ۶۴۰

بہر حال یہ پانچ پیشینگوئیاں وہ ہیں کہ ہر سال ہر ماورِ مضاں مبارک
میں ہماری ظاہرین سنگھوں کے سامنے قیام بہ بیتاب کی طرح تباہ و غمیں
موتی میں تو معلوم ہوا کہ حضور بر و خضر کے علیہ وسلم بھی ہیں اور جو کچھ حضور نے فرمایا
وہ سچ ہی سچ ہے کہ ہماری تکلیفیں جن میں نہایت کے ضمن میں دیکھ سکتی ہیں وہ سب کے
سب صحیح پاری ہیں تو خدا بہ ہر اور جو کہ ہماری تکلیفیں ان کے دیکھنے سے عاجز ہیں وہ
بھی صحیح نہیں اور نہ سب کے سب کو بھی جی تو خدا نے کہنے دیکھے مانا جت حضرت
رب العالمین جل و علا مانے و ستائے و زکروں سے بچائے

پیشینوی نمبر ۱۰۹

ترجمہ: چار ماہ وغیرہ میں حضرت عمر بن محمد بن حمید کی روایت میں
صَفَرِ بَعْدِ اَوَّلِ شَعْبَانَ مَذْكُور ہے جس سے بڑی وضاحت سے ثابت کہ

خزئی رہا میں گائے والی عورتیں اور گائے کے مزامیر بڑے وغیر ظاہر ہو جائیں گے
 بمترہی نے جو ان حدیثوں کے راوی ہیں، مسند میں وفات پائی حالانکہ
 ان کا بھڑوہ ظہور اس چودھویں صدی میں ہو رہا ہے، گانا بجانا و بائی شکل اختیار کر گیا۔

سینہ بکثرت پھیل گئے ہیں اور ریکارڈ عام ہو گئے ہیں، ریڈیو کی بہتات ہے، ٹیلیوژن چلا گیا
 جن سے گائے والی عورتوں کا ظہور ہو رہا ہے اور مزامیر بھی ظاہر ہو رہے ہیں، چلتی ٹرینوں اور
 لاریوں، بکسائیوں، تانگوں کی سواریاں ریڈیو سنتی جا رہی ہیں، عام راہ گیر بھی سنتے جا رہے ہیں
 ریڈیو و ٹیلیوژن کی بے پروگی پر تو کوئی پردہ ہے ہی نہیں۔

بہر حال گائے والیوں کا خضوع اور مزامیر کا ظہور حسب تصریح حدیث سامنے
 آچکا ہے۔ یہ دونوں پیشینگوئیاں صحیح طور پر سچی ہو چکی ہیں، اب اس پر مرتب ہونیوالے
 بڑے خطرناک نتائج سے بے فکر رہنا دانا کا کام نہیں۔

پوری حدیث پاک سنئے :

رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالًا فِي هَذِيذٍ وَالْأَمْعَةِ خَصْفٌ وَمَسْمُومٌ
 فَخَصَفَ قَالًا رَحِمَهُ ثُمَّ سَلَّمَ يَأْتِي سَوَّلَ اللَّهُ وَمَتَّى ذَلِكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ
 لِقَبَائِلُ الْعَرَفِ وَشَرِيَّتِ الْحُمُودُ۔

ترجمہ: ایک سال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں خف (زمین میں دھنسا دینا)
 اور مس مسموم (بگاڑ دینا) و قذف (قوت سے پھینکنا) ہو گا، تو ایک سمان نے عرض کی یا رسول اللہ
 ایک ہو گا؟ فرمایا جب گائے والی عورتیں اور مزامیر لگنے کے اور اظہار ہو جائیں گے اور شرارتیں
 اس معنوں کی حدیثیں بہت تھیں جن میں اور بھی بہت سی چیزوں کا اضافہ ہے، اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے
 خف مسموم، قذف ہو گئے جب گائے والی عورتیں اور مزامیر ظاہر ہو جائیں گے اور شرارتیں لگیں اور

نہ تو چیزیں تو مت پہلی جا رہی ہیں گراہ کی ترقی پر ہیں گمان کی عورتوں اور بیکڑھوں کی عورتوں پر ہوتی ہے۔
اب ان چیزوں پر مرتب ہونے والے مذہب خف و سف و قذاف کا سخت ترین خضر ہے۔

خف کا معنی ہے زمین میں دفن جانا یا دفن سارے دنیا جو زلزلوں کے سبب
زمین کے پھٹ جانے سے واقع ہو سکتا ہے جیسا کہ بعض ملکوں میں سنا گیا ہے اور
یہی ہو سکتا ہے کہ انسان یونہی زمین میں دبا دیا جائے قادرین کی حرمت بمعنی یہی
مسح کا لغوی معنی ہے اچھی صورت بگاڑ کر بری بنا دینا جو اس جگہ کے کافی

زخموں پر سچا آ رہا ہے کہ مردانہ شکل جو مرد کے لئے اچھی ہے بگاڑ کر زنہ شکل خستہ
کر رہے ہیں اور یونہی وہ عورتیں جو مردانہ شکل بنا رہی ہیں اور جنس کی تبدیلی بھی کافی
دفع پذیر ہو چکی ہے جو لغوی مسح کی حامل ہے البتہ کنز العمال کی حدیث مرفوعہ سے
ثابت کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم جو کلمہ گو تو ہوگی مگر گمانے کے بجائے دغہ اور
گلانے والی عورتوں کے اختیار کرنے اور مشربوں کے پینے کے باعث بندہ منفر
بنادی جائے گی اور یہی شکل ظاہر ہے۔

قذف کا لغوی معنی ہے زور سے پھینکنا (نہلیہ مجمع البحار) اور چونکہ یہ قذف
بلو بسزا لگنا پر مرتب ہونا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی ایسا پھینکنا ہوگا جو باعث برکت و
روائی بنے خواہ آسمان سے پتھر برسائے جائیں یا مبارکی کی جائے۔ لگ برساتی جاکوئی آؤ
ظہار کی چیز زور سے پھینک کر ہلاک کیا جائے۔ بہر حال قذف رمی کی طرح عام ہے اور پتھر
پھینکنے کے ساتھ خاص نہیں، قرآن کریم میں ہے بُدَّحُونَ رِمًا كُنَّ جَابِبِ
کوشیافانوں پر آسمان کی ہر سمت سے شہب ناریہ پھینکے جاتے ہیں۔

بل کر کی کس طرح یہ قذف بھی بہت پانہوار ہے۔ ابھی زمانہ قریب نہیں
 خوب بہار کی ہو چکی۔ دین دوسرے ملکوں میں بھی تشہیر کی جوری ہے۔ تشہیر قذف
 کا سناں تو یہی ہے تو واضح ہو کہ یہ پیشینگوئی کہ ایسا ہو تو قذف ہوگا، بھی صاف سچ
 فہم ہو چکی ہے تو گے گیارہوں نمبر دیا جائے اور دوسری دوسراؤں کا نظم بھی منفرید
 ہی پانہوار ہے۔

پیشینگوئی نمبر ۱۲

کمزور حال چہ اس ۷۸ میں مستدرک حاکم، متوفی ۱۱۰۵ھ اور منہامادامہ
 متوفی ۱۱۲۵ھ سے علامات قیامت کی حدیث میں ہے وضو۔ لفہم اور توکان
 اور منہامادامہ کے علم و ابنِ قلب کی حدیث میں ہے ویکثر لفہم (اور زیادہ ہر جانے
 قمر آج یہ دونوں چیزیں جنی قلم کا ظہور اور کثرت اپنے عروج پر ہے۔ رنگ برنگے خلیق
 کے قلم بار در بار ظاہر ہو چکے ہیں اور کئی عوام الناس جو لکھنے سے بھی عاری ہیں، جیموں میں
 قلم رکھتے ہیں، در کثرت ایسے قلم بھی ہیں جو کئی کئی قلمیں اپنے پاس رکھا کرتے ہیں، اور قلم کا
 قلم یوں بھی بکثرت ہے کہ کاتب ایک کاپی لکھ دیتا ہے جو پریس میں چھپ کر ایک سے بڑا
 بن جاتی ہے اور کثرت سے ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس پیشینگوئی
 کا حق مختلف قسم کے مطالع سے بھی ہے یہ عالِمِ قلم کا کام ہے نہ وجوہ انجاء دے رہے ہیں اور
 کثرت سے ظہور یہی جو مفاد و نتائج کے خلاف قلم ہی ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۱۳

کہا کہ اس ۷۹ میں کثرت حدیث و حدیث و حدیث

مختلفہ ترسفلوٹ و مختلفہ دوسرے
 برحقہ و رحمتی سببیں، ترجمہ نہیں قارئین قیامت حتیٰ ما بین میں یہاں
 ہو جائے وہ تو اہل مختلف ہو جائیں گے اور ایک ہاں ہاں سے جہاں یہ ایک ایک
 ہو جائیں گے۔

آج یہ پیشینگوئی حقیقت بن کر سامنے آگئی ہے کہ ایک ملک سے ہندو سے جہک
 یہ شہر کے، صرف ایک شہر ہی نہیں بلکہ ایک ایک محمد اور ایک ایک کو اور ایک ایک
 ہندو کے وہ ایک ایک ہی گھر کے ایک دوسرے سے، نوں نہیں، دن کوئی، تہی نہیں؟
 ان کے حوال میں بھی پکڑی نہیں اور مخالفت کو خلاف بھی نہ ہو دیکھتے حقیقی جہاں ہیں
 ایک دیہوں کے پیر و کار بن چکے ہیں۔

پیشینگوئی نمبر ۱۲

مشکوٰۃ ص ۴۶۴ و ۴۶۵ میں بحوالہ ابوداؤد و ترمذی جو میری صدی میں
 لکھی گئی ہیں احسنرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: **وَجَعَلَ السَّيْفَ فِي قَمِيحِي نَضْرِبُ قَوْمًا مِّنْهُمْ** جو میری امت
 ترجمہ جب میری امت میں تلوار رکھی گئی (خاندان جنگی شروع ہوئی) تو اس سے قیامت تک
 خون نہیں جائے گی یعنی قیامت تک امت میں خاندان جنگیں ہوتی رہیں گی پانچ زمین و
 روں، بوج اور پند گواہ ہیں کہ جب بائیں و برہمنی شہریوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ
 عنہ کے خاندان جنگی کی فہم، کبھی تو اس وقت سے کہ ایک ایک خاندان جنگی

ہو چکی ہیں۔ یہی سبقتہ ہندوستان کی سرزمین پر کافی خانہ جنگیاں ہوئیں یہی خانہ جنگیاں
 ہی ہیں جس کے باعث اسلامی فتوحات کا تیز دھار پھیر گیا، یہی خود کشی ہے جس کے باعث
 بنو امیہ کا ستارہ ڈوب گیا اور بعد از بنی عباس کا آفتاب غروب ہو گیا یہی حرب و ضرب
 ہیں جن سے فرنگی چمچہ ہندوستان پر لہرایا۔ یہی آویزشیں ہیں جن سے یہودی ریاست کو زیادہ
 رکھی گئی یہی بھوت افغانستان کی حکمران ٹولی کے سر پر سوار ہے کہ پاکستان کی ترقیوں سے
 پریشان ہیں، یہی پریشان دہلی کا ٹر ہے کہ آج سے تقریباً ہزار سال پہلے کی یادگار سومات
 کا وہ تاریخی دروازہ جو سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ ہندوستان سے بطور نشان لائے تھے
 آج سادہ روئے دبی دروازہ بطور تحفہ دوبارہ ہندوستان پہنچا کر سومات میں بحال کر دیا ہے۔
 اندہ سدرم دشمنی سے پناہ دے۔

پیشگوئی نمبر ۱۶

کسی حدیث مندرجہ بالا میں یہ بھی ہے وَإِنَّهُ سَيَكُونُ كَذَّابُونَ
 سَيَكُونُ كَذَّابُونَ سَيَكُونُ كَذَّابُونَ سَيَكُونُ كَذَّابُونَ
 زامنی بعد ہی ترجمہ اور بے شک قریب ہے کہ ہوں گے تیس بڑے جھوٹے، ان کا
 بریک کئے گا کہ وہ نہ کا نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے پیچھے کوئی نبی نہیں

سہ و ب سی خانہ جنگی سے پاکستان کا نصف ٹٹ گیا اور بقی ماندہ بھی غفلت میں گھرا ہوا ہے

اسی مضمون کی حدیثیں بخاری و مسلم وغیرہ مکتبہ مدیث میں بکثرت ہیں یہ
 دونوں پیشگوئیاں کہ امت میں نبوت کے جھوٹے مدعی ہوں گے اور حضور کے پیچھے نہ
 جی نہیں آج تک برابر ظاہر ہو رہی ہیں، کتنے ہی جھوٹے نبوت کا دعوے کر چکا میں جھوٹے
 سابقہ پنجاب میں بھی ایسے دعوے کئے گئے اور یہ حقیقت بھی آفتاب و مہتاب سے زیادہ
 چمک رہی ہے کہ واقعی حضور کے پیچھے کوئی نبی نہیں، ہاں اس حدیث پاک سے یہ بھی
 واضح ہو گیا کہ خاتم النبیین کا یہی معنی ہے کہ آخری بعثت دینی میرے پیچھے کوئی نبی نہیں
 اس حدیث پاک میں نہیں فرمایا گیا کہ تیس سے زیادہ نہیں ہوں گے تو لاف
 زائد کی نفی ہرگز ہرگز نہیں، پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کدہوں ستائسوں میں فرمایا جس کے
 معنی میں جھوٹے تیس بلکہ فرمایا کدہوں ستائسوں جس کا معنی ہے بڑے جھوٹے تیس و بخاری
 مسلم وغیرہ کی روایت میں دجالوں کا اضافہ بھی ہے کہ وہ بڑے جھوٹے، بڑے فریبی طمع سانہ
 ہوں گے۔ دجال و کذاب مبالغہ کے صیغے ہیں، یہ ان جھوٹوں پر صادق ہیں جو بڑے
 جھوٹے اور بڑے فریبی ملمع ساز ہوں اور ہر ایک مدعی نبوت پر صادق نہیں کہ کئی پیارے
 و صرف ایک دو مرتبہ ہی یہ جھوٹا دعوے کر سکے اور زیادہ دیر تک زیادہ جھوٹ نہ بک سکے
 اور یونہی کئی بالکل کم عقل تھے یا ہوشیار نہیں تھے تو فریب نہ دے سکے یا کسی ایک دھوکہ
 فریب یا ہموگر کسی جماعت کثیر کو فریب نہ دے سکے تو وہ وہاں کیسے بنے؟

بہر حال یہ مخفی نہیں کہ کذاب و دجال وہ ہیں جن کے جھوٹ اور فریب بڑا وسیع ہو
 جو طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اپنے دشمن کی پوری پوری سرگرمی سے تبلیغ کریں و بڑے بڑے
 چست و چالاک مدعیان علم و عقل کو بھی اپنے دام تزویر میں پھنسا لیں و العیاذ باللہ
 حضور نے نہ ختم لیسینین اور لیسینین تعید فرما کر یہ فریبوں کے
 پراسرار کرنے میں سبحان اللہ! قربان جائیں کسی بہترین وضاحت سے سب کو متفرق

وہ بھی عمرہ بدرستی ہر قسم کے سنت نبوی کی نفی کر رہے ہیں عدم ایسے کہ نہ قریب میں ہو نہ
 بیہ میں وہاب میں ہونے چاہیے۔ مدعی وہاب کہ مذہب ہو یا کہ مذہب دو جس کو نزدیک سے قریبی پہنچا
 مدینوں سے قرن کی عمر کی حرج کسی جی سنت نبوی کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی تو جو بھی نبوت کا
 دعوے کرتا ہے وہ تمام جھوٹوں سے بچائے۔

پیشگوئی نمبر ۱

سینے کا بکریا حدیث کی نشاندہی ہے جو اس صدی میں ہمارے سامنے ظاہر ہوئی
 بود و بود۔۔۔ میں حنبت محمد کرب سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ وَثَّقْتُ الدُّنْيَا وَ عِشْتُمْ مَعَهَا أَلَا يُوْثِقُ رَجُلٌ بَعْدَ

حَرْبٍ سَكَبَ نَفْسًا عَلَيْهِمْ نَفْرًا سَمَاءَ جَدَّتْ فِيهِ مِنْ

حَدَثٍ وَ حَقَرُوا مَا وَ جَدَّتْ فِيهِ مِنْ حَرَمٍ فَحَقَرُوا مَا لَا يَخْصِرُ

لَهُ نَحْمُ بِرَأْفَتِهِ وَ رَأْفَتِي دُونِي نَاب۔

ترجمہ: خبر دو تحقیق دیا گیا ہوں میں قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مانند

خبر دو ہونے قریب ایک مرد پیٹ بھر اپنے اریجہ تخت، کرسی کو تخی وغیرہ جو بڑا اور امیر

اور مہذب ہو۔ پتے کا قرآن کو لازم کر دو تو جو کچھ اس میں حلال پاؤ اس کو حلال جانو اور

جو حرام پاؤ تو حرام جانو (یعنی حدیث کی ضرورت نہیں) خبر دو اور تمہارے لئے حلال نہیں

نہ کہ اگر حد میں نہیں ہر شخص دانہ درندہ جانو رہے

حضور نے بار بار فرمایا کہ تمہیں مرتبہ تنبیہ فرمایا۔ حدیث کی اہمیت بیان فرمائی کہ وہ

دین سے کشش ہے اور وہ چیز بہت ہیں جن کا حرام ہونا بظاہر قرآن سے نہیں ملتا حالانکہ وہ تہر

میں جیسے فی حدیث سے جانور وغیرہ وغیرہ بھی فرمایا کہ ایک شخص پیٹ بھر فی ریح الباس



پہلے کوئی قیمتی کرسی پچھٹا صدارت سے نیاز ہو کر گئے اور دورانِ پیمانی کے ساتھ
مستند ہو کر حدیث پڑھ کر دیا۔ انکو حدیث بھی شریکِ قرآن ہے اور گدے وغیرہ است پھر ایسی ہی جن کی
حوت بقا برقرآن کو ہم سے نہیں ملتی۔

اس مضمون کی حدیث حدیث کی مستند کتابوں میں بکثرت ہیں جن کی تعداد کئی صدیاں
قبل کی ہے۔ بہر کیف یہ پیشینگوئی بھی پوری ہوئی اور دنیا نے دیکھا کہ یہ کتنے دانا و نادر رہو اور
اس نے باقاعدہ تحریک چلائی کہ حدیث قابلِ اعتبار نہیں، اس پیش کی ضرورت نہیں۔ اب ہمار
فرض ہے کہ ہم حضور کے خبردار کرنے سے خبردار نہیں اور کسی ایسی آواز پر ہرگز ہرگز کان نہ دھریا ہو
ہیں حضور کی ہدایت سے دور کر کے اور گمراہی کے گھاٹوں پر نصیروں میں ڈالتے

چند پیشینگوئیوں کی بجائے پوری ستر لکھی گئی ہیں کہ کتنے وقت دنیا کا شکر
آگے ہی نکلا گیا اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بھی ایک بحرِ ناپید کنار ہے تعجب ہے کہ یہ سچے سچے
برحق کی حدیث پاک کے متعلق شکوک و شبہات پھیلانے جلتے ہیں جن کی کوئی بات غلط و موافق نہیں
چونکہ ایک ایک پیشینگوئی کا ظہور بھی مستقل دلیلیں ہے ہند یہ ستر دلیلیں ہیں اور بہت
سے اٹھارہ دلیلیں پہلے لکھی جا چکی ہیں تو وہ کل دلیلیں جو حدیث اکمیب کے نمبر تین ذکر ہو چکی ہیں۔
۳۵ نہیں۔

دلیل نمبر ۳

لَا تَدْرِي مَا يَفْعَلُ الْمُؤْمِنُونَ إِذْ هُمْ يُدْعَوْنَ

نَفْسُ سِدْرٍ مِّنْ مَّشَاقِقِ قُدْسٍ ۚ وَرَبُّكَ وَكَوْنُكَ

اتمبر سے ہیں اور اللہ اور اس کے مال سے آگے نہ بھڑکتے

مذہبِ نیک سے دور نہ رہنا ہے

میں حکمِ بگیا کہ تہ در اس کے رسول سے آگے نہیں آؤ۔ حدیث پاک کے ہوتے ہوتے یہ نجاشی قطعاً نہ رہی کہ حدیث کا اعتبار نہ کریں اور اپنی مرضی یا کسی در کی مٹی پر عین در نہ یہ وہی آگے بڑھنا بن جائے گا جس سے ہمیں قربان کر دینا منع کیا گیا ہے۔ در دُور سے حکم دیا گیا ہے۔

اس سُنِّ مَنُو کا دوسرا معنی ہے آگے نہ کرو کیونکہ تقدیم جو اس کی ضرورت سے اس کے دو معنی ہیں لازم آگے ہونا اور متعہی آگے کرنا۔ اس صورت میں یہ صاف ثابت ہے کہ جب تہ در اس کے رسول کے آگے کسی چیز انسان، جن، ذستہ، قر، بغیر کو نہیں کر سکتے تو فیصلہ ہو گیا کہ حدیث پاک کے ہوتے ہوئے کسی کے قول یا رائے پر عمل نہیں ہو سکتا ورنہ وہی تقدیم آگے کرنا لازم آئے گی جس سے منع کیا گیا ہے۔

دلیل نمبر ۳

لَا تَدْبِسْ مِنْهُ وَلَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْفَ

صَوْتِ سَبِيحٍ وَلَا تَحْمُرُوْا لَهَيْبِ الْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

بَعْضًا سَخِطَ غَدَا لَكُمْ وَ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (آیتِ رکوع ۴)

ترجمہ: اے یہاں والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور ان کے

صوتِ سبوحات پر نہ گرجو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلتے ہو

کہ میں تمہارے ٹٹن کا رت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

جب اس پیاسے نبی کی یہ شان ہے کہ ان کی آواز پر کوئی اپنی آواز بلند



سین کر سکتا اور اگر یہاں کہے تو بے خبری سے کہ فرماں ہے ہر وہ سب سے بڑا
 کرت ہوتے ہیں تو ایسے بڑی شان والے نبی کی حدیث بات پر کوئی اپنی بات نہ کرے
 بند کر سکتا ہے حالانکہ تو زبات کی کیفیت اور صفت ہی ہے جب صفت پر محدود نہیں
 ہو سکتی تو موصوف پر بند کی کیسے؟ یہ بات بالکل واضح ہے جسے کہتے ہیں کہ حق سب سے
 کہ جب اللہ تعالیٰ کے حبیب کے سامنے کوئی اونچی نہیں ہو سکتا ورنہ نذرانہ کفر سے
 تو ایسے بڑی شان والے کا کلام کتنا بڑا ہوگا، بڑوں کا کلام بھی بڑا اور اعتبار ہوتا ہے تو وہ ہوسا
 خدائی سے بڑے ہیں ان کا کلام ساری خدائی کے کلاموں سے بڑا ہوگا اور سب سے
 زیادہ قابل اعتبار ہوگا تو ثابت ہوا کہ حدیث قابل اعتبار ہے اور تادم فرق کے کو مومن سے
 زیادہ قابل اعتبار ہے۔

دلیل نمبر ۳۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ (آیت ۱۱۰)

(ترجمہ) اے ایمان والو! حکم بانو اللہ اور اس کے رسول کا جب یہ

رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے

حکم دینا اور بلانا کلام سے ہوتا ہے تو واضح ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کلام

مزدی ہے اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی جو کہ حدیث ہے، ماننا ضروری ہے۔

دلیل نمبر ۳۳

شَرِبَ لِعَالَمِينَ اے ایماندار جنوں (جو تازہ اسرار لائے اور اپنی قوم کو نصیحت



یہ کہوں کہ یہ دنیا کہ قرآن میں ذکر فرمایا :

مَسْئُورٌ عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ مَذْأَبٌ - بِخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ دُثُوبٍ كَمْ
 وَجْهٌ شَرٌّ مِنْ عَذَابٍ لِيْلِهِمْ . وَ مَنْ لَا شَيْبَ دَارِ عَمَّا لِيْلِهِ فَلَيْسَ
 بِمُعْجِزٍ فِي رَفْعِهِ . وَلَيْسَ لَهُمْ دُورٌ مِنْ أُولَئِكَ أَوْ لَيْسَ
 فِي صَدَائِهِمْ شَيْبٌ . ایت ۴۶

ترجمہ : اے ہماری قوم اللہ کے منادی (محمد مصطفیٰ) کی بات مانو اور اس پر ایمان لائو
 وہ تمہارے لئے کچھ نہ بخشے اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے اور جو اللہ
 کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں اور اللہ
 کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں، وہ کھلی گمراہی میں ہے۔

سورج سے بھی زیادہ چمکتی یونانی بات ہے کہ حدیث پاک اللہ تعالیٰ کے منادی
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بات ہے اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ ان کی بات ماننے سے
 گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور سخت عذاب سے بچاؤ ہوتا ہے اور جو ان کی بات نہ مانے وہ
 خدا کی حکومت کا ایسا باغی ہے جو کبھی بچ نہیں سکتا اور اس کا کوئی مددگار نہیں اور وہ کھلا
 گمراہ ہے و ثابت ہو کہ حدیث کا ماننا ضروری ہے اور نہ ماننا بغاوت ہے، گمراہی ہے اور
 گمراہی بھی وہ جو بالکل ظاہریہ ہمارے جن بھائیوں کا ایمان و اعتقاد ہے جسے اللہ نے پسند فرمایا
 اور قرآن کریم میں ہماری جیت کے لئے ذکر فرمایا تاکہ ہم بھی یہی اعتقاد رکھیں۔

دلیل نمبر ۴

نَجْمٌ دَهْوِيٌّ . مَاضٍ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى .

وہ منظور ہو کہ وہی وہی ہو کہ وہی نہ ہی۔

بیانہ

ترجمہ: اس پیارے بچے کے تارے لکھ کی تمہیں یہ عرض ہے کہ
تمہارے صاحب نے بکے نہ سب راہ پیے اور وہ کوئی بات اپنی خوش سے
نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

دیکھئے الشرب العالمین حل و علا حلفیہ فرماتے کہ حضور کی کوئی بات اپنی
خواہش سے نہیں بلکہ وحی ہی ہے تو روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حدیث پاک
بڑی قابل اعتبار ہے اور یہی مدعا ہے۔

دلیل نمبر ۴

قُلْ اَرَا عِبْتُمْ مِمَّنْ دَعَاؤُهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا دَاخِلُكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اِيتُونِي بِكِتَابٍ مِمَّنْ قَبْلِ هَذَا اَوْ اَنْزِلْ عَلٰی سِدْرٍ مِّنْ سِدْرٍ
صٰدِقٍ ۝ اٰتٰع

ترجمہ: تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں
زمین کا کوئی سا ذرہ بنایا یا آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے مہربے پس تو
اس سے پہلی کوئی کتاب یا کوئی نقول کسی نبی کے حصے سے لے کر آج ہو۔

یعنی اسے کافروں کے مقابلے میں اس دعوے میں پہلے جو کہ وہ ادھر تھے اسے شریک
یا تو کوئی عقلی یا نقلی دلائل یہ کہ انہوں نے زمین کا کوئی حصہ بنایا ہو یا آسمان میں
مداہروں اور نقلی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پہلی کتابوں سے کسی کتاب کا جو یہ دلائل یہ بیت

سائنس میں کسی بھی کام یا قول یا فعل پیش کریں جو کتاب اللہ کے علاوہ ہو تو اس سے
 رد و رد و قس کی طرح وضع ہو کر جیسے اللہ رب العالمین کی کتب میں دلیل ہیں ایسے ہی
 حدیث میں کے سب چیزوں کے قول و فعل دلیل حق ہیں تب ہی تو یہ مطالبہ فرمایا گیا کہ
 ہے جو تو اپنے صدق پر یا یہ دیں یعنی نبی کا قول جو اس کی کتاب کے علاوہ ہو اور صحیح طور پر ثابت
 کہ نبی کا قول ہے یہی پیش کرو تو صاف صاف معلوم ہوا کہ ہنری کا قول و فعل کتاب اللہ
 کی عر شری دیں ہے جو بنیادی مسئلہ توحید میں بھی قابل قبول ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا
 کہ نیت سچتین کے قول و فعل قابل قبول ہیں تو ہمارے نبی پاک جو سید الانبیاء ہیں
 ان کے قول و فعل کیونکر قابل قبول نہ ہوں گے اور قول و فعل کا نام حدیث ہے تو ثابت ہوا
 کہ حدیث دلیل حق ہے۔

دلیل نمبر ۲

مَا بَدُوْا لِيَسْبُوْا لَا يُوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا يَوْمِ الْاٰخِرِ
 وَلَا يُحِزُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَدِيْنُوْنَ
 فِيْهِمْ لِحَقِّ رَبِّكَو۟ۥۥۥ

ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے
 اس چیز کو جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اور سچے دین کے تابع
 نہیں ہوتے

تو اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جس چیز کو رسول اللہ حرام کریں
 اسے حرام ماننا کفر ہے اور کافروں کی صفت ہے اور ایسے لوگوں سے جہاد کرنے کا
 حکم ہے کہ رسول اللہ کا حرم کرنا ان کے اپنے قول سے ہے جس کا نام حدیث ہے

جیسے اللہ رب العالمین کو دنیا میں کسی نے نہیں دیکھا اور یونہی جبریل علیہ السلام
 درود سرفرازشے عوام الناس کی نظر سے پوشیدہ ہیں، وحی اترتی ہوئی نہ دیکھتے تھے۔
 سنے ہیں بہشت و دوزخ وغیرہ صد ہا چیزیں ہیں جو ہماری دنیاوی نظر سے غائب ہیں مگر ہم
 پیار سے اللہ ربہ وسلم کے بتانے سے ہی ہم نے یہ سب چیزیں مانی ہیں تو قرآن کریم
 قرآن شامی اللہ رب العالمین کے محبوب کے بتانے سے ہے۔ ہم میں سے کسی نے
 اللہ رب العالمین کا نام بدو راست نہیں سنا اور نہ ہی جبریل امین کو دیکھا اور جب اللہ رب
 مانا ہی حدیث پاک سے ثابت ہوا تو یہ کہنا کہ قرآن مانو اور حدیث نہ مانو، بالکل باطل ہو گیا ہے
 حدیث نہ مانی جلتے تو قرآن کریم کا ماننا ثابت ہی نہیں ہو سکتا اور یہ فتنہ یعنی حدیث کا کھار
 مرض ہے جو یہودیوں کی عادت ہے، قرآن کریم میں ہے،

وَذَقْنَاهُ يُسْمِنُ لَنْ تُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ مَرَىٰ اللَّهُ
 حَجْرًا فَخَذَّكُمْ الضَّعِيفَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ (پہلے ۱۶)

ترجمہ اور جب تم نے (اے بنی اسرائیل) کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تم پر ایمان
 نہ لائیں گے جب تک ملائیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہیں کڑک نے پکڑ لیا حالانکہ
 تم دیکھ رہے تھے۔

ان لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کی بات یعنی ان کی حدیث نہ مانی تو ان پر اللہ
 رب العالمین کا عذاب نازل ہوا تو جو محمد مصطفیٰ کی حدیث نہ مانے وہ کیسے عذاب پہنچ سکتے
 تھے؟ کیا محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے،

سَنَلْعَنَ مَنْ مِّنْ قَبْلِكَ كُفِرًا يَّشْتَرِي وَ ذُرَا عَا

يَسْأَلُ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جَحْرَ صَبٍّ بِفَسْوَ فَمَنْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ قَالَ فَمَنْ

• یعنی اے امت محمد تم میں سے کئی شخص پہلے لوگوں کے فرقہوں پر ہیں
بانت ساتھ بانت کے اور گز ساتھ گز کے حتیٰ کہ اگر وہ گولہ کے بل میں داخل
ہوتے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گئے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہی درندہ
تو فرمایا پس کون؟

یہ ایسی پیشین گوئی ہے جو واقعات سے حرف بحرف ثابت ہو چکی ہے تو یہ
آیت اور یہ حدیث دو مستقل چیل و چہارم اور چیل و پنجم دلیلیں ہیں۔ پھر اس آیت پاک سے
صاف صاف ثابت ہو رہا ہے کہ حدیث کا انکار کتاب اللہ کا الٹا ہے چنانچہ یہودیوں نے
يَسْأَلُ لَنْ تُوْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ مَرَىٰ اللّٰهَ جَهَنَّمَ (یعنی اے موسیٰ! ہم تمہارے کہنے سے
نہیں مانیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کو علانیہ نہ دیکھ لیں) اس وقت کہا تھا جب اللہ تعالیٰ نے
ان کو اپنا کلام سنا دیا تھا مگر پھر بھی نہ مانے تو یہ حدیث کے انکار کا نتیجہ ہے کہ جو حدیث کو نہ مانے
وہ اللہ کا کلام براہ راست سن کر بھی نہیں مانتا چہ جائیکہ صرف روایات سے ملے جیسے ہیں قرآن
کریم راویوں کے ذریعے طلب ہے جبکہ بنی اسرائیل نے اللہ کا کلام سن کر بھی انکار کر دیا اللہ تعالیٰ
کا تو منشا ہی یہی ہے کہ مجھے اور میری کتابوں کو اور احکامات و فیر کو میرے رسولوں سے منکر
مانا جائے جس کا بیان اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَغَيْرِهَا آیات میں ہے۔

دلیل نمبر ۴

وَمَا أَشْكُرُ لَوْ سَوَّيْتُ فُجُودَهُ وَمَا يَنْهَكُ عَنْهُ

وَسَمِعُوا رَسُوْلَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ وَلَمَّا خَسَفَ الْقَمَرُ رَأَوْا سُنْبُلًا

ترجمہ: جو کچھ ہمیں رسول اللہ عطا فرمائیں وہ لو اور جس چیز سے منع فرمائیں

وہ نہ ہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

رسول اللہ کے ارشادات جن کا نام حدیث ہے وہ سب اس میں داخل ہیں

جس جس چیز کا حکم فرمائیں اس کا کرنا لازم ہے اور جن جن چیزوں سے منع فرمائیں ان سے

بچنا ضروری ہے۔

دلیل نمبر ۴

جو حقیقت ایک نہیں بلکہ کثیر التعداد و لیلیں ہیں وہ یہ کہ اللہ رب العالمین نے قرآن کریم

میں محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے اقوال کے فرمانے کا حکم دیا جن کا ماننا منکرین حدیث

کے نزدیک بھی لازم ہے حالانکہ جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ارشادات

پر عمل کرتے ہوئے ان قولوں کو فرماتے ہیں تو وہ حضور کے اپنے قول ہوتے ہیں اور حضور کا ہر قول

حدیث ہے تو ثابت ہوا کہ حدیثوں کا ماننا نہایت ہی ضروری ہے چنانچہ پارہ ۹ رکوع ۱۰ میں:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

تَبِعْتُمْ لَمْ تَمْلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: اتم فرماؤ اسے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس

کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی ہے۔

اس آیت پاک میں اللہ رب العالمین نے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

حکم دیا کہ آپ فرمائیں:

اَتَّبِعْتُمْ لَمْ تَمْلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ



تو یہ کلمات مبارکہ اس آیت میں اللہ رب العالمین کے کلمات ہیں جن کے فرمایا کے حکم
 دیا گیا ہے مگر جب حضور پاک اس حکم کی بجا آوری میں امت سے یہ کلمات دولت میں تو میرے
 کلمات حضور کے اپنے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات نہیں اور یہ حقیقت ان کا نفی ترجمہ
 ہوتا رہا ہے کیونکہ اللہ رب العالمین کا یہ شان نہیں کہ فرمے بیشک میں اللہ کا رسول ہوں
 میرے کہ قرآن کریم میں دوسرے انبیاء کرام کے قولوں کا بھی ذکر فرمایا ہے تو مقولے حکایت کے
 لحاظ سے اللہ رب العالمین کے کلمات میں مگر اصل میں نبیاء کرام کے قولے ہیں میرے
 علیٰ علیہ السلام سے ذکر فرمایا کہ آپ نے فرمایا مَنْ تَصَارَى نَفْسَهُ رَجَمَهُ كَوْنٌ جَر
 جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں۔

یہ علیہ السلام کے کلمات ہیں، قرآن کریم نے صاف صاف بتایا کہ یہ
 علیہ السلام کے کلمات ہیں اور جب اللہ رب العالمین نے بطور حکایت نقل فرمائے
 تو کلمات اللہ بن گئے۔

بہر حال حقیقت چمکتے سرج سے بھی زیادہ واضح ہے کہ ایسے مقامات میں یہ
 کلمات کی حیثیتیں ہوتی ہیں تو قُل کے ماتحت وہ کلمات جن کے فرمانے کا حضور کو حکم دیا گیا جب
 حضور اس پر عمل کرتے ہوئے وہ کلمات ادا فرمائیں تو اس صورت میں وہ کلمات حضور کے ہی ہوتے
 جن کو حدیث کہا جاتا ہے حالانکہ ان کا ماننا بالاتفاق ضروری ہے جو انکار کرنے دائرۃ اسلام
 سے خارج ہے تو نہایت وضاحت سے ثابت ہو کہ حدیث شریف مقبول اور معتبر ہے ورنہ
 ان کلمات کا اعتبار نہ ہوتا کہ یہ حدیث ہی تو ہیں پھر اس قسم کے کلمات جن کے دا کرنے کا اللہ
 رب العالمین نے قرآن کریم میں حضور کو حکم دیا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہیں، دو تین سو کے قریب

ہیں تو یہ یک دلیں قریباً دو سو تانے دلیلیں بنیں گی۔

میرے بھولے بھلے پیارے بھائیو ذر غور سے کہہ میں تو درویش کچھ
یہ دین ذہن نشین ہو جائے گی اور سب کو کدو شہادت دور ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

دلیل نمبر ۴

وَمَنْ قَسَمَ بِمَا يَبْصُرُونَ وَمَا لَا يَبْصُرُونَ إِنَّهُ لَقَوْلُ
يَسُوءٍ سَيِّئٍ مُّذَمَّنٍ ۝۶

ترجمہ: تو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں
کی جنہیں تم نہیں دیکھتے بیشک یہ قرآن ایک معزز رسول کا قول ہے۔

اس آیت پاک میں اللہ رب العالمین نے قرآن کریم کو قول رسول کریم فرمایا
حالانکہ ہے قول اللہ تو اللہ رب العالمین نے اپنے قول کو قول رسول فرمایا جیسے کہ قرآن
کریم میں رسول اللہ کی رمی کو پنی رمی فرمایا،

وَمَا رَمَيْتَ ذُرِّيَّتًا وَلَكِنْ أَنْتَ مَرْحَلٌ ۝۶

ترجمہ: اور سے محبوب، وہ فاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ
نے پھینکی ہے

بہ حال یہ کہاں اختصام اور اعلیٰ درجہ کا عزاز ہے کہ اللہ رب العالمین نے محبوب
پاک سے کام کو پنا کام فرمایا اور اپنے کلام کو محبوب پیارے کا کلام فرمایا قول رسول کریم فرمایا اور
تو رسول کریم فرمات رسول کریم نہ فرمایا حالانکہ قرآن کریم کی تلاوت اور قراۃ بھی حضور فرماتے ہیں
فَإِنَّ كَرِيمًا نَفَعَا

فَسُبْحَانَكَ حَمْدُكَ الْبَرُّ وَكَفَرُكَ الْكَفَرُ ۝۶



ترجمہ چھوٹے محبوب! جو تہا نصحت دے دے۔

وہ کیا

اِسْتَرْابِ سُورَتِکَ لَدِیْنِ حَقِّ سَبَح

ترجمہ چھوٹے محبوب! بے نام ہے جس نے پیدا فرمایا

اور پنی حضور کی تدبیر اور قرارت کا کافی آیتوں میں ذکر ہے قرابت مندرجہ بریں خوب رسوں
کریم فرمایا در تمامات یا قرارت نہیں فرمایا یہ قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ اس نے فتنے
بکا بدیث کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کا رد کر دیا کہ اللہ رب عالمین کے نزدیک
اس کے محبوب کا قول ایسا محبوب اور مقبول ہے کہ وہ اپنے قول کو ہم بھی قبول کرتا ہے
در پھر اس معنوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی بڑی قسم کے ساتھ تاکید بیان فرمایا کہ مجھے جس
چیز کی قسم ہے جسے تم دیکھتے ہو در جسے تم نہیں دیکھتے ہو تو میں سب کچھ یاد کرتا ہوں
دوسری قسم کی ہیں ایک وہ جو نظر آتی ہیں اور ایک وہ جو نظر نہیں آتیں دنیا کی ہوں یا آخرت و
بلکہ اللہ رب العالمین کی پاک ذات و تمام صفات بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ بھی ہماری
ظروں سے بالا ہیں۔

بہر حال اپنی ذات و صفات و تمام مخلوقات کی قسم لے کر پتہ لکھ کر در قوس کو

اول اللہ کا کلام در قول فرمایا: نَحْرُجُ مِنْ تَحْتِ بُرْمِیٰ وَرَعِیْمِ شَانِ قَسْمِ بَا قَرْنِ کَرِیْمِ تَدِیْسِ سَو
معلوم ہو کہ قول رسول یعنی حدیث پاک مقبول و معتبر ہے ورنہ اللہ رب عالمین اپنے قول کو
ناتواں رسول کریم نہ رکھتا جسی اللہ تعالیٰ عید و ملی و اصحاب و بارگ و سر اللہ رب عالمین چشم بہن
عطا فرمائے و اس پیار سے محبوب جو خالق و مخلوق کے محبوب عظیم ہیں ان کے منہ کی خوش
نہ فرمائے اور کفر و جہالت کی تاریکیوں سے بچائے آمین۔

نوٹ: حدیث تین قسم ہے قول، فعل، تقریری۔

قول: حضور کے کلام کا نام ہے۔

فعل: وہ ہے جس میں حضور کے کام کا ذکر ہو اور

تقریری: یہ کہ کسی کے کلام یا کام پر مطلع ہو کر سکوت فرمائیں اور حقیقتاً یہ بھی حدیث ہے کہ سکوت بھی فعل ہے۔

و الحمد لله رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ

محمد و رحمۃہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

عزیز الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ انعمی غفرلہ

۳۰ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ / ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء



الاستفتاء

از حضرت مولانا ابوالفتح غلام محمّد عید گاہ جہلم

منہج گجرات میں دیوبندیوں کے ساتھ مناظرہ ہو رہا ہے اور سید زیر بحث حضور
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیشاب مبارک پئے جانے کا ثبوت ہے، مخالفین اس روایت
کی سند پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بوجہ ابوبالک عبدالملک بن حسین نخعی کے ضعیف ہے جس کے
بارے حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں قال البخاری ليس بشيئ وول
ابن معين مسترک۔ اس کا جواب میری سمجھ میں تو یہ آیا ہے کہ دارقطنی نے اس حدیث کو حسن
صحیح تسلیم کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ حدیث کے اس متعدد میں چنانچہ اصحاب فی معرفۃ الصحابہ
میں لکھا ہے ولہ طریق آخر اور دارقطنی ہی کا نقل میں اس کے بارے میں یہ کہن
کہ مضطرب ہے، بھی حسن صحیح کے پیش نظر بطریق تعدد اسناد مضرب نہیں ہے۔

اب محمد سے مناظرہ تقریر اور اس میں تالیف کے لئے کیا گیا ہے، کتاب شفاء
لقاضی عیاض المالکی اور اس کی شرح للمامی حنفی قاری اور شرح المواہب للعلاء عبد الباقی
الزرقانی اور اشعة اللمعات جلد اول وراہلے اور مدارج شریف وغیرہ زیر نظر ہیں۔

حضور سے گزارش ہے کہ حدیث کے مخارج اور اس متعدد مہینہ سبقتی و کرکڑ اعمال
سے اکیونکہ ہر جلد یہاں موجود نہیں، اور سوال مذکور کا اور کوئی معقول جواب جو مضطرب نے
روایت الحدیث والے سوال کو بھی رفع کرے، نظر شریف میں آئے تو وہ بھی اور گرنی رقت
یہ مذہب کے تو فوری طور پر ازراہ کرم دارقطنی میں جس محل پر یہ روایت لکھی ہے وہ موقع محل

ی روز مکہ میں

مکہ تکبیر گزرا نہیں گئے۔

وما جوا: ابو فتح غلام محمد، کان الشہداء از حید گاہ جہلم ۱۹ جون ۱۹۱۷ء



و میکہ سلام و رحمتہ اللہ وبرکاتہ : مزاج گرامی !

مت کے بعد یاد آوری کا شکریہ کیا عرض کروں اس سال واپسی مدینہ منورہ کے بعد صحت خفہ و دش سی ہے اب تو لکھنے کے بھی پورا قابل نہیں مگر معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر چند کلمات غیر مرتب حاضر ہیں امید ہے کہ مفید ہوں گے۔

شرح خفاج علی الشفا ج ۱ ص ۴۴۰ میں ہے قال النووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث شرب البول صحیح حسن و ذلک کاف فی الاحتجاج ذمہ بنکر علیہا ولا امر یغسل فیہا ولا نہاھا عن العود لئلا یقول لعلہ وقال لدعی حسین لاصح لقول بھارۃ الجمیع واختارہ کثیر من سنخریں پھر ص ۶۶ میں ہے ثم وقع فی فقہ الشافعیۃ ایضاً ان حکم حسم فضلات رسلیاء علیہم نضوۃ والسلام کذلک طامرۃ حدیث عائشۃ صی نہ تعاق عنہا پھر ج ۱ ص ۴۵۱ میں ہے قال ابن ماجہ



یہی نہ تعاقب عند ہذا قصتان لا مراستین و ہر کہ م سوسہ عمر بن
 م یس۔ جب تھے ہی دوہوں اور ہر ایک کے لئے کئی طریق ہو سکتے ہیں تو تیسرے میں بدشا
 کہیں نہ اعتبار کیا جائے؟

سنن بیہقی ج ۴ ص ۶۷ میں ہے اخبار ما بولصر عمر بن عبد اللہ
 بن عمر بن قتادة حدثنا ابو الحسن محمد بن محمد بن حماد
 بن عمار حدثنا احمد بن الحسن بن عبد الحارث حدثنا يحيى بن
 سفيان عن ابن جريج قال اخبرني حكيمة بنت ميمونة عن
 ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن یبول فی قدح حدث۔

اس سند میں ابوالمالک نخعی نہیں۔ امام جلال الدین سیوطی عید الرحمن نے جامع صغیر ج ۲ ص ۳
 میں اس حدیث شرب البول مبارک کے آخر میں علامت تصحیح صحیح لکھی ہے اور اس کی شرح
 فیض القدیر لنادی ج ۵ ص ۷۷ میں ہے تمام کما عند النظر فی بسندہ لا یغنی
 رجال رجال الصحیح، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۸ ص ۲۷۱ میں اس حدیث امیر کے متعلق لکھتے ہیں
 رواہ الطبرانی و رجال رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن حماد
 حنبل و حکیمہ و کلاہما شاقۃ۔ بعد ازاں دوسری حدیث ام امین لکھنے کے بعد فریروزہ
 الطبرانی و فیہ ابو مالک النخعی و ہو ضعیف متدرک حاکم ج ۲ ص ۲۳ میں
 ابوالمالک کی سند سے یہ حدیث ہے جس کو ذہبی نے بھی برقرار رکھا ہے۔

یعنی علی البخاری ج ۱ ص ۸۳۹ میں حضرت امام عظیم بر حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے متعلق لکھا ہے و ہو یقول بطہارة بول و سایر فصلاۃ صلوۃ
 تعاقب علیہ وسلم فتح الباری علی البخاری ج ۱ ص ۲۸ میں ہے و قد نکسرت
 أدۃ علی طہارة و صلاۃ و وعد الأسمۃ ذلک و خص نصف صو



بسم اللہ علیہ وسلم شامی ج ۲۹۳ باب الحجج میں ہے وصحہم بعض الابرار
 نبی تعبہ چارہ سولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسانو فصلان
 ودر وار سو حلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ *
 کفر میں وارد قطعی میں یہ حدیث عاجلانہ نظر سے نہیں مل سکی واللہ اعلم
 بحال صحیحہ و صحیحہ

حضرت میری صحت کے لئے ہر روز دعائیں فرماتے تو بڑا کرم ہوگا۔ میں آپ سے
 حضرت کا خادم ہوں کسی بڑے علم سے جمعیت کا قطعاً ہل نہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوں۔ والسلام
 دعا وود ما جو

عنہ الفتیہ الہامیہ محمد نور الشافعی غفرلہ

۲۳ ۹ ۵۰



الاستفتاء

میں محمد ثانی قدوة مامور حضرت الحاج مولانا محمد نور الشافعی دست برکاتم
 لکھ کر درجہ تہذیب و تہذیب دلا کو صحت کا مد سے رکھے آمین

نوری احمد رحمان فیض قد نے اپنی کتاب بدیۃ المہدی کے ص ۸۹ پر روایت جاری
 ک نفس میں لکھا ہے۔ ودر فی لسی صلی اللہ علیہ وسلم فی صورۃ



دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ ذکر روایت فی صورتہ شباب امرہ حدیث شریف کی کسر
مکتب میں ہے، حوالہ مطلوب ہے حضرت کی وصیت نفوس یہ روایت ہوگی کہ مرفوعہ
غلام مہر علی مسجد نور منڈی چشتیہ شریف ضلع بہاولنگر



محقق بن محقق فیض لاجوال حضرت مولانا خیر محمد سی صاحب مدظلہ العالی

مدد صمیم درعتہ شریکاتہ بعد ذلک سلام ورحمتہ شریکاتہ

بعد از دعوات عافیت و ارین نکور مدد عنایت نامہ وصول ہو کر چونکہ میں کچھ معسر
ہو چکا ہوں لہذا ضرورت ہے کہ مجھے کوئی صاحب کتب میں نکال دے ورنہ پھر جو کتب ہے وہ بھی مکے
میں وجہ کچھ دیر ہو گئی بہر حال حدیث کے یا خلا سارے تو نہیں مبتہ کچھ مل گئے ہیں مشکوٰۃ شریف
کے باب مساجد کے فصل ثانی و ثالث میں فی حسن صورتہ کے کلمات میں ورنہ مذکور حدیث شریف سورت
صالحی خیر میں اور مسند امام احمد بن حنبل جلد اول ص ۳۰۸ و جلد ۵ ص ۳۰۸ میں بھی ہے گروہ کلمات
نہیں ہیں، البتہ فیض القدیر شرح جامع صغیر ج ۲ ص ۱۰ میں ہے و حدیث حصہ الحدیث
سبعون فیہا راہت رقی فی صورتہ تب گروہ روایت مضمون بتائی اور کہیں اور نشان
نہیں، اگر کہیں مل جائے تو اصلاح دیں البتہ مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد سابع میں علامہ سیوطی
میں دیکھنے ایک حدیث ذکر کی ہے جو بالکل اس کے موافق ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے





جلد ششم

فہرست

فہرست مسائل فتاویٰ نوریہ

جلد ششم

صفحہ	مضامین	صفحہ
۳۱۵	کتاب الطہارۃ	
۳۱۵	باب الوضوء	
۳۱۹	۱ وضو میں پاؤں دھونا لازم ہے	
۳۱۹	۲ آذ جُلکُو میں دو متواتر قرائتیں لازم کی زبردستہ زیر۔	
۳۱۹	۳ دونوں قرائتوں میں عطف و جُؤھکُو پر ہے۔	
۳۱۹	۴ دوسری قرائت میں اد جُلکُو محض مجاہدت اور قرب کی وجہ سے مجبور ہے۔	
۳۱۹	۵ وُجُؤھکُو پر عطف ہونے کی صورت میں اثبات خسل جلیں ہے۔	
۳۱۹	۶ رُق مسکو پر عطف ہونے کی صورت میں جواز مسح علی الثغین ہے۔	
۳۱۹	۷ قرآن کریم کا کوئی ایک حکم کسی دوسرے حکم کے مخالف نہیں ہو سکتا۔	
۳۲۰	۸ تین تین مرتبہ اعضاء دھونے کا ثبوت	
۳۲۱	۹ مہذوں کی صورت میں مسح ورنہ پاؤں کا دھونا ہے۔	



کتاب المساجد

مسجد کو پاک رکھنے و پاک کر کے کا حکم ہے۔

عائض اور جنبی کو مسجد میں جانا منع ہے۔

بچوں اور دیوانوں کو مسجد سے دور رکھا جائے۔

سقف مسجد کے لیے مسجد کی کا حکم ہے۔

جنبی اور عائض و نساء کو مسجد کی چھت پر کھڑا ہونا حرام نہیں۔

مسجد کی جمع شدہ رقم سے امام و خادم مسجد کو تنخواہ دینا جائز ہے۔

مکان کی چھت کو جائے نماز کے طور پر مخصوص کرنا حکماً مسجد نہیں۔

ایسی جگہ کے لیے کا حکم۔

مسجد سے محض میں شوب و دل کے لیے کنواں کھودنے کی ممانعت۔

مسجد کے کسی حصہ کو شنیہ کرنا جائز نہیں۔

مسجد تحت الارض سے بے کرا آسمان تک مسجد ہے۔

مسجد کو بے رونق یا ویران کرنا جائز نہیں۔

مسجد میں کوئی جہتی نہیں، سب مسلمانوں کا برابر حق ہے۔

تذخیر مسجد کے بارے میں کیسینڈا اسے آمدہ ایک استفادہ۔

مساجد و تعظیم و جنت ام کا حکم ہے۔

مسجد کے متعلق بعض بیہودہ خیالات کی تردید۔

قرآن حکیم کے تذخیر مسجد کا ثبوت۔



- ۲۴۶ حدیث پاک سے تعلیم مساجد کا ثبوت
- ۲۴۷ مساجد میں خرید و فروخت منع ہے۔
- ۲۴۸ مساجد کو کن کن چیزوں یا کاموں سے بچانا واجب ہے
- ۲۴۹ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو بہ دوا دی جسے کہ خدا کرے
- ۲۵۰ تیری یہ چیز نسلے۔
- ۲۵۱ کون کون سی چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے۔
- ۲۵۲ مسجد کے تہ خانہ میں ہر قسم کا کھیل منع ہے۔
- ۲۵۳ عورتوں اور مردوں کا مسجد کے تہ خانے میں اکٹھا کر کھانا یا میٹھ کرنا جائز
- ۲۵۴ نہیں۔
- ۲۵۵ عورتوں اور مردوں کا مخلوط اجتماع اور مل کر کھانا کھانا خریدی کا سبب ہے
- ۲۵۶ زکوٰۃ و صدقات کا استعمال مساجد پر جائز نہیں۔
- ۲۵۷ "لعب الحبشة في المسجد" کے قابل استدلال نہ ہونے کا بیان
- ۲۵۸ امام مسجد کے مکان کا وہ حصہ جو مسجد سے خارج ہے اس میں پڑھنی سکول
- ۲۵۹ برائے طالبات بنانے کا بیان۔
- ۲۶۰ دافع دارالمسلم کے غیر متصل رقبہ کے عوض متصل رقبہ خرید کر مے سکتا ہے
- ۲۶۱ مسجد اور ٹوٹیوں پر مال زکوٰۃ حصر نہیں ہو سکتا۔
- ۲۶۲ مسجد کو بدلہ نہیں جاسکتا۔
- ۲۶۳ مسجد کا استعمال سامان حاکم اسلام یا متزلزل کی اجازت سے فروخت کیا جاسکتا ہے



صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۵۵	رسول میں قاضی و رموز دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔	۲۵
۲۵۶	خیر بدو کاؤں کی مسجد کا سامان حاکم شریعت کی اجازت سے فروخت کرنا اور اس	۲۲
۲۵۸	قرآن کی محال کو مسجد پر صرف کرنا جائز ہے۔	۲۵
۲۵۹	خیر معرفت میں معرفت محتاج دلیل ہے۔	۲۶
۲۳۸	فی بیعت اذن منہ ان ترفع میں بیعت سے مراد جمع مساجد میں۔	۲۷
۲۳۸	آپ مذکورہ میں رفع سے مراد رفع بنا ہے یا پھر تعظیم۔	۲۸
۲۳۸	ومن اعلم من منع مساجد للہ میں حکم اطمینت جمیع مساجد کے تمام	۲۹
۲۳۸	مخبرین و معظنین کو ملے۔	۳۰
۲۳۹	سینہ فاروق فخر کا فتویٰ کہ ایک شہر میں دو مسجدیں بنانے سے احتراز کیا جائے	۳۱
۲۳۹	خزنی شمس کے کیا مراد ہے۔	۳۲
۲۲۵	کتاب الصلوٰۃ — باب الاوقات —	۳۳
۳۴۵	نماز میں حتی تاخیر مستحب ہے کہ آفتاب زرد ہونے سے پہلے نماز ادا ہو جائے۔	۳۴
۳۴۶	بعد نماز تناو وقت ہو کہ سبق اپنی نماز راہت وقت سے قبل ادا کر سکے۔	۳۵
۳۴۸	جس کہ سے ہوں تو نماز میں تعمیل مستحب ہے۔	۳۶
۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۰	یت میں صلوٰۃ و سلام کا حکم مطلق ہے	۳۷
۳۴۲	حاصل یجری علی صلاۃ تو اس اطلاق میں قبل اذان کھڑے ہو کر	۳۸
	نہ نہ تو اسے پڑھنا ہی داخل ہے	۳۹



سنوۃ وسلام پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے، جبدہ پڑھنا تعمیر کا

۳۴

مرتب حکم مطلق ہے۔

۳۴۴

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ دعا قبل اذان پڑھتے تھے۔

۳۴۵

دعا کے اول و آخر درود پاک پڑھنا سنت ہے۔

باب الامامت

۳۴۸

امام مسجد جنگ پنے کے بعد تو یہ کر کے امامت کر سکتا ہے

ایسے فاسق و مستعد امام کی اقتدار میں نماز درست ہے جس کا کفر ثابت نہ ہو

۳۸۱

اور جو بھی حالت مجبوری۔

۳۷۳

کسی ایسے آدمی کو انفرادی یا اجتماعی اختیار سے امام بنانا مکروہ ہے

ایسے شخص کے بغیر کسی اور کی اقتدار ممکن ہو تو افضل ہے ورنہ تنہا پڑھنے سے

۳۹۳

اقتدار اولیٰ ہے۔

۳۹۳

تقدیم میں دو کراہتیں ہیں۔

۳۹۳

تقدیم میں ایک کراہت ہے۔

۳۹۳

حدیث پاک "صلو خلف کل برو واحد" قابل استدلال ہے۔

۳۷۷

امام پر فضول اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

۳۷۷

دارمعی کترانے والے کو عارضی امام بھی نہ بنایا جائے۔

دارمعی کترانے یا منڈانے والے کو کسی بارشیش زیادہ دینی عمر رکھنے والے پر تہذیب کار

۳۵۱

کی موجودگی میں استحقاق امامت نہیں۔



۱. صلوٰۃ و سلام کو ناجائز اور بدعت کہنے یا عقیدہ رکھنے والا صدق دل سے

تو یہ کفر و رد قائل امامت نہیں۔

۲. اہل سنت و جماعت کا نام بھی سنی ہو۔

۳. قسمیں، شاکر و مدہ پورا نہ کرنے والا مقام احترام اور امامت کے قابل نہیں۔

۴. قرآن پاک کی موجودہ ترتیب کو غلط کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

۵. مذہب لاؤڈ سپیکر کا استعمال جائز ہے۔

۶. تقریباً تمام اسلامیات عالم عمل طور پر لاؤڈ سپیکر استعمال کر رہے ہیں۔

۷. قلعین عدم جواز کا فتویٰ نہ ماننے والے کو یہ کہنا کہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے

سراسر جہالت ہے۔

۸. لاؤڈ سپیکر استعمال یوں نہ ہو کہ قریبی مساجد یا متصلہ مکانات کے نمازی

آہستہ آہستہ۔

۹. نماز مغرب میں جماعت کے ساتھ تیسری رکعت میں شامل ہونے کے بعد پہلی

دو رکعتوں کے پڑھنے کا طریقہ۔

باب ما تبطل بہ الصلوٰۃ وما لا تبطل

یک عربی فتویٰ

۱۰. سبق گرجھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور کسی کے یاد دلانے پر نماز

پوری کرے تو نماز جائز ہے



صفحہ	مضامین	نمبر
۳۰۲	پوری کر لیں۔ ہم سب فریاد ہیں۔	
	قرآت سے متعلقہ بہت سے جزئیات جن میں نماز کے فساد اور مفسدہ ذکر	۸۱
۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸	موجود ہے۔	
	موضوعات مختلفہ پر جزئیات کثیرہ سے استدلال جن میں محل قیام اور کھانا	۸۲
۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳	درمیان فرق واضح کیا گیا ہے۔	
۳۰۹ تا ۳۱۵	اردو ترجمہ فتویٰ مذکورہ	۸۳
	باب التطوع	
۳۲۱ تا ۳۲۲	رسالہ قضائے سنت فجر	۸۴
	رکنیں فجر بدون فرض رہ جانے کی صورت میں امام اعظم کے نزدیک مطلقاً قضا	۸۵
۳۲۱	نہیں۔	
۳۲۶	فجر کی سنتوں کی قضا صرف تبعاً لفریضہ ہی دی جاسکتی ہے۔	۸۶
	امام محمد کا قول اس بات کا مقتضی کہ بعد طلوع فجر جو دو رکعتیں پڑھا ہے وہ	۸۷
۳۲۷	سنتیں بنیں گی۔	
۳۲۷	شیخین کے قول کا مقتضی یہ ہے کہ وہ سنت مذنبیں۔	۸۸
۳۲۸	امام محمد کے نزدیک قضا لازم نہیں اور شیخین کے نزدیک جو بھی نہیں سکتی	۸۹
۳۳۱	نفل نماز کی جماعت جائز ہے جبکہ محذورات شرعیہ سے مبرا ہو۔	۹۰
۳۳۲	تداوی سے ہو تو مکروہ ہے۔	۹۱
۳۳۵	تداوی سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔	۹۲



- ۴۰۲ ۹۲ مکروہ ہونے سے رد مکروہ تنزیہی ہے۔
- ۴۲۲ ۹۳ تہ علیٰ صورت میں جماعت صرف اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ دو انا ہو۔
- ۴۳۲ ۹۵ اگر بت کا سبب کیا ہے؟
- ۴۴۲ ۹۶ قاعدہ سرین خاک کو عیوں کر سنے کہ سرور و میٹھ جو رہوں
- ۴۴۲ ۹۷ وافل و غیرہ میں خود قیام کی مانند ہے۔
- ۴۴۷ ۹۸ نماز تسبیح کے دونوں طریقے احادیث سے ثابت ہیں۔
- ۴۳۸ ۹۹ دونوں طریقے جائز ہیں۔
- ۴۳۸ ۱۰۰ جنس سے دوسرے طریقے کو پسند کیا ہے۔

باب الحجۃ والاعیدین

- ۴۴۲ ۱۰۱ نماز جمعہ عید کے دن جمعی لازم ہے۔
- ۴۴۲ ۱۰۲ بعض کا شبہ محض بے صل ہے۔
- ۴۴۲ ۱۰۳ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر سے آنے والے دیہاتیوں کو بعد از نماز عید
- ۴۴۲ ۱۰۴ عید دکر سنے اختیار دیا۔
- ۴۴۲ ۱۰۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیات والوں کو بعد از نماز عید واپس جانے
- ۴۴۳ ۱۰۶ کی اجازت دی۔
- ۴۴۳ ۱۰۷ الجمعة فرض و عید تطوع و تطوع لا یسقط الفرض
- ۴۴۴ ۱۰۸ مسجد کے علاوہ جہاد اگر ناجائز ہے۔
- ۴۴۴ ۱۰۹ جہاد کو کسی لیے جہاد کہا جاتا ہے کہ سب جماعتوں کو جمع کرنے والا ہے۔

- ۹۸ جمعہ کے روز حجامت ہونا، ناخن ترشوانا قبل از جمعہ افضل ہے ۲۱۳
- ۹۹ اہم اعظم کے مفتی بہ قول کے مطابق جمعہ شہر کی کئی جگہوں میں حانزب ۲۴۷

باب الجنائزہ

- ۱۰۰ نماز میں مطلقاً کر صغوں میں کھڑا ہونے کا حکم ہے ۲۴۹
- ۱۰۱ نماز جنازہ میں بھی یہی حکم ہے۔ ۲۵۰
- ۱۰۲ نماز جنازہ میں جگہ چھوڑنا شیطان کے لیے ہے۔ ۲۵۱
- ۱۰۳ دعا بعد از نماز جنازہ کا جواز ۲۵۲
- ۱۰۴ جنازہ کے سروالی جانب قبرستان کی طرف ہو۔ ۲۵۳
- ۱۰۵ میت کو قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ ۲۵۵
- ۱۰۶ میت کے غسل دینے کو میوب نہ سمجھا جائے۔ ۳۱۶
- ۱۰۷ اصل یہ ہے کہ میت کو اس کے وارث غسل دیں۔ ۳۱۶
- ۱۰۸ مسجد میں جنازہ رکھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ ۳۳۲

کتاب الزکوٰۃ

- ۱۰۹ زکوٰۃ وصول کرنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے وکیل ہو سکتے ہیں ۲۷۳
- ۱۱۰ دینی مدارس کے طلب فی سبیل اللہ میں داخل ہیں۔ ۲۷۵
- ۱۱۱ مدسین وغیرہ کو مال زکوٰۃ دینا طلبہ کو ہی دینا ہے ۲۷۶
- ۱۱۲ اگر چاہی زمین بارش سے سیراب ہو تو چاہی کہ حکم نہیں رہتا۔ ۳۷۷
- ۱۱۳ حدیث پاک اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ ۳۷۸



کتاب اصول

باب رقية الحمل

۱۹۸ | روسے و رعید کے دار و مدار و رویت بیاں پر ہے

۲۸ د م یانیزم ریڈیو وغیرہ کا کوئی متبادل نہیں

غویوں، ورجاب دانوں مے کہنے کا کوئی اعتبار نہیں۔

۱۲۹ سید مہی حکومت کی طرف سے باقاعدہ شرعی طریقے پر رویت ہلال کا اعلان

المستتر

۱۳۔ یہ بچہ کی خبر صراحۃً اعلان، منادی، حکم، ماحکم اسلام ہے جو مقبول ہے، اگرچہ

ہاں سوت ہی کہوے۔

نمبر بڑی دو حکومت اور پاکستان کے ابتدائی ایام میں عدم اعتماد کا فتویٰ تھا۔

۱۳۰ | خبرت و سبیل نون وغیرہ کا عقبا نہیں۔

باب الاعتراف

۱۰۳ | **مُحْتَلَفُ فُضُلِ فَرَسِ كَے مِلادہ فُضُلِ كَے ليے مُتَعَكِّفُ سَے نَكْلُنَ جَائِزُ نَہيں۔**

کتاب حج

بَابُ الْحَجِّ

نہ کی مدت ہو کر اسے پتہ چل نہیں سکتی۔

کتاب النکاح

۴۸۸

نکاح کے رکن ایجاب وقبول ہی میں۔

۴۹۳

نکاح کے خطبہ کی رکینیت ثابت نہیں۔

۵۰۳

نکاح کا خطبہ مستحب ہے یا سنت۔

۴۹۴

بغیر خطبہ کے نکاح پڑھنا احادیث سے ثابت ہے۔

۴۹۴

حکم فقہاء کے نزدیک ثبوت نکاح وجود خطبہ کے ساتھ مشروط نہیں۔

۴۹۵

واؤد کا قول وجوب بلا دلیل معتبر نہیں۔

۴۹۵

زبردستی صرف انگوٹھے لگوانے سے نکاح نہیں۔

۴۹۶

بالغہ عورت کی اجازت و رضا کے بغیر نکاح نافذ لازم نہیں۔

۴۹۹

اہل حدیث زمانہ کی لڑکی سے نکاح کا حکم۔

۵۰۱

حق ہر کم از کم دس درہم ہے۔

۵۰۲

دس درہم کی تشدیج (حاشیہ)

۵۰۲

باب المحرمات

زید کے والد کے وصال کے بعد اس کی والدہ نے جس سے نکاح کیا، اس کے

۵۰۳

پہلی بیوی سے لڑکے ہیں تو ان کے نکاح میں زید کی لڑکیاں آسکتی ہیں۔

۵۰۴

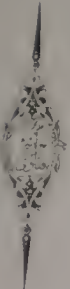
مکوتہ الاب کی لڑکی جو پہلے خاندان سے ہے، اس کے لڑکے کے لیے حلال ہے۔

۵۰۵

امی نے جس عورت سے جماع کیا اس کی لڑکی اس دومی کے نکاح میں نہیں آسکتی۔

۵۰۹

توفی بیوی کی بہن، بھتیجی یا بھانجی سے نکاح ہو سکتا ہے۔



- ۵۰۔ بیوی کو طلاق دے کر عدت پوری ہونے سے پہلے اس کی بہن سے نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔
 ۵۱۔ یہی صورت میں جماع کرنے سے متارکہ بالقول موزوری ہے۔
 ۵۲۔ یہی صورت میں عدت گزارنے کے بعد اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔
 ۵۳۔ نکاح قوس کے ہوتے ہوئے کسی عدت کا دوسرا نکاح نہیں ہو سکتا۔

باب المعصا ہرۃ

- ۵۱۲۔ بہو کے ساتھ بدکاری کرنے سے لڑکے کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔
 ۵۱۳۔ وحی کی طرح بوس وکنارے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔
 ۵۱۴۔ سانی کے ساتھ زنا سے بیوی کا نکاح نہیں ٹوٹتا۔

باب نکاح المعقدات والحوامل

- ۵۱۵۔ غیر حاملہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔
 ۵۱۶۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔
 ۵۱۷۔ مطلقہ کا نکاح عدت پوری ہونے پر ہو سکتا ہے۔
 ۵۱۸۔ عدت کے دوران بغیر نکاح کے مجامعت زنا ہے۔
 ۵۱۹۔ کنواری لڑکی کے نکاح کے بعد پانچ ماہ سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو تو یہ نکاح عیسیٰ بطل نہیں ہے۔
 ۵۲۰۔ کنواری لڑکی کو رونا کا عمل ہو تو اس کا نکاح شرعی جائز ہے۔
 ۵۲۱۔ وضع حمل کے بعد اس سے وحی کی جائے۔
 ۵۲۲۔ منکوحہ زانیہ کا نکاح قائم رہتا ہے۔



- عورت، غفلت یا دخول کی صورت میں پورا اور نصف حق نہ دے اور اگر کسی نے
۵۲۰
عمل زنا غیر ثابت النسب مانع نکاح نہیں۔
۶۱۱
عدت کے اندر نکاح جائز نہیں۔
۳۹۳
کوئی شخص حلال جانتے ہوئے عدت کے اندر نکاح پڑھنے سے وہ اس سے
خارج ہے، نیز اس کا اپنا نکاح ٹوٹ جائے گا۔
۳۹۳

باب الرضاع

- رضاعت میں پابند بشریعت دو نیک مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو بھی
۵۲۵
ہی قبول ہے۔
۱۶۰
خاوند کا دل مان جائے کہ عورت نے واقعی دو دھریا ہے اور تصدیق کر دے
۵۲۷
تو نکاح فاسد ہو جائے گا۔
۱۶۱
بچے کے منہ میں پستان دینا حرام نہیں کرتا جب تک کہ پیٹ میں دو دھریا
۵۲۹
کا علم نہ ہو۔
۵۳۰
رضاعی بہن بھائی کا نکاح حرام ہے۔
۱۶۲
اگر نکاح خواں اور گواہوں کو رضاعی بہن بھائی کا علم تھا، ورنہ سمجھ تو زنا
۱۶۳
کلمہ پڑھیں اور از سر نو اپنے نکاح کریں۔
۵۳۱

باب الولی

- نابالغہ کا نکاح باپ و دادا کر دے تو اس کو توڑنے کا کوئی اختیار نہیں۔
۵۳۲
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پچیس سال کی عمر میں ہوا۔
۵۳۷



- ۵۲۵ ۱۶۔ غصہ کا علاج س کی جائز کے بغیر باپ دادا جی کر دے تو فسخ ہو سکتا ہے۔
- ۵۳۰ ۱۷۔ فسخ مشروط حکم قضیہ ہے۔
- ۵۳۸ ۱۸۔ ایک فتویٰ وارد۔
- ۵۳۹ ۱۹۔ ”رحم کے سب افراد مسند نہ ہوں تو ضد ترک کر دینی چاہیے۔“

باب الکنفو

۱۰۰۔ ہر کنو سحر کر نکاح کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ کنو نہیں اور سامان وغیرہ بھی

۵۳۳ ۵۳۲ و پس کر دیا تو نکاح نہیں رہا۔

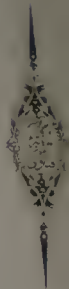
کتاب الطلاق

- ۵۳۵ ۱۱۔ صرف ایک طلاق دینے پر نکاح ہو سکتا ہے۔
- ۵۳۹ ۱۲۔ عیسے میں اگر طلاق دینا کوئی عذر نہیں۔
- ۵۵۱ ۱۳۔ تین طلاقیں دینے پر مغلطہ ہو گئی جو بلا حلالہ جائز نہیں
- ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۶ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۲ ۵۶۸ ۵۷۰
- ۵۵۲ ۱۴۔ ”میں سے طلاق دے دی، طلاق طلاق“ سے تین طلاقیں ہوں گی
- ۵۵۳ ۱۵۔ عورت ناراض ہو کر والدین کے پاس چل جائے تو نکاح موجود رہتا ہے
- ۵۵۳ ۱۶۔ عورت اپنے آپ خلع نہیں کر سکتی۔
- ۵۵۶ ۱۷۔ تجوئے اقرار پر طلاق پڑ جاتی ہے۔
- ۱۸۔ ایک یا دو طلاقیں کا اقرار کرنے کے بعد عورت خاوند کے گھر آباد ہی ہے
- ۵۵۶ ۱۹۔ وقعت ہو گئی۔

- ۱۹۹ تین طلاق کا اقرار کرنے سے بابت منقطع ۵۵۶
- ۱۹۰ بذریعہ خط طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ۵۵۹
- ۱۹۱ اہل محلہ بایکٹ کریں تاکہ لڑکا لوگ مجبور ہو کر حرام کاری سے بچیں۔ ۵۶۳
- ۱۹۲ غاوند طلاق کا اقرار کرے تو یہ کہنا کہ مجھے علم ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ منقطع ۵۶۵
- ۱۹۳ نابالغ لڑکے کی طلاق معتبر نہیں۔ ۵۶۶
- ۵۶۳ کتاب الحظر والاباحتہ —————
- ۱۹۴ بچوں کی تعلیم احتیاط کے ساتھ جائز ہے۔ ۳۵۳
- ۱۹۵ تسبیح پر حفاظ کو قرآن کریم پڑھنے کے لیے بھانا اور اجرت دینا جائز ہے۔ ۵۵۷
- ۱۹۶ اجرت سے قرآن کریم پڑھنے کا ثواب زقاری کو ملتا ہے نہ میت کو۔ ۵۵۷
- ۱۹۷ کوئی اپنی طرف سے قرآن کریم قبر پر ختم کر کے ثواب بخش دے تو بہت اچھا ہے۔ ۵۵۷
- ۱۹۸ شیرے کے بھرے ہوئے دو ڈوموں سے دو مردہ جو بے نکلنے پر اس کو پاک کرنے کی دو صورتیں۔ ۵۹۳
- ۱۹۹ بعض محافل کے بارے میں کہ ایسی محافل قدسیہ غنیمت ہیں۔ ۵۷۸
- ۲۰۰ بے خودی میں آکر رقص یا تالیاں بجانے پر گرفت نہیں۔ ۵۷۸
- ۲۰۱ مرد کے لیے ریشم اور سونا چاندی استعمال کرنا حرام ہے۔ ۵۷۸
- ۲۰۲ دنیا میں ریشم پہننے والا آخرت میں محروم رہے گا۔ ۵۷۹
- ۲۰۳ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیاں ہاتھ میں ریشم اور پائیں ہاتھ میں سونا چکر کر ارشاد فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ ۵۸۰



- ۲۰۴ عمر فاروق، مورثی، عقیقہ بن عامر، قمر بنی، انس، جذاذہ، عجمہ، الحسن بن عمرو اور
دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ریشم اور سونے کی حرمت پر روایات آئی ہیں
۲۰۵ سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال مرد و عورت کے لیے ناجائز ہے۔
۲۰۶ عورتوں کے لیے نہ ف بطور زیور سونے چاندی کا استعمال جائز ہے۔
۲۰۷ مرد کے لیے ریشم پہننا حرام ہے اگرچہ بدن اور ریشم کے درمیان کوئی چیز خالی ہو۔
۲۰۸ ریشم کے چھوٹے سے ٹکڑے پر تنوید لکھ کر بازو یا گردن میں باندھنا ممنوع ہے۔
۲۰۹ ریشم کا ٹکڑا جیب میں رکھے تو کوئی حرج نہیں۔
۲۱۰ ریشمی کپڑے یا دوسرے میں تنوید باندھ کر گھٹے میں لٹکانا منع ہے۔
۲۱۱ غصے میں تنوید باندھنا یا لٹکانا پہننے کے مشابہ ہے۔
۲۱۲ ریشمی بٹوہ جیب میں رکھنا ممنوع نہیں۔
۲۱۳ ریشمی جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔
۲۱۴ ریشم کا صرف پہننا حرام ہے دیگر طریقوں پر استعمال جائز ہے۔
۲۱۵ حضرت عبد الرحمن اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی لباس کی اجازت تھی
۲۱۶ اس وجہ سے نہیں۔
۲۱۷ حضرت عائشہ کی حکمت و توجیہ
۲۱۸ دستارے کنہوں یا کٹ کے شافوں پر چار انگلی سے کم عرض کا
۲۱۹ ریشمی ٹکڑا لٹکانا جائز ہے۔
۲۲۰ نہ کہ ریشمی ٹکڑوں پر ریشم یا کھانسی تو قیوں و برز کے وقت تارنا ضروری ہے



- ۲۱۹ مرد کے لیے سونے کی تختی، جیب، بازو یا گھٹے میں رکھنا جائز نہیں۔ ۵۶۵
- ۲۲۰ دراجہم و دنیا پر پاکیم و زر کی دلی اپنے پاس بغرض حفاظت رکھ سکتے ہیں۔ ۵۶۵
- ۲۲۱ نریور کے علاوہ سونے کا استعمال عورت کے لیے حرام ہے۔ ۵۶۵
- ۲۲۲ کسی عامل کا کہنا کہ تعویذ کی تاثیر ریشم یا سونے چاندی پر رتوں ہے، سبب اباحت نہیں۔ ۵۶۶

- ۲۲۳ تعویذ دوا کے مشابہ ہے کہ دونوں عند الغزوة استعمال کیے جاتے ہیں۔ ۵۶۶
- ۲۲۴ ریشم، سونے اور چاندی میں مردوں کی طرح نابالغ بچوں کے لیے بھی حرمت کا حکم ہے۔ ۵۶۶

- ۲۲۵ بچے کو ریشم یا سونا چاندی استعمال کرنے والا انگڑیاں لگا کر۔ ۵۶۶

- ۲۲۶ مرد کا نامحرم عورت سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ ۳۸۶

- ۲۲۷ تداوی بالمحرم امام اعظم کے نزدیک جائز نہیں۔ ۵۶۶

- ۲۲۸ کسی حرام چیز کا باعث شفا ہونا متعین ہو جائے تو عند الغزوة حلت کا حکم ہے۔ ۵۸۶

- ۲۲۹ غیر مسلموں کو قربانی کے گوشت دینے کا کیا حکم ہے۔ ۳۳۲

فوائد اصول فقہ

- ۲۳۰ العبرة لعموم اللفظ لا بخصوص سبب ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰

- ۲۳۱ لعمول بما صحت يقتضي لاصدق ۳۶۰

- ۲۳۲ مطلق کا اطلاق پُر زور دلیل ہے۔ ۳۶۰

- ۲۳۳ فقہ خلاصہ حدیث ہے۔ ۳۶۵



۲۳۲ عموم الامام لا یخصه خصوص السبب

۲۳۵ ۱۰ فلاق مسرۃ انص

۲۳۶ تحوی سے نبتہ الفتن اور غیبت الفتن سے وجوب واجبات ثابت ہو جایا کرتے ہیں

۲۳۷ عموم و املاق سے استدلال آج تک شائع و ذائع ہے۔

۲۳۸ لوگوں کے ہراسے احکام شرعیہ نہیں بدل سکتے۔

۲۳۹ قول فقہاء قرآن وحدیث کا حکم ہے۔

۲۴۰ مفاہیم و کتب حجة

۲۴۱ محرمات کے باب میں شبہ یقین کا درجہ رکھتا ہے۔

۲۴۲ یفتی بقول الامام علی لاطلاق

۲۴۳ بحسب الاداء بقول الامام وان لم نعلم من این قال

۲۴۴ یستقین لا یرتفع بائد

۲۴۵ فتویٰ امام صاحب کے قول پر ہی ہے اگرچہ شائع نے تصریح فرمائی ہو کہ فتویٰ

صاحبین کے قول پر ہے۔

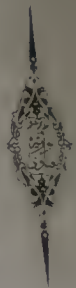
۲۴۶ عہد اللہ بن مبارک فرمانے ہیں کہ امام اعظم کے فتویٰ پر اعتماد کیا جائے۔

۲۴۷ اگر کسی مسئلہ پر امام اعظم کا کوئی نقل نہ ہو تو فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے۔

۲۴۸ مؤامرتوں میں قول شیخین کے ذکر پر اقتصار ہے۔

۲۴۹ محتون موضوعۃ لفقہ المذہب

۲۵۰ عتماد صاحب محتون علی شئی ترجیح لہ



جو مسئلہ متون کے خلاف ہے وہ مذہب کے خلاف ہے، اس پر عمل فتویٰ جاری رکھیں۔ ۲۵۱

کتاب اللہ کے سوا ہر کتاب میں غلطی کا امکان ہے۔ ۲۵۲

متون کا اتنا اعتبار کہ اگر ان کے خلاف فتویٰ میں ہو تو بھی متون کو ترجیح ہے بلکہ ۲۵۳

شرح پر بھی ترجیح ہے۔ ۲۵۴

الفتیہ بالعدل المرجوح جہل و خدق للاجماع ۲۵۵

قول مرجوح سے کیا مراد ہے۔ ۲۵۶

آئینہ اور خلاف اولیٰ متساوی الایہام ہیں۔ ۲۵۷

قیل صیغہ تریض و تضعیف ہے۔ ۲۵۸

مقلد کی رائے مخالف کا کوئی اعتبار نہیں۔ ۲۵۹

وان کان المقلد مقلداً یقلد الامام فص امامہ ورن کان ۲۶۰

اجتہاد یا فی حقہ کالدلیل القطعی ۲۶۱

التخصیص نسح ۲۶۲

النسخ لا یجوز فی القطعی بخبر واحد ولا یقتباس ۲۶۳

متفرقات ۲۶۴

مسح کالغوی معنی دھونا ہے۔ ۲۶۵

اگر پیر عالم فاضل، سنی صحیح العقیدہ ہو تو فتویٰ کے قابل ہے ورنہ نہیں۔ ۲۶۶

قرآن کریم کی موجودہ ترتیب کے متعلق کہ عند اللہ اور لوح محفوظ پر یہی ہے۔ ۲۶۷

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ترتیب باتفاق صحابہ کرام ہے۔ ۲۶۸



۲۰۰ قرآن مجید کی ترتیب پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

۲۰۱ محسن: فی کس سر سگ کرنا ہے۔

۲۰۲ غیر محسن جو تو سو کوڑے مرے۔

۲۰۳ کوئی شخص شوک یا بڑکے سے اپنی جائیداد موجودہ و پس نہیں لے سکتا۔

۲۰۴ اردہ پیل کھان اُتارنا جائز ہے۔

۲۰۵ چچی کھان فرات کرنا جائز نہیں۔

۲۰۶ پٹی کھان رنجھے ت پاک ہو جاتی ہے۔

۲۰۷ پٹی کھان فروخت کرنے پر ظن و تشنیع یا بایکات حرام ہے۔

۲۰۸ یوں مٹھوں یہ فعل بد کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا۔

۲۰۹ حدیث "ففتوہ وقتلو ببھیمة" سے علت ثابت بالقرآن کی

تخصیص یا نسخ نہیں ہو سکتا۔

۲۱۰ فتوہ ببھیمة سے تحریم بیکر بھنا نہایت ہی بعید ہے۔

۲۱۱ نہ نمرود الغفار کس کا ذبح مستحسن و مندوب ہے۔

۲۱۲ دغیرہا کول ہو تو حراق کا حکم ہے ورنہ کھایا جائے۔

۲۱۳ قاتل کو تعزیر زرد و کوب کیا جائے۔

۲۱۴ بعد طلوع فجر سنسنوں کے باسنافہ ۔ ورنہ جائز نہیں۔

۲۱۵ پچھتر، چتر، دہسہ قربانی کے لیے سال کے ہوں۔

۲۱۶ بڑا ہوتا تازہ ہونے کی صورت میں سال سے کم عمر کا صرف دہسہ جائز ہے۔



صفحہ	مضامین	صفحہ
۵۹۸	حلال جانور ذبیحہ کا پچھٹا جانور حلال ہے	۲۸۲
۵۹۹	گہرے ناکانہ اور مکروہ تحریمی ہیں	۲۸۵
۶۰۳	صرف کلمہ شریف پڑھنے پر کفارہ نہیں	۲۸۶
	کلمہ شریف بارادہ قسم پڑھا جائے تو غلات و رزق کی صورت میں غارہ واجب ہوگا۔	۲۸۷
۶۰۳	کفارہ گناہ پر بتا ہے اور قسم تو زنا بھی گناہ ہے	۲۸۸
۶۰۴	بوقت ضرورت لڑکے یا لڑکی کا مال استعمال کیا جاسکتا ہے	۲۸۹
۵۵۷	تین بھائی، ایک بہن اور دو بھتیجیوں میں تقسیم ترکہ	۲۹۰
۶۰۱	کفار کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کفار کے ساتھ خاص ہیں	۲۹۱
۶۲۰	اس موضوع پر حضرت ابن عمرؓ سے مروی ایک حدیث	۲۹۲
۴۲۰	وکل آیۃ وودت فی الکفار فانہم تعبر دیلم علی عصاة	۲۹۳
۲۳۹	مسلمین	
	ایسے درخت جو قبرستان میں وقف اراضی کے بعد پیدا ہوں اور لگائے	۲۹۴
۶۰۲	والا معلوم نہ ہو وہ وقف مطلق کا حکم رکھتے ہیں	
۴۷۷	من من جملة طرق اتناء القرائن	۲۹۵
۵۲۵	حسن امر المسلم علی الصلاح واجب	۲۹۶
۶۱۴	ناز عشائر بغیر جماعت کے ادا کرنے والا و تر باجماعت ادا کر سکتا ہے	۲۹۷
۶۱۳	بار شریف پر تبصرہ	۲۹۸



۱۰۰ وودوینڈو
ظہور شکر انس کرم
نیل فدیہ

فتاویٰ نور



مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ
 وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ ۝
 انہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تکلیف لگے بلکہ وہ تمہیں صاف ستھر
 کرنا چاہتا ہے ۝

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

وضو میں پاؤں دھونا لازم ہے

وہ ت ذیل فرقے کا سوا قلمی نسخہ میں درست نہیں ہے و مرتب



زور سے قرآن کریم و حدیث شریف و فقہ پاک وضو میں پاؤں کا دھونا لازم ہے
قرآن کریم میں آیت وضو میں ہے وَ رَحِمْنَاكَ وَ رَحِمْنَاكَ وَ رَحِمْنَاكَ وَ رَحِمْنَاكَ
قرآن میں نام کی زبرد اور نام کی زیر، دونوں صورتوں میں معنی یک ہے۔ زبرد کی صورت
میں تو ظاہر ہے کہ رَحِمْنَاكَ پر عطف ہے و زبرد کی صورت میں اس کا عطف متوجہ



ربی سہے سحر رعد۔ کتب پر دس کی وجہ سے زیر کی ہے جہاں کہ جاتا ہے
 عرب کریم دور تعدادی ورت عرب سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کا کوئی ایک حکم نہ ہو
 حکم کے معنی نہیں ہو سکتا اور ایک اس کا معنی مسح کا بھی آتا ہے مگر اس کی موت یہ ہے
 کہ پاؤں میں مونہے ہوں تو موزوں پر مسح ہے۔ پاؤں کی دو ہی صورتیں ہیں یا ننگا ہونا
 سے موزوں میں ہونا ہے۔ ننگا ہو تو دھونا اور موزوں میں ہو تو مسح قرآن کریم کے یہ معنی
 مصرین کر مٹنے بڑی وضاحت سے تحریر فرماتے ہیں چنانچہ تفسیر جلالین اور اس کی شرح عربی
 ج ۳ ص ۳۳۵ و ج ۳ ص ۳۳۶ اور تفسیر خازن ج ۱ ص ۱۶ اور تفسیر عالم التذیل ج ۲
 ص ۳۰۰۔ تفسیر روح معانی ج ۱ ص ۵۵۔ تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۳۵۱۔ تفسیر ابی احمد ج ۳ ص ۳۴
 ص ۳۰۵۔ و تفسیر کشف ج ۱ ص ۴۰۶۔ تفسیر ارشاد العقل السلیم مع الکبیر ج ۳ ص ۹۰۔ تفسیر بیاضی
 ج ۱ ص ۲۰۰۔ تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۲۳۔ شباب علی البیضاوی ج ۱ ص ۲۲۰ و ۲۲۱۔ تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۶۹۔ تفسیر فتح الباری
 ج ۲ ص ۱۰۰۔ تفسیر فتح البیان ج ۲ ص ۲۵۶۔ تفسیر ابن جریر طبری ج ۶ ص ۸۱۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۰
 تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۳۵۰۔ تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص ۴۳۰۔ تفسیر حسینی ج ۱ ص ۱۵۱۔ تفسیر احکام القرآن
 ج ۲ ص ۴۲۵ و ۴۲۶۔ نئیہ المصلی ص ۵۰۔ قدوری ص ۹۸۔ شرح الوقایہ ج ۱ ص ۵۵، ہدایہ ج ۱ ص ۱۰
 فتح القدیر ج ۱ ص ۹۰۔ تہذیب الاصابہ، در المختار، رد المحتار، و اللامی ج ۱ ص ۹۱۔ طحاوی علی الدر ج ۱ ص ۱۳
 تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۰۔ بحر رائق ج ۱ ص ۱۲۰، الجوهرة النيرة ج ۱ ص ۴۰، کنز الدقائق ص ۴۰، ہبوط ج ۱
 ص ۹۰۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۰۔ فتاویٰ سراجیہ ص ۲۰۔ نور الایضاح، مراقی الفلاح، طحاوی علی
 رائق ص ۳۰۔ مفتی محمد رفیع عثمانی ج ۱ ص ۱۰۰۔ فقہ حنبلی المغنی ج ۱ ص ۱۲۰ تا ۱۲۵، الشرح الکبیر ج ۱ ص ۱۲۰
 قد و شت قناع ج ۱ ص ۱۰۰۔ و احادیث شریفہ بھی بکثرت ہیں جن میں دونوں پاؤں دھونے

دیکھیں

صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۰۔ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲ و ۲۵۔ سنن نسائی ج ۱ ص ۳۳۔ سنن ابی داؤد



ج ۱۶ سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲ سنن دارمی ج ۱ ص ۹۵ سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۵ تا ۵۰ کے
 عدد حدیث کی کافی کتابوں میں تین تین مرتبہ پاؤں دھونے کا ثبوت ہے جبکہ حضرت بروی علی
 کرم اللہ وجہہ لکھنویم سے بھی ثابت ہے کہ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو کر فرما کر حضور پاک صلی اللہ
 علیہ وسلم کا دھو لیں ہے۔

سنن ابوداؤد ص ۱۶ میں ہے شحہ غسل رجلی لکعبین سم
 مال اسما الحببت ان اس یکم طلوع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 اور پونہی ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵۵ میں ہے اور سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲ میں ہے اور جو رجلی کہ
 زیر کی صورت میں شہ کیا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ یہ زیر صرف پڑوس کی وجہ سے ہے اور یہ
 بھی فرمایا گیا ہے کہ مسح کا معنی بھی لغت عرب میں دھونے کا ہے چنانچہ لغت عرب کی مستند کتاب
 لسان العرب ج ۲ ص ۵۹۳، تاج العروس ص ۲۲۳، کتاب الافعال ج ۲ ص ۱۸۴، مجمع البحار ج ۳
 ص ۲۹۹، نہایہ ج ۲ ص ۹۹ میں ہے۔

بہر حال یہ چیز قطعی ہے کہ پاؤں کا دھونا وضو میں ضروری قطعی ہے جبکہ پاؤں نہ دھوے
 اور نگوں کی صورت میں مسح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله
 وصحبه وبارک وسلم۔

عزہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ مارچ ۱۹۵۷ء



أَحَبُّ أُمَلَاءٍ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهُمْ،

مسجد یا اللہ کے مہن کے سبھوں سے بہتر ہیں



إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَن مِّنْ بِإِلَهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى
الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ الْعَلِيمَ

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے
اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے
نہیں ڈرتے :

کِتَابُ الْمَسْأَلِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین و نذریں مسد کہ مسجد کی چھت کو
ہو ریک گھر کے صحن کے استعمال کرنا اور بیوی بچوں سمیت مسجد کی چھت پر رت کو سونا نیز عیض
نکاس والی عورت مسجد کی چھت پر جا سکتی ہے یا نہیں یا جائز یا حرام ؟ فقہ و اسرار
مسائل اسیکوٹری جامع مسجد مائیون، ساہیوں
محمد بخش ۸۰۷۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب

لِمَنْ جَعَلَ فِي الْيَوْمِ وَالْأَيَّامِ



مسجد فاس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، قرآن کریم کا ارشاد ہے: **وَسُجَّدٌ**
لِّدُنِّهِ اور اس کے پاک رکھنے اور پاک کرنے کا حکم ہے، قرآن کریم فرماتا ہے **ظَهْرَ اسْبِی**
تَبِیْنِ الْخَتَّاقِ ج ۸ ص ۸۰ میں ہے **وَلَا تَقْصِرْ رِجْلَکَ مِنْ سَجْدَةٍ**
وَجِبَ لِقَوْلِهِ بعد از **ظَهْرَ اسْبِی** **رِجْلَکَ** **نَعْمَ** **لِقَوْلِهِ**
لَا تَقْصِرْ **لِقَوْلِهِ** **نَسَبَ قَاعِدَہ** **کُتِبَ** **وَرِجْلَکَ** **مَدِیْتِ** **ثَرِیْفَہ** **وَلَا تَقْصِرْ**
لِقَوْلِهِ **نَظَرٌ** **وَلِخَصِّکَ** **مِنْ** **نَفْسٍ** **اَوْ** **جَنَی** **کَے** **سَجْدَہ** **مِنْ** **نَہِی** **کَرَامَہ** **وَفَوَہ** **وَحَسْبُ**
مَسْجِدِکَ **کَی** **صَیْبِ** **مَسْجِدِکَ** **وَعَلَى** **مَسْجِدِکَ** **وہ** **سَجْدَہ** **مِنْ** **سَجْدَہ** **مِنْ** **ہے**
بچوں **اور** **دیوانوں** **کو** **سجودوں** **سے** **دور** **رکھو** **اور** **حکم** **دیا** **کہ** **رِجْلَکَ** **وَسَطِکَ** **کے** **پہلوں** **کو**
پاک **رکھا** **جائے** **درخت** **شہود** **روہ** **بن** **ماجرہ** **میں** **۵۵** **اور** **فتاویٰ** **عالمیہ** **ج ۸ ص ۸۰** **ہے**
ج ۸ ص ۸۰ **میں** **ہے** **سَطْحَ** **مَسْجِدِکَ** **حکم** **نَسَبَ** **کے** **بِوَجْہِ** **کَہ**
حکم **میں** **ہے** **تَبِیْنِ الْخَتَّاقِ** **ج ۸ ص ۸۰** **شامی** **ج ۸ ص ۸۰** **میں** **ہے** **نَظَرٌ** **وَلِخَصِّکَ**
وَلِخَصِّکَ **وَلِخَصِّکَ** **لِقَوْلِهِ** **عَلَى** **رِجْلَکَ** **عَالَمِ** **وَعَلَى** **کَی** **سَجْدَہ** **پُر** **ہو**
عدا نہیں۔

ایس قرب کریدو ریش پاپ و فقر حق سے روز بخش و طرح شبت بہت
کہ امور بال عدل و رب نہ نہیں کجہر میں ہا شمسناؤں پر نماز بہت رشہ عدل کے گھر و
سی پیڑوں سے بچا میں

و نه خفته بود و من نه در حدی قصه محمد
و نه در حدی نبی و نه در حدی جعفر و نه در حدی

منه غفره بر ای محضر است بنویس غفره
 • جیب و جیب شسته •

الاستفتاء

کتاب: باب اول در معرفت غفران و سنان صاحب دست و پا هر چه
سیر و مکر و حیرت و ... و ... و ...

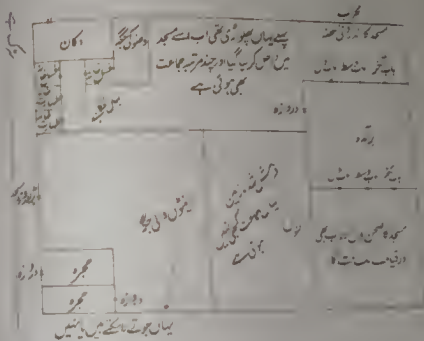
کہا ہوتا ہے کہ : اختیار شدہ نہیں ہے یہ مسئلہ کہ
 جو رقم سب سے غرضیاتی ہے اور خود بخود دے جاتے ہیں یا نہ سبکدہ میں جمع ہو
 اس میں سے سب سے زیادہ اہیب یا خادم کو تنخواہ دے سکتے ہیں یا نہیں جبکہ سبکدہ کی قیمت
 مکمل ہو چکی ہوں

مسجد میں کچھ جنگی سی ہے جو عرصہ دراز سے نماز کے لئے مستعمل نہیں کی گئی تھی۔



پھوڑی غیر یا جوتیاں کی جاتی تھیں مگر عرصے چالیس سال کے بعد نئے ڈھنڈے
 لگادیا گیا وہ پھوڑی کی جگہ جیسے کہ نقشہ میں دی گئی ہے۔ عالی چھوڑ دی گئی ہے
 صرف چٹیں لگادی گئیں۔ نئی فرش شدہ زمین پر عرصہ ڈیڑھ سال تک کوئی جماعت
 وغیرہ نہیں ہوئی۔ اب اس زمین پر جوتیاں لے سکتے ہیں یا نہیں؟

۱۔ ڈیڑھ سال سے پہلے وہ بعد بھی کوئی جماعت نہیں ہوئی ڈیڑھ سال تو فرش لگے کوہو ہے



۱۔ یہ دو مسمیٰ تہ نہ زیادہ شرع شریف سے کہ کرنے اور جو متعلق نام نہیں ہے
 نام کی غیر جوہود میں جب تمام مذاہب متفق ہوں یا صرف ایک دو آدمی ہی مخالفت ہوں
 کوئی صورت میں دھرمی کرنے اور شخص نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں جبکہ جماعت کی فضیلت بھی زیادہ
 ہے پڑھنے والوں کی اور عیال بھی ایک دو کے ساتھ شرع شریف سے کم نہیں



ب یہ کہ حافظ قرآن ہو مگر دماغی کترتا ہو تو ایسی صورت میں وہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟
 ۶۔ مسجد کے صحن میں یا جہاں تعلق نماز باجماعت ہوتی ہو جنازہ رکھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

نہ ۱۔ حضور آپ مہربانی فرما کر ہمیں جلدی جواب عنایت فرمیں درمیں بھی بہت
 فرائض نیز مولوی محمد نصاب شمس آپ حضور کی خدمت عالیہ میں مناسبت ہی ادب سے سلام
 عرض کرتا ہے۔

سائن

خانکپٹے، جنت و جماعت سیہ محمد بشیر احمد شاہ خادم جامع مسجد غوثیہ
 محمد شفیع نذر دار و گنج ہالیان چک ۱۰۶ شاہہ ر ضلع ساہیو ۶۰۶



۱۔ مسجد کے لئے جو جمع کی جاتی ہے وہ تعمیرات و دیگر ضروریات مسجد کے لئے ہی ہوتی ہے
 درجہ یکم و خادم محمد مسجد کے لئے مناسبت ضروری ہیں تو ان کی تنزیہیں بھی میں فرمے
 دینی جائز ہیں جبکہ تعمیرات بھی مکمل ہو گئی ہیں۔

۲۔ اس پر زنی ولی زمین پر جب باقاعدہ فرمش لگایا گیا تو کس نیت سے؟ اگر توئی وغیرہ نیت
 حضرت نے مسجد کی نیت سے لگوا کر یہ باقاعدہ مسجد میں شان کیا جسے تعمیر جوتیاں دینی
 غیر مناسب ہیں اور اگر صرف کرائش کے لئے و نمازیوں کے آرام کرنے کے لئے لگوا کر



و نیا دی باتیں کرتی ہوں تو مسجد میں نہ کریں اور یہاں بیٹھ کر کر لیں تو پھر جو تیروں کے ساتھ
وہ فرشتے استعاں ہو سکتا ہے۔

۳۔ یہ شخص کو عارضی مار بھی نہ بنایا جائے۔

۴۔ حافظ ذمہ کو کرشت بھرے کم کرا تا ہے تو وہ نہیں پڑھا سکتا ہے۔ قرآن کریم
کا حافظ ہو کر بے عملی کرے تو اوہرا ہے۔

۵۔ مسجد میں جہاں نازیں پڑھی جاتی ہیں وہاں جنازہ رکھ کر پڑھنا ہمارے مذہب
میں مکروہ ہے جیسے کہ تمام کتب فقہ حنفی میں ہے۔

و اللہ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الاعظم
و لہ و اصحابہ و بارک و سلم۔

نوٹ: کئی دن ہوئے آپ کا الفاظ ملا مگر مجھے فرصت نہیں ملتی کہ جواب
جدی دوں خصوصاً جبکہ سوالات کی فہرست ہو تو اور مشکل ہوتی ہے، ہمیشہ صرن ایک
ہی سوال ہونا چاہئے۔ مولوی نورانی صاحب سے سلام شفقت اور دعا۔ والسلام۔

حقوہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۱۲ جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ ۶۶-۶۷-۱۳۰۶

الاستفتاء

گزارش ہے کہ ہمارے مکان کی چھت پر بطور جاہِ نماز مسجد بنائی گئی تھی
 اور اب وہ مسجد کے نیچے والا مکان ٹٹ گیا ہے اور اب قدیمی مسجد بھی گریز کا شکار ہو چکی ہے
 منع رہے کہ مسجد کے نیچے والا مکان ذاتی تصرف میں رہے۔ اور مسجد میں بھی حرکت نہ ہو
 ہی ناز ادا کرتے رہے لہذا اب اس مسجد کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟
 اگر دوبارہ مسجد بنائی جائے تو اس کا ملکہ ذاتی تصرف میں آسکتا ہے یا نہیں؟ براہِ تہذیبی
 اس مسئلہ کو واضح فرمادیں۔

سائل: مستری محمد عیسیٰ ولد میاں امام دین، دیپال پور



وہ مسجد نہیں بلکہ صرف جاہِ نماز ہے، دوبارہ نہیں بن سکتی ہے تو کوئی حرج نہیں
 نماز کسی اور جگہ پڑھتے رہیں اور ملکہ کے متعلق یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نام پر لگایا گیا ہے
 تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہی لگایا جائے، کوئی مسجد بن رہی ہو تو دوسے دیں کہ اس میں لگائے
 بافروخت کر کے قیمت مسجد میں لگا دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب و
 آلہ وسلم۔

عزیز الفقیر ابوالخیر محمد نور اللہ انصاری غفرلہ

بانی دارالعلوم خفیفہ فریدیہ بصیر و ضلع ساہیوال

۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ ۲۷

الاستفتاء

بخدمت جناب مولانا نور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

قد سنی رضوی جامع مسجد تاندلیا نوالہ میں جگہ کی تنگی کے باعث مسجد کے محکمہ میں
یک طرفہ دیوبند کے لئے کنواں بنایا گیا ہے جس کے اوپر چھت ڈالی جائے گی اور نماز
پڑھنے کے لئے اسی طرح صفیں ڈالی جائیں گی جیسے کہ کنواں میں کھدائی اور دیوبند کے
غضب کرنے سے قبل ادا کی جاتی تھیں، نماز پڑھنے کی جگہ میں کوئی کمی نہیں آتی، کنوئیں کے
اوپر لکڑی کی پوری چھت ہے۔

دستخط: محمد اسلم جاوید، صدر انجمن غوثیہ

سنی رضوی جامع مسجد تاندلیا نوالہ ۲۵.۳.۸۳



قرآن کریم میں ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ خَلَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ
فِيهِ اسْمُهُ وَسُئِلَ فِي خَرَجِهَا أَلَا يَذَّكَّرُ أَلَا يَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ
فِيهَا سُنَّةٌ وَسُئِلَ فِي خَرَجِهَا أَلَا يَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ

فتنہ کرامہ فرماتے ہیں مسجد شری سے لے کر آسمان کی سطح تک مسجد ہے۔ پھر دیکھ کر
 حکم پوری کر لی جائے تب بھی مسجد کا وہ و مقبرہ یا کون سے مان ہے
 و ملہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فتوۃ المفتی الراجح محمد نور اللہ ندوی

۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ ۲۵ - ۸۳

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیچ موضع بنوئی کیجیو کہ
 جس کو آباد ہوئے تین سو سال ہو چکے ہیں اس وقت موضع مذکور میں مسجد تعمیر کی گئی تھی وہیں
 دو بیتاں تھیں، ہر شتر کہ جگہ پر گاؤں تعمیر کیا گیا، بعد میں اس کو تقسیم کر کے دو گاؤں کے حصے
 بناوئے گئے مگر مسجد شتر کہ ہی رہی مسجد کچی تھی، اس کو پختہ بنانے کے لئے ہر دو بتی و دوں
 نے شتر کہ چندہ اکٹھا کیا مگر بعد میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اب ایک فریق کتبے چونکہ اب
 مسجد آپ کے قبہ میں آچکی ہے اس لئے ہم اپنے قبہ میں اپنی مسجد مسجد تعمیر کریں گے یہیں
 جمع شدہ اور سامان مسجد وغیرہ میں سے ہمارا حصہ دے دیں، دوسرے فریق کتبے چونکہ قبہ
 کی مسجد کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے لہذا اسی مسجد پر خرچ ہوگا۔

شرعی لحاظ سے وضاحت فرمائی جائے کہ ہر دو فریق میں سے کون حصہ رہے



دریہ سہ کیے میں ہونا ہے۔

محمد مائت ولد نور محمد قوم دوسو موضع بھوڑی شلیک
تھیل منجن آباد ضلع بہاولنگر



مسجد کا بڑا اوب ہے اور مسجد کو دیران یا بے رونق کرنا جائز نہیں، قرآن کریم کا
رشد ہے و من اظلم من منم الا یہ (پہلا پارہ) حالانکہ گاؤں چھوٹے سائل نے
زبانی بیان کیا کہ وہ گاؤں پکس یا پچین گھروں کا ہے تو اگر دو مسجدیں بنائی گئیں تو آباد کوں کیگا
پس بھی غیر آباد ہو جائی اور دوسری بھی لہذا وہ پہلی ہی آباد کریں اور مسجد میں کوئی پتی نہیں بلکہ وہ تو
خاندان ہے، سب سنانوں کا برابر ہے خاص کر جبکہ وہ جسکے حصہ میں ہے لکھ دینے کو تیار ہیں
کہ یہ مسجد مشترکہ رہے گی جیسے کہ سائل نے زبانی بیان کیا تو ایک ہی رہنے دیں اور اتفاق
سے آباد کریں جبکہ ایک ہی گاؤں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب
والہ وسلم۔

عزیز الفقیر الیٰ الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۱۰۰۹۸۱ ۱۰۰۹۸۱



مندرجہ ذیل فتویٰ جو کہ فتاویٰ نوریہ کے قلمی نسخہ میں نامکمل درج تھا اس نے
مجموعہ فتاویٰ نوریہ جلد اول کی کتاب الوقت میں بھی نامہ ہی طبع ہوا۔ اب اس فتویٰ کا
مکمل مسودہ پرانے کاغذات سے دستیاب ہوا ہے جو تندر قاری میں ہے۔

امریٹ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندلی مسجد کہ یک مسجد
جو ۱۰/۷۰ سال سے آباد چلی آتی تھی، میلاد کی وجہ سے اس کا مکان منہدم ہو گیا اور اسی جگہ
گاؤں کے بھی کئی مکان منہدم ہو گئے، اپنے اپنے مکان تو لوگوں نے بنائے اور
گاؤں کو آباد رکھا مگر مسجد کو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اس کے قریب ایک نئی مسجد
بنانی شروع کر دی حالانکہ گاؤں چھوٹا ہے، ایک مسجد بھی چھی طرح آباد نہیں ہو سکتی جبہ جابیکہ
دو زون، خصوصاً وہ پرانی مسجد جو شکستہ و خستہ چھوڑ دی ہے اور اس کے لئے کوئی نام
اور پانی وغیرہ کا انتظام نہ ہوگا تو وہ نئی مسجد (جس میں ہر طرح کا انتظام ہوگا) کے بن جانے
سے آباد نہ ہو سکے گی بلکہ ویران رہے گی، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

سائل: سبحان الدین از کوٹھی نور شاہ



قرآن کریم سورۃ نوک زورانی ارشاد ہے فی سیوت دن منہ و سرعہ ہیئت



قرآن مجید ہے کہ نبوت سے رد جمیع مساجد ہیں۔ لباب التاویل، خازن معالم سیر
 وغیرہ کاغذ پر مبرور ہے و نظمہ السیدانی، السجود و لمواد من البیوت
 مسجد کتبہ و اس رفیع سے رد رفیع بنا ہے یا تعظیم۔ ارشاد العقل، لباب التاویل
 مودت سنی، جس میں لکھی، وغیرہ میں ہے و نظمہ من الابرار شاد و المراد بالاد
 فی رفعہ لا مر سبب شہد فی حجة لا کما سوا البیوت و قبل ہوا
 میں دم مستدرا ہے۔

بہر حال کس یہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد مذکور کو بنا کیا جائے اور اس کی عظمت
 بپا کیا جائے خصوصاً ایسی حالت میں کہ لوگوں نے اپنے اپنے گھر درست کر لئے اور خانہ خدا
 یونہی ویران و برباد چھوڑ دیا اور اگر نئی مسجد علیحدہ بنائیں تو اس سے پہلی مسجد کا حق
 و انہیں ہو سکتا حالانکہ وہ مسجد قیام قیامت تک مسجد ہی ہے کما فی جمیع
 معصرت المذہب المنیف بلکہ اس نئی مسجد کے بن جانے سے وہ محض
 ویران و عطل پڑی رہے گی تو اندریں حالات نئی مسجد بنانا کریمہ و من اظلم
 ممن منع مسجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ و سعی فی خرابہا
 البقرة آیت ۱۷۷ کا مصداق بننا ہے۔

جدیلین، بیضاوی، ارشاد العقل وغیرہ میں ہے و نظمہ لمولانا
 لحداد علیہ الرحمہ و سعی فی خرابہا بالہدم او التعطیل
 و یہ حکم غلطیت حکم و لغوا جمیع مساجد کے تمام مخربین و معطلین کے لئے عام ہے۔
 ارشاد العقل، طبری، کبیر، نیشاپوری، خازن، بیضاوی، صاوی روح البیان



والمسلم من الحق عليه الرحمة وصبعة لجمع كود
 حكم الالامة عاما لكل من فعل ذلك فای مسجدا
 صادی میں تفصیلاً فرمایا کہ مسلمانوں کا سر اور حضرت یزیدؓ کی خدمت
 کے قریبی کا بھی یہی حکم و تقاضا ہے کہ اس نئی مسجد کے بنانے سے روکا جائے اور اگر یہ کیا جائے تو شہنشاہ
 مزاریت سے پرہیز ہو۔

تقریرات احمدیہ میں مسجد بننے کے بیان میں ہے وعن عطية بن عطاء
 الله الامصار عن عمر رضى الله تعالى عنه من المسلمين
 سبوا المساجد وان لا يتخذوا في مدينة مسجدين يصار
 احدهما صاحب - لئلا يسبوا من مسجد او آباد کیا جاتے اور اس نئی کے بنانے سے
 پرانی کی خرابی و ویرانی سے اجتناب کیا جائے کہ ویرانی و نیا و آخرت سے نجات و آبادی
 الہیہ کے ثمرات حاصل ہوں۔

تفسیر صادی میں ہے لیس فی الدنيا حزی و لیس فی الاخرة
 عذاب عظیم کی تفسیر میں فحزی المسیم فی الدنيا بالمصائب و لفقر
 والعی والموت علی غیر حال مرصیترالی ان قال اعی سبب
 النظھیر ان مات مسلما فان العبرة لعموم اللفظ لا بحصر
 السبب وکل آية وردت فی الکفار فانها تحذر ذنب علی
 عصاة المسلمین۔

تفسیر عزیزی میں آیت ومن ظلم من مدم لازب کی تفسیر میں ہے ہر
 را از ان امر احتراز نام باید نمود و از مقدمات و درائی و اسباب قریب و بعیدہ میں کا احتیاط
 ہم باید کرد۔



وہم مدد علیہ جن محدہ تم ولحکمہ دعو
مصدقہ صاحب واسم و صاحب و بارک و مسلم

عنہ الغیرہ لہا الخیر محمد نور الشانعی غفرلہ البصیر حوری

۵ رذی القعدة المبارک ۱۳۶۸ھ

الاستفتاء



کینیڈا سے آمدہ درج ذیل سوال کافی مفصل اور طویل تھا، اختصار کے منظر
مترکب عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں تاہم گوشش یہ کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ
سائل کی صل عبارت اس کے اپنے الفاظ میں آجائے نیز سوال کی اصل روح بھی
برقرار رہے اور وہاں کے حالات کی منظر کشی بھی ہو جائے۔ (مرتب)

س: فرسٹون۔

یک نہایت ہی ضروری کام کے لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں، آپ کے
ذہنیہ نشانیہ مسئلہ مل ہو جائے گا اور کینیڈا میں مقیم مسلمان آرام و سکون کا سانس
لینے کے ساتھ ساتھ آپ کے ممنون ہوں گے۔

”وہ کینیڈا کا دار حکومت ہے، اس کی آبادی تقریباً چار لاکھ کے قریب ہے۔“

یہاں اکثر پستے کے کمرانچ تک متوجہ رہتے ہیں۔ یہی ہوتی رہتی ہے اور اہمیت ہوتی
 کے باعث یہاں اسلامی حکومتوں کے سفارت خانے بھی زمین کے عطیہ کے درپے
 یہاں ایک مسجد تعمیر ہوتی ہے، مسجد کی تعمیر کے لئے مسئلہ میں حکومت پاکستان کی طرف سے
 ایک لاکھ ڈالر کا عطیہ دیا گیا، دوسری حکومتوں کے عطیہ کو بھی یہاں جیٹا ہے۔ وہ یہ
 زیادہ ہونے کے باعث بینک میں جمع کر دیا گیا اور اس پر سودین شروع کر دی۔ مسجد کو
 فی الحال مستقل امام کوئی نہیں ہے۔ ایک ایسی کمیونٹی بنی ہوئی ہے دو مختلف دیموگرافک
 کے فرائض کے لئے نامزد کرتی رہتی ہے۔ جمعہ کی نماز مسجد میں اہتمام سے ہوتی ہے پھر
 جمعہ کو مغرب اور عشاء کی نماز اور ہفتہ کے روز کی تمام نمازیں گرنڈزی اسٹے ہو جاتی ہیں تو
 ہو جاتی ہیں ورنہ مسجد بند رہتی ہے۔ ہفتہ کے روز فجر کی نماز کے بعد کچھ تعمیر ہوتی ہے جس
 بعد لوگ اپنے ہمراہ کھانے کو آجاتے ہیں اور مسجد کے تہ خانہ میں کھانا کھا جاتا ہے
 یہ سلسلہ ظہر تک جاری رہتا ہے۔

مسجد کا طول ۷۵ x ۵۵ ہے۔ مسجد کے تہ خانہ کی بنیادیں زمین کی کھدائی
 کر کے اٹھائی گئی ہیں، اسی بنیاد پر ہی مسجد کی دوسری چھت ڈالی گئی ہے جہاں نمازیں
 ادا کی جاتی ہیں، اس کے اوپر تیسری منزل گیلری کی صورت میں ہے تاکہ عورتیں وہاں پر
 نماز ادا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ ہفتہ کے دن لوگ تہ خانے میں کھٹے ہو کر
 کھانا کھاتے ہیں، یہاں کے ماحول کو مد نظر رکھتے کہ عورت اور بچی میں کوئی فرق
 خیال نہیں کرتے۔ بچوں کے والدین بھی ساتھ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے
 تہادہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں پاکستان، ہندوستان، لبنان، ترکی، اردن، فلسطین
 اور شیا، کینیڈا اور قاہرہ کے لوگ ہوتے ہیں، یہاں فیشن زد و عجب و سب بھی ہوتے ہیں



میں عرب کی بری نہیں کرتا چاہتا بلکہ آپ کو تمام حالات سے روشناس کرانا چاہتا ہوں۔
 اگرچہ تمام کتبے ہونے والے وگ سمان ہی ہیں لیکن میل ملاقات کا تمام تر کام اس
 مسجد کے تہ خانہ میں ہوتا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ یہاں کے مغربی طرز کے ماحول کو نگاہیں کھیں
 کیونکہ یہاں کے عیسائی اور غیر مسلم لوگ آدمی اور عورت کے سر عام ملنے کو بالکل معیوب
 نہیں سمجھتے بلکہ فخر محسوس کرتے ہیں کہ میری بیوی کے لتنے بولنے فریٹنڈز یا
 دوست ہیں۔

اب یہاں چند لوگوں نے اس تہ خانہ میں ٹیبل ٹینس (TABLE TENNIS) لاکر رکھ دی اور کھیلنا شروع کر دیا۔ جب دیندار لوگوں نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے
 منع کر دیا، معاملہ جلد ڈھل گیا اور اکثریت نے نہ کھیلنے کے حق میں ووٹ دیا، اس طرز
 پر مصیبت وقتی طور پر ٹل گئی۔ یہ واقعہ ۱۹۷۷ء کا ہے۔

پچھلے سال ۱۹۷۷ء میں بورڈ کا دوبارہ الیکشن ہوا اور اظہر علی خان جس کا تعلق
 بھی پاکستان سے ہے، ایسوسی ایشن کا صدر منتخب ہوا۔ اب پھر الیکشن ہونے والے ہیں چنانچہ
 اس نے اپنے دماغ سے سپورٹروں کے کہنے پر ایک میز کی بجائے دو عدد ٹیبل ٹینس
 لاکر رکھ دئے اور نوٹس بورڈ پر کھیل کے اوقات تحریر کر دئے۔ جب یہ بات خود دار مسلمان
 کے نوٹس میں آئی تو وہ دونوں میزوں کی دو عدد ڈانگیں بمع بیچ وغیرہ کے اٹھا کر گھر لے آیا
 اور صدر صاحب کو ٹیلی فون پر تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا کہ آپ مسجد میں نہیں کھیل سکتے
 اور کھیل کا نوٹس بھی بورڈ سے تار لایا۔

صدر صاحب نے اپنی مرضی کے ممبروں کی ہنگامی میٹنگ منعقد کی اور کھیلنے کا

فصلہ پاس کر دیا۔



تمام ضرورت حال تفصیل کے ساتھ میں نے تحریر کر دی ہے۔ کہیں دے
میں مسلمان ہیں اور دکنے والے بھی مسلمان، اب میں بالکل ایک غیر جانبدار ہونے کے
بہت آپ کو دونوں گروہوں کے نقطہ نگاہ سے آگاہ کرتا ہوں۔

کہیں دالوں کا دعویٰ

- ۱۔ یہاں کا ماحول گندا ہے اس لئے ہم اپنے بچوں کو مسجد کے حوالے میں نہ کیے
مقررہ سی رغبت دلائیں اور اس کے لئے کہیں کا ہونا ضروری ہے۔
- ۲۔ جب مسجد کا تہ خانہ کھانے میل ملاقات اور بچوں کی تعلیم کے لئے مقرر ہو سکتا ہے
تو پھر ٹینس کے لئے کیوں استعمال نہیں ہو سکتا؟ واضح رہے کہ یہاں پر عورت
اور آدمی بلا امتیاز آپس میں گتہیں لگاتے ہیں،
- ۳۔ ان کا خیال ہے کہ مسجد صرف دوسری منزل پر واقع ہے جہاں نماز باجماعت ہونی ہے
تہ خانہ مسجد نہیں ہے لہذا اسے کہیں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- ۴۔ ایسوسی ایشن نے اٹاوا سے ۲۲ سوسل دور کینیڈا ایسوسی ایشن میں ایک جگہ HALIF سے
ایک عرب مسجد کے امام کو بلا یا جس نے کہا کہ تم مسجد کے تہ خانہ کو بصورت مسجد
کر سکتے ہو کیونکہ یہ مسجد نہیں ہے مزید اس نے ایک حدیث نقل کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
و سلم کے زمانہ حیات میں حبشہ سے چند آدمی آئے تھے جنہوں نے مسجد میں لنگے کے ذریعے
اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ جب رسول خدا کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے تو اب کیوں نہیں ہو سکتا؟
- ۵۔ ڈننگٹن (امریکہ) کے ایک امام مسجد ڈاکٹر عبدالرؤف نے تحریری طور پر مسجد کے تہ خانے کو
میل ٹینس کے لئے استعمال میں لانے کی رائے ظاہر کی ہے۔ واضح رہے کہ کینیڈا اور

امریکہ میں TABLE TENNIS کو PING PONG کہتے ہیں۔



دیکھنے والوں کا دل

مسجد میں جس جگہ پر ہے رغبت دہانے کے لئے ہو۔

۱۰ مسجد کا جو حصہ جس قدر ہی ہونا چاہئے اس میں عورتوں مردوں کے گزارنے میں
جو وقت درمیان نہ لگے کی پابندی ہونی چاہئے۔

۱۱ مسجد کا نہ خانہ ہو یا بلا خانہ بنیاد سے لے کر آسمان تک تمام جگہ مسجد ہے جس پر
حرم ضروری ہے

۱۲ دیگر عیدہ لڑنے کوئی مفتی نہیں ہے جو فوتے دے سکے۔

مسجد کے حالات کے ساتھ ساتھ دونوں گروپوں کے خیالات اور دلائل سے
بھی آپ کو پتہ چھوٹے طبقہ بندہ نے آگاہ کر دیا ہے لہذا آپ کی خدمت عالیہ میں مؤذنبانہ
گزارش ہے کہ ہمیں اس بارے میں آگاہ فرمائیں تاکہ مزید کسی قسم کا نقصان ہونے سے پیشتر
ہی مسئلہ طے طریقے سے حل کیا جاسکے۔ ہمیں اس بارے میں فتویٰ چاہئے۔

اس کے بعد مختصر سوالات جو تقریباً وہی ہیں جو اس سے اگلے استفتاء میں درج ہیں
ساتھ بیان میں نہیں کئے جا رہے، (مرتب)

تب انامبا خط پڑھ کر شاید اکتا گئے ہوں لیکن تمام حالات کا عرض کرنا بھی ضروری تھا

والسلام

افتخار احمد، اماوہ (کینیڈا)



مسجد کے تمام حصوں کے حرم ہونے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم در احادیث شریفہ

بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

وہ لوگ باطل سادہ لوح و رشیدیات سے بہرہ نہیں لے سکتے جس سے
حیات رکھتے ہیں، پہلے پارہ میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۸ میں ہے و مر صمد
من مع مسجد اللہ الذی ہے اور سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۸ پارہ دوم کا رشتہ
سابع مسجد اللہ من امن بآمنہ و نیوم رحمہ و فہ صمد
اور آثار ہیں پارہ سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۶ ہے و صمد و صمد
یہاں اللہ الذی ہے اور پارہ انبیاء سورۃ اکبر کی آیت نمبر ۱۰۱ کے فرمایا ہے
اللہ صمد و صمد اللہ احد۔

ان چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو تعظیم و ادب کا ذکر فرمایا ہے و
ادب کا ذکر فرمایا ہے اور ان میں اپنے ہی ذکر کی اہمیت پر زور دیا ہے اور یہ بھی واضح فرمایا ہے
کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں اور یونہی ان کی تفصیل احادیث پاک میں ہے
ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۴۷ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

منہ اور اس سے بڑھ کر عالم کو ان جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نام نہ ملے جاسے ورنہ ان
دیرانی میں کوشش کرے، ان کو لائق نہ تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے نایاب
روٹی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے و ہمارا مگر دیتے ہیں اور کوہ جہیں
ہر کے کوئی نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ بہت دوسری ہوں۔

تہ نگہوں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ورنہ ان میں نہ کچھ سمجھتا، جتنی کہتے ہیں اللہ کو
تہ ویک مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی ہمدی نہ کرو

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جن چیزوں سے منع فرمایا، ان میں خرید و فروخت
کی ممانعت بھی ہے۔ درمیانی صفحہ میں دو حدیثیں اسقح سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جبو مساحہ صبا سکھ و مجانبہ سکھ و شرع سکھ و بیع سکھ
حصو سکھ و ربیع صو سکھ و قامة حد و سکھ و سل سبو سکھ
یعنی پٹن مسجدوں کو دور رکھنا اپنے بچوں سے اور دیوانوں سے اور خرید و فروخت سے اور
اپنے بھگڑوں سے اور آواز بلند کرنے سے اور حدیں قائم کرنے اور تلواریں کھینچنے سے
اور یونہی گم شدہ چیز کے متعلق مسجد میں دریافت کرنے سے منع فرمایا ہے اور حکم دیا ہے کہ
دریافت کرنے والے کو کہا جائے لا اداھا اللہ الیک فان المساجد لم تبین لہذا
یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری وہ چیز و پس نہ فرمائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں کہ وہ

سودا و ۳ ص ۸۸ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلّم در یمنی ترمذی ج ۳ ص ۳۳ شیخ علیہ السلام عن ابن عباس کی حدیث مرفوعہ میں خرید و فروخت
وغیرہ سے ممانعت ہے اور حضرت ابو ہریرہ سے مسلم شریف ج ۱ ص ۲۱۰ میں بکثرت حدیثوں
میں ہے کہ گم شدہ چیز کو مسجد میں دریافت کرنے والے کو وہی دعا دی جائے کہ چیز نہ ملے
کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں وہ تو اسی کام کے لئے ہیں جس کے لئے بنائی
گئی ہیں اور یونہی مسند امام احمد بن حنبل اور سنن بیہقی وغیرہ میں بکثرت حدیثیں ہیں اور بکثرت حدیثوں
میں کچھ پیاز، تخم و غیرہ بدبودار چیز کھا کر داخل ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مسلم شریف ج ۱
ص ۲۰۵ و ۲۰۶ وغیرہ کتب حدیث میں بکثرت حدیثیں ہیں۔

نوٹ: حضرت فقیر محمد قدس سرہ العزیز یہ فتوے مفصل تحریر فرمایا چاہتے تھے، یہاں تک کہ وہ
کی شکل میں لکھا تھا کہ بعض انتہائی جمود و فہم کے باعث یہ سلسلہ موقوف ہوتا آتا کہ سائل مذکور نے
اسی سلسلہ میں بطور یاد دہانی مورخہ ۱۳۰۳ مختصر سوالنامہ دوبارہ لکھا جو مورخہ ۲۹ اگست ۱۳۰۳ء



نہاں رسول ہر جب حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد نصر اللہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملا
 سنا پیش تھے صرف ۱۱ دن گزرے تھے۔ شدید صدمہ اور تعزیت کے لئے آنے والے دوست
 جہم کے باوجود حضرت فقیر اعظم قدس سرہ العزیز نے اس اگست کو اس کا مختصر خوب تحریر فرمایا
 ہے اعلیٰ سفر پر دیکھا جا رہا ہے (مرتب)

الاستفتاء

برہمات دوبارہ مورخہ ۷۸-۷۷-۷۶ کا لکھا ہوا مختصر آیا مورخہ ۷۸-۷۷-۷۶ کو تو یہ جواب

لکھا گیا۔ البرہمات یہ غفرلہ ۷۸-۷۷-۷۶

فتوے کے بارے میں ہمیں از حد ضرورت ہے اس لئے آپ وقت بکھل کر یہی
 اولین فرصت میں اپنے تعاون کے ستفید فرمائیں۔ بندہ دوبارہ جن امور میں فتوے کیلئے ہے
 عرض کئے دیتا ہوں۔

۱۔ ایسا مسجد کے تہ خانہ میں ٹیبل ٹینس (TABLE TENNIS) یا دیگر کسی قسم کی کھیل وغیرہ کا
 شغل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۲۔ مسجد کی تعمیر پر صدقات زکوٰۃ وغیرہ کا روپیہ استعمال ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ نماز میں ایک بار لٹش دینی علم رکھنے والے ظاہری طور پر پرہیزگار کیونکہ باطن کو تو اللہ
 تعالیٰ ہی جانتا ہے اکی موجودگی میں بغیر ڈارھی کے آدمی جماعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

۴۔ عورتیں اور مرد مسجد کے تہ خانہ میں اکٹھے لکر کھانا وغیرہ یا میٹنگ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

یہ مدت میں جس کے مسندوں کے لئے آپس میں کافی بخشش کا پورا
 ہے جو ہے جس سے آپ دوں بھی عالم ہونے کے ساتھ اس بات کی ذمہ داری
 نہ ہو جی ہے۔ تب پنی دینی خدمت اور علم کے ذریعہ امت محمدیہ کو راہ راست پر
 لانے کے سے پنی ذمہ داری سر نبھاؤں۔

یک ہفتہ کے بعد رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ
 اپنے ممبرک مہینہ کا حق د کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

افتخار
 اٹا وہ کنسیڈا



آپ کے سوالات چار میں، پہلے اور چوتھے نمبر کا ایک ہی جواب ہے کہ یہ سب
 چیزیں مسجد میں ناجائز ہیں کیونکہ مسجدیں اللہ رب العالمین کے خاص گھر ہیں جیسا کہ خود اللہ
 رب العالمین نے ارشاد فرمایا: 'وَأَنَّ تَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا' (سورہ
 احزاب، آیت ۱۷)۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی
 نہ کرو، کسی گھر کی قدر و منزلت گھر والے کی شان سے ہی مستفاد ہوتی ہے۔ دنیا کے کسی شہنشاہ
 یا بادشاہ یا اختیار حاکم سے موجود ہونے ہونے جبکہ وہ جاگتا اور دیکھتا سنتا ہو اس کے گھر کے

نذر یا دینچے ایسی حرکتیں نہیں ہو سکتیں تو شرب لعین جو ہمیشہ سمیٹہ رہا ہے اور بیچہ جیت
 س کے اپنے خاص گھروں میں ایسی حرکتیں کیوں کر دے ہو سکتی ہیں اور بھی واضح ہے کہ گھر کا
 احترام گھر کے اوپر نیچے گھر والے کی حد ملکیت تک ہوتا ہے

دیکھئے کوئی کسی کے گھر کے نیچے یا اوپر اخلاقاً اور قانوناً مداخلت نہیں بنا سکتا
 تو وہ اللہ جو زمین کی نچلی تہہ تک اور آسمان کے اوپر تک کا مالک ہے اس کے گھروں
 کا احترام بھی اس کی حد ملکیت تک لازم ہے چنانچہ فقہ حنفی کی نہایت مستند اور معتبر کتاب
 رد المحتار اور اس کے نہایت معتبر حاشیہ رد المحتار ج ۱ ص ۶۴ میں ہے در مختار کے
 لفظ ہیں انہ مسجد الی عنان السماء کہ وہ آسمان کے اوپر تک مسجد ہے
 اور شامی نے فرمایا و کذا الی تحت الشری یعنی جیسے کہ آسمانوں کے اوپر تک
 مسجد ہوتی ہے یونہی زمین کی تہہ والی مناک مٹی کے نیچے تک مسجد ہوتی ہے بلکہ مسجد مسجد ہی
 تب بنتی ہے کہ اس کی نیچی تہہ تک اوپر تک سب مسجد ہو۔

شامی ج ۳ میں ۵۱۲ میں ہے ان شرط کو مسجدوں میں
 سفلہ و علوہ مسجد اور بالخصوص مساجد کی تعظیم و احترام کا حکم بھی فرمایا گیا چنانچہ
 ارشاد فرمایا یُؤْتِیْ اِذْنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْکَرُ فِیْہَا سَمَیْءٌ یَّسْتَعِیْزُ
 فِیْہَا بِالْعُدُوِّ وَالْاَصْحَالِ رِجَالٌ لَا لَیْسَ فِیْہُمْ تِجَارَةٌ وَ لَا سَبْعٌ عَنْ
 ذِکْرِ اللّٰہِ طَاقَامُ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاۃُ لِّلرَّکُوۃِ بِحَافِیْہِمْ تَتَقَلَّبُ فِیْہِ
 الْقُلُوْبُ وَ لَا اَبْصَارُ (سورۃ النور آیت ۳۷-۳۸) ترجمہ ان گھروں میں
 جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اہل کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں
 ان میں صبح و شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرنا کوئی سود اور ذخیرہ و فروخت نہ کرے گا
 ناز پر پار کھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں لٹ جائیں گے

درست نہیں۔

نہ ہر دے سے مراد مندرجہ بالا کے نزدیک مسجدیں ہی ہیں اور بلند کرنے سے مراد خیمہ در محترم ہے اور احادیث طیبہ بھی بکثرت ہیں جو مساجد کی تعلیم کا حکم فرماتی ہیں تو ماہ نیمہ دورہ ہر نیمہ روز کی طرح واضح ہو کہ مسجد کے اندر یا بالاخلانہ یا تہ خانہ میں یہ حرکات نازیبا اور نارو میں نیز عورتوں اور مردوں کا کسی اجتماع میں اکٹھے کھانا یا میٹنگ کرنے میں عموماً یا تہا ہے کہ بغیر محرم ہمن شام ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں اور زیادہ خرابی ہے۔ قرآن کریم نے قہر سے کا حکم دیا ہے تو اس کی بھی خلاف ورزی ہے لہذا شرعاً ایسے اجتماعات سے پرہیز بڑی ضروری ہے۔

سورۃ کا جواب بھی قرآن مجید میں واضح موجود ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے اِنَّمَا تُحَدِّثَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهِمْ اَوِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبِهِمْ وَفِي السَّبِيلِ وَالْعَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَتْنِیْ اِنَّ اللّٰهَ وَاللّٰهُ عَلَیْہِمْ حَکِیْمٌ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳) ترجمہ صدقات انہی لوگوں کے لئے ہیں جو محتاج اور زسے نادار ہوں اور جو اسے وصول کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جاتے اور گردنیں پھرنے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

یہ زکوٰۃ و صدقات کے خرچ کرنے کی جگہیں ہیں جن میں مساجد داخل نہیں ہیں۔

نہیں اللہ سے مراد غازی وغیرہ ہیں تو واضح ہوا کہ مساجد پر ان کا استعمال جائز نہیں۔

سورۃ نمبر ۲۱ کا یہ جواب ہے کہ بغیر دائرہ کی آدمی دو قسم ہیں، ایک وہ جن کی دائرہ قریبی ہی نہیں یا میں ہی کھو دے یا کترانے یا منڈانے کے بعد توبہ کر لی تو وہ انہیں سبکھا کر دوسرا قسم جو منڈتے ہیں یا کتر کر شرعی حد سے کم رکھتے ہیں تو اس دوسری قسم کا آدمی کسی

بارش زیادہ دینی علم رکھنے والے پر ہیزگار کے ہوتے ہوئے استحقاقِ امامت میں حقا قرآن
 پاک میں مقتدی کو امام کی معیت کا حکم دیا گیا ہے۔ فرماید: **رُفِعَ مَعَهُ لِرَفْعِ سِرِّهِ**
 ہے۔ (پ ۲۰) راغبین کا اصل امام ہی ہوتا ہے۔ نہ کہ قرین کریم ہی تین حکم دیا گیا ہے کہ پر ہیز
 اور صدق والوں کے ایماندار ساتھی نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا**
الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ أُولَئِكَ هُمُ الرِّفَثُ الْفِتْنَةُ أَلَسْ بِبُذُرٍ ذَاتِ لَأَنٍ (سورۃ التوۃ ایت ۹ پ ۲۰) ترجمہ بیان کر
 اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھی بنو۔ اور احادیث مبارکہ میں بڑی وضاحت سے حضور پُر نور
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا **اجعلوا اثنتی عشر خیار کعبہ ودم ودمکم**
فی ما بینکم و بین اللہ عز وجل (ترجمہ) اپنے نیکوں کو اپنے امام بناؤ کہ تم
 کہ تمہارے وفد میں تمہارے اور اللہ عز وجل کے درمیان درود اللہ تعالیٰ ص ۹۰ و
 ایضاً فی سنہ ج ۳ ص ۹۰ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما در فقہاء کرام نے بھی کس ک
 وضاحت فرمائی ہے۔

نوٹ: بعض لوگ اس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں کہ مسجد کس
 میں جیشوں نے کھیل کیا۔ یہ قابلِ استدلال نہیں کیونکہ اولاً تو وہ کھیل کھیل ہی نہیں تھا
 بلکہ جہاد کی شش تھی، ثانیاً شارحین حدیث نے فرمایا کہ وہ مسجد کے اندر نہیں تھا بلکہ مسجد
 نزدیک تھا تو مجازاً مسجد فرمایا گیا چنانچہ اشعۃ التناجی مشکوٰۃ میں ہے ج ۲ ص ۲۹ یعنی درجہ مسجد
 کہ جائے بر وقت مسجد اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے فی رحبۃ المسجد
 لتصلۃ بہ (ج ۶ ص ۲۶۵) یعنی وہ کھیل مسجد کے رحب میں تھا جو مسجد کے متصل تھا۔
 اور انڈیا کے مشہور مدرسہ دیوبند کے شیخ الحدیث نے شرح بخاری فیض الباری ج ۲ ص ۵۵
 میں بڑے زور سے کہا کہ وہ کھیل مسجد سے باہر تھی اور یہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے
 نقل کیا ہے، اس کے لفظ یہ ہیں **و ثبت عندی عن مالک رحمہ اللہ**



اس کی خارج مسجد زاد محلہ تو ایسی محفل حدیث سے قرآن کریم کا جامع ہوتا ہے
 اور حدیث کے مقابہ میں استدلال نہیں کیا سکتا بلکہ فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱
 ص ۴۳۶ اور عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲ ص ۲۲۰ میں فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے
 یعنی یہ ایک دفعہ ہو اور پھر حوازا اٹھ گیا۔ ان کے الفاظ یہ ہیں ان ملعب فی المسجد
 مسوحاً بقرآن سنۃ ما لقرن فقول تعافی فی سوت در
 ملہ و مترددہ تو اس وٹس کی طرح نمایاں ہوا کہ اس حدیث سے استدلال نہیں کیا
 و ملہ تعافی عم و صول ملہ تعافی عسی حیر حلقہ مسجد
 و عیال و عصب و برک و سم۔

عفو الفقیر ابو یحییٰ محمد نور اللہ الشانی غفرلہ

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۸/۸

الاستفتاء

بخدمت جناب تبارک و تعالیٰ جناب مفتی عظیم پاکستان و فقیر اعظم حضرت مولانا نور اللہ صاحب مدینہ مجدد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ بارے گاؤں میں مسجد سے ملحق امام مسجد صاحب کمال مکان تعمیر

وہ مکان اگر کوئی چھ مسجد کے ساتھ ملحق کر دیا گیا، باقی ماندہ حصے پڑھوں کے لئے سکول بنانے
 کے لئے کچھ لوگوں نے تجویز پیش کی۔ زید نے کہا کہ پڑھوں کو دینی تعلیم مشن قرآن و حدیث پڑھانے

میں کوئی حرج نہیں بلکہ ضروری ہے مگر کس کو؟ اور منہ پیر ہاتھ پر ہچکوں کے ہاتھ قلم و پناہ است
 فتنہ و رنج ہے، نذر میں حالات منہ جہیز میں مسائل دریافت طلب ہیں۔

کیا پھریں کو مرد و عورتوں کا بچوں میں تعلیم دینا ضرور ہے شہر شریف حایت؟
 کیا امام مسجد کے مکان پر دو حصہ جو مسجد میں داخل نہیں کیا گیا اس میں پڑھائی کوں برے
 و بہت بنانا جائز ہے؟ نیز توجہ

محمد عبید اللہ شکر شاہ، ری جھنگوی، صاحب جامع مسجد بنہ جھنگ
 ضلع بہاولپور، ۲۸ نومبر ۱۳۷۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اگر چھوٹی بچی ہو تو صیاد کے ساتھ کوئی حرج نہیں اور بڑی ہو تو خصوصاً تعمیر بہ پیش
 لڑکے کے ساتھ ہوں تو حیات کے ساتھ جائز ہے قمر ہاتھیں دینے سے بھی حرج نہیں
 عمر کے تعلق کی نعمت ہے اس سے بچوں کو نفہ ٹھانا جائز ہے بہت مخرب خدق و
 حیا سوز تعلیم سے پرہیز ضروری ہے بچوں کو ثابت کی تفصیل فتاویٰ نورانیہ میں
 بڑے دلائل کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

مسجد کے مکان کا یہ ہو مسجد کا ملکیت ہو تو اس سے خرید کر یا بخشی حیات ہے
 تو جائز ہے اور اگر دوسرے زمین وقف ہے تو وقفین کی مرضی کے خلاف جائز نہیں اور

تجارت دیر کی زمین کو کہ زمینداران ہے تو زمیندار اپنی رضا سے بنا سکتے ہیں
و اللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
علیٰ و صحبہ و بارک وسلم۔

حضرت الفقیر الباقی محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۳۰ ذی الحجۃ المبارک ۱۳۵۸ھ

۶۸-۱۲-۲۰

الاستفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائین و مفتیان شرع متین اندریں کہ مسجد کے شہتیر کڑی، میٹیں جو مسجد
صرف نہ ہو سکتے ہیں، ان کو بیچ کر زمین اسی مسجد کی عمارت کے لئے رکھنا یا اس کی عمارت میں
صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حضور صا ایسی حالت میں کہ ضائع ہونے کا خوف غالب ہو بلکہ
بعض ضائع ہو چکے ہوں۔ لوگوں نے اپنے تصرف ذاتی میں استعمال کر لئے ہوں۔ ایک
فاضل فرماتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے بلکہ ان اشیاء سے حجر بنایا جائے یا پانی گرم کر لیں
صرف کریں۔ مسودہ موجود

مستفتی: نوشی محمد، واسو مسلم کا ضلع ٹٹنگری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْيُسْرَ وَالْقُوتَ

بلاشبک و شبہا شیا سے مذکور کی بیع قاضی شرع و متولی کر سکتے ہیں۔ و قایہ
 ہدایہ فتح القدیر، بحر الرائق میں ہے و لفظ من لیسر و لیسر فی حدیث و ر
 نعتنا إعادة عینہ الی موضعہ بیع و صرف نمونہ ی سرمد صرف
 للبدل الی مصرف المبدل اھ و ایضا فیہ و قدم بہ لافرق سیر
 المتولی و الحاکم فی الاحیاء و العمیر فکذا فی الفصول و مسوی
 بین القاضی و المتولی فی الحاوی استہی و مقرر فی سدر من حاوی
 التسویۃ فقط ایضاً۔

اور جب صنائع ہو رہی ہوں تو بیع بطریق اولیٰ جائز ہے کہ خوف ضیق و محنت
 حتیٰ کہ صاخر صرف کی بیع کو بھی جائز بنا دیتا ہے چہ جائیکہ بوجہ عدم صحت حیت پہلے سے ہی
 جائز ہو اور ہلاک ہو رہی ہوں کہ صرف خوف ہلاکت ہو فی سحر و سدر من حاوی
 و لفظ من الدار اذ احاطت بعبادہ و بیعت نمونہ لیحد من حاوی

ولما جرد ورد محار فعل هذا بسم الله تعالى في موضعين عند
 عودا وبعثوا حرك بكة شاتي میں ہے نہ در کتب الاثر فی الذخیرہ و
 وادی لیسوی من یحرم زینت عن هل حریت رحوا وند علی
 مسجدہ فی حرب و بعض السعینہ یسنون علی حشر
 و سحر و دورھو من لوحد لاهل المحلۃ ان یبیم الخشب
 امر یاضی و یسک انتم لیسویہ الی بعض المساجد او الی ہذا
 مسجد فہم غم بکہ اس میں یہ بھی ہے والذی ینبغی متابعتہ المشائ
 سد کوریں فی حوالہ السقن بلا فرق بین مسجد او حوض کما انقب
 لاقدم لونیجہ و الامام العلوی و کفی بہما قدوة لاسیما فی زماننا الم

پس اس وشمس کطرح وفتح ولاح ہوا کہ اشیا مذکورہ کی یہی طریق مذکور جائز ہے
 جہے اور پانی کے گرم کرنے میں صرف نہیں کر سکتے کہ مفاہیم الکتب حجتہ ، نیز
 غیر صرف میں صرف محتاج دلیل ہے فاداعدم الغدیم الجواز فعلى لفاضل المناہ
 مسجد من الصادق فیما قلت والمراجعة الى الكتب فان یجد خلاف ما حذر
 یکس برہا حی ارجع لی الصواب والا فلیصدق الجواب . والله تعالی اعلم
 وعلیہ السلام و حکمہ و صلی اللہ علی المحبوب والسلام و صحبہ وسلم .

حررہ الفقیر الی الخیر محمد نور الشاکفی القادری النعمی نورہ الشریعہ وقوہ القوی

فرید پور جاگیر

۲۷ ربیع الثانی شریف ۱۳۶۰ھ



الاستفتاء

کرم و محترم حضرت مولانا مفتی اعظم محمد نور الدین صاحب خد آپ کا سایہ قائم

کے۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض خدمت اقدس میں یہ سہے کہ کیا فرماتے ہیں
مقامائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قربانی کی کھالیں مسجد میں صرف کجاں سکتی ہیں یا نہیں
مسجد زیر تعمیر ہو۔ ویسے مسجد کا کام تو ختم ہو سکتا ہی نہیں چاروں طرف سے گائوں میں ایک محافظ صاحب
رواق علی صاحب اور ایک مولوی خلیق صاحب نے یہ مسئلہ بتایا کہ قربانی کی کھالیں مسجد میں لگ
سکتی ہیں اس نے گائوں سے تمام کھالیں جمع کر کے مسجد میں دے دی ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق تفصیل
سے آگاہ کریں حضور کی عین نوازش ہوگی۔

نیز مسجد کے ملحقہ مزار شریف ہے کیا قربانی کی کھالیں مزار شریف کے برہے
پر مائدہ کے حجرے پر صرف کی جا سکتی ہیں اس کے متعلق ارشاد گرامی فرمادیں حضور کی بندہ پروردگار ہوگی۔

فقط والسلام

پکی دعاؤں کا طالب حاجی اشفاق محمد خاں

مؤرخہ ۱۰/۱/۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْيُوبَى الْيُسْرَى

قرآن کریم سورۃ التوبہ میں ہے اَمَّا لِعَمَلٍ مَّسْجُودٍ اِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 کی مسجد کو صوفیاء نے ایاں زاری آباد کرتے ہیں۔ بہر حال یہ ایمانداروں کا کام بہت اچھا ہے اور شرمنا
 خیز ہے۔ نیز قرآن کریم سورۃ الحج کے آخری رکوع میں ہے وَانْفَعُوا الْغَيْرَ مَعَكُمْ فَكُلُوا
 كَمَا كَرَّمْتُمْ لَا تَكُونُوا مِنَ الْفَاعِلِ پاؤں قربانی کا کام بھی اچھا کام اور مسجد کی امداد بھی اچھا کام ہے تو قربانی اور
 چاند مسجد میں دشبہ جائز ہوا اور البراد صفحہ ۳۲ جلد ۲ کی مرفوع حدیث حضرت نبی شریف رضی اللہ عنہ میں ہے
 فَعَلُوا وَتَخَرُّوا . ”تعمدوا“ کہ کھانا اور ذخیرہ کرو اور ثواب حاصل کرو۔ کہ قربانی سے ثواب
 کھانا تو اس سے بھی جائز ہوا اور اسی فقیہ نے اس سے منع نہیں کیا تو بہر حال شک و شبہ بابت ہے
 مسل اشیا میں بابت ہے حضرت مجدد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور دیگر اکابر فقہاء و مشائخ نے بھی ہزار
 کا فتویٰ دیا ہے اور حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ علیہ الرحمہ والد ماجد مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ نے
 بھی جلازائی تصدیق فرمائی ہے اور یوں ہی ملحقہ مزار شریف کا حجرہ پر خرچ کرنا بھی جائز ہے کہ وہ بھی کافر
 ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى جَبِيصٍ وَاللَّهُ سَلَامٌ

عَنْهُ الْفَقِيرُ الْوَالِ الْخَيْرُ مُحَمَّدُ نَوَازِ الشَّامِي عَفْوُهُ

یوم جمادی الاخریٰ ۱۴۰۳ھ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشرع تین اندریں مسئلہ کہ کسی شخص نے ایک نئی درگاہ کو تین کنال انیس مرلہ رقبہ وقف کیا، اتفاقاً اس رقبہ میں سے چودہ مرلہ رقبہ بغیر متصل لاث ہو گیا جس کے درمیان شایع عام ہے اور اس رقبہ چودہ مرلہ پر مہاجرین تالین و باباؤں جن کے بے دخل کرنے سے حرج عظیم لازم آتا ہے نیز اس رقبہ چودہ مرلہ سے مدرسہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے متولی رقبہ مدرسہ مدرسہ کے مفاد اور بہرہ رومی غریبوں کے لئے اس رقبہ چودہ مرلہ کو فروخت کر کے اس کے عوض اس رقم سے اسی ایکڑ زمین میں سے متصل رقبہ خرید کر محض دینی درس گاہ کے مفاد کے پیش نظر شامل کرنا چاہتا ہے۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صورت مسئلہ میں متولی رقبہ مذکورہ کو فروخت کر کے اس کے عوض اتنا ہی رقبہ خرید کر وقف کرے تو جائز ہے یا نہ؟ بنیاداً جواب دہا۔

سائل: شیخ محمد صدیق ساکن بہاول نگر

نوٹ: یہ سوال مئی ۱۹۸۰ء کے واسطے میں آیا ہے۔



ہاں اندریں حالات واقف کو اختیار ہے کہ اس چودہ مرلہ بغیر متصل رقبہ کو فروخت

کر کے حاصل شدہ رقم زر علوم کے ستانی راضی یا زیادہ خرید کرقتل رقبہ خرید کر دیں۔
 مکرّم دخت شدہ کی رقم میں سے اپنے لئے کچھ نہ رکھے، جو خرید سے بچے وہ رقم بھی علم
 کو دیے کیونکہ وہ رقبہ زر علوم کا ہی ہے۔ فتح القدر ج ۵ ص ۴۴۰، بحر الرائق ج ۲ ص ۲۲
 عقولہ یہ ج ۳ ص ۱۷۱، اشعی ج ۳ ص ۵۳۹ میں بالفاظ متعارف ہے تحصیل
 دس سالہ مقررہ شرط استبداد و لایعسر ص ۵۱ و ۵۲
 بحر وجہ توقف عن سعد موقوف عسرم فیسی لارحمتہ
 درم، کرم نے بھی یہی فرمایا ہے مگر مگر ہو نعم توقف موقوف
 ج ۲ ص ۲۰۰ بحر الرائق ج ۲ ص ۲۰۰ میں ہے لارحمتہ موقوف بحسن لامع لارحمتہ
 فی رجب

و نہ ہوں علم و صراحتہ معنی علی حیر حلف محمد و
 و صحابہ جمعہ و رتبہ و سہ

قرۃ العقیقہ ابو یحییٰ محمد نور اللہ نعیمی غفرلہ

۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۰ھ





إِنَّ قَوْلَ مَا يَحْسَبُ بِهِ لِعَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مِنْ عَمَلِهِ صَلَوْتُ تَذَكُّرُ

"بے شک قیامت کے روز بندے کے عمل میں سے سب سے پہلے
جس چیز کو عباد یہ کہتے گا وہ نماز ہے"

رَبِّ اضْلُوْهُ كَنتَ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مُّوْفُوًّا

مَنَّا

بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے پنے اپنے عہد پر

کِتَابُ الصَّلَاةِ

بَابُ الْاَوْقَاتِ

الاستفتاء

کیا نماز میں عمائے دین و مفتیان شرع متین نذرین مسدّد حنفی مذہب میں نماز
عسروں وقت یا اوسط میں پڑھنی مستحب ہے یا تنہی تاخیر اولیٰ و مستحب ہے کہ مکروہ وقت سے تنہی
پیسے تکس ہو جائے کہ دوبارہ باجماعت ادا کرنے کی صورت میں مکروہ وقت کا شبہ نہ ہو۔ فقہ حنفی
کی کتب معتبرہ کے حوالہ جات سے تحریر فرمائیں۔ بینو التوجہ۔

منہاج و ابابیان جامع مسجد پیر احمد حکیم حاجی غلام محمد دلی حویلی مکہ تحصیل دیپال پور



بدشک و شبہ و ریب مذہب مذہب حنفی کی حلیل القہ کتب معتبرہ متون و شروح و فتاویٰ میں روزہ روشن سے بھی زیادہ روشن ہے کہ نماز عصر کی ادا کا وقت مستحب جبکہ بادل پہلے جزو مکرم میں یہ ہے کہ سورج زرد ہونے سے پہلے پہلے یعنی جب تک کہ نظر اس پر نہ ٹھہر سکے نماز پوری ادا ہو جائے چنانچہ قدوری ص ۲۱، کنز الدقائق ص ۱۷، وقایہ منتقین شرح الوقایہ ص ۴۸، جہیز ص ۸۳، مبسوط شریعی ص ۱۳۷، بدائع صانع ص ۱۲۵، تنویر الابصار، در المختار ص ۱۷۱، ص ۳۴، ملقی الابصر ص ۷۱، شرح الكنز زلعی ص ۸۳، عینی ص ۱۹، بحر الرائق ص ۲۲۷، فتح القدیر ص ۱۹۹، عنائی ص ۱۹۹ میں ہے والنظر من المبسوط فاما العصر فاستحب بحیرھا فی الصیف والشتاء عندنا بعد ان یؤدیھا و تسلس ببناء نفیة لم یبد خلیھا تغیر یعنی عصر کی نماز کے لئے یہ مستحب ہے کہ اتنی مؤخر کی جائے کہ میوں اور سرویوں میں کہ سورج سفید اور صاف ہونے کے وقت میں جب کہ اس کی ٹھیکہ بدلی نہ ہو ادا ہو جائے اور اس بدلنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کی ٹھیکہ پر نظر جم جائے اور پشیمان نہ ہو یہی تفسیر صحیح ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۲، فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ مع السندیہ ص ۲، نیت المستفی ص ۲۰۸، مجمع الانہ ص ۷۰، جوہرہ نیرہ ص ۵۰، عینی علی الكنز ص ۱۹، بحر الرائق ص ۲۲۷، تبیین عقائد ص ۸۳، عینی علی الہدایہ ج ۱ ص ۵۰۵، ہدایہ ص ۸۳، وقایہ

تو یہ البصار والابصار ۳۲۱، سرائی الفلاح ص ۸۰ وغیرہ میں ہے و لفظ من
 بیدار و بیدار لغیر القصر لا لتغیر الصوء معنی صراحتاً لغیر غم
 و شحریہ العین فقد تعیرت والا لا کذا فی الکافی وهو الصحیح کہ
 فی حدیث ابی ہریرہ مرفوع سنن ابی داؤد ص ۵۹ کا قاضی ہے جو حضرت علی بن قیسان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قد مناع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث
 فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ یعنی ہم مدت نور و حضور کی
 مدت میں حاضر ہوتے تو حضور عصر کی نماز مؤخر فرماتے تھے جب تک سورج سفید و روشن
 رہتا تھا بلکہ نماز عصر کا نام عصر رکھا ہی اس لئے گیا کہ مؤخر کی جاتی ہے عربی زبان میں محکم
 معنی پھرتا ہے چنانچہ بسطو بکسر خسی ج ۱ ص ۱۲۴، بدائع صنائع ج ۱ ص ۱۲ میں ہے و قبل
 سبب العصر لانها تنصرا ی تؤخر سنن دارقطنی ج ۱ ص ۹۵ میں حدیث ابی ہریرہ
 وغیرہ سے باسناد روایات میں آیا ہے واللفظ لہ انما سببت العصر لتعصر
 پھر یہ حدیث مرفوع صحیح کا فیصلہ ہے کہ نماز عصر کے بعد کوئی نفل نماز پڑھی جائے کما فی
 المعجمین البخاری و مسلم وغیرہا صراحة اور یہی سبب اختلاف فقہ حنفی میں
 بین ہے لہذا نماز عصر دیر سے پڑھی جائے کہ نوافل کا وقت بند نہ ہوجائے کہ خود ہی
 بعد از نماز سورج کے زرد ہونے کے ساتھ بند ہو جائے کما فی الاحادیث لمبارکہ
 و اسعار الفقہ الحنفی۔

باقی سائلین حضرات کا استفتاء میں یہ کہنا کہ اتنا وقت بعد از نماز باقی ہو کہ دوبارہ ہجرت
 ادا کی جائے محکومہ ہونے سے پہلے پہلے تو یہ شرط کتب متداولہ سے مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔
 ہاں یہ نظر آیا کہ فقہی سبوق اپنی باقی ماندہ نماز کر اہت وقت سے پہلے ادا کر سکے چنانچہ شی
 ج ۱ ص ۳۲۱ میں ہے ویسعی ان لایؤخر ما حذر ربکم منہ و



..... و مسروق چونکہ تقدیر میں بھی شامل ہو سکتا ہے لہذا پاپار رکعت کا وقت
 جی ہوا پہنچے مگر یہ بھی کسی اور شیخ حنفی کا قول نہیں بلکہ متاخرین میں سے کسی صاحب کی فکر
 یعنی پناہیاں ہے جو دہریہ کے جماعت میں شامل ہونا بلاشبہ جائز ہے اور تقدیر کا کیا
 بھی بہتر ہے مگر دوبارہ جماعت کی قید نہیں ہونی چاہئے کہ اس کی بناءً محض
 نہ شاید زفاسد ہو جائے تو دوبارہ کر لی جلتے ہیں کہ وجود محض و ہم ہی دہشت
 تعبیرہ مدوہہ ہیں اگر بادل گہرے ہوں تو نماز جلدی پڑھنی مستحب ہے کہ
 کتب معسر

و نہ مدنی غم و صومہ علی حبیب رحمہ

صاحب و

قرۃ العین ابوالخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۶ | ۱۰۰۰۰ | ۳۹۰



باب الاذان

الاستفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم
قبلہ حضرت مولانا محمد نور اللہ صاحب دست بکام

سدام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ : مزاج گرامی !

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ درود شریف ہر وقت پڑھنا چاہیے لیکن اذان

سے قبل پڑھنا بدعت ہے۔ امید کہ آپ وضاحت فرمائیں گے۔ و سدام

رحمت علی ہمہ و بر غنی ضلع ساہیوال





کسی مودی صاحب کا بلا لیں کچھ کہہ دینا اللہ تبارک و تعالیٰ کے کسی حکم کو
بدلائیں سکتا جب کہ صاف صاف حکم ہے یَا أَيُّهَا النَّاسُ آمِنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ
وَسَلِّتُمْ سُبْحًا یَحْمَدُ مَطْلُق ہے اور عموم و اطلاق سے استدلال زمانہ صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم جمعین سے آج تک علماء میں شائع و ذائع ہے یعنی جب ایک بات کو شرع نے مجزوم
فرمایا تو جہاں جس وقت و جس طرح واقع ہوگی ہمیشہ مجزوم رہے گی تاوقتیکہ کسی صورت خاصہ
کی ممانعت خاص شرع سے نہ آجائے مثلاً مطلق ذکر الہی کی خوبی قرآن وحدیث سے ثابت
ہوئی تو جب کبھی اس میں کسی طور پر خدا کی یاد کی جائے گی بہتری ہوگی۔ ہرگز ضرورت کا ثبوت
ضروری نہیں مگر پاخانہ میں بیٹھ کر زبان سے یا دل الہی کرنا منوع نہ اس خاص صورت کی برائی
شرع سے ثابت۔ غرض جس مطلق کی خوبی معلوم اس کی خاص صورتوں کی جدا جدا خوبی ثابت
کرنا ضرور نہیں کہ آخر وہ صورتیں اسی مطلق کی تو ہیں جس کی بھلائی ثابت ہو چکی بلکہ کسی خصوصیت کی برائی
ماننا یہ محتاج دلیل ہے، مسلم ثبوت میں ہے شاع، دح - ح - حم - سلفا وخلف
ما بعد ما من غیر مکیر، سی میں ہے العمل - لمصوب - فقصی الاطراف
تحریر مصنف علامہ ابن النعمان کی شرح میں ہے نعمد - جریئ کر حاصل
عبیدہ بن مسعود روایت ہے وقت پڑھنا چاہئے جب کسی خاص جگہ پڑھنے کی ممانعت نہ آئے
تو مودی صاحب ان سے پہلے پڑھنے کی ممانعت کسی آیت یا حدیث سے لاتے تو منع ہوتا صرف

ان کے کہنے سے منع نہیں ہو سکتا لہذا اگر کوئی پڑھتے تو اسے منع نہیں کرنا چاہیے
 وَاٰلِہٖ وَسَلٰمُ عَلٰی اَمِّہٖ وَسَلٰمُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلٰمُ
 اصحاب و بدلت و سید۔

حزب الفقیر و کیمونیزم نور اللہ نعیمی غفرلہ
 ۱۸ اشول المکرم ۱۳۳۷ھ ۲۰۱۶ء

الاستفتاء

بخدمت مجددی و مہاشی فقہیہ، عظم دامت برکاتہم اعلیٰ؛
 سلام سنون! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ کے صدقہ حبیلہ میں
 جناب کا سایہ عاطفت ہر اہل سنت پر تابدق قلم رکھے۔ آمین۔
 عالی جناب محل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنا
 (جو کہ اب اہل سنت کا شعار بن چکا ہے) زروئے شرع متین جائز ہے مستحب ہے
 سنت ہے، فرض ہے، ورنہ کُل شرعیہ کیا ہیں؟

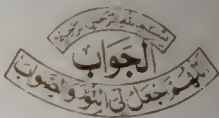
جلد ۲۲ ص ۵۲

مجموع شریعت ص ۲۲۲

جلد ۳۱ ص ۳۳۱

قبل ازیں بھی ایک عرصہ حاضر خدمت کر چکا ہوں لیکن تامل حضور کا جواب
میں آیا ہے امید ہے کہ حضور اولین فرصت میں جواب سے نوازیں گے۔

فقط والسلام
حضور کا خادم اسید فیض الحسن شاہ تنویر قادری
فیض العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر



سورۃ وسلام کا پڑھنا قبل اذان بھی بلا شک و شبہ و ریب جائز ہے کیونکہ
سورۃ الاحزاب، آیت ۲۵ میں اللہ رب العالمین جل و علا کے دونوں حکم بآیتھا الذین
مَنْوَصَلُوا عَنَّا وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا معلق ہیں دراصل فقہ کا مسلک
قائم ہے المصلوب بحری علی اطلاقہ اور اس اطلاق میں یقیناً قبل اذان بھی
داخل ہے اور یونہی کھڑے ہو کر اور بلند آواز سے پڑھنا بھی داخل ہے تو یہ حکم رب العالمین
کی تعمیل ہوئی تو جائز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ بھی روزِ روشن کی طرح واضح
کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا حضور پر نور سید المرسلین علیہ السلام کی تعظیم ہے اور ستر آن کریم حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کا مرتب حکم معلق دیتا ہے۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۲۵ کے
آخر میں ہے فَالْيُسَبِّحُ اسْمَآءَ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوْا

الشَّارِقِ فِي السُّبُلِ مَعَ أَوْ تَحْتَ قَهْمِ الْفَضِيلِ سِرِّهِ
 كَأَيْتٍ ۝ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَنزِلُ الْوَحْيُ إِلَيْهِ وَتَقَرَّرُ وَهُوَ وَسْطُهُ
 وَرِيشُهِ اَوْرِجِي مُتَعَدِّ آيَاتٍ سَرَّكَارِ وَوَعَالِمِ لَّهِ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ تَوْقِيرُ تَغْيِيرِ كِيْهِ سِتِّ وَنِيمِ ۝
 مَهْرِ نِيروزِ سَبْهِ زِيَادِهِ نَمَائِلِ وَعِيَالِ سِتِّ لَمَّا سِ كَيْ جَزْوَ اسْتِحْبَابِ مِثْرِ ذَرِّهِ بَحْرِ بَحْرِ
 شَكِّ وَشَبْهِ نَشِئِ.

وَلِلّٰهِ نَعْلٰی اَعْلَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ

عَنْهُ الْفَتْوَى الْوَحْيُ نَزَلَ إِلَيْهِ غَيْرُ

۰ حَبِيبُ نَرْجَبِ ۱۳۵۰ ۰۰۰۰

حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ
 حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ
 حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ

حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ
 حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ
 حَوْصِ وَفَتْ حَبِيبِ

۰۰۰۰

الاستفتاء

بِحَضْرَتِ سَيِّدِي دَسَنْدِي فَتْوِي عَظِيمِ قَبْلِهِ شَيْخِ الْاَحَدِيثِ بَاقِي رَعْلُو تَغْيِيرِ
 بَصِيرِ رُشْدِ لَيْفِ وَاسْتِ بَرَكَاتِهِ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته :-

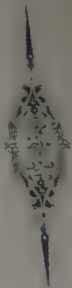
میدیکھو وہاں نہ جدیدی سورت کے جو بات فرما کر حوصلہ افزائی کر رہے ہیں
 ہرے لہر کی مسجد میں مسعود و سلام کے بارے میں جھگڑا ہوا ہے اور دیوبندی حضرت
 یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان سے قبل کچھ نہیں پڑھا۔ آپ اس کے
 بارے میں ثبوت دیں کہ حضرت بلاں سے پہلے صلوٰۃ و سلام یا کوئی دعا پڑھتے تھے یا
 نہیں اور کہتے ہیں حضرت بلاں کا صلوٰۃ و سلام پڑھنا ثبوت ہو جلتے تو ہم خود صلوٰۃ و
 سلام پڑھیں گے۔

عرض

ماظہان محمد قادیان مسجد محمدین بلاک افوالہ تحصیل پاکپتن شریف ضلع ساہیوال



قرآن کریم کا ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيَّ وَ
 سَلِّمُوْا سَلَامًا یہ حکم معلق ہے کوئی دیوبندی کوئی آیت یا حدیث کے تخصیص نہیں کر سکتا
 باقی رب حضرت بلاں تو وہ ہمیشہ دعا قبل از اذان پڑھتے تھے دیکھو ابو داؤد ج ۱ ص ۷۷ ،
 سنن بیہقی ج ۱ ص ۲۲۵۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مافظ حدیث حضرت ابو الفضل ابن حجر علیہ الرحمہ
 فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۱ میں فرماتے ہیں۔ سندہ حسن پھر ابو داؤد کی سنن
 میں مسنون جو کہ غیہ قلعہ کی شرح ہے اس کے ج ۱ ص ۲۰۴ میں بھی اس حدیث کی



شرح میں کوئی اعتراض نہیں اور یونہی اس کی شرح بدل ہو جس ۱۰۰ میں ہوں تو میں
 ایک اس حدیث شریف کے کلمات یہ ہیں علیہ السلام وہ من سورہ
 امرؤ من بسی لنجار قالت کان بسی من صرر بسکدر
 حوں مسجد فکان یثود علی العجرف و سحر
 یجلس علی البیت ینظر فی العجرف و در دسمی من حفر
 لتهم فی احمدک و استعینک علی قریش ینبغی و یبغی و یبغی
 قالت ثم یثودن قالت والله ما علمت کان سرکب لئلا واحد
 هذه الکلمات۔

ترجمہ (عروہ بن زبیر سے روایت ہے بنی نجار کی ایک خاتون سے جو صحابہ
 ہیں) فرماتی ہیں کہ تمہارا گھر بڑا اونچا مسجد کے آس پاس دے گھروں سے دور تھے
 حضرت بلال اس پر فجر کی اذان دیتے پس آتے بحری کے وقت پس بیٹھ جاتے ان کا
 نظر کرتے ہوتے طرف فجر کی جب دیکھتے فجر انکڑائی لیتے پھر یہ دعا کرتے اللہم
 احمدک و استعینک علی قریش ینبغی و یبغی و یبغی چڑھتے
 فرمایا بنی صاحبہ نے اور اللہ کی قسم نہیں جانتی میں ان کو کہ چھوڑا جو کسی ایک رت بھی
 ان کلمات کو۔

تو اس حدیث شریف سے روزِ روشن کی طرح واضح ہو کہ حضرت بلال
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اور دعا کی سنتوں میں ان کا خیر
 درود شریف پڑھنا بھی داخل سنت ہے تو درود شریف بھی ثابت ہو بلکہ ظاہر ہے
 کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود اس دعا کو سن کر منع نہیں فرمایا اور نہ کہ جاتے
 وہ ہمیشہ نہ کہتے تو یہ حدیث تقریری بنی تو مدفوع حدیث سے ثبوت ہو گا جبکہ اس حکم



کے معنی حکم سے بھی ثابت ہے اور یہ تو خوب ظاہر ہے کہ مطلق کا اطلاق بھی چند احوال
 ہے جیسے کہ کتب اصول فقہ سے واضح ہے تو آپ کے محملہ واسطے دیوبندی صاحب
 وعدہ کے بچے ہیں تو صلوٰۃ و سلام پڑھنا شروع کر دیں ورنہ آپ تو پڑھتے ہیں کسی کے شکر
 دلانے سے شک میں نہ پڑیں۔ بلکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام جس طرح
 پڑھ نہیں سکتے یونہی سن بھی نہیں سکتے تو آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔

و منہ الہادی

عنہ الغفر الہ الخیر محمد نور اللہ نعیمی غفرلہ

۲۹ شوال المکرم ۱۳۰۱ھ ۱۰۰۹۱ء



بَابُ الْإِمَامَةِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مذہبِ ائمہ کے یہ کہ جب تک کہ
ہے، اس نے عمدہ جنگ پی لیا و بعد میں توبہ بھی کر لی کیا۔ مت کر سکتا ہے
ایں؟

استفتی: محمد اسماعیل

قدح حاجی محمد ریست بھٹی تحصیل دیپال پور





زید نے بڑی سخت غلطی کی کہ امام پر کربھنگ پی لی حالانکہ نشہ آور چیز حرام ہے
 مگر چونکہ جی تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ
 تَوْبًا نَصُوحًا لِّئَلَّا تُتُوبَ اِلَيْهِ اَتُوبَ كَثْرًا بعد امانت کرا سکتا ہے۔ حدیث شریف سے ثابت
 ہے کہ توبہ کیلئے کسبِ کمال لازم ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا پاک
 ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کا کوئی گناہ ہی نہیں اور حافظ صاحب توبہ کے ساتھ ایک دیگ
 خیرات کرنے کا عمل بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بخشش ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے ان
 صَدَقَ لِنُصْرَةِ غَضَبِ الرَّبِّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَصَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَى سَيِّدِ وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

عزیز الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۷ جادی الآخر ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۸-۲۰۰۹

الاستفتاء

کیا ذہانت میں ممانے دین اس مسئلہ میں کہ جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں عربین

میں میں مسیح العقیدہ نئی امام کے پیچھے ناز ادا کرنا سخت دشوار ہوتا ہے کیونکہ حرمین طیبین میں فی زمانہ نجدیوں کی حکومت ہے بریں وہ حرمین شریفین میں ائمہ مساجد حکومت کی دولت مقرر کردہ امام ہیں اور وہ غالباً نجدی ہیں اور اگر کوئی شخص مجدد جماعت کرے تو حکومت کی طرف سے یہ ممنوع ہے، اسے فساد کہہ کر منع کیا جاتا ہے تو ایسے حالات میں مقرر شدہ ائمہ مساجد کی اقتدار میں ناز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر ٹپھی جلتے تو جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں؟

زید کا قول ہے کہ مجبوری کی حالت میں حکومت کے مقرر کردہ امام کے پیچھے ناز پڑھ لینا جائز ہے اور ایسا کرنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی فتح قدیر میں ہے وفي الدراية قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدي بالامم الا في الجمعة لان في غيرها يجد اماما غير ذي راسي في سب سب سب خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحذر ثواب المصلي خلف تقي اور اسی میں ہے بريد ب المستدع من لم يكفر۔

زید کا قول ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت قدس سرہ نے جو ہندوستان کے دہائیوں کے پیچھے ناز پڑھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے تو تحذیر و تنبیہ! للقوم ہے کیونکہ ان دیار میں کوئی مجبوری نہیں ہے پھر سرکار علی حضرت قدس سرہ نے حکم شرعی کے مطابق اسی بد مذہب کی تکفیر کی جو ضروریات دین کے منکوح میں جو شان نبوت و رسالت میں توہین و گستاخی کے مرتکب ہوئے یا ایسا ارتکاب کرنے والوں کو دیدہ و دانستہ حق پر جلتے ہیں لیکن ان کے ماسوا عوام کی تکفیر نہیں کی جاسکتی لہذا امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کا

نہ دے یہ سب کے سب دہائیہ کے پیچھے ناز پڑنے کی مانگت میں ہی روایت کو دلیل
 بنایا ہے۔ وی محمد بن زید بن حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ
 بنصرہ حسب اہل الاہواء لا تجوز لہذا اگر اہل سنت امام اہل سنت
 و علق کافرین سے توجہ سے اس روایت کے یہ قول فقہی نقل فرماتے و ان انکر بعض
 معتمدین میں ضرورت کفر بہا کفولہ ان اللہ جسم کالجسم
 و لکھ صحبہ صدیق فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً و در المعتمد
 پھر قول فقہی امام اہل سنت مجدد دین و ملت قدس سرہ نے اہل الاہواء کے پیچھے
 ناز کی مانگت میں نقل فرمایا اس کے متعلق فقہاء کا قول ہے رضی محمد عن ابی حنیفہ
 و بن یوسف ان انصرۃ خلف اہل الاہواء لا تجوز والصحیح انہا
 صحیح مع انکراۃ خلف من لا تکفر بہ بدعتہ (مراقی الفلاح)

زید کا نظریہ یہ ہے کہ ہر نجدی کی تکفیر نہیں کی جاسکتی، جب تک ضروریات دین
 میں کسی دینی ضروری امر کا انکار نہ کرے اور نجدی حکومت کے منظور شدہ ائمہ مساجد اعتقاد و بات
 سے زیادہ وقف نہیں ہوتے بلکہ اگر ان کے سامنے ان کے کسی بڑے کی کوئی گستاخی کی بات
 بیان کی جائے تو وہ کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں، توبہ توبہ کرتے ہیں بدیں وجہ عوام نجدیوں کو مبتلا
 ہی کہا جائے گا اور بغیر دلیل کے تکفیر نہیں کی جاسکتی اور بحالت مجبوری ان کی اقتدار میں نماز
 پڑھنے سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مراقی الفرج میں ہے و اذا صلی خلف فاسق او مبتدع یکون
 محرز ثواب الجماعة لکن لا ینال ثواب من یصلی خلف امام فاسق

معدی علی المرتی میں ہے حال، نبد رعمی یحور لا صداب لمعانو
 ہی بر و فاجوہ لحریک مبتدعہ میکرمہا۔ ہں گر مجھ ہی پر تو
 زکی مبتدع کی اقتدار میں نازہرگز ہرگز نہ پڑھی جائے جیسے کہ ن دیار میں وہ بید پر بید و نیرتدین
 وغیرہم میں لہذا بیان فرمایا جائے کہ زید کا قول درست ہے یا نہیں؛ اگر نہیں تو دلائل سے تردید
 کی جائے۔ بینہ الرجس روا۔

نوٹ، یہ بھی واضح فرمائیں کہ نجدی امام کی اقتدار میں ناز پڑنا نفس ہے یا نہ نفس ہے؟

والسلام

محمد کریم معلوم ار العدوم محمد سیغوشیہ بکیر ضلع سرگودھا



زید کا یہ کہنا کہ عوام نجدیوں کو مبتدع ہی کہا جائے گا اور بغیر دس کے تکفیر نہیں
 کی جاسکتی الخ مجھے درست معلوم ہوتا ہے اور کسی ایسے فاسق و مبتدع امام کی اقتدار میں جس کا کفر
 ثابت نہ ہو اور ہر بھی مجبوری کی حالت تو ناز و درست ہے، اس کی تصدیق زید کے حوالوں کے
 علاوہ حوالہ جات ذیل سے بھی ہوتی ہے۔

فتاویٰ قاضی خان ص ۴۳ میں ہے من شرط المسلم الحدیث
 لیسری الصلوۃ خلف کل بر و فلجر عقائد اور شریعت عقائد ص ۵ میں ہے



و سبب نصوصه خلف کل بر و فاحر بقوله صلى الله عليه وسلم
 صبر خلف کل سر و فاحر و لان علماء الامة كانوا يصلون خلف
 بسف و عن لاهواء و البدع من غير منکیر و ما نقل عن بعض
 سبب من سبب عن الصنوة خلف المبتدع فمحمول على الکراهة
 در کفر و کراهة النصوة خلف الفاسق و المبتدع هذا اذا لم یؤد
 نفس و البدعة الى حد الکفر اما اذا اذی اليه فلا کلام فی عدم جواز
 صنوة خلفه

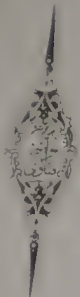
پھر شرح العقائد ص ۱۱۶ میں اس مسئلہ کو اہل سنت کا مابہ الاتیاز قرار دیا، و فرمایا
 من المسائل التي يتبين بها اهل السنة عن غير هذا و یہ مسئلہ فتاویٰ
 دہنوی خان ج ۱ ص ۹۱، خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۵۰، تنویر الابصار، در الختار شامی ج ۱ ص ۲۵۵،
 طحاوی عن الدر ج ۱ ص ۲۳۳، فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۴، کفایہ ج ۱ ص ۳۰۵، البحر المتقیٰ اور اس کی
 شرح درامتنیٰ اور مجمع الانہر ج ۱ ص ۱۰۸، زاد الفقیر ص ۵۵، عینی علی الکفر ص ۳۲، عینی علی البدع
 ج ۱ ص ۷۲، غرر درر ج ۱ ص ۸۵، بدائع صنائع ج ۱ ص ۱۵۷، بحر الرائق ج ۱ ص ۳۹، تمہید
 بحقائق ج ۱ ص ۱۳۴، فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۸۴ میں ہے و النظر من الهندیہ
 ان کل هوی لا یکفر بہ صاحب تجوز الصلوة خلفہ مع الکراهة
 و لا فلا مکذا فی التبيين و الخلاصة و هو الصحيح هكذا فی
 نسد شہ - نیز ہندیہ اور عینی علی البدایہ وغیرہ میں بکلمات متقاربہ ہے و لو صلی
 خلف مبدع و فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لا ینال

مسئلہ سال حلف تو کد فی الحلف اور جو طرہ میں ہے کہ
 دسہ البس (عجب و دوسری نمونہ میں بھی ہے) تان کا میں (جی کہہ چاہئے
 چنانچہ بحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۹ میں ہے و سیبغی ر سیکوں معر کر کہ قضاء
 یہم عند وجود غیر ہمد والافلا کر اہت کہ لا بحلف پرتہ یہ و تقدیر
 فرق ہے یعنی انفرادی یا اجتماعی اختیار سے کسی ایسے کی تقدیم یعنی مام بنا، مکروہ ہے اور کسی ایسے
 اپنی انفرادی یا اجتماعی طاقت سے تقدیم یعنی مام بن جانب وقت افراد پر شاذ نہیں ہوتا
 اور پہلے قسم کی طرح کراہت نہیں ہوگی۔

قدوری اور اس کی شرح جو برونیو ج ۱ ص ۷۰ اور ہایہ فتح تقدیر کا یہ
 ص ۳۲ وغیرہ میں ہے و النظر من القدوری ویکرہ تعدیہ بعد
 (الی ان قال) فان تقدم مواحسانہ اس جان کا تقاضائے خارج بقادر کے اعتبار
 عدم الکراہت ہے مگر غرر در ج ۱ ص ۸۶ اور فنیۃ المستفی ص ۳۵۰ میں بکرات متقاربہ
 جانہ مع الکراہت اور یکراہت تنزیہیہ ہی ہو سکتی ہے۔

بحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۹ اور حاشیہ درر، غنیۃ زویٰ حکام ج ۱ ص ۸۶
 میں ہے و النظر منها اقول الکراہت تنزیہیہ کد فی بحر
 اور بحر میں اتنا اضافہ اور بھی فرمایا فان مکن الصد حلف غیر ہمد وہو
 افضل والا فلا قضاء اولی من الانفراد اور یہ فرق بھی ہو سکتا ہے کہ تقدیر
 میں دو کراہتیں ہوں، نفس تقدیم اور صلوة خلفم اور تقدیم کی صورت میں صرف صلوة خلفم
 کی کراہت ہو۔

تنبیہ : حدیث شریف صد خلف کی سر و فاجر ہا شہ
 قابل استدلال ہے۔ فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۵ میں ہے یرسعی فی حدیث بحر



عند المحققين وهو نصاب كبرى م ۴۶۹ میں فرمایا وحاصلہ
 ت مرس وهو حجة عند عمالک وجمهور الفقهاء فيكون
 حجة وان كان يرسى في درجة الحسن عند المحققين
 حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعاده ص ۵۲۵ میں اس حدیث
 کے متعلق فرماتے ہیں "وعمل اہل سنت وسنت برآں اجماع کردہ ودر کتب عقائد انرا
 ذکر کردہ وآنرا از حدیث سنت وجماعت داشته اند (الی ان قال) وباجلہ دے از حیثیت
 حدیث غنی است واز حیثیت اجماع قطعی" لہذا ہمارے مشائخ کرام نے اس سے استدلال
 فرمایا کہ اس امر (ہند)

البتہ زیر کا اول سوال میں یہ کہنا کہ حرمین طہیین میں صحیح العقیدہ شی امام کے
 پیچھے نماز کرنا الخ محل نظر ہے۔ اگر باقاعدہ محتاط ہو کر ادا کریں تو ہو سکتا ہے بجز آسانی
 سے ہوتا رہتا ہے کما جبر بناہ فی الحاجات المتعددة واللہ الحمد
 والسنۃ۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا
 سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

عزیز الفقیر ابو الکبیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۸ شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ

الاستفتاء

از کتھ کوٹ ۷ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

بخدمت اقدس استاد العلماء مخدوم الفقہاء حضرت علامہ صاحب

السلام علیکم، بعد از بدیہ سنون کے معروض خدمت ہوں، بغیریت ہے۔ امید ہے آپ
بھی بغیریت ہوں گے۔ مندرجہ ذیل مسائل کا جواب با صواب ارسال فرما کر محکوم فرمادیں۔
۱۔ ایک امام مسجدیت کو غسل بھی دیتا ہے اور مستقل امامت بھی کراتا ہے۔ اس کا غسل دینا
معاوضہ مطلوب ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کی مستقل امامت جائز بلکہ بلا کر امامت
ہے یا کہ ناجائز یا مکروہہ، جب عوام اس کام کو حقیر جانتے ہیں و رختال کو بھی ادنیٰ
نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور غسل دینا امام کے لئے ایک امامت کے لازم میں
شمار کرتے ہیں، مفصل بیان لکھیں۔

۲۔ بعض علاقوں میں مرد عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور یہ بات ایک ضروری
کبھی جاتی ہے، غیر محرم عورت کو بھی مصافحہ کرتے ہیں تو یہ جائز ہے یا ناجائز؟
۳۔ مسجد کے باہر وضو کے لئے ٹوٹیاں، ٹینکی، نلکا وغیرہ پر زکوٰۃ کا مال لگ سکتا ہے

یا نہیں؟ فقط والسلام

بشیر احمد معرفت حاجی ولی محمد دوکاندار،

کتھ کوٹ ضلع جیکب آباد سندھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 تَهْنِئَةً جَعَلَنِي يَتَوَدَّ الْغُيُوبَ

بیت کس دینا نہ دے گی ہے اس کو حقیر کیوں کھانا جاتا ہے، اصل تو یہ ہے
 میت کے وارث گھر والے غسل دیں مگر رونے چنانے میں لوگ چالاک ہیں۔ میرا
 ذریعہ دینی دکرنا پسند ہے، مگر کو کیوں مجبور کرتے ہیں کہ غسل دے درجہ
 دیتا ہے تو حکمت چینی شروع کر دیتے ہیں، درمیانہ مال خود دیتے ہیں۔ ہاں
 حضرات غرض نہیں کرنا چاہئے بلکہ فضول سے ہمیشہ بچنا چاہئے فتاویٰ دیکھو
 ص ۸۲ میں ہے، صاحب نعاسوں مگر درمیانہ مال و
 مسدود نہ ہو جس قدر مال و نوادہ لکیر پر ہوا
 بہتر ہے تو معبود ہو کہ اعتراف حضرات ہے، لا فصل و بعض مسدود
 وں مسی نعاسوں حریصوں واحد و آخر

۱۔ کافی خود عورت سے مصافحہ کرنا ناجائز ہے۔ بہاری پیاری م المؤمنین صافقہ ص ۱۰
 تدوین غنائی ہیں، نہ ماسد و نہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسدود نہ ہو کہ آپ سب امت کے باپ ہیں تو اوکس کو جائز ہو جو لوگ
 جائز کہتے ہیں جائز نہ ہو بلکہ صریح سمجھتے ہیں، جائز نہیں ناجائز ہے بلکہ
 در مختار ص ۳۲۵ ۳۲۶



بزرگ کے مال میں ملک بنانا ضروری ہے لہذا مسجد اور مینوں پر کوئی مال خرچ نہیں
ہو سکتا۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۹۰ میں ہے لایحودا یسی شیئ مسجد
کما لفظہ و السعایات نہ

و یندعاق اعلم و صل یندعاق علی حدیہ لاکرم
ال و صحاب و مارک و مسلم

عنہ انفقہ ابو حنیفہ نور اللہ نعیمی غفرلہ

۱۲ رجب المرجب ۱۲۷۹ھ

۲۸ و ۹۰

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں میں دین شریعتین اس مسئلہ میں کہ مسجد نبوی صاحب فریضہ
ہفت ادا کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھے اذان پڑھنے سے پہلے حصہ و نسلہ عسب
بارسوں متہ پڑھنا واقعی بیعت ہے۔ شرفا جائز نہیں ہے ورس کا کوئی ثواب بھی
نہیں ہے کیا بکرم شریعت یہ امام کے پیچے نماز کے ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ مدلل و
مفصل جواب عطا فرمائیں۔ میرزا تاج محمد

میاں نور محمد ولد امیر قوم سندھ حیدر علی صاحب
عاجی محمد ابراہیم مستم مدرسہ جامعہ غوثیہ حضرت خواجہ محمد نیاہ رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 نَهْمُ جَعَلَ لِي الْتَوْبَةَ وَالْصَّوَابَ

قرآن کریم میں ہے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
 النَّبِيُّ إِنَّكَ صَلُوتُكَ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ مِنَ اللَّهِ أَصْلَوهٗ وَسَلَامٌ حَسَنٌ وَقَدْ
 جَسَّ جُحُومٌ بَعْدَ بَعْدٍ جَانِزٌ هُوَ اس حکم پاک کی تعمیل ہے، اس کو بدعت کہنے یا عقیدہ
 کرنے والا سخت ترین فعلی پر ہے، اس پر فرض ہے کہ صدیقی دل سے توبہ کرے ورنہ امامت کے
 قابل نہیں۔ امامت کے لئے ضروری ہے کہ حضور امام الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اچھا
 عقیدہ رکھے اور ان پر صلوٰۃ و سلام جو خاص اعزاز و اکرام ہے اس کو جائز اور باعث ثواب و نجات
 دارین جانے اور کسی آیت یا حدیث کے حکم خاص سے جب تک ممانعت ثابت نہ ہو مثلاً پافانہ
 کے وقت یا بیت الخلاء میں نہ پڑھے، ناجائز و بدعت نہ کہے۔

وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

عَنْهُ الْفَقِيرُ الْوَالِخَيْرُ مُحَمَّدٌ نَوَاحِلُ الْإِسْلَامِ غَفِرُ

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ



الاستفتاء

جناب محترم و محرم مولانا مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عوض احوال یہ ہے کہ چند روز ہوئے ہمارے گاؤں میں محمد سکیں نام کا ایک مولوی بطور امیدوار امام مسجد آیا۔ جمعہ کے دن اس نے دورانِ تقریر اولیاء اللہ کے حالات و حکایات بھی بیان کئے، علم غیب کی باتوں کو علم غیب نہیں، بلکہ کما کہ اولیاء اللہ کو علم غیب نہیں ہوتا بلکہ وہ لوگ اپنی نورانیت سے بھانپ لیا کرتے ہیں، بعد نماز جمعہ اس نے کتاب سے دیکھ کر سلام بھی پڑھا۔

ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے؟ اس نے بتایا کہ مدرسہ خیر المدارس میں سے تعلیم حاصل کی ہے، دیگر ذرائع سے بھی معلوم ہو کہ وہ اس کا باپ اور اس کے رشتے دار پکے دیوبندی ہیں۔ ہمیں اس کے صحیح بریلوی مسک نہج میں شک ہوا لہذاراقم نے ایک سوال مولوی مذکور کو مسجد میں لکھ کر بھیجا کہ آپ علی الاعلان بتائیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی مصنف بہشتی زیور کا فر ہے یا مسلمان؟

مولوی مذکور نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا فقط یہ کہا کہ ہم کسی کلمہ کو مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے۔ جواب سکر ہم نے برسرعام اعلان کیا کہ ہم اس مولوی کو امام رکھنے میں رضا مند نہیں ہیں لیکن لوگوں نے اپنی مرضی سے ہم رکھ لیا

اکثریت پر وہ لوگوں کی ہے، اور تصدیق کے لئے صاحبزادہ عبدالسلام لدیہ علیہ
 صاحب معرفت حضور جی جو کہ رینالہ خور و ضلع سامبوال میں ایک گدی نشین پیر ہیں ان سے
 جو کہ کیا کہہ سکاؤں کے چند افراد اور مولوی مذکور ان کا مرید ہے (صاحبزادہ مولوی
 صاحب کے دیوبندی بھی بہت سے مرید ہیں) انہوں نے یعنی صاحبزادہ عبدالسلام صاحب
 نے کہا کہ یہ مولوی مذکور پہلے دیوبندی تھا اب ٹھیک ہے، دوسرے یہ کہ ہم کسی کو اگر
 مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔

اب اس صورت میں دو سوال آپ کے سامنے پیش ہیں :-

۱۔ یہ کہ مولوی مذکور کے پیچھے صحیح سنی بریلوی کی نماز ہوگی یا نہیں؟ اگر مولوی صلوٰۃ و
 سلام پڑھتا ہے لیکن مولوی اشرف علی تھانوی کا معتقد ہے۔

۲۔ یہ کہ کسی پیر کی دلیل کو بطور فتوے کے شرعی مسائل میں مانا جائے یا نہیں؟

جواب جلدی فرما کر شکر گزاری کا موقع بخشیں۔ فقط والسلام
 صوفی عبد العزیز نقشبندی مجددی

معرفت

قرالہ دین کریم چٹ نزدیکی عبداللہ

کلب روڈ و ہاٹری



ہل سنت و جماعت کا نام بھی سنی ہو، گول مول امام نہیں ہو سکتا۔ پیر اگر علم حاصل



اور شکیں۔ معہ عقیدہ توفیقی کے قابل ہے ورنہ نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ

و اصحابہ و بارک وسلم۔

عنہ النقیۃ ابو الخیر محمد نور اللہ نعمی مغرہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشرعین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جو کہ امام مسجد ہے دوسرے اشخاص جو کہ مولوی نہیں ہیں کہا کہ تم میرے ساتھ فداں مسجد پر بحث مباحثہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ ہمارا ملازمت کا معاملہ ہے لہذا ہم آپ کے حکم کھلا بات نہیں کر سکتے تو امام مسجد نے کہا مجھے خدا کی قسم اور قرآن کی قسم گرمیں آپ کے بارے میں یا آپ کا نام لیکر کسی کو بتاؤں، بات ختم ہو گئی۔

ٹھیک دو دن کے بعد جمعہ کے روز عوام الناس کے سامنے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر دیا اور نام لیکر کہا کہ میں افسران بالا کو اپیل کرتا ہوں کہ آپ فلاں فلاں مولوی صاحبان کو یہاں آنے سے روک دیں کیونکہ یہاں آکر اٹیم بم گراتے ہیں اور غالباً جمعہ کے بعد یا پہلے ان کے افسر کو ٹیلی فون پر بتا دیا، جس کو ٹیلی فون کیا تھا اس نے خود بتایا ہے کہ مجھے فلاں آدمی نے ٹیلی فون کیا ہے لہذا آپ شریعت کی رو سے فرمائیں ایسی جھوٹی قسمیں کھانے والے کے پیچھے باز جاز ہے یا نہیں۔ مسئلہ کی صحیح وضاحت فرما کر عند اللہ مجبور ہوں۔



المستفتیان

سید احمد حسن دین بقرہ خود احمدیہ محمد شفیع



گزشتہ سوال صحیح اور حقیقت واقعی ہے کہ امام مسجد نے قسمیں اٹھا کر وعدہ کیا اور پھر پورا کیا اس نے بجا کر کیا۔ قرآن کریم اور حدیث پاک میں ایسا سے عہد کا حکم ہے لہذا ایسا شخص قلم احترام اور مات کے لائق نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری شامی، غنیۃ المستملی وغیرہ میں قاسم کی امامت کو رد کیا ہے اور کردہ بھی تحریر ہے لہذا اس شخص کو معطل سے لے کر ناچلے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ
و صحبہ و بارک و مسلم۔

فتوہ الفقیر الباقی محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۷ شوال الحکمہ ۱۴۳۸ھ ۸۰۹۰۸۰

الاستفتاء

خدمت قدس قہر کہ بجستی دی وندی غوثی و غیاثی شہفتی اعظم پاکستان محدث سرب بڑ



شیخ الحدیث والتفسیر عبدالحاج باجان صاحب دہشت برکات العالیں
 علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

۱۔ شرع متین علماء دین اس مسئلہ میں کیا فرماتی ہے کہ ایک مولانا صاحب نے عدت میں نکاح پڑھا دیا ہے حالانکہ اس بات کا مولانا صاحب کو پورا پورا علم تھا کہ بھی تک عدت طبع نہیں ہوئی کیا نفس نکاح ہو گیا یا نہیں؟ نیز نکاح خوان پر شرعی حکم کیا سزا جزا ہے یا نہیں؟

۲۔ اور مولانا صاحب نے دوران جماعت قرآن پاک کی ترتیب غلط پڑھی اور مقتدیوں نے جلد۲ جماعت مولانا صاحب سے پوچھا کہ آپ نے سورتوں کی ترتیب تو ردی ہے تو مولانا صاحب نے جواب دیا کہ موجودہ قرآن پاک کی ترتیب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دی ہے، غلط ہے۔ کیا بقول مولانا صاحب کے غلط ہے یا کہ نہیں؟ شرع سزا جزا حکم ہے؟

براہ کرم ان دونوں مسائل کا جلدی اور مدلل بحوالہ جواب سے نوازیں تاکہ ان مسائل کی وجہ سے شہادت دور ہو جائیں۔ فقط والسلام

آپ حضور کا ادنیٰ خادم: محمد عبد الغفور نوری
 اہم مسجد چک دہرا میں شاہ شریف رضی پناہ صاحب کتب خانہ

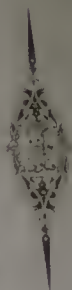


۱۔ عدت کے اندر نکاح نہیں ہو سکتا تمام کتب فقہ حنفی کا متفقہ مسئلہ ہے اور

جس نے یہ سنیہ نکاح پڑھایا اس نے بڑا غم کیا، حرام کا مترجہ ہوا اگر عدل بانیوں
 سے بھی خارج ہو گیا اس کا پانچواں بھی ٹوٹ گیا، نئے سرے سے اسلام لے کر آیا
 پانچواں بھی کرے، جتنی سزا جزا کا مستند تو وہ حکومت کا کام ہے، اس کی سزا سزا
 موت ہے ورنہ جزا کچھ بھی نہیں، جزا تو نیک کام پر ہوتی ہے، نبی کے کام میں سزا ہوتی ہے
 وَنَهَى عَنْهُمُ أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّةَ الْيَهُودِ وَنَهَى عَنْهُمُ أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّةَ الْنَصَارَى

۲ قرن پاک کی ترتیب کسی کی خود ساختہ نہیں بلکہ عند اللہ ہی ایسی ہے اور لوح محفوظ پر بھی
 یونہی ہے، وہ خود ساختہ ہم جاہل مذہب ہے، اس کا کہنا غلط ہے اس کا کوئی معیار
 خود قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سُنُّهُ سُنَّتُنَا لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ
 لَمْ يَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّتَنَا لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ
 لَمْ يَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّتَنَا لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ
 لَمْ يَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّتَنَا لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ
 لَمْ يَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَنْ يَتَّبِعُوا سُنَّتَنَا لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ

نہایت سے روز روشن کی صرح ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن کریم خود اللہ سے
 نازل ہے، نہ قاسمہ وضاحت سے بیان کر رہی ہیں قرآن کریم کی ترتیب صحابہ کرم نے
 حضور پر استسنا، دین علیہ وسلم کی ہدایت سے فرمائی ہے جو ہدایت رب عالمیں
 سے ہے۔ دیا جو قرآن کریم کے رکھوں نسخے ہر ملک میں کسی ترتیب سے میں جائز نہ
 اپنی معنی نہیں سمجھتا بلکہ حضرت امی النورین رضی اللہ عنہا پر تمت لگاتا ہے حالانکہ ان کی
 ترتیب باخلاق میں بگڑ کر ہے دیکھو خیرقان ج ۱ ص ۵۰ اس کے آگے نیز اتفاق آیات
 قرآن کریم کی ترتیب یہ ہے اس پر ساری امت کا اتفاق ہے تفسیر خازن ج ۱ ص ۱۶۰
 دینہ فی فتح الباری شہد صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۰۴ ج ۳ ص ۳۲ اور قطبی ج ۲ ص ۱۰
 مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۰۰ وغیرہ سب کی رو سے اس سے ترتیب کو بھی ثابت



ہوئی ہے، مہل لوگ پوچھی کوئی بے سربے بات ہاں دیتے ہیں اور دگ شہر میں پڑ جاتے ہیں
قرن کر کے کاشان لاریجیسہ، لہذا اثبات سے پہنچا ضروری ہے جو مقل جو اب تک متنازع تھا
حالیکہ دلائل سمجھنے کی لیاقت ہی نہیں۔

بہر حال یہ نہایت دلائل مختصر قوت سے کھودا ہے، اللہ تعالیٰ اثبات سے پہلے
در ہے، دینوں سے پناہ دے، قرن کر کے پراقتبار نہ ہو تو بیان ہی نہیں ایسے کے پیچھے نماز
جاری ہی نہیں، تو بر کریں اور آئندہ اس کے پیچھے نہ آئیں یہ نہ کہ تپ فقر میں حد مناف
کچھ ہے، دلائل کا مطالبہ کرتے ہیں اور علم نہیں پڑھتے تو کیا سمجھیں گے؟

واللہ تعالیٰ علم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ لاعظمہ
و صحابہ و بارک و سم۔

عنہ الفقیر الیہ مکیر محمد نور الدین نعیمی غفرلہ

۴ شوال المکرم ۱۲۹۰ھ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین سے مسئلہ کے بارے میں
نہ میں لاؤد سپیکر کا استعمال جب کہ امام کے سامنے کھڑ ہو گیا ہے اور مکبر کے
سامنے کھڑ ہو تو کیا ہے جو آدمی یہ کہے کہ عدم جواز کے علماء کے قوت کو جو نہیں تا
۱۱ دائرۃ اسلام سے خارج ہے اس کے پیچھے امامت نہیں ہوتی، مذکورہ شخص کے



ہے میں شرح شریعہ کی حکم صادر فرماتی ہے تفصیل سے فدا جواب ارقہ فہرست

سیو و سحر و

سائنس، ہولاء عجاز قری مستیاز حسین نقشبندی

مدرسہ العلوم جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد

گرہار و فہرست آباد



مازید میں کرنے سے قبل ہم کے پاس سپیکر بول رہا اور چالو کیا جائے کہ
ایم کی ڈر ورنک پہنچا دے تو شرعاً غائب ہے کیونکہ باعث صلیہ کا یہی تعاضا ہے کہ
جس کی حرمت یہ عدم جو فرق کریم و حدیث پاک سے ثابت نہ ہو وہ مباح ہے۔
کان دیشل سب سے تعالیٰ بھول سے پاک ہے

دین کا ہر چکا اب یہ دین میں پیوند کاری کرنے والے کون ہیں، ان میں سے
پیش پیش مولانا بدو و دو محمد صادق صاحب رضائے مصطفیٰ والے میں نگر آج تک انہوں نے
بھی کوئی تیت یا حدیث حرمت و عدم جو زکے سے نہیں لکھی، اس کی تفصیل فتاویٰ سے نوریہ
رسالہ کبہ نصرت میں ہے میں ساء، محض۔

عدم جو زکے قلعین آج تک کہ فی و لیت شیش نہیں کر کے در تقریباً سلامیان



مادہ عمل طور پر استعمال کر سکتے ہیں صرف ہندوستان اور پاکستان کے جن حضرات ہی
جائزہ مل سکتے ہیں۔

رہو جو جہتی کہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں وہ اس امر پر توجہ فرمائیے
کے قاضی ہیں یوں بزرگ بزرگ نہیں کہتے، ایسا کہنے والا تو بزرگ و نہایت صحیح
مسئلہ بخاری سے دُرے بعد باہر پروردگار کے۔

وہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وہ صاحب و مالک و مملوک۔

خود فقیر پر ایمان نور سے نہیں غفلت

۲۔ ہمارے لفظ سے ۱۰ ~ ۱۱

الاستفتاء

کی فرمت میں عدلے دین کس مسئلہ میں کہ فرض نماز اور تراویح عیدین،
جمعہ مبارک لاؤ و سپیکر میں جائز ہے یا نہیں شبینہ و تراویح و جمعہ مبارک کے
روز پر کثرت نماز پر لاؤ و سپیکر استعمال کیا جاتا ہے، آیا یہ جائز ہے یا نہیں تفصیل طور پر

یہ بیان میں شریعتی ضابطہ پیش محمد بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تصدیق کیا ہے یہ سارے لوگوں
کے سامنے کاؤں سے سناؤ، حضرت موصوف ہم جہت معتمد علیہ رحمہ کے عید میں ۱۰۰۰۰۰

ازمئے شرع جواب سے مطبع فرائد شکر یہ کا موقع دیں۔ فقط

محتاج الدعاء الفقیر محمد بشیر چشتی غفرلہ ۱۹۸۲ء ۶-۲۸



ناز فرض وغیرہ یوں ادا کرنی کہ امام کے پاس پہلے سے چالو سپک پر رکھا جائے کہ امام کی قرأت اور تکبیرات انتالیہ مقتدی بہ آسانی سن سکیں جائز ہے جس کا جواز آفتاب نصف النہار اور ماہِ ربیع ماہ سے زیادہ نمایاں اور بفضلہ تعالیٰ ثابت کیا گیا ہے۔ فقیر نے مختلف سوالات کے جوابات دئے ہیں۔ رسالہ مکبر الصوت کئی مرتبہ چھپ چکا ہے اور اب وہ الگ تو نمایاں ہے البتہ فتاویٰ نور میں آپ دیکھ سکتے ہیں جو با آسانی مل سکتا ہے۔ جلد اول میں رسالہ بالاستیعاب آگیا ہے وہی منگو الیں، اب ضخیم کتاب لکھنی ہو سکتی ہے۔ یہ چیز ذہن نشین رہے کہ یوں استعمال نہ ہو کہ قریب مساجد کے نماز تکلیف اٹھائیں یا متصلہ مکانوں کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو ورنہ قاعدہ فقہیہ الضرر میزال کے منہ سے قابل استرازا ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب الانور
والا الاطهر۔

حقوہ الفقیر ابو الجحیر محمد نور الشماہی غفرلہ

الرشوال المکرم ۲۰۳ھ ۱۰۸۰۸۲



الاستفتاء

قبلہ و کعبہ آداب نیاز۔

جناب قبلہ اساتذہ العلماء حضرت شیخ الحدیث فقیہ عظیم مولانا الحاج ابراہیم محمد بوزلدہ صاحب
منصبی قادری

جناب عالی! السلام علیکم کے بعد مزاج اقدس۔

گزارش ہے کہ بندہ شعبۂ تبلیغ کا ممبر ہوں۔ ۱۷۵۰ گزارش ہے کہ ایک مسئلہ
در پیش ہے۔ مقتدی مغرب کی نماز میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بقیا
اکیلادور رکعت کس طرح پڑھے؟ ایک پڑھ کر التعمیات پر بیٹھے یا کہ دونوں پڑھ کر بیٹھ جائے
برائے کرم مسئلہ لکھ کر بھیج دیں۔

خادم: حاجی محمد شریف ولد رحیم بخش، نوشہرہ فرید میمنیگیل وکراشاپ
فتاویٰ نوریہ کی قیمت آپ کے ہاں کیا ہے اور مل سکتی ہے اور قسم
پڑھ سکتے ہیں۔ برائے کرم نگاہ کرم کیا کرو (امین)



مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ تیسری رکعت میں تو بعد از سلام امام رکعت لہوں

پہلے کہ ایک رکعت بعد از نماز پڑھ کر انہیات اور پھر دوسری رکعت کے آخر میں تہجد پڑھ کر
 سلامت مگر ان دونوں رکعتوں میں قرأت سورہ اور فاتحہ پڑھے۔ فتاویٰ مالکیہ ج ۱ ص ۹۱
 بطریق یہی صحیح اور حدیث رکعتوں میں لمغرب فصی رکعتیں و فصل
 بفعده فتکون ثلاث فعدب و فصر فی کل رکعتہ فانہذا و صو
 در یونہی دوسری کتب فقہ حنفی میں ہے۔

و منہ تعالیٰ علم وصلی اللہ علی حبیبہ و آلہ و
 وصحہ و بارک و سلم

فتاویٰ الفقیر ابو محمد نور الدین علی بن عمر

۲۳ رمضان المبارک ۱۲۸۰ھ ۸-۹

فتاویٰ نور یہ کمال سکتا ہے۔ قیمت جلد اول پچیس روپے و درجہ ثانی
 مائیس روپے اگر یہ جو ب پڑھ لیں تو پھر وہ پڑھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

مع اس وقت کہ وہ ہی قیمت ضرور پورے ہو جائے گی۔ اب کہہ دیجئے کہ وہ پڑھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ
 تبدیل ہو چکی ہے ۱۰

بَابُ مَا يَبْطِلُ بِهِ الصَّلَاةُ وَالْأَبْطَلُ

الاستفتاء

مدون شده لحفظه قول نسو و نوسو مسو
رسم مع رف مفعول له مبرك همه صنوبك وارک مسو
سدر واسم لصلوة، فصوله حشره مدره
سوا ما حور من رب رف لبره دمک بده بحر
دشمر عر عسر محفوظ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي الْتَوْبَةَ الصَّوَابَةَ

يسعى نحو رطله لان الفقهاء صرحوا قاطبة بان
 لا رطل من سحر يستحب له ان يقول استموا صلواتكم فانا قوم سفر
 حدودك من الحديث حيث قال في الهداية لانه عليه السلام
 دل حين صلى بهم مكة وهو مسافر قال في الفتح رواه
 بود ودو لرمذي عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال
 عزوت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وشهدت معه
 فتح د في بمكة ثمان عشرة ليلة لا يصلي الا ركعتين
 يقول يا عن مكة صلوا اربعافانا قوم سفر صححه الترمذي وعلوه
 بصاحبه لاجمال ان يكون خلفه من لا يعرف حاله ولا يتيسر له
 رجمه بالامم قبل دهابه فيحكم حينئذ بفساد صلوة نفسه بناء
 عن عثمان فمة لامم ثم افساده بسلامه على ركعتين كما في الفتح
 والبحر والمصنف لمقتدى كالمسبق لانه في الهداية ثما البحر
 مبصر في التا في كالمسبق وفي الهنديه وصاروا مبصر ديب
 كالمسبق لا يعمد لا يفرون في الاصح كذا في التبيين فهذا كالص
 في المسئلة لان الامم كالمدر كالمقيم كالمسبق وسلامه لا يجوز



عن لصوته كما لصوا عليه قاطب وحبس بحور صلوة و
مسئلة الفساد باخذ الفتح عن غير مقتدب فمحتصر بقوله
في ما ارى لوجهه.

اما اولا فلا نهم ذكره في تفاصيل مباشر نفس
الضراعة فقط فهذا يدل على الاختصاص لا المهم بصور عرض لعرش
ففي الهندية مثلا ولو فتح على غير امامه تفسد لا بد على به الذرة
دون العلم وايضا فيها شرفيل ينوي لفتح بفتح على امامه لا بد
والصحيح ان ينوي الفتح على امامه دون لقراءة هـ ذ ر ح ع
قبل ان يقرأ قدر ما تحوز به الصلوة وعدم حرث ولم يحول
الى آية اخرى واما اذا اقرأ وتحول ففتح عليه نفس صلوته بدخ
والصحيح انها لا تفسد صلوته لفتح بكن حال ولا صورة لا امام
لو اخذ منه على الصحيح هكذا في الكافي ويكره في مقتدي بنوعه على
امامه من ساعته لجوانب ان يتذكر من ساعته فصير قارئ حلف
الامام من غير حاجته كذا في محيط السرخسي ولا يسبغى لا امام
ان يلجئهم الى الفتح لانهم يندجئهم في بقراءة خلفه وبمكره
من يركع ان يقرأ قدر ما تحوز به الصلوة ولا يسبغى في آية
اخرى كذا في الكافي وتفسير لا لجمه بورد آية وسف ساكت

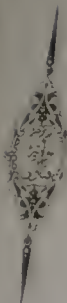
به باخذ الكلام قرأنا كان او غيره عن غير مقتديه كد حفته عن تحقيق بصلوة وكن
على في مكر لصوت فبسط سجدة عجب بولع بسمعي بقره هـ ثوب لمكر مسئلة

كده و نهديه راسه على الامام فسمع عليه من ليس في صلوة وشكر
وراح في صلاة مرة ثم لم يسمع لم تقصد والافتسدا لان تكرار
مصدق او نعم وفتح لم يسمع كالبالغ ولو سمعه المؤتم
من ليس في صلاة ففتح على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل
من لم يسمع من خارج كده في انحرار الراشدين ناقلا عن الفقيه انتم
و بعد صرح لعنه بانه كلام في الهداية لانه تعليم و يعلم
فكان من كلام اناس ثم شرط التكرار في الاصل لانه ليس من
عدال نصلوه فعلى القلب منه ولم يشترط في الجامع الصغير
ان تكرار نفسه فاحط وان قل وهكذا في الفتح والغنية والبحر
و سننهم من هذا غير الكلام لا يدخل في الفتح خصوصا اذا ذكروا
لتسبيح لم يروى شيئا اخر للامام.

و اما ثاني فسمعت من نص الصريح اتسموا اصلوكم
فان هو مسمو و مصداق كان يصلى الى غير القبلة خطأ فاخبر به رجل
ان قبلة في هذه الجهة فتوجه اليه نحو زفنى الغنية والبحر و
رد انحرار و الهداية والظم للامام البرهان وان علم ذلك في الصلاة
سند ان القبلة وبني عليه لان اهل قباة لما سمعوا يتحول القبلة
سند انهم في الصلاة واستحسنه النبي عليه السلام
وفي الغنية و الدر والظم للعلاء ولو اعنى فساواه رجل بني
و فرده شامي عليه الرحمة فهذه المصوص شخص على ان
يفتح على فخر و بصلا فارق بين هذه لعرشيات والنسبة



بسبب واثقه النفس، وفي الدر والبحر وحسب لسان
 وهدية والمطعم بها مصل افعد عند نفسه سنان في حين ذابها
 ثم روى او سجد في حزيه اذ لم يملك الا بعد امد في انفس
 لكن في البحر والدر ينبغي ان يحرقه وافرغته في رقبته
 لو كان المقتدى عن يمين الامام فحاشا له وحسب لمؤثره
 بعد كبر الثالث او قبله لا تفسد صلواته وهكذا في بحر ودر
 وفيهما الوجه قبل التكبير لا يصرفه وفي بحر ودر صحت
 صلواته وفي البحر والرائق وفي فتح القدير وروى بود ودر والامام
 احمد عن ابن عمر رضي الله عنهما انه صلى الله عليه وسلم
 الصوف واحد وابين المناكب وسدو الحسن ونسب رابدي
 احزانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صداوصه منه
 ومن قطع صفا قطع الله وروى لبرر بسدو حسن عن صل
 الله عليه وسلم من سد فرجة في نصف عمره وفي بود ودر
 صل الله عليه وسلم قال خيركم البنك مناكب في صلوة وهد بعد حجر
 من يستمسك عند دخول داخل بحبه في نصف ويصل بسجدة
 رياء بسبب انه يتحرك لا قبله بل ذلك علة له على در
 الفصل وائمة لسد الفرجات لمورده في نصف واحد
 في هذه كشيرة شهيرة "وهو وكذا في الفصح وهكذا في الدر والبحر



نصرهم بغير عور و نعم سر على رءسهم و يصد الاورق بغير عور
نصوهم و يستور عور

وربما قد علموا ان الله قد خلقهم غير لمقتدى به
عنه كذا في هذه الآية و معنى ورد المعيار و فتاوى الزمام فاصبح
و صدق نعمه من استسؤل عنه فاقول ان العلم مطلقا ليس
مفسد بل نعم لكلام و القول به مفسد كما تدل عليه النصوص
المذكورة و ما في فتاوى الزمام فاصبح من ان الله لو طلب من المصلي
سر عليه و ما صلى برأسه بنعمه و اراه انسان درهما و قال
حينئذ هو و ما صلى برأسه بنعمه لا تفسد صلواته و في البحر و لو طلب
من المصلي شيئا و ما صلى برأسه او قيل له احيد هذا فاما برأسه
بنعمه لا تفسد صلواته من الفتاوى الظهيرية و الخلاصة
و غيرهم و في الهندية طب من المصلي شيئا فاشا ربيده او برأسه
بنعمه و لا تفسد صلواته فكذا في النبيين و في العنية و شرح
عنية طب من شيئا فاما برأسه او عينيه او احابيه اى
قال نعم و لا فان صلواته لا تفسد بدالك و كذا الوان انسان
درهما و قال احمد هو و ما صلى برأسه او لا لعدم عمل الكثرة في
حمية ذلك و في ندحرة و لا باس بان يتكلم الرجل مع المصلي
قال الله تعالى فادع المديكة و هو قائم يصلي في المحراب الآية
و في حكاية بنون بنحو و لا باس للمصلي ان يحجب برأسه و كذا
نزهدي و في المعبر و الهندية و بدر المعنار و رد المحتار و النظم



من بحر الحاء الشين في لغوي الظهير وحلقه وعينه
 من على المصلى فاستد في رد اسلام برأس وسده وصنف
 ونسب صلوته وكذا في النسيه فجميع تصويره في لغوي
 لعلم فقط اى التفهيم مع لحوب بعض لغوي غير مفيد ولقد
 من التعلم في التعليل الملقول ولعل به كنه في مشد لغوي
 المصحف احد وجهي الفساد هذ حيث قال في لغوي
 من المصحف فصار كما اذا تلف من غيره ومث في رد سحنار
 الهنديه والغنيه والهدايه ولغنيه وهذ توجه هو نصحيح
 في الهنديه والعنيه والبحر والسامى وصحح لغوي في
 الكافي تبعا لتصحيح السرحسي اسما دت ولغوي بل لغوي موضوع
 المسئله القراءة من المصحف والقراءه هو لغوي ولغوي صرح
 بابا لو نظر الى مكتوب مسننهما الا نفسه صوته في بحر
 الهدايه والعنايه والكفايه والفصح ونهديه ولقد سحر
 رد المحتار والنظم منه قوله ولو مستفهم شربه في لغوي
 ان لو مستفهماتفسد عند محمد فان في البحر ونصحيح
 عدمه اتفاقا لعدم العمل مساح هذ يد لغوي لغوي لغوي
 صرح به في الفتح حيث قال وقولهم لانه تلف عند مفيد لغوي لغوي لغوي
 وهو منتف وانته الموفق وهو اعلم والحمد لله ولا احرط لغوي لغوي لغوي

على المحبوب الاعلى

هذه النسخه البراخي محمد نور الشافعي غفر له

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرات احناف اس مسئلہ میں کہ مسنون اگر بھول کر امام کے ساتھ ہی
سلام پھیرے پھر کسی حد تک اول رکعت سے تشدد تک امام کے ساتھ پوری نماز میں شریک رہے یا نہیں؟
کہ یہ دو لائنوں پر وہ بقیہ نماز ادا کر لے تو کیا اس کی نماز ہوگئی یا نہیں؟
وضاحت کے ساتھ جواب سے سرفراز فرما کر عند اللہ عاجز ہوں۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو ہمیشہ بخیریت و رہبر ضرر سے محفوظ رکھے۔



اس کی نماز ہو جانی چاہئے کیونکہ تمام فقہاء کرام نے اس امر کی صراحت فرمائی ہے کہ
مسافر جب نماز پھیرے تو اسے یہ کہنا مستحب ہے کہ لوگو! اپنی نماز پوری کر لو کیونکہ ہم سفر ہیں

ہے یہی اس شخص کی کوئی رحمت جماعت سے رہ گئی ہو، جسے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے گا



فقہ نے یہ مسئلہ حدیث پاک سے اخذ کیا ہے چنانچہ صاحب پرینت کی کتاب میں
 کرتے ہوئے فرمایا، اس لئے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحالت سفر مکہ و مدینہ
 پڑھا کر ہی ارشاد فرمایا تھا۔

شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں اس حدیث کو بود و زور و زور سے
 عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 بیت مبارک میں غزوہ کیا اور فتح مکہ کے موقع پر آپ کے ساتھ حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 بشارتیں مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران آپ صرف دو رکعت نماز کرتے

فرماتے کہ اے مکہ والو تم چار رکعت نماز پڑھو جو تم مسافر ہو گے ہیں، اسے ترمذی نے صحیح کہا
 نیز فقہاء کرام نے اس مسئلہ کی یہ بھی علت بیان کی ہے کہ ہم مسافر کا بعد از تسبیح
 استمواصلوں تک کہنا اس احتمال کی وجہ سے ہے کہ ممکن ہے کہ ہم کچھ کوئی بیابانی
 بھی ہو جائے تو اس امام کا حال معلوم ہو اور نہ ہی امام کے وہاں سے چلے جانے سے پہلے ہم
 اس کی ملاقات ہو سکے، پس اندر کی صورت وہ اس گمان کی بناء پر اپنی نماز کے ٹوٹنے کا کھدکا ہے
 کہ شاید امام قیام تھا اور اس نے کسی غدر کے باعث، دو رکعتوں پر سد پھیر کر نماز کو تمام
 کر لیا ہے۔ (فتح القدیر، بحر الرائق)

اور مقیم مقتدی اپنے مسافر امام کے سد پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ نماز میں
 سبق کی طرح ہے۔ (ہدایہ: بحر)

ہندیہ میں ہے "مقیم مقتدی سبق کی طرح منفذ ہو گئے مگر صحیح قول میں یک
 فرق ہے کہ ہر لوگ قرآن نہیں پڑھیں گے بلکہ نذر سے قربت کا مقدار کم ہو
 کھڑے رہیں گے، اسی طرح تبیین میں ہے تو یہ بات مسئلہ مسئلہ میں نص کی طرح جو کوئی

کیونکہ اس صورت میں مسافر ہم (مسئلہ مذکورہ کے) مدبر کی طرح ہے (یعنی دونوں
 سے فارغ ہو چکے ہیں) اور مقتدی سبق کی طرح ہیں (یعنی عیا کہ اس صورت
 میں ہم کے سو صوت کہہ کئے سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹی ایسے ہی
 مدبر کے کہنے سے بھی سبق کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

در۔ کہ کاسدہ سبق کو نماز سے باہر نہیں لانا جیسا کہ سب فقہاء
 کر مئے اس سر پر نص فرمائی ہے لہذا واجب ہے کہ اس کی نماز جائز ہو۔
 باقی رہا اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور سے مستمسک لینے کی صورت
 میں نماز کے فاسد ہو جانے کا مسئلہ تو میری رائے میں کسی وجہ کی پسند پر
 یہ فتاویٰ قرأت کے لغت کے ساتھ مختص ہے۔

آؤ تو اس لئے کہ فقہاء کرام نے لغتوں کے مسائل کی تفصیل میں صرف قرأت کا
 ذکر کیا ہے تو یہ چیز اختصاص مذکور پر دلالت کرتی ہے کیونکہ وہ تمام ضروری جزئیات پر
 ضا کرتے ہیں لغتوں کے مسائل میں صرف قرأت کے ذکر کی چند مثالیں مثلاً ہندیہ
 میں ہے اور اگر اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لغت دے تو اس کی اپنی نماز فاسد ہو جائے گی
 مگر جب لغت کے الفاظ سے قنوت کی نیت کی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر یہ نیت تعلیم
 تو دیا تو لغت دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نیز یہی میں ہے پھر کہا گیا ہے کہ لغت دینے والا اپنے امام کو لغت دیتے وقت

ہے مقتدی سے مدد کسی اور سے کلام اذکر نے کے ساتھ مختص ہے خواہ وہ کلام قرآن ہو یا غیر قرآن

جیسا کہ "نکحہ لغت" میں ہے۔ جس کے فعل ذکر سے اس کی تحقیق کا حق اور کیا کہیں جس کا مطالعہ



قنوت کی نیت کرے لیکن صحیح یہ ہے کہ تلاوت کی نہیں اپنے ایک کو لقمہ دینے کی نیت ہے
 بعض فقہاء نے یہ بھی کہا ہے کہ لقمہ دینے سے اس صورت میں نماز یا سہ نہیں ہوتی جبکہ
 نماز کے لئے بقدر ضرورت قرارت نہ کر چکا ہو یا اتنی مقدار پڑھ چکا ہو کہ وہ کسی درایت
 کی طرف منتقل نہ ہوا ہو بلکہ اگر بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو یا کسی دوسری آیت کی طرف
 منتقل بھی ہو چکا ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن
 صحیح یہ ہے کہ لقمہ دینے والے کی نماز کسی حال میں بھی فاسد نہیں ہوتی اور نہ ہی لقمہ دینے سے
 اہم کی نماز فاسد ہوتی ہے (کافی میں اسی طرح ہے) اور مقتدی کے لئے فوری حور پلتر
 دینا مکروہ ہے لیکن ہے اہم کو اسی لمحے یا د آجائے اور وہ خود بخود صحیح کر لے مو ایسی صورت میں
 مقتدی کا لقمہ دینا اہم کے پیچھے بلا ضرورت پڑھنے کے مترادف ہو گا اور اسی طرح عقیقہ ثمری میں ہے

اور اہم کے لئے بھی یہ بات نامناسب ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے کیونکہ اس طرح گویا وہ
 انہیں قرأت کرنے پر مجبور کرے گا حالانکہ قرارت خلف الاہم مکروہ ہے بلکہ ایسی صورت میں اہم کو
 چاہئے کہ وہ رکوع میں چلا جائے اگر اتنی مقدار پڑھ چکا ہے جس سے نماز ہو جاتی ہے ورنہ کسی
 دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے۔ کافی میں یہی ہے اور مجبور کرنے کا عصب یہ ہے کہ اہم
 ایک آیت کو بار بار پڑھے یا چپ کر کے کھڑا ہو جائے (اسی طرح نہایت میں ہے) اہم پر اشتباہ پڑے
 اور کسی ایسے شخص نے لقمہ دے دیا جو اس کا مقتدی نہیں ہے اور اسے یاد آگیا تو اگر لقمہ
 مکمل ہونے سے قبل اس نے تلاوت شروع کر دی تو نماز فاسد نہ ہوتی ورنہ ٹوٹ جائے گی
 کیونکہ اس صورت متاخرہ میں اسے یاد آنا لقمہ کی طرف منسوب ہو گا اور مراہق کا لقمہ بالغ لقمہ
 کی مانند ہے اور اگر مقتدی نے کسی ایسے شخص سے سن کر اپنے اہم کو لقمہ دیا جو کہ اس کے تقاضا
 نماز میں شریک نہیں تھا تو لازم ہے کہ سب کی نماز باطل ہو جائے کیونکہ یہ نماز میں شریک
 نہ ہونے والے کی تعمیل ہے۔ اسی طرح لبحہ الرقی میں تصنیف سے نقل کرتے ہوئے



کھائی ہے

نیز خدا کرمت و رحمت فرمائی ہے کہ عتہ کھام ہے

بدیہ میں ہے سنا کہ یہ عظیم و تعلم ہے ہذا لوگوں کی کھام کو

حس سے ہوا محمد مجید رحمہ نے بسوط میں تکرار کی شرط لگائی ہے (یعنی بتلنے میں تکرار کے کام سے) اگر ایک دفعہ بار بتایا تو فاسد نہ ہوگی۔ اس لئے کہ یہ عمل افعال نماز میں سے ہیں ہے ہذا اس کا قیاس صاحبہ قابل معافی ہوگا اور جامع صغیر میں تکرار کی بھی شرط نہیں لگائی کیونکہ کھام بذات خود قطع نماز ہے اگر چلتی ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح فتح غنیہ درج کر میں بھی ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ غیر کھام لقمہ میں داخل نہیں ہے خصوصاً جب ہم کو کسی شے کے عارض ہونے کی وجہ سے لوگ متنبہ کرنے کے لئے سبحان اللہ کہیں۔ ثانی: مقدمہ کے علاوہ کسی دوسرے سے لقمہ لینے کی صورت میں فساد نماز صرف قرأت کے لقمہ سے مختص ہونے پر دوسری دلیل، خاص صریح اسو اصوات کم خانا قوم سفر و وجہ سے جس کا پہلے بیان ہو چکا (یعنی امام سلام پھیر کر تلقین کرے تو قیام مقدمہ یوں کی نماز میں کوئی فعل واقع نہیں ہوگا کیونکہ ہم کی اس ہدایت کا مقدمہ قرأت سے کوئی تعلق نہیں ہے)۔

تیسری دلیل: نیز جب کوئی شخص جہول کر غیر قبہ کی طرف رخ کرے نماز پڑھ رہا ہوا اور کوئی آدمی سے خبر دے کہ قبہ تو اس طرف ہے اور وہ پھر رخ کرنے تو اس کی نماز جائز ہے پس غنیہ، بحر و المختار و ردیہ ہے چنانچہ امام برہان الدین رقمطراز ہیں اگر دوران نماز جہت قبہ کا علم ہو جائے تو قبہ کی طرف رخ کرے اور نماز کا جو حصہ ادا کر چکا ہے اسی پہ بنا کر کرتے ہوئے حقیر نماز دوسری طرف منہ کر کے پوری کر لے اس لئے کہ اہل قبار لے جب نماز کی حالت میں تبدیلی قبہ کا حکم نہ تو اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام



نے اس بات کو بہت پسند فرمایا اور غنیہ درویش سببِ جبر و جبریت نہ دے۔ بدست
 کہ اگر کوئی نابینا نہ پڑھ رہا ہو اور کوئی دمی اس کا شِ درست کر دے تو وہ اس پر نہ ملے
 در شامی علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ کو ثابت رکھا
 پس یہ ساری نصوص ثابت ہیں کہ لغتِ لائقِ مفسد نہیں ہے بلکہ کج و
 مفسد نقص اور مفسد ہے۔

نیز ان جزئیات اور مسئلہ مسئلہ کے درمیان کوئی فارق نہیں ہے و نہ
 تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

ہندیہ میں ہے کوئی نماز پڑھنے والا اپنے پاس کسی ایسے آدمی کو جسے جہ
 بول چال کے وقت کوئی اور عیب آتا جائے تو یہ نماز اسے کافی ہے جب کہ اس کے بنیت نماز پڑھنا
 ممکن نہ ہو۔ اسی طرح غنیہ میں ہے (نیز بحسب) اور درمیں بھی بالفاظِ متعارف یہی مفہوم ہے
 اور خلاصہ میں ہے اگر مقتدی ہم کے دائیں طرف ہو پس تیسرا آدمی جسے درودِ بکیر فتح
 کر لے پہلے یا اس کے بعد اس مقتدی کو پیچھے اپنی طرف کھینچے تو اس کی نماز فاسد
 نہیں ہوگی اور اسی طرح فتح درودِ لمحات میں ہے کہ اگر بکیر تحریر سے پہلے سے کھینچے
 تو امام کے ساتھ کھڑے ہونے شخص کی نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا و درمیں ہے
 کہ صحیح ہے کہ اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یعنی نمازی کو کھینچنے والے شخص اگرچہ بھی نماز میں شام
 نہیں ہوا مگر اس کی ممانعت پر عمل کر کے پیچھے بیٹھنے والے شخص کی نماز میں کوئی حرج واقع
 نہیں ہوتا، اسی طرح مدرک کا سبق کو نماز پوری کرنے کے بارے میں کہنا درمیں سبق کا
 کہ پڑھ کر نماز فاسد نہیں ہے۔

المحررات میں ہے اور فتح ائمہ پر بود ز در ہم حمد کے حوالے سے عبد اللہ بن عمر
 روایت ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیں سیدھی کیا کرو۔ اندھے برابر کھن



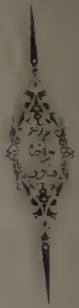
میں مگھیں پڑکی کر داد۔ اپنے (سمان) بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور شیعوں کے لئے نہ چھوڑو، جس نے صف کو دیا اللہ اسے ملائے اور جس نے صف کو ترک کیا اللہ اسے توڑے۔

بزرگ نے ایک مسند حسن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پڑ کیا اس کی مغفرت کر دی جائیگی۔
ابوداؤد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز کے دوران اپنے کندھے بہت نرم رکھتے ہیں۔

ان احادیث کی رو سے اس شخص کی بہت معلوم ہو جاتی ہے جو صف میں اپنے ہم پیر و راتنے والے آدمی کے داخل ہونے پر یہ سمجھ کر اسی جگہ جمار ہے کہ اس کے لئے گنجائش اور وسعت پیدا کرنا کہیں ریاکاری نہ بن جائے حالانکہ صف میں گنجائش پیدا کرنے کے لئے اس کا حرکت کرنا ریاکاری نہیں بلکہ فضیلت مخصوصہ کے پانے اور صف میں خالی جگہیں پر کرنے کے مامور بہانہ پر اس کی اعانت ہوگی۔ اس باب میں بہت زیادہ مشہور احادیث مبارکہ وارد ہیں۔ فتح القدیر اور درمختار میں بھی یونہی ہے۔

سوانِ نصوص سے یہ امر طے پا گیا کہ لقمہ علی الاطلاق مفسدِ صلوٰۃ نہیں ہے نیز نصوص در مسئلہ مسئلہ کے مابین کوئی فارق نہیں ہے۔

پس اگر تو کہے کہ انہوں نے غیر مقتدی سے لقمہ لینے کے سبب نماز فاسد ہو گئی علت بیان کی ہے کہ نہ نعلم یعنی چونکہ اس نے سمجھ اور جان لیا ہے لہذا تعلم و تفہم مفسدِ صلوٰۃ ہو جیسا کہ بایہ غنیہ، رد المحتار اور فتاویٰ ام قاضی خان میں ہے اور اس تعلم و تفہم کا حقائق مسئلہ مسئلہ عنما کو بھی شامل ہے تو اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ مطلقاً لغو غصہ صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ کلام کے تعلم و تفہم کے ساتھ ساتھ اسے بولنا اور پڑھنا مفسد



جیسا کہ نصوص مذکورہ اس پر دلالت کر رہی ہیں۔

اور یونہی فتاویٰ امام قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے سے کچھ طلب کرے پس وہ نمازی سر سے اشارہ کر دے "ہاں" یا کوئی نشان اسے درجہ دکھائے اور پوچھے کہ یہ کھڑا ہے؟ جو بایہ اپنے سر سے "ہاں" کا اشارہ کر دے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور بحوالہ الرائق میں فتاویٰ طحیریہ اور غصاہ وغیرہ سے ہے کہ اگر کوئی انسان نماز سے کھلب کرے پس وہ سر سے اشارہ کر دے یا اس سے پوچھا کرے کہ کھڑا ہے؟ اور وہ اپنے سر سے نہ یا "ہاں" کا اشارہ کر دے تو اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

اور ہندیہ میں ہے کہ نماز پڑھنے والے سے کسی نے کچھ مانگا پس اس نے اپنے ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی تبیین الحقائق میں بھی یونہی ہے۔

منیہ اور اس کی شرح غنیہ میں ہے کسی نے نمازی سے کچھ مانگا تو اس نے اپنے سر، آنکھ یا ابرو سے اثبات یا نفی کا اشارہ کر دیا تو اس سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح اگر کوئی انسان اسے درجہ دکھائے اور پوچھے کیا یہ کھڑا ہے؟ پس وہ "ہاں" یا نہ کا اشارہ کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ ان ساری صورتوں میں عمل کثیر نہیں پایا گیا۔

وغیرہ میں ہے کہ کوئی آدمی نماز پڑھنے والے سے بات کر لے تو کوئی حرج نہیں (یعنی نمازی کی نماز درست رہے گی بشرطیکہ وہ بہت سوز و غموشی سے نماز میں مشغول رہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو فرشتوں نے انہیں "اذکر یا عیسیٰ السلام کو نذرانہ کی جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے" (آل عمران، آیت ۴۰) اور صوالی کی کتاب احکام القرآن میں ہے کہ

دریغے دلا کر سرت جواب دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اسے زائد کرتے
 ذکر کیا ہے۔

ہندیہ، درالمختار میں اجمالاً اور بحر الرائق میں فتاویٰ غلبیہ اور
 غررہ وغیرہ کے حوالے سے تفسیر مذکور کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے کو سلام کے
 وردہ اپنے سر یا ہتھکڑی یا انگلی سے اس کے سدم کا جواب دے دے تو اس کی نماز نہیں
 وُتے گی ورنہ کسی طرح فیہ میں بھی ہے۔

یہ ساری اخصاً اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ محض تعلم لغو یعنی کسی بات کو سمجھ کر
 عمل قیاس سے جواب دینے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ فسادِ صلوٰۃ کی اس تعلیل
 مذکور میں عمل سے محض تعلم نہیں بلکہ تلقین مع القول یعنی سمجھ کر اسے بولنا مراد ہے جیسا کہ مہین
 پر سے دیکھ کر پڑھنے کی صورت میں فسادِ صلوٰۃ کی دو وجوہ میں سے ایک وجہ یہی چیز ہے کہ
 بحر رقی میں ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ صحیف سے متعلق و متفہم ہوا ہے تو وہ ایسے ہو گیا ہے
 اپنے خیر متعلق ہوا ہو اور یونہی ردالمحتار، ہندیہ، غنیہ، ہدایہ اور فتح القدیر میں بھی ہے
 و صحیح وجہ یہی ہے جیسا کہ ہندیہ، غنیہ، بحر اور شامی میں صراحتہً مذکور ہے نیز کافی میں بھی
 خبری کی تبع کرتے ہوئے اسی دوسری وجہ کو صحیح کہا گیا ہے۔

میں نے تعلیل مذکور میں تعلم کے ساتھ القول بہ کا اضافہ اس لئے کیا ہے
 کہ موقوف مسئلہ حدیث عن المصحف ہے اور قرأت قول ہی ہے نیز اس لئے بھی کہ
 فقہاء متقدمہ کی ہے کہ نماز پڑھنے والا اگر لکھے ہوئے پر نظر کر کے سمجھ بھی لے تو اس کی نماز
 فاسد نہیں ہوتی پس بحر، ہدایہ، غنیہ، فتح، ہندیہ، درالمختار اور ردالمحتار میں ہے اور
 حدیث شریک ہے کہ لو مسنہما یہ کہہ کر اس قول کے بطلان کی طرف

شارہ کیا ہے وہ جو کہا گیا ہے اگر مصحف پر نظر کر کے سمجھ لے تو یہ محمد کے نزدیک نماز خالص
ہو جاتی ہے۔

بحر میں فرمایا اور صحیح یہ ہے کہ بالاتفاق نماز باطل نہیں ہوگی کہ جس سے نماز کے
منا کی کوئی فعل سرزد نہیں ہوا، پس یہ لفظ ولایت کر ہے میں کہ صرف تلقین و تفسیر یعنی نماز میں
شریک نہ ہونے والے کی ہدایت کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنے بغیر نماز نہیں چنانچہ
فتح اللہ میں ملاحظہ مذکور ہے اور ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ نماز تلقین کی وجہ سے پل ہو جاتی ہے
کہ چونکہ مفید الیٰ تلقین ہے جو سمجھے ہوئے کو بولنے کے ساتھ ملتا ہوا ہو اور ایسا تلقین یہاں تک ہے
اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا اور بہتر جاننے والا ہے اور اول و آخر ہر
چیز لقب نفس اسی کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب بلند و بالا محبوب پروردگار ہے۔

عقود الغفر الہا بحیر محمد نور الشامی مغفلاً

نوٹ: اس ترجمہ کا عربی متن فتاویٰ نور یہ قلمی نسخہ کی پہلی جلد سے میا گیا ہے
جس پر کوئی تاریخ و کسن درج نہیں ہے، میاق و سابق سے البتہ اندازہ ہے کہ یہ ۱۳۱۱ھ
۱۹۳۷ء کی تحریر ہے۔ اس عربی فتوے کا یہ اردو ترجمہ مولانا حافظ محمد اسد اللہ نوری
ادرس دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور نے کیا ہے۔

(مرتب)

باب التطوع

تعارف رسالہ ”قضاے سنت فجر“

مسئلہ یہ ہے کہ فجر کی نماز اگر رہ جائے اور زواں سے پہلے اس کی قضائی دی جائے تو فرضوں کی سنتیں بھی پڑھی جائیں لیکن اگر صرف سنتیں رہ جائیں تو شیخین (سیدنا امام اعظم و امام ابو یوسف رضی اللہ عنہما) کے نزدیک ان کی قضا لازم نہیں ہے۔

رسالہ ہذا میں اسی مسئلے کی توضیح ہے۔ اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کسی صاحب نے فجر کی سنتوں کی قضا لازم ہونے کا فتویٰ تحریر کر کے حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ کی طرف بھیجا، جس کے جواب میں آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ فتویٰ بھیجنے والے صاحب کا نام اور رسالہ ہذا کا سن تحریر معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس کے آخر میں حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمہ نے جو دستخط ثبت فرمائے ان سے واضح ہے کہ یہ ”فرید پور جاگیر“ کے زمانہ قیام (۱۹۳۸ تا ۱۹۴۵ء) میں



تحریر کیا گیا۔
 یہ تحریر فتاویٰ فوریہ کے قلمی نسخے میں درج نہیں ہے۔ البتہ حضرت کے ہاتھ
 قلم سے تحریر کردہ اس کا مسودہ بصورت رسالہ کاغذات سے ملا ہے جس پر نوٹ
 عنوان درج نہیں ہے۔
 اس رسالہ کو "قصائے سنت فخر" کے عنوان سے فتاویٰ فوریہ میں شائع
 کیا جا رہا ہے۔

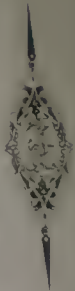
(مرتب)



وہو سجدہ قول امام غیبی لرحمہ

قولہ حدیث صحیح لغویاً کہ سب سے قول تعارض
صحیح ورنہ کلام میں لایق حکیم ذالک صحیحہ بحر فروع
۶۶ ص ۲۹ و صاحب منہج حق عدا و امثالہ بہا لیا لنعہ ص ۲
۱۰۱ حصہ ۱۰۱ لایق نصیر صریح الرجاء مقدم نہا ہی ایک جانب بہا
در حق رہنمائی و عزائم الحقیقین فتاویٰ مرجعہ فتاویٰ بندہ بجز الرائق میں ہے والنظم
لرسول علیہ الرحمہ و صحیح فی السراجیۃ ان المفتی یعنی بمقول
و حنفی علیہ الرحمۃ علی الاطلاق اگرچہ شائع نے تصریح فرمائی ہو کہ صاحبین
میںما رحمہ کے قول پر فروع ہے رد المحتار میں فتاویٰ خیرہ اور بحر الرائق سے ہے بل فی
سہد بالندوی الحبریۃ المقر عندنا ان لا یفتی و یعمل
۱۰۱ بمقول الامام الاعظم و لا یعدل عنہ الی قولہما او قول احدہما
و غیرہما الا بصورۃ کمسائلہ المزارعۃ و ان صرح المشائخ بان
انہما علی قولہما ان صاحب المذہب والامام المقدم ہا و مثله
فی سحر عند الکلام علی اوقات الصلوۃ و فیہ من کتاب القضاء محل
"فہو بمقول الامام مسلح و ان لم نعلم من این قال انہما فی
۱۰۱ صحیح

فتاویٰ عالمگیری فتاویٰ قاضی خان رد المحتار میں ہے واللغظ من الہدۃ
قال عندنا انہما انہما یوحید بمقول ابی حنیفہ علیہ الرحمۃ لکن
کل من السامع و رحمہم فی تنوی کد فی محیط لشرخی
فنیۃ لکن و محۃ میں ہے کہ عبادات میں مطلقاً قول بعبیر رحمہ پر فروع ہے و لضم



سید صاحب رحمہ قد حمل لعمدہ سورسور و قد
 فی صمد و عو لو فم ب ر سمرء مالو سمر عو و سمر
 سمر ندر غوضہ جبکہ احد صاحبین مانتقد ہوں۔ فتاویٰ قاضی خزانہ مفتاح میں ہے
 و ح م ر انحر وان کس مع بیہ حقیقہ علیہ لرحمہ احد صاحب
 یحد سمولہ مالو و التشرائط و اسحیح دہ نصوب سببہ
 بخبر جب البریست علیہ الرحمہ ہوں لہذا بسوہ من سدید قو لہما عن سور
 محمد علیہم الرحمة بلکہ اگر بالفرض امام مقدم علیہ الرحمہ کہ اس مسئلہ کے متعلق کرنی توں نہ ہوتا
 اور صاحبین علیہ الرحمہ کا افسوس میں اختلاف ہوتا تب بھی امام البریست ہی کا قول مفتوح ہو گا لہذا
 رد المحتار، خزانة المفتیین، مسرہ جید، ہندیہ، بھوش ہے اں المعنی یعنی بقول سید محمد
 علی الاطلاق شہر بقول ابی یوسف شہر بقول محمد بن عیسیٰ علیہ الرحمہ
 نیز علامتوں میں قول شیعین علیہا الرحمہ پر اقتصار ہے چنانچہ قایہ، تنویر البصار، کنز الدقائق، نزول الصانع
 وغیرہ میں ہے واللفظ من النور و لم یفص، سنت الفکر لا یوہا مع ہم
 اور تون نقل مذہب کے لئے موضوع۔

منہ النحان علی البحر الرائق کے ج ۲ ص ۵۵ پر شامی صیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس
 مشورہ موضوعۃ لنقل المذہب نیز اسی کے ج ۲ ص ۲۰۰ پر ہے و عماد
 صاحب المتن علی شیعہ من جیبہ لہ توہر مسند متون کے مخالف و مذہب کے
 خلاف لہذا اس پر عمل و فتویٰ نہیں جائز۔ رد المحتار ج ۲ ص ۸۰ کتاب الکرامیۃ فصر فی
 سرحت قولہ قال فی لقیہ میں ہے قال فی الحیرہ و سحر
 مہ لعلما فی لمتون لموضوعۃ لنقل المذہب فلا یحوزہ غیر
 و بقویہ بحر الرائق ج ۲ ص ۲۰۰ پر ہے بعض مسندہ من لمدہب و تون

مبارک گراں کے محانت فائدے میں ہو تو تون کو ترجیح ہے۔ رد المحتار، رد المحتار، البحر المحرر
 وغیرہ میں ہے و لیس فی الزیاد علی الرحمة والعمل علی ما فی المتن بکثرة ترجیح
 ترجیح ہے لیس علی وصرح بہ فی الدر المختار اور جب ان دلائل قطعیہ سے ثابت ہو کہ
 مدد فقہاری راجح و مفتی کہ ہے تو اس کے خلاف پر فتوے دینے کا حکم رد المحتار سے سننے والی غلبہ
 ہائوں لمرحوم حمہن و خرق للاجماع رد المحتار میں ہے قولہ

بالقول المرجوح بقول محمد مع وجود قول ابی یوسف اذا لم یصرح
 ویفرحہ اور یہاں تو قول شیخین ہے لہذا اشد جہلاً و خرقاً ہوگا۔

اب اس شمس کی طرح واضح دلالت ہو کہ فتاویٰ شیخین علیہما الرحمہ کے قول پر یا فرما دیا
 تو ثابت ہو کہ اس مسئلہ میں بھی ان کے قول پر فتوے ہے، والحمد للہ علی ذلک۔

جب اثبات مدعی سے فراغت پائی تو عنانِ مسندِ قلم بسوئے ردِ فتوے اٹھائی فالس
 نسیم غلبہ شہید۔

آپ کا ارشاد کہ شیخین علیہما الرحمہ کے نزدیک قضاء لازم نہیں، اس کا مفہوم یہی ہے
 یہ کہ ان کے نزدیک بہتر ہے اور یہی امام محمد علیہ الرحمہ کا قول تو اختلاف کہاں رہا جس کے بغیر
 آپ بھی تھے۔ قضاء لازم نہیں یہ کس لفظ سے مفہوم ہے، جناب من! لایأس تو خلاف
 اولیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ رد المحتار، بحر، غنیہ، منہ علی البحر ج ۱ ص ۳۲۲ واللفظ للثانی
 عنہ لرحمہ فی المنحة و ترکہ یوجب خلاف الاول و هو مرجع

ص ۲۶ پر ہے، قول ویضی بفسید التخییر ایضاً، ذالعیکی احد العوین فی المون لہما د ما انا
 عن شجر و سدی فی قصدا لغواش من البحر منہ، انصاف المتصمیم و الفتویٰ ذالعمل بما اوفیٰ المون و لی
 قضا بکما یسرو و لا یسر فی الفتاویٰ لہما صرحہ ابیہ من ان ما فی المون مفید علی ما فی السروح
 و ما فی السروح مفید علی ما فی الفتاویٰ لکن ہذا عند التصویب صحیح کل من الغویب
 عدم تصویب صلا نہ بطور عقول



رباں میں ہے فی اغلب استعمال الیٰ ان نقل من البحر من وجہ حدیث لا بد
 کلا باس الی الترمیہ اور لا یزعمین شہاب پر وار ہوا لایس حدیث
 موجود الاخر یہ کہتے ہیں ہو کہ واسطی قلاب سب و شیعہ میں
 ہے جس پر آپ کے دعوے کی بنیاد ہے۔ واپس سے کیوں نہ ثابت کیا جو یہی قول
 مزید دال کہ منقولہ موقف سے ہے۔ امامین عظیمین کا شان و لا اس سے رفع و علی ہے کہ
 شے کی نفی کر کے فرمائیں لایس سب کہ نفی کا وجود ہی نہیں پھر رکاب کس کا جس پر لا است
 نزل جائے۔

آپ نے رد المحتار کی پوری عبارت کیوں نقل کی کہ آپ کے اس بیچ و تاب کی بیخ و
 بنیاد ہی اکھڑ جاتی۔ صدا فکوس، مدار کا یہ شان نہیں مگر اس بشیاری سے تو کہ نہیں بتا کیا
 ہمارے ہاں رد المحتار نہیں یا ہم رد المحتار کی عبارت نکال نہیں سکتے یہ سمجھنے سے قاصر ہیں،
 مولوی صاحب! جب آپ کی منقولہ عبارت کے صدر میں ہے واما بعد
 طنوع الشمس فکذلک عند ہمارے اس کد لک "کا مشا لہ کیا ہے، یہی مذکور
 الصدا فلا تقضی قبس طنوع الشمس میں خدا تعالیٰ پس اگر خدا تعالیٰ کا معنی
 اس جگہ بھی یہی ہے کہ قضا لازم نہیں تو صاف صاف ثابت ہو کہ جو کہتی ہے بعد از منہم
 مخالف مستحقیق ثابت ہوئی حالانکہ آپ بھی مقتدر ہیں کہ اس وقت قضا نہیں اور اگر خدا تعالیٰ
 کا معنی "قضا نہیں کی جاسکتی" کریں تو وہ ضرور قیہ کو باطل سے حق تو وہ بھی یہ قیہ

لے پوری عبارت یہ ہے واما بعد طنوع الشمس فکذلک عند ہمارے اس کد لک "کا مشا لہ کیا ہے، یہی مذکور
 کس فی البدیہہ فی حدیث من الزعم فی ان قولہ جہہ و ہرعی - لوم بعدہ - لوم عنہ و لا کلام
 و فی حدیث باس - کذا فی الحدیث - و ہم من حقن الحلف و لا یحرف فی - و فی حدیث
 خدا کشیدہ عبارت کو کوئی صاحب نے حاکر نکھا او اول و آخر کو کا دیا، پھر ہر برس و من اقولہ کے بغیر معنی
 و صرف صاحب - و فی حدیث - مل الصادق ۵
 سو رح علی علیہ

ہیں لگا سکتے۔

نیز مومنوں میں کس مسئلہ کو نفی و استثناء کے ایسے پیرایہ میں بیان فرمایا کہ
ماذہب کی تمام روایات ان کے تگے خام تخریر البصار، و قیاس کفر الذہاق، نور الایضاح وغیرہ
میں ہے و نہ نظم من لکن و نہ مخصص الاستیعاب اس نفی میں تمام موقوفہ
سے لعمرفضہ فائتہ بدون شرفض قبل الطلوع بعد الطلوع و موقوفہ
فائتہ مع مخصص بعد الطلوع بعد الزوال وغیرہا تمام موقوفہ
داخل آئے تھیں فائتہ مع الفرض قبل الزوال کو استثناء کیا، باقی تمام صورتیں داخل رہیں
یک ہی مسلک میں منسک بنیں، ایک نفی سے متفق اور ایک ہی التواء میں ملتوی، پس اگر
مردوں مخصص کی قضا بعد انطوع کے جواز بلکہ استحباب کے حامل ہوں تو باقی میں بھی یہی
کنا پڑے گا و لا فائتہ مع۔

تگے چلے۔ آپ کی منقولہ عبارت کے وسط سے یہ عبارت رہی ہوئی ہے قبل
عد قریب من الاتفاق لان قوله احب الی دلیل علی انه لولم یفعلن
لا لوم علیہ۔ آگے آپ کی منقولہ عبارت کا دوسرا حصہ لایا یعنی وقال لا یقضی و ان
صی حدیث اس میں کذا فی الخیار زیہ۔

اس عبارت سے ثابت کہ یہ اختلاف اختلاف ہے مگر اتفاق کے قریب اور اگر
لا یقضی کا معنی لازم نہیں کہوں جس کا مفہوم مخالفت یہ کہ قضا بہتر ہے اور یہی امام محمد علیہ السلام
کا قول تو قریب من الاتفاق نہ رہا بلکہ عین الاتفاق ہوا، اگر ذرہ بھر قدر سے کام لیتے تو لا بأس بہ
کو شیخین میں اس وجہ کے منقول سے نہ فرماتے کہ قضا لا بأس بہ ہو ہی نہیں سکتی، وجہ سننے کہ
قضا اگر لا بأس بہ ہو تو خلاف دلی ضرور ہوگی کہ لا بأس بہ اور خلاف دلی مساوی
ان دونوں میں حالانکہ قضا غالب و شل و اسے اور دیکھو کہ وجہ ہے تو قضا کیے خلاف دلی ہے

وہی مسئلہ فی الاخرة والاخلاق اور غرض اسی علیہ رحمۃ اللہ میرا مقصد ہے
 غایت اور مصنف ہیں کہ قیل صیغہ تفریض و تضعیف کے بیان فرمایا

رواجحہ کی کتاب القضاء میں تحت قولہ والفسق لا یصلہ مصیب

وفیل مضمر وبہ جزم فی اکثر جہے، قولہ وبہ حریم فی اکثر جہے

قال والفسق یصلہ مفتیا وقیل لا یجزم بالاول وسبب ثانی

ثانی بصیغہ التمریض فاخبرہم ایضا کتاب القضاء کے فصل فی مجلس چہم

کے اوائل میں ہے ان التعبير یقیل یعید الضعف اگرچہ آپ نے شامی سے نقل کیا

ومنہم من حقق الخلاف وقال الخلاف فی انہ لو خصی کل بعد مبدء اور

سنة کذا فی العناية یعنی نفلا عندہما سنة عندہ کما ذکرہ فی

الکافی اسماعیل بس یہی خلاف محقق ہے کہ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یفصیہا اور

فنا سنت کا قائل ہونا سنیت ماضی کا قائل ہونا اور شیخین علیہما الرحمہ لا یفصیہا اور عدم

کا قائل ہونا عدم سنیت ماضی کا قائل ہونا ہے غنیۃ مستحق، بحر الرائق، رد المحتار میں فتح القدیر

سے ہے والمنقول من الغنیۃ فالذی لا یتکفہ انہما اذ قد تو تفصی

اولا معنا ما تفعل بعد ذلک الوقت وتقع سنة کہ ہی فی دلیل کو

لانتم سنة بلکہ غنیۃ میں فتح القدیر سے اسی جزمیہ کی تصریح موجود تحت ذل الامر

انہما اختلاف فی سنة المعجر هل تقع بعد التمس سنة و بعد

مبدء حکوا الخلاف فی انها تقضى اولاً۔

در یکی از اینها، بعد از آنکه در

[illegible]

اور انھوں سے کون منع کرتا ہے، میں نے وہاں کیا نہیں کہ تھا کہ گزشتہ کثرت
میں پچھے میں تب بھی منع نہیں کرتا ہوں یہ ضرور کہوں گا کہ کثرتیں فخر جو بدو و نضر ضیافت ہر
ن کی قضا نہیں ہے۔

باقی رہا آپ کا جبروتی حکم کہ قضا سنت فجر سے منع نہ کیا جاوے ورنہ متفقہ بخیر
مباح داخل ہوگا، اس کی کیا دلیل! جب قضا جبروتی نہیں سکتی تو نہ فی متفقہ منع بغیر میں کیونکر



من ہوگا اور اگر داخل ہوگا تو آپ بھی ضرور داخل ہیں کہ جہہ فی القریٰ کی نفی جس طرح ہے
 کرتا ہوں ویسے ہی آپ بھی کرتے ہیں حالانکہ فضائل و تاکید جبر میں بھی بہت حد میں وارد
 میں تو یہی کہوں گا کہ فضائل و تاکید بھی اس کے متعلق نہ ہوتے تو نفی منافی میں کوئی حرج نہیں ہے
 مولوی صاحب! صد ہا افسوس کہ آپ نے جھٹ کہہ دیا کہ مناع تلخیص میں داخل ہوگا
 مگر یہ نہ سوچا کہ مناع تلخیص کن کے حق میں وارد اور اس کا معنی کن لوگوں کے ساتھ مختص القیاد
 کفار کے حق میں وارد اور اس کا معنی کفار سے مختص مگر آپ اہل علم ہو کر اہل علم کے حق میں
 پڑھتے ہیں حالانکہ نافی اپنی طرف سے نافی نہیں بلکہ باتباع یحییٰ و مشائخ علیہما وعلیہم الرحمۃ
 نافی ہے تو آپ کا یہ جبرتی حکم کہاں تک پہنچا؟

اگر اس کے ورود و اختصار میں شک ہو تو تفاسیر معالم التنزیل و لباب التلوی
 و مغایب و ارشاد العقل و حسنی وغیرہ کو دیکھیں اور ورود و توفیق قرآنی کے سیاق سے اظہر من
 الشمس ہے نیز مفسرین کرام نے مناع تلخیص کے دو معنی بیان فرمائے، دونوں کو اس سے تعلق نہیں ہے
 مگر آپ اہل ایمان کے متعلق پڑھ رہے ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کان ابن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سیرا بہ شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی ایات
 سارت فی الکفار جعلوها علی المؤمنین کیا اگر میں جو ابا کریمہ والذین
 یخون المؤمنین والمؤمنات بغیرہما اکتسبوا فقد احتملوا بہتاناً
 و شتماً مبیناً، تحریر کروں تو نہیں کر سکتا؛ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا واللہ المنع الی العاصم
 یہ ہے آپ کی تحریر کا جواب بے نقاب جو دلائل قاہرہ و باہرہ منطوقی، باقی جواب آپ پر
 ملوثی، اگر یہ جواب در نظر جناب صواب سے بہرہ ور نہ ہو تو مطلع فرمائیں مگر اسی پر اکتفاء نہ فرمائیں بلکہ
 مردود ہے بلکہ بین دلائل و نقض اہل فساد و ایم ہی سود ہے کہ سخن مقبول و مسموع ہو ورنہ عند العقلاء
 مسموع و مردوع۔ والسلام



وصلی اللہ تعالیٰ علی المحبوب المرحوب مطلوب المصحب
فی کل احوال ورحمۃ علی الہ لکرام وصحبہ لعظۃ حشرہ رحمۃ
لہم رب العلمین۔

تورغنی عنہ، فریہ پور جاگیر

الاستفتاء

اس فتوے کا مسودہ استفاء کے بغیر رائے کاغذات میں سے طبع ہے جس میں
مندرجہ ذیل تین سوالوں کے جوابات دئے گئے ہیں :-

- ۱۔ نفلی نماز کی جماعت کا حکم؟
- ۲۔ غیر مسلموں پر قربانی کا گوشت صدقہ کرنے کا حکم؟
- ۳۔ اعتکاف میں غسل کا حکم؟

(ترتیب)



ہم یقیناً ہائے نبی جبکہ مخدورات شرعیہ سے مبرا ہو، قرن کریم کا راشد مبین ہے
درکوعم نزلعن و قدس بر فی رضوں و غیر امور

و قالوا سمعنا سركم و انصرفوا
عنكم فاجابوا لفياس ودا حبل حمى و نصير
حذرة مني يستدل عومسنة لنز وبع فيقولون
منهم سر وعنده ندهول فيه مع عدم السحر
ود طهرحد

جو ہمیں سنت و بحکمست نے شجقہ مؤمنانہ میں رہائی
 معصک کو غیر فرض غس کے لئے معصک یعنی سر مسجد تکن جن میں معصک
 ہاڑ نہیں جبکہ معصکاف واجب یا سنت ہو۔

(مسودہ یہاں تک دستیاب ہو)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اندر اس مسئلہ کہ نوافل جب بیچ کر بیچے جائیں
 تو رکوع کرتے وقت سرین اور پنڈلیاں جد اگر فی ضروری میں یا کہ نہیں؛ بعض لوگ کہتے ہیں
 اس طرح سجدہ ہو جاتا ہے لہذا منع ہے کیا یہ صحیح ہے؟

نیاز مند؛ سرور احمد بقدر خود
 خطیب حدت کالونی وقاری گورنمنٹ کالج ملتان



فرزند باتیسر سہ رب العزیز

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ؛ بعد از دعوات عافیت دارین آنکہ چند یاد ہوئے

تپ کا گرمی نہ آجاس میں بحیرت تین بجے ملتان پہنچنے کا ذکر تھا اور گھر کی غیریت بھی
 سرور ہو اور ایک استفادہ نوافل میں قعود کی صورت میں رکوع کس طرح کیا جائے اور
 کچھ خدشہ بے تعلیل کا ذکر بھی تھا جو پورا یا نہیں رہا کیونکہ وہ لغافہ کم ہو گیا ہے جس کا مجھے
 بے حد افسوس ہے۔ اگر لغافہ سامنے ہوتا تو انشاء اللہ خوب رد کرتا مگر مقصود اصل یہ ہے
 جو خوب منتفع کر کے لکھ دیتا ہوں۔

عزیز! نفل یا سنت پڑھنے میں رکوع کی اصل صورت یہ ہے سرین اٹھا کر
 رکوع یوں کرے کہ سر اور پیٹ ہموار ہو جیسے کہ قیام کی حالت میں رکوع میں ہوتا ہے جو صوب
 کتب فقہ میں مذکور ہے کیونکہ مطلق رکوع کا ذکر ہے کہ سر اور پیٹ ہموار کرے جس میں بیٹے والے
 کا رکوع بھی داخل ہے کیونکہ اطلاق کا یہی تقاضا ہے اور پھر فقہاء کرام نے تصریح فرمائی کہ
 بیٹھا قیام کے عوض ہے تراحم قیام جو قیام کے علاوہ ہیں اس میں بھی جاری ہوں گے
 شامی ج ۴ ص ۵۵ میں در لغت کے قول شہر رأیت فی مجمع الانہر المراد
 من القيام ما هو الاعمالان القاعد یفعل كذلك کے تحت فرمایا ای
 من القيام الحقیقی والحکمی فان القعود فی النافلة وفی
 الغرضنة وما الحق به لعذر كالقيام بلکہ نور الایضاح رکوع کے بیان میں
 مصنف علیہ الرحمہ نے اس کی شرح مرقی الفلاح میں کل مصل فرمایا یعنی یہ حکم ہر نمازی کے
 جس میں قعود بھی داخل ہے۔

شرح مرقی کے حاشیہ طحاوی ص ۱۶۹ حصہ (شکر کدر) کل مصل
 ہر کلام الی ن قال (مستویا رأسہ بعجزہ الخ) اور در المختار میں فرمایا ویسوی

ظہر بعجزہ، ماشی شامی ج ۱ ص ۴۶۱۔ اب غز کریں درود میں سے بھی رکعتیں کہ جب
تشریف اور سرین برابر ہوں تو قاعد کے سرین رانوں سے ضرور اٹھتے ہوں گے تو سجدہ بالکل
واضح ہو گیا واللہ تعالیٰ الحمد۔

تنبیہ

عجز کا معنی کتب لغت میں سرین نکھا ہے چنانچہ غیاث اللغات منتهی بالاربع،
مراج منتخب اللغات میں ہے وهو الظاهر من لسان العرب وبلغ لغویں
والنہایت و مجمع البحار وغیر ہا میں کتب لغت ویش میں
علیہ الرحمہ نے تو یہ جزئیہ بالکل واضح کر دیا ہے۔ ج ۱ ص ۴۱۶ میں فرمایا و سوکان یصلی
قاعدہ این بنی ان یحاذی جہتہ قدام سر کبتیہ لیحصن رکوعہ
قلت لعلہ محمول علی تمام الركوع و الا فقد علت حصولہ
باصططاطۃ الرأس۔

جب امتحان انہوں کے اگلے حصوں کے سامنے ہوا اور سر نیچے، سرین برابر ہوں
تو لامحالہ سرین رانوں سے اٹھتے ہوں گے اور یہ کہنا کہ اس طرح سجدہ ہو جاتا ہے بالکل غلط
اور غلط ہے کیونکہ یہ بالفعل رکوع و سجود ہے نہ کہ اشارۃ رکوع و سجود۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علی حبیبہ و علی آلہ
و اصحابہ و بارک و سلم۔

فتوہ الفقیر ابو یوسف محمد نور السدوسی غفرلہ

جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

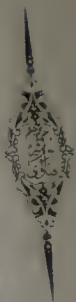
الاستفتاء

بمروت بابت تبدل حاج فقیر اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مہتمم دارالعلوم خلیفہ فریدیہ بصیر

سلام میکر درمۃ اللہ و رکاتہ : بعد ازیں عرض ہے کہ :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ نماز تسبیح کا کیا طریقہ ہے ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ شریف میں یوں ہے ان فصلی
 أربع رکعات تفرع فی کل رکعة فاتحة الكتاب وسورة فإذا
 فرغت من القراءة فی اول رکعة وانت قاشم قلت سبحان الله
 و الحمد لله الخ خمس عشرة ثم ترفع ثم تقول لها وانت سأكع
 عشر ثم ترفع سأك من الركوع فتقول لها عشر اثم تهوی
 ساجد فتقول لها وانت ساجد عشر اثم ترفع سأك من
 سجود فتقول لها عشر اثم تسجد فتقول لها عشر اثم ترفع
 سأك فتقول لها عشر اثم تسجد فتقول لها عشر اثم ترفع
 سأك فتقول لها عشر اثم تسجد فتقول لها عشر اثم ترفع

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ طریقہ بتایا تو آپ
 ہمیں بھی اس طرح پڑھنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ رسالہ رکن دین و دیگر رسائل انجمن
 حزب الرحمن میں ہے کہ بعد از شافعی ۵ بار اور قبل از رکوع ۱۰ بار باقی ہر مقام میں دس دن
 مذکور طریقہ بتا رہے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعد از سجود سوا التحیات
 کے بیٹھا صحیح نہیں تو حزب امام اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدہ ہونے والا تو اسی طرح پڑھنے کا



نوروی صاحب نے کہا کہ جب اصل حدیث سے ثابت ہے تو خود فکر کیا ضرورت
اب آپ حضور اس کے متعلق بالتحقیق و بالحوالہ تحریر فرمائیں۔ میری بیوی

السلام

آپ حضور کا خادم احتیقر عبد الرسول محمد نور بنی شمس نور علی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ



نادر تفسیر کے یہ دونوں طریقے احادیث شریفہ سے ثابت ہیں۔ پہلے طریقہ کی
حدیث تو سائل نے لکھ ہی دی ہے اور دوسرا طریقہ سنن ترمذی شریف میں ہے جو حضرت
عبداللہ بن مبارک حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد شیعہ سے ثابت ہے سنن ترمذی
ج ۱ ص ۶۲ میں ہے سألت عبد الله بن المبارك عن لصورة بن يسع
فيما قال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم ويحمدك وتبارك
اسمك وتعالى جددك ولا اله غيرك ثم يقول حسن عشرة مرة
سبحن الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر ثم يعود
ويقول بسم الله الرحمن الرحيم وانحة لكذب وسورة ثم
يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر
ثم يركع فيقول لها عشر ثم يركع ثم يقول لها عشر ثم يسجد
فيقول لها عشر ثم يركع ثم يقول لها عشر ثم يسجد السابعة

بہر حال یہ دونوں طریقے بلاشبہ ہاں میں و حسب تدبیر شکی لائق یہ ہے کہ کبھی

ہاں نہ کہ کبھی یوں نہ ہے

رہنموی صاحب کا سنہ پندرہ کی گیارہ دہائی، یہ شخص مذکور ہے جس کی نسبت

نہ پر ہے کہ فقہ در حدیث کی مخالفت ہے و مانگوں میں گزرتھیں بکہ فقہ خلافت حدیث ہے

سیدہ احمدہ فی قصاصہم لیسندہ

و نہ عافی عہ و صلو نہ عافی علی سیدہ احمدہ و علی

و صاحب و بارک و سو

مرد غنیہ و غنیہ غنیہ غنیہ غنیہ

نور غنیہ و غنیہ و غنیہ و غنیہ



بَابُ الْجَمْعَةِ وَالْعِيدِ

الاستفتاء

بجری خدمت عظیمہ الدین صاحب حضرت مولانا حاج مولانا محمد رفیع صاحب بنی دوست بگرام صاحب
السلام علیکم! مزاج گرمی۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہمارے علاقہ تحصیل چوئیاں ضلع قصور میں مسند جمعہ مبارک
اور عیدین کا ہے، کشیدگی اختیار کر چکا ہے بعض ملے کر مہ کا یہ قول ہے کہ جمعہ مبارک
کے دن اگر عید ہو تو صرف عید ہی کا خطبہ ہو سکتا ہے جمعہ مبارک کا خطبہ نہیں پڑنا چاہیے
آپ نہیں! حوالہ طور پر ارشاد فرمائیں کہ احادیث کے لحاظ سے ہمیں دونوں خطبوں کو داکرنا چاہیے
یا کہ نہیں! جمعہ مبارک وغیرہ کا تو بہار جھگڑا ہی نہیں جس مقام پر جمعہ مبارک فرض ہو

در جمعہ دس دن ہی عید ہو تو تحریر فرمادیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری آواز کو ملحوظ نہیں ہونے دیں گے۔ والسلام

خیرندیش، غلام نبی خطیب جامع مسجد نظام پورہ، تحصیل چوہینا ضلع قصور
محمد عتیق بیگانی، ورنٹ ڈل سکول نظام پورہ، عبد العزیز ایم اے بی ایڈ گورنمنٹ نظام پورہ
تحصیل چوہینا ضلع قصور محمد اکرم عبد الجبار بقلم خود
مولوی غفور احمد محمد اسحاق بقلم خود
کبر علی چیمہری دسر، ہیڈ مٹر گورنمنٹ ڈل سکول نظام پورہ، ضلع قصور
سردار علی بقلم خود



صل مسلمان کا ہے، اگر جمعہ کے دن عید آئے تو آیا جمعہ کی نماز بھی لازم ہے یا نہیں، اگر نماز لازم ہے تو خطبہ بھی ہوگا۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے نماز جمعہ عید کے دن بھی لازم ہے، اصلاحی احکام اور جن کو جو شبہ ہوا ہے تو وہ محض پاؤں پر ہوا ہے چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید جمعہ کے دن آئی تو حضور نے عید پڑھا کر فرمایا کہ جو چاہے جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور جو نہ چاہے نہ آئے، وہ حمیدی مسند ج ۴ ص ۳۷۲ والطحاوی فی منکب لا ۱ ص ۶۷ و ۵۳ و ۵۴ و ۱۶ ص ۱۵۳ والمشافی ص ۱۶۱

وابن ماجہ ص ۹۴ والبیہقی فی السیر ۳۳ ص ۳۰۰ المصری و قد
قال علی العید ثم خص فی الجمعة قال من شاء من صلوا یصل
بہم لہ اؤد نے حضرت ابی ہریرہ کی حدیث مرفوع روایت کی جس کے فقرے فرمایا اور
مجموع اور یونہی شکل الآثار ج ۲ ص ۵۶ میں حضرت ذکون کی حدیث مرفوع کے فقرے سے
وانما مجموع یعنی اور ہم جمعہ ادا کرنے والے ہیں تو اس ہم "تہ مراد کیا ہے حاجہ
کہ حضرت علیہ السلام اور اہل مدینہ منورہ ہر اذ میں تو معلوم ہو کہ وہ عبادت و عبادت و عبادت
تھی جو باہر سے اگر عید و جمعہ مدینہ منورہ میں ادا کرتے تھے تو کچھ عبادت کا دن کا نئے پینے خوش
کا دن ہے لہذا جمعا ادا کرنے تک رہیں تو شکل ہے اور اگر جاکر وہ وہاں تھے تو یہ بھی شکل ہے
لہذا اجازت دے دی مگر اہل مدینہ کے لئے کوئی شکل نہیں نذر فرمادیا۔ نامجموع
یعنی ہم جمعہ ادا کرنے والے ہیں اور اہل مدینہ حضرت سیدنا ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمادی
چنانچہ شکل الآثار ج ۲ ص ۵۶ اور صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۳۵ اور نووی ہمہ مک ص ۵۵ اور
نوی امام محمد ص ۱۳۹ اور کتاب الام حضرت امام شافعی ج ۱ ص ۳۹ میں ہے کہ جمعہ کتے میں
سہدت العید مع عثمان بن عفان صلوا فصولہ صخر خط
فقال انہ قد اجتمع لکم فی ہومکم ہد عید من حب من
اہل العالیۃ ان ینتظر نصلوہ فلینتظرہ و من حب من یرحم
فلیرجع فقد اذنت لہ۔

یعنی حضرت عثمان بن عفان کے ساتھ میں عید کے دن حاضر ہو تو آپ نے فرمایا
پڑھائی، پھر غلبہ دیا تو فرمایا کہ آج کے دن دو عیدیں اکٹھی آگئی ہیں تو جو چاہے عبادت و عبادت سے
کہ نماز جمعہ کا انتظار کرے تو کرے اور جو پس بنا چاہے تو چلا جائے میں نے اجازت
دے دی۔



عزت و شرفی فرماتے ہیں کہ یہ اجازت باہر سے آنے والوں کے لئے
در شہر و روستا کے لئے نہیں اور پونہی طحاوی فرماتے ہیں اور ہمارے محرمینہ بنی تغلیہ
م حضرت امام محمد بھی پونہی فرماتے ہیں چنانچہ اس حدیث کے بعد ص ۱۲۰ میں ہے قال
محمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد بن مسعود بن عثمان بن الجعفی لاهل
لعالیۃ رزقہم لبس من ہل لمصر و هو قول ابن حنفیہ
رحمہم اللہ تعالیٰ۔

پھر ہماری کتب فقہیہ حنفیہ کی جامع صغیر ص ۲۰ در المختار اور طحاوی علی الدر ج ۱
ص ۳۵۱ و رتالی علی الدر ج ۱ ص ۷۷۳ میں ہے والنظم للشامی قال فی الہدایۃ
ما فلا عن الجامع الصغیر عیدان اجتماع فی یوم واحد فالاول
سنة والثانی صریضۃ ولا یترک واحد منہما پھر فرمایا عن علی
رضی اللہ عنہ البادیۃ ومن لا تجب علیہما الجمعة۔

پھر غیر محدثین کی باریہ ناز کتاب المحلی کے ج ۵ ص ۸۹ میں ہے اذا اجتمع عید
فی یوم جمعة صلی للعید ثم للجمعة ولا بد ولا یصح اثر
بحدیث ذلک اور آخر میں کہا الجمعة فرض والعید تطوع والتطوع
رأسقط الفرض۔

یہ جملہ حضرت امام محمد علیہ الرحمہ کے ارشاد سے ہی ہے بہر حال اگر جمعہ کے دن
عید نہ آئے تو جن پر پہلے جمعہ فرض ہے ان پر فرض ہی ہے اور جن پر فرض نہیں مثلاً دیہات والے
تو ان کے لئے اجازت ہے کہ عید پڑھ کر گھر چلے جائیں اور پھر جمعہ کے لئے آئیں تو آئیں اور
نہ آئیں تو اجازت ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله تعالى على حبيب



الاعظم والہ واصحابہ وبارک وسلم

نوٹ : یہ آپ کا استفاء شاید ماہ رمضان المبارک میں یا جبکہ میرا نظر حسب ہجرت
مولانا محمد نصر اللہ نوری علیہ الرحمہ رضی اللہ عنہ میں لاہور شفا خانہ میں تھے اور میں مدینہ منورہ
میں تھا تو مجھ اب یہ لغزہ اتفاقیہ ایک کتاب میں مل گیا تو جواب کچھ رہا ہوں۔ والسلام
عزیز الغفریر الہامی محمد نور اللہ نعیمی غفرلہ

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۴۹۔۳۔۲۲

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ کیا نماز جمعہ مبارک مسجد کے
باہر ہوتی ہے جب کہ امام بھی مسجد میں نہ ہوں اذان نہ خطبہ اور جگہ بھی ایسی ہو جہاں بوقت پھر جانور
نید گو بر غلاطت پیشاب وغیرہ پھیلاتے رہیں اس جگہ بوقت بھر نجاست فعیضہ موجود رہے
مرن جمعہ کے روز اس کو تھوڑا سا صاف کر کے دریاں وغیرہ بچھا کر جمعہ نماز ادا کر لی جائے
جبکہ ارد گرد شہر میں بالکل قریب اور بھی اسی مسلک کی جامع مسجد موجود ہوں کیا نماز جمعہ
وہاں ہو جاتی ہے۔ اگر نہیں تو پھر بھی گئی، نمازوں کا اعادہ کیا ضروری ہے تفصیل کے تحت
مسلک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جواب عنایت فرمائیں۔

سائل : محمد امین خاں دولتانہ

تحصیل بازار بہاولنگر

بَابُ الْجَنَّةِ

الاستفتاء

کیا دہاتے ہیں صلا سے این ذخیان شرعیتیں خبریں کہ کیا سار جبار ہیں کہ
مڑے ہونے کا حکم ہے یا میان میں یک یک کی جگہ چھوڑ کر مڑے ہونا چاہئے جس
اُس طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درمیان میں درشتوں کے مڑے ہونے کی جگہ
مڑنے کی پابندی نہ کیے مومنوں و مومنوں کے ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خارجی مدافعتی کوششوں میں کھڑے ہونے کا حکم ہے حضرت انس رضی اللہ

زبیں لوگوں کے ہستور میں بھی نہیں درج ہے کہ اس حدیث سے بچ کر ہر شخص
 بیان کس جاتا ہے تو فرشتوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے ہر جہان کے
 و اللہ تعالیٰ علوہ علم حل تحدہ در حکم

مذاہقہ یا جو کچھ نہ بھی خیر

نتیجہ

الاستفتاء

مشکوٰۃ شریف میں کتاب الجنازین دو صدیقین میں ایک حدیث
 علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی سے مروی ہے کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری میت کو دیکھے
 دعائی صلوٰۃ لکھ کر دے اور اسے درپیش کرے اس کی ہر ایک حاجت
 بعد لکھ کر دے جس لوگوں نے اس حدیث سے دعا بعد جنازہ کا سنا کیا ہے
 کیا یہ ابدال درست ہے یا نہ شکوۃ شریف میں یہ حدیث مذکور ہے کہ
 لکھ کر دے وہ تین سو مرتبہ دعا لکھ کر دے اور نہ کہ
 لکھ کر دے وہ تین سو مرتبہ دعا لکھ کر دے اور نہ کہ
 دیکھ کر دے یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور حدیث کی ہر ایک تحریر میں

الاستفہاء

کیا وہ ہے میں صاف ہے میں ہمارے ترغیب میں۔ یہاں سائل کے
 جس مسئلہ میں وہ رہا تھا عفت مار کی بات کیا اس کو وہی جگہ باب
 میں سمجھوں نہیں کسی اور سے کہ میں اس کے متعلق کہ حکمت
 جہاں وہ سائل کی طرف سے ہوتے ہیں جہاں وہ سائل کی طرف سے
 ہوں یہ ہے میں اگر ہر سائل کی طرف سے وہ جہاں وہ رہتا ہے
 جہاں وہ ہے وہی وہی طرف سے کہ سمت ہوں وہ ہے، اس کے متعلق کہ حکمت
 سائل، مولوی مزیہ محمد، مرادو



و به نام خداوند عز و جل و به حق تعالی

و به حق تعالی

که این کتاب را به شما تقدیم می‌نماید

از جانب کتابخانه



۱۔ عذریہ الحنفیہ حصہ شریعت و

شریعت مسیحیہ و

۲۔ عذریہ الحنفیہ حصہ شریعت و

شریعت مسیحیہ



خُذْ مِنْ قَوْلِهِمْ صِدْقٌ يُظَاهِرُ
وَسُكُنْ فِيهِ وَاصْلِي عَيْنِي
سجود نکتہ نہایت روزنامہ کے حوت
وہیں سے کہہ کر اور اس سے کہہ کر

کتاب الزکوة

London

الاستفتاء

مردین نامی مسکومین یا رات کے رعیتوں سے مردوں
 کے مدتی، رات کو دھو کر کے سے اپنی خیر و عافیت کے
 نام جو سٹیں۔ یہ ایک صفت ہے کہ رات کو دھو کر
 سے اپنے ناموں کے ساتھ رات کو دھو کر

کی باقی ہے، اسی صرح مدرسین اور مدارس کے طرز میں کو اس مال سے تنخواہ بھی لی جائے گی
 ہے؛ دل میں سے وضع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
 مستفتی: محمد حسن ازکراچی

۳ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۱۶-۷-۸۱

الجواب

حصہ ونصلی وسلم علی رسولہ الکریم

اللہم ھدنی الی الصواب انک انت اعلم بالصواب وافی

سبک سبب و السبک الساب۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے سفیر اگرچہ فقراء اور طلباء کی طرف سے ہاتھ میں لیں
 نہیں فقر وغیرہ کا وکیل نہیں بنانا چاہئے کیونکہ اس صورت میں طلباء وغیرہ کی تسلیم مذہبی
 ہوتی ہے پھر بعد از تسلیم ان سے مال واپس لینا بھی ناپسندیدگی سے خالی نہیں رہیگی کہ
 تیک شاذ و نادر کوئی ادارہ کرتا ہوگا لہذا اس پیچیدگی سے بچنے کے پیش نظر سفراء وغیرہ کو
 اہل زکوٰۃ کا وکیل بنانا بہتر ہے تاکہ عدم تسلیم کی خرابی لازم نہ آئے اور اداروں کے
 متعلقین حضرت سفیروں سے زکوٰۃ وصول کر کے مالداروں کی طرف سے بحیثیت وکیل
 اس مال و صارف حقہ میں خرچ کرتے رہیں اور شرعاً مالی عبادت میں نیابت جائز
 اور درست جمی ہے۔ رہا مدرسین وغیرہ کو اس مال سے بطور اجرت تنخواہ دینے کا سوال



وہیں طرح فقر اور طلبہ کو یہ مال دیا جاتا ہے ورنہ اس کے لئے ہر سال ایک
اور بڑھ کر یہ کہ اگر عامل مالدار ہو تو بھی اسے اس زکوٰۃ سے تنخواہ دینا جائز ہے نہایت
کہ اس نے اپنا وقت نکال کر یہ کیا۔

صاحب روح المعانی زیر آیت وَاَنْفَ مَرَّةٍ عَنْهُ لِيُخْتِمَ فِيهِ
حلت للغنى مع حرمة الصدقة عليه لا فدية عليه
العمل فيه يحتاج الى الكفاية والعلى ان يمس من مال غيره
الحاجة كالمسبيل كذا في ليد ثمر وسحق رافع
شہاب الاحقر و شہاب الصدقة ما لا يحسن رتول حسبت
روح المعانی ج ۱۰ ص ۱۲۱ بعینہ ہی عبارت بحر الرائق میں موجود ہے ج ۲ ص ۵۵ و فی حاشیہ
الغفار بعد ذکرہ ما مر عن لید ثم من غیر حل لید
للعامل الغنى بانہ فرغ نفسه ليد نفس من محب
الكفاية ثم قال وجه ليعمل يعوى من سبب
الفتاوى ان طالب العلم بحوره سبب حد لركو ذر
غنيا اذا فرغ نفسه لفدية لعدم استعداد لكونه عا
عن الكسب والحاجة دعية في ما رتد منه وهكذا رتد
موشون وعراه الى الوقوع اربعة ليد يوعى ليد تزح

ان عبارات سے ثابت ہو کہ مدرسین حضرت کو تعمیر و تدریس کی اجازت و تنخواہ
زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے اگرچہ وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں ورنہ اس کی حد تدریس
کے لئے اپنے کو وقف کر دینا ہے واللہ اعلم بالصواب و بہ فی الاجر والثواب۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابو الطاہر محمد رمضان خادم الحدیث بذیل العلوم کفریہ الخیر
۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۴۰۸ھ ۱۶ یوم الخمیس

نور اللہ۔ جو صاحب برصوف نے یہ فتوے تقریظ کے لئے حضرت خلیفہ عظیم علیہ الرحمہ کی طرف بھیجا، اس پر حضرت
مدرسہ سراج میں منکوب بہ خوب فقہ تحریر فرمایا۔ (مرتب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی

دیکھ کر سہمہ و حمد اللہ و بركاتہ: حسب الحکم یہ مختصر لفظ قلب فرصت اور شان اہل کثرت میں
تحریر کیا، تاکہ میری صحت بھی یونہی ہے اس پر نظر تحقیق فرمائیں، اگر پسند آئے تو اطلاع کیا
در نہ جو چیز قبل نظر ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام
افغیر ابو الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ



زکوٰۃ وصول کرنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے دل ہو سکتے ہیں کیونکہ فقرہ
سے لکھ بننے میں بڑی خرابی ہے۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری طبع ممبئی کانپور ج ۲ ص ۳۵۲
میں ہے وحشی علی ہد مسائل ابتلی بہا اہل العلم والصلحہ
مبہد علماء مسائل فقراء شیخ واختلط بہ ضہا بعض یصیر
صاحب احسنہ دلت

پھر ان سفراء و مدبرین وغیرہم کو جو لغوی عامل تو حضور میں مگر ان کو زکوٰۃ سے اس
قرار دیا تو مشکل ہے کیونکہ وہ تو حسب نفس قرآن کریم و المعاصدین علیہا السلام
اور دوسرا علم تنخواہ خوار عاملین علیہا میں داخل ہی نہیں تو یہ فتوت تقریباً راستہ
ہر جاتا ہے ہاں اس کی ایک اور شرعی صورت ہے وہ یہ کہ دینی مدرس کے طلبہ فی سبیل
میں داخل ہیں اور ان کے ضروریات خوراک اور رہائش و دشمنی تعلیم وغیرہ خرچ کرنا
بھی طلبہ پر ہی خرچ کرنا ہے اور اس کی دلیل کہ طلبہ علوم دینیہ فی سبیل اللہ میں داخل ہیں
فی سبیل اللہ کا اطلاق ہی ہے۔

بدائع صانع ج ۲ ص ۴۵ طبع مصر میں ہے و ما قولہ نع فی سبیل
عبارة عن جمیع القرب فیدخل فیہ کل من سعی فی طاعة الله
وسبیل الخیرات اذا كان محتاجا اور در المختار علی حاشیہ شامی ج ۳ ص ۴۳
میں اسے مقرر رکھا اور علامہ شامی علیہ الرحمہ نے بھی مقرر رکھا جبکہ اس کی تائید فتاویٰ ضمیمہ
اور مرغینانی سے نقل کی اور علامہ شبلی علیہ الرحمہ نے بھی تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۹۰ میں
نقل فرمایا اور طحاوی علیہ الرحمہ نے در المختار کی شرح ج ۳ ص ۴۲ میں نقل فرمایا و محقق ج ۳ ص ۴۳
میں بھی نقل فرمایا اور اس تفصیل کو پند فرمایا اور الاکلیل علی المدارک ج ۲ ص ۲۶۰ میں بھی حوزہ کی تصریح
فرمائی طلبہ کے لئے اور تفسیر مظہری سورہ التوبہ مطبع فاروقی ص ۲۳۹ میں ہے و نزولی
ان لا یحص فی سبیل اللہ بالبحر ولا بل لعر و بل یترک عمہ منہ
ومن سائر ابواب الخیر ومن سعی و ما فی طلبہ علم صدق
انہ انفق فی سبیل اللہ اور تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۱۳ میں ہے و فی سبیل اللہ
و یوجب الفصر علی کل الغزاة۔

نیز یہ قاعدہ کہ عموم الانفاق لا یحصہ خصوص السبیل اور



فتاویٰ رضویہ دارالافتاء اسلامیہ

۲ شوال الکریم ۱۴۲۵ھ

ذیل کا فقرہ بیسویں سو کلمات سے مشتمل ہے یہ فقہاء میں سے
یہ فقرہ فتویٰ نزدیک کے نسخے میں نہیں ہے۔



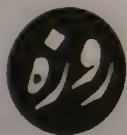
بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و نصلی علی رسولہ مکرّم

چند لوگوں اور چوری سے پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پانی رقبہ جو برش سے
سیراب ہو فصل تیار ہو جائے تو وہ چاہی شمار نہیں ہوتا۔ اس رُج یہی ہے اور گورنٹ کے
نزدیک بھی یہی ہے اس پر کما ک زمین کو نہری کی حرج خوش چیشی مایانہ پڑ جاتی ہے بہتہ
گورنٹ کے حساب بٹائی میں چاہی کی حرج جو تعاقبی درج ہے در زمینہ بھی گر پڑنے مزارع کا
لوٹ کرے تو چو تعاقبی وصول کر لیتا ہے۔

بہر حال خوش چیشی کا وجہ بھی یہی چاہتا ہے کہ زمیندار کو نہری کی حرج زیادہ
حد ملنا چاہئے اور مزارع کا بھی اس میں نقصان نہیں کہ چاہی پانی کے وجہ سے آلودہ ہو جائے





صَوْمُ رُؤْيَا وَفِطْرُ رُؤْيَا تَفَرُّغٌ
يَنْدِيكُهُ رُؤْيَا وَرُؤْيَا يَنْدِيكُهُ رُؤْيَا

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَوْمًا
”جو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے۔“

کتاب الصوم

بَابُ فَعْلِيَّةِ الْهَلَالِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہفت نیروز یا دس سالانہ
مرہ چاند کی تاریخ کا تعین کس طرح کریں کیونکہ یہاں کثرت و بیشتر مصلحت ابراؤں رہتا ہے،
چاند تو چاند کسی کنسی ہفتے سوچ بھی نظر نہیں آتا، خاص کر روزے در عیدین کے
موقع پر تو بہت مشکل بن جاتی ہے، بعض لوگ سعودی عرب کی پیروی کرتے ہیں،
بعض پاکستان و ہندوستان کی اور بعض امریکہ کی، اس دفعہ ایک بڑی کثرت نے
امریکہ کی پیروی اختیار کی کیونکہ یہ ملک یورپ کے نزدیک تر ہے مگر اس پر سوچیں
یہ موحیہ خبر کے درجہ جو اختیار کئے گئے ہیں وہ شریعت میں معتبر نہیں شدہ مسیعوں

درختوں کی دی ویدھ در اگر حدیث شریف کے مطابق تیس پور سے کئے جائیں
 و س کی ابتدا رکاتیں کیسے ہوگا اور ہر ماہ کیس دن پورے نہیں کئے جاسکتے
 غیر مقدسین سورج کے طلوع و غروب اور نمازوں کے اوقات کے تعین
 کے لئے بزر و میری سے کام لیتے ہیں اور چاند کے بارے میں بھی اس پر بعد
 کرتے ہیں حالانکہ گذشتہ بار ثابت ہو گیا کہ بزر و میری کے مطابق چاند طلوع نہ ہوا
 اس کے باوجود بعض لوگ اصرار کرتے ہیں کہ بزر و میری کو اپنا لیا جائے تاکہ ہمیں
 وقت سے پہلے معلوم ہو جائے کہ عید کب ہوگی اور چھٹیاں لیکر نماز عید میں شامل ہوگی
 جیسے سعودی عرب میں پور اسلامی کینڈر اسی بزر و میری (تجربہ گاہ برائے سیارگان) کے
 مطابق تیار کیا جاتا ہے اور اس پر پورا نظام حکومت چل رہا ہے وہاں انگریزی کینڈر
 نہیں ہوتا۔ وہاں روزہ عید اور حج وغیرہ کا بہت پہلے اعلان کر دیا جاتا ہے جس سے پہلے
 بہت سکھی ہے۔ برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔

نوٹ : استفادہ النذر سے بواسطہ حضرت مولانا علامہ پیر کریم شاہ صاحب
 مدظلہم بھیجی شریف مورخہ ۵۰۸۰۔۵۰۲۲ کو موصول ہوا۔



لے رب العالمین عل ارشاد فرمایا و ما جعل علیکم فی التوب
 من حرج سورتہ فات ۱۰ و فرمایا سیرمہ لہم التوبہ و لا یزیدکم



الفصل سورة البقرة آیت ۱۸۵ لہذا چاندک ہرست یہ بھی کوئی مشکل نہیں پڑے گا
روایت یعنی دیکھنے پر ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فمن شهد منكم الشهر
فليصم سورة البقرة آیت ۱۸۵ اور صحیح حدیث شریف میں بھی یہ ہے۔ (مضمون سورہ
وافطر السری میں) (صحاح ستہ وغیرہ)

بہر حال شرف روزہ اور عید کا دارومدار دیکھنے پر ہے۔ ہر ماہ غیر کمزور یا بیمار ہو کر
کوئی اعتبار نہیں۔ ہمارے علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے اور صمدیہ تاریخوں میں ثابت ہے
کہ ان تجزیہ گاہوں کے مقرر کردہ اوقات غلط ثابت ہوئے اور سعودی عرب میں بھی پورے سو
کیلنڈر سال کا ہوتا ہے مگر اس پر وارومدار نہیں چنانچہ کئی مرتبہ مجھے حرم شریف کی حاضری
نصیب ہوئی اور تجربہ ہوا تو دو مرتبہ نمازِ عشاء اور تراویح بھی حرم شریف کے بہت چھوٹے
بعد میں عید کا اعلان ہوا کہ کسی اور ملک سے ریاض میں چند کی طلع گئی اور کب مرتبہ
چاند دیکھنے کے بعد حج کا دن مقرر کر کے اعلان بھی کیا گیا مگر چند دنوں سے جو تبوہ
حج اس دن نہیں۔

بہر حال قرآن کریم اور حدیث شریف سے صاف صاف ثابت ہے کہ روزہ
چاند دیکھنے پر ہے بکثرت صحیح حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہے لہذا اب اسے فقہاء کرام
نے ہی حکم لگایا ہے کہ نجومیوں اور حساب دانوں کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

ربانذن کا معاملہ تو اس میں بھی کوئی مشکل نہیں کہ دوسرے ملکوں میں چاند
نظر آجاتا ہے اور ممالک اسلامیہ میں ٹیلیو پر اعلان کر دیا جاتا ہے تو جس ملک میں اسلامی حکومت
کی طرف سے باقاعدہ شرعی طریقے پر وقت ہونے کا اعلان کیا جائے جیسے کہ پاکستان
میں بھی سالہا سال سے ہو رہا ہے تو اس اعلان پر رمضان شریف کا روزہ اور عید بھی
کر سکتے ہیں کیونکہ قول محقق مفتی بہ یہ ہے کہ جب روایت جہاں شرعی طور پر یک جہ

ثابت ہو رہے تو دور و نزدیک کے تمام مسلمانوں کے عمل لازم ہو جاتا ہے بشرط حصول ایہ
 قرب نہ کہ وہ یا خیر غیب در یہ قطعاً ضروری نہیں کہ ہر ایک مکلف کو اس کا علم شہادت ہو
 یا کہ شرع سے جو وسعہ واسطہ شائدین یا خبر استفیض حاصل ہو تو لزوم ورنہ نہ ہو۔

فتاویٰ مالکیہ ج ۱ ص ۱۰۰، شامی ج ۲ ص ۱۲۵، مثنیٰ ج ۱ ص ۲۴۰، بیہقی

و سطح من یمنہ و دکر شمس زائمتہ انحرافی ان ظہر
 مسند صحاح رحمہ اللہ تعالیٰ فی ظہر الروایۃ من
 سحر رخصۃ شحری کذا فی لمحیط اور یہ حوالہ وجوب پر بھی صاف
 بخوبی سے غلبہ ظن و غلبہ نقض سے وجوب واجبات ثابت ہو جایا کرتا ہے شائد
 ذہین شحری بعد غلبہ لظن وہی کالیقین کما تقدم اور ایسی
 برائے منان ج ۲ ص ۱۰۶ میں ہے ان غالب الراۃ حجة موجبة لتعل
 و نہ فی محکم منزلہ الیقین اور ایسی ہی ہر ایہ وغیرہ مقدمات میں ہے
 بنا علی شامی میر جس نے توپوں کے فائر وغیرہ اعلانات بتینہ کو باعث لزوم قرار دیا۔

منہ الخالق ج ۲ ص ۲۰۰، رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵ میں ہے لا یمکن
 ظن من یمنہ لعلہ نصر و غلبۃ الظن حجة موجبة لتعل
 نہ صرح جوابہ حتی کہ فائر کنندہ وغیرہ کی عدالت بھی شرط نہیں رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵
 میں فرماتے ہیں قد عدل ان المدفع فی زماننا یقید عیۃ الظن
 و یک ص ۱۰۰ ص ۱۰۰

۱۔ اصل سنت علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحقیق مذکور کو برقرار رکھتے ہوئے
 سہ طریق ثابت شدہ ص ۲۲ میں فرماتے ہیں: حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزرنے

یہ ایسے قرآن و مقدمات میں جن سے علمان تو عدل خبر دے سکتی تھی۔
 ان جاتی ہے۔ ثلثین ج ۲ ص ۲۸ میں ہے۔ میں جسہ صرف مضمون سے
 ہاں انگریزی دور اور پاکستان کے ابتدائی ایام میں یہ حالت عطا و تھی تو اس وقت عدم
 اعتماد کا فتوے تھا مگر اب جبکہ حکومت پاکستان کی طرف سے ثبوت شرعی پر مد کیا
 ہے تو اعتبار ضروری و لازم ہو گیا اور ان دلائل میں دور و نزدیک کا کوئی فرق نہیں کہ
 لایحقی علی او لی الہی لہذا انتہ الحقائق میں فرمایا ج ۲ ص ۲۷ و مضمون و حو
 العمل بہا علی من سمعہا ممن کان عدیباً عن مصر کہیں مصری
 و حوہا کہما یجب العزم علی ہن لمصر ندس السمرو نہ
 فل شهادة لتسہودکم فی رسالی افدۃ تسریر فتوے و زیر یہ
 میں ص ۱۲۹ سے ۱۳۵ تک ہے۔

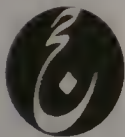
معہ ترشہ اول ۱۹۷۷ء کو ہے جبکہ شریف علی ۱۹۷۸ء میں پیدا ہوئے وہاں صراحت ہے کہ وہ محمد حجازی کے

رہے جہاں دشمنوں وغیرہ تو وہ معتبر نہیں جس اسلامی ملک کے حقوق پر
 ہونے کے وہ شرعی ثبوت کے بعد ریٹرو سے ملان کرنا ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے۔ رہا غرض
 ہاں ردی پر چاند کے بارے میں عقائد کرنا تو وہ قرآن کریم اور حدیث کے مخالف ہونے کے
 سبب مغفرتیں ہوں مازوں کے اوقات کے متعلق جتنا کہتا ہے جبکہ کوئی مسلمان دیندار
 نہایت قیام سے حساب لگاتے لوگوں کے اصرار سے احکام شرعی نہیں بدل سکتے
 و منہ تعالیٰ علم و حصول منہ تعالیٰ علی حسب الامر مع

لا و صحت و حک و سید

عنہ النقیض لہ یخیر منہ لولہ النفی غفرلہ

رجب المرجب سنہ ۱۰۵۵



تَحَوُّلِ سَبَرِ وَ زَلَّیْسَ لَهٗ حَزَنٌ وَلَا اُجْنٌ سِر
عَمِّهِ وَ كَسْرِ جَنَّتِ نَسَبِ

وَبَلَدِهِ عَلَى نَسَائِمِ حِجْزٍ مُبَيَّتِ
مَنْ سَتَطَاعَ نَهْهَ سَيِّدًا زَيْمًا
وَسَيِّدًا زَيْمًا سَيِّدًا زَيْمًا
وَسَيِّدًا زَيْمًا سَيِّدًا زَيْمًا

کتاب الحج

الاستفتاء

کامت حجاب قبلہ فقیر غفور پنا کی حج و اذیہ کو نور اللہ صاحب نعمیں صلات رکاتہم عار

کیا رہتے ہیں صلات دین و ختیاں شرع میں نہ رہیں مسد کہ زید سے پنی
اور پنی بیوی کی مدخواست حج کے لئے وی بھی ویسی صراح نہیں لگتی تھی کندیہ فوت ہو
س کی وفات کے چند دن بعد منظوری گئی۔

ب صورت حال یہ ہے کہ زید کی بیوی جو کہ عدت میں ہے وہ حج پر جا سکتی ہے
یا نہیں کیونکہ اگر عدت کا لہذا رکھنے اور نیکی کی تاریخ نکل جائیگی در حج فرض روہ ہے گا
در اگر حج پر جائے تو عدت کا مسد در پیش ہے۔ رکی کے وہ بین پریشان میں کی کیا کریں



در کیا نہ کر پائیہ دور ہے کہ حج کے سفر کے دوران وہ ٹرکی زمین کی بیوی کسی بیوی
کے ساتھ نہ ہوگی جبکہ بھائی یا باپ ساتھ ہوگا
براہ مہربانی جلد زجلہ میں مشکل کو حل فرمائیں ٹرکی کے وطن میں کو جواب ہو
دیکھا جائے کہ آپ صبر کی عین کرم نوازی ہوگی
رسول نبی محمد عبد العزیز شاہ و ہدایان چک سہوگا
بریلو موضع دہاچی



میں لڑن پر عدت پڑی کرنی لازم ہے و عدت سے پہلے حج نہیں کر سکتی کیونکہ
شرعاً واجب حج سے پہلے عدت میں نہ ہو، فتاویٰ عالمگیری، ص ۲۰۲ و مہر عدہ
فیہ عدہ فی حق نمرہ عدہ و وہ کتب و عدہ عدل فی ردہ
عدت صحیحہ سمرہ و بعد فی عدہ عدل و موب اور یونہی شامی میں ہے
تذکرہ الجہاد و رد مختار و رشامی ص ۲۰۲ میں ہے، للعدۃ للنفی و عدل
علیہا محرم و حد اب او جب حج ٹر کی پر زمرہ ہی نہیں تو یہ کہنا کہ حج فرض واجب
صحیح نہیں یہ حال عورت پر عدت گزارنا شرعاً لازم ہے جو چار ماہ و دس دن ہے تاکہ حمل نہ ہو
جب حمل ہو تو بچہ پیدا ہونے سے عدت پوری ہوتی ہے خواہ وہ ماہ سے دن ہی ہو



ہائی پرستار دیکھیں کہ تاریک حال جائے گی یہ بھی نہ نہیں کیونکہ در شکیں تاریک نہیں دیکھیں کہ تاریک میں
 و ممکن ہے کہ روشنی سے چلے موت پوری ہو جائے اگر موت پوری ہوئے نہ جہنم کی ہر
 و رلی موت نہیں موت میں تاریک جائے تو بالکل نہ جائے۔

و انہ بعد ان علو و صومندہ و علو حبسہ و انہ

و حبسہ و بولک و مسو

صرہ انقیاد پر کیونکہ نورانی انقیاد

۲۰ جب مرجب اللہ ۲۰ ۵ ۱



كُنْكَرُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ مِنْ سُنَّتِي
فَلَيْسَ مِنِّي

• کجارجہ کی سنت سے جس شخص نے نہ کی سنت پر عمل نہ کیا
• ہمیشہ جہ پر نہیں ہے •



وَتَكْفَحُوا ذَايَ حَى مِنْهُ

"و کماں کرد و جوشید سب بکنند"

کتاب النکاح

الاستفتاء

خدمتِ دین و عہد و عہد فقیر محمد رفیع

اس طریقہ و رحمت اللہ و برکاتہ کے بعد گزارش ہے کہ آپ کا مذہب و مکتب خیریت سے
اور وہ اپنے آقا کی خیریت کا وہ ہے۔ صورتِ حور و شکر آپ کی بارگاہِ عالیہ میں یہ بیان
کھرا بہرہ وریہ و لینہ یک پیچیدگی کو حل ہے جو کہ آپ میں فرمیں گے۔ نسبتِ رتک
و حور بہار سے لئے باعثِ فخر ہے۔ در آپ کی حیات بہار سے لئے باعثِ برکت و رحمت سے
مہربان سے کہ آپ میں مسند کا صمیم جواب مع در فی فرم کر رہا۔ حالتِ عہد و در قس مر
سے جہاں میں کر کے مفصل حور پر بیان و نہیں گئے۔ اب حضور کی بڑی مہربانی ہوگی۔ آپ کے

میں نے اس صبر پر ۱۰۰ روپے بھی ہر روپے کے کافی حاصل ہیں۔

وہی مسدود ہے کہ جسے کالوں میں شادی کے موقع پر

مردن بعب سے دوسرا کو نکاح کے قبل کئے یہ حالتیں اور میں مجھ پر یہ دونوں صفتیں

میں نے یہ سب دیکھا ہے اور سب دیکھ کر اس سے کہتا ہوں کہ جس نے اس سے پہلے

یاد رہے کہ یہ ہے و ما - - - - - ی اور سورہ کافون اور سورہ صافات اور

دردن کس در قوت پند و نصیحت است که با او میگویند چنانچه و تیر و تیر و تیر

[illegible]

یہ ایک عظیم الشان اور عمدہ شے ہے۔ ہر طرح کی باتوں پر گفتگو کرتے ہیں۔

وہاں سے لوگوں کو روک دیا۔

و حبیب اللہ حبیب چاند لڑکانی صاحب نے ذیل کی خطبہ کلام فارسی میں لکھا ہے

یہ حق نہ فاجی نامہ یہ جاسد و کائنات میں جی ہر کتاب کتاب صرف یہ حق نہ

ہم نے یہ رکب و قبلہ راہ راہ است و مکان دست میں ہو گا مکان حرم و

باب - مسکات محمد رضا علی ہمدانی سے لیا ہے ضروریہ کا کاتول دیا درگاہ

کے لیے یہ ایک نیا راستہ ہے جس پر ہمیں چلنا ہے۔

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

[illegible]

۱۰۰ کیستیں رسک میں ہیں جو اس سے خطبہ میں نکاح ہوا ہے اور اس خطبہ

ہر روز یا دو روز صاحبِ مکتبہ خطبہ دینی مان نکاح و ہستیا

تَب



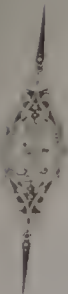
مسلم اور پرتھوی دانیس تاکہ وہ تین سالوں تک ہوا جسے درخشاں اختر ہو اس میں سے
ان کے فتاوے نوریہ اور سہرے جیہ بھی معادیاں گئے تھے ان میں سے سترہ سال
نہایت نے اس فرما ہوا اگر آپ سے فتاوے میں اس وقت جب بھی ہو جائیں تب
صرف بڑی مہربانی بڑی فقہ اسلام

[illegible]

الاجواب
تمت بحمد الله

بخدمت قدس مزیدی مولانا محمد رفیع صاحب سرپرست

میر سید رحمت و بکات

[illegible]

نکاح کا خضر بن سحب ہے یا سنت جو احادیث میں آیا ہے مگر حکم میں آیا گیا
 کہ وہ پڑھتے ہوئے کسی حدیث میں بغیر خطبہ کے نکاح پڑھنا بھی آیا ہے پھر پھر بن ابی اؤد
 ج ۲۸۹ میں حدیث مرفوعہ میں ہے کہ بنی سلیم سے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں حضرت و النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامت بست عبد المطلب
 و سحی مر عوں مستہد کہ میں نے حضور سے امامت بنت عبد المطلب کا کثرت
 طلب کیا تو حضور نے مجھے نکاح کر دیں بغیر خطبہ پڑھنے کے۔

عون المبرور شرح ابو اؤد میں ہے کہ سوال کیا گیا کہ کیا نکاح بغیر خطبہ کے جائز
 ہے تو جواب دیا کہ حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حدیث سہل
 من سعد لساعدي المتقدم لان الخطبة لم تذكر في شي من
 صرف قل لحافظ تحت حدیث سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کہ اس کے کئی اسناد میں مگر کبھی خطبہ کا ذکر نہیں تو حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ
 اس حدیث کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ نکاح کی صحت کے لئے خطبہ شرط نہیں۔

فتح الباری ج ۹ ص ۷۷۷ میں ہے وفيه انه لا يشترط في صحة
 العقد سند الخطبة اذ لم يقع في شيء من طرق هذا الحديث وقوم
 حمد ولا تسهد ولا غيرهما من امر كان الخطبة کہ اس حدیث سہل کے
 فوائد میں یہ بھی ہے کہ خطبہ کا ہونا نکاح کے لئے شرط نہیں۔

نیل الاوطار شرح منقذ الاخبار میں قاضی محمد بن علی شوکانی جو غیر مقلدوں کے
 ہادی کے ج ۲ ص ۲۶۴ میں ہے بنا استحباب الخطبة للنكاح اور یہ

اس باب میں متن میں وہی حدیث ابی داؤد ذکر کی ہے جس میں حدیث
 نیز فی الاوطار کے ج ۶ ص ۲۶۶ میں ہے وحدود ہر شعبہ سے
 حدیث بعیر خطبہ وهو قول سبعین لوفد منہ من ہر شعبہ
 استنفذ ویبدل علی الجواز حدیث سبعین من سرہم حدیث
 فیكون علی هذا الخطبة فی نکاح مندوب ورجوع لہا کہہ کر کے
 بھی کسی کتاب میں خطبہ کو کر کن نکاح نہیں فرمایا بلکہ اکثر نے تو کہہ دیا ہے کہ یہ حدیث
 مطاوی ج ۲ ص ۵ اور شامی ج ۲ ص ۳۵۵ و ج ۲ ص ۳۰۰ بحر روق ج ۲ ص ۸ میں ہے
 والنظم من الدرر وبندب اعداء وقد تم حصہ نیز در شریح
 ج ۲ ص ۱۱۸ میں ہے ومن ذلك قول عمدة المحدثين خطبة
 وليست بواجبة ومع قول داؤد انها راجحة نیز ترمذی ج ۲ ص ۱۰۰
 میں ہے والخطبة في النكاح ليست بشرط عند حنبلي مقلد زائد
 فانہ قال باشتراط الخطبة عند انعقد۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ طبع مصر ج ۲ ص ۸ کے حاشیہ میں خوف
 اور ج ۲ ص ۹ کے حاشیہ میں مالکیہ اور ص ۱۰ میں سنبلہ اور ج ۲ ص ۱۱ میں شرفیہ
 کہ خطبہ مندوب ہے یا سنون، پہلے دو مذہب کے قول اور پچھلے دو سنت کے قول میں
 بہر حال مذاہب الاربعہ اور ان کے غیر سے کسی مجتہد کا قول مذہب و سنت کے سرور نہیں
 البتہ داؤد کا قول وجوب لکھا ہے جو بد دلیل معتبر نہیں اور وہ بھی جماع امت کے بدو ثابت
 کہ وہ نکاح جائز ہے اور مولوی صاحب کا قول بد دلیل بالکل غیر معتبر ہے، یہی وہ لوگ
 پر لازم ہے کہ شرع اطہر پر افتراء نہ کریں اور ناری نہ بنیں۔ سورہ نحل کو رشاد مبارک
 پیش نظر رکھیں فرمایا وَلَا تَقْوَمُوا لَهُمْ صِغَرٌ وَلَا تُكَدُّ لَهُمْ حُجْرٌ

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ بِمِثْلِهِ لَكِبَ لَئِنْ لَمْ يُدْرِكْ يَمُوتْ
 نَبِيُّ لُكَيْبَ رَسُوْلُهُ سُوْرَةُ النُّحْلِ ٣١٦

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ بِمِثْلِهِ لَكِبَ لَئِنْ لَمْ يُدْرِكْ يَمُوتْ
 عَنْ حَبِيْبِهِ لَعَنَهُ وَبَرَكَ وَسَلَامٌ

عَنْهُ النَّفِيْعَةُ الْوَالِيَةُ مُحَمَّدٌ نُّوْرُ الشَّامِ الْغَنِيْمِيُّ غُفْرَانُ

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۲۳-۳۰-۷۹

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں
 کہ سماء نورانی دختر خان محمد قوم باجی سکے منچریاں تحصیل دیپال پور میں رہتی ہوں یہ
 واقعہ منچریاں میں ہوا ہے کہ میں کسی سلیمان قوم تلاح کے ساتھ اپنی رضا سے چلی گئی
 تھی مگر اس نے میرے ساتھ دھوکا کیا، مجھے لاہور بھجوا کر کسی اور شخص کے ہاں بیچ دیا مگر
 مجھے کوئی علم نہ تھا کہ ہم نے یہاں رہنا ہے یا کسی اور جگہ چلا جانا ہے۔ مجھے یہ کیا کہ میں
 صبح آؤں گا تو پھر کسی جگہ رہائش کریں گے۔

میں سلیمان تلاح تو پھر واپس نہ گیا تو جن کو سلیمان مجھے بیچ گیا تھا تو انہوں نے
 مجھے نہ کر لیا ورنہ کہ وہ مجھے تجھ کو بیچ کر مٹا گیا، اب ہم تمہارے ساتھ نکل کر نیٹے
 تو اس وقت پور پتہ چکا کہ سلیمان مجھے فروخت کر گیا ہے تو وہ جو میرے لینے والے تھے



پاکستان شریعت لے آئے۔ انہوں نے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو شہر بہت رن ہوئی۔ اس
 پنے کوئی دو آدمی بلا کر ایک کاغذ لکھا، خدا جلنے کیا لکھا، مجھے انہوں نے بہت دھمکا
 اور کہا نکاح پڑھ، مگر میں نے کوئی لفظ اختیار نہیں کیا۔ پھر انہوں نے میرے رزاقی انگوٹھے
 لگا لئے تو پھر تھوڑے دنوں میں میرے وارث واپس لے آئے۔ اب میرا نکاح ہو یا نہ؟
 نیز مولوی نور احمد ولد مولوی شرف الدین صاحب پک جی و ساوے دہانے بھی شہادت
 دی ہے کہ سماء نور الہی کو جب واپس گھر لائے، دریافت کرنے پر اس نے یہی جواب دیا کہ
 میں نے کوئی نکاح نہیں پڑھا۔ فرضی کاغذوں پر زبردستی میرے انگوٹھے ثبت کر دئے گئے
 مولوی نور احمد کا بیان کہ میں خود بھی پاکستان شریعت کے نکاح رجسٹراروں کے پاس گیا اور
 دریافت کیا تو سب نے جواب دیا ہمارے ہاں یہ نکاح ہرگز نہیں ہو اور نکاح کا کوئی کاغذ
 وغیرہ پایا لہذا براہ کرم جواب فتویٰ سے مشکور فرمائیں۔ بنیو اتو جسروا۔

السائل: بذریعہ سنی سپلوان قوم ماچھی

پک جی و ساوے دہانے
 تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال



اگر رسول واقعی صحیح ہے تو میرا نکاح نہیں ہے۔

و ملکہ ملی علیہ وسلم علی سیدہ محمدہ
الوصف و ما لک و سم

منہ انقیاد و کثیر محو لوائے نفی غفر

۲۸ صفر مظفر ۱۲۹۰

۰۰۵۶۹

الاستفتاء

حضرت مولانا مولوی محمد نور علی صاحب بیرو

سید میکر !

کیا فرماتے ہیں اہل فتویٰ شریعت و علمائے دین جبکہ ایک عورت جس کی عمر
۳۵ سال و درندگی ہے اور اس کی وید و س کے خاوند مرحوم سے دو بڑیاں و بیک
لڑکے ہیں اور اس کی گزند اس کے بھائی کے پاس ہو، اس کا نکاح جب ایک شخص سے
کریں مگر اس کے دربار اس کے پاس موجود نہ ہوں نہ عورت ورنہ اس کے دربار سے
اجازت نکاح حاصل کی ہو جبکہ قاضی صاحب نے مرد کو بیاب اور زردی شریعت کلمہ پڑھایا
مگر عورت کو قلم تک نہ ہوا، کیا یہ نکاح جائز رہا یا نہ رہا

مستفتی ایسوان الدائمہ رحمہ اللہ اپناں مدار فیض منکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب
 اَللّٰهُمَّ جَعَلْ لِيْ يَتُوْمًا يَتِيْمًا

یہ نکاح شرعاً مذکور نہیں بلکہ عورت کی ہجرت ورنہ پر موقوف ہے اگر
 مداح نے پر ہجرت دے دے تو ہجرت مذکور ہے لگا کر اگر دکر دے ورنہ ہجرت
 ورنہ ہجرت بھی وہی معتبر ہے جو دے دے دے ورنہ ہجرت ہجرت نہیں ہے مگر
 ہجرت ہجرت نہیں ہوگا اگرچہ زبان سے کہی مگر ہجرت ہجرت ہے

فتاویٰ عالمگیری میں ہے جس وقت کہ جس وقت کہ
 میرے ۲ ص ۲ شرعاً نکاح میں ہے مگر ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت
 کما و مسما شامی ورنہ ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت
 ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت

وہ نہ ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت ہجرت
 اَللّٰهُمَّ جَعَلْ لِيْ يَتُوْمًا يَتِيْمًا
 نوٹ: یہ جواب اس وقت ہے جب یہاں و قبول و نوسے گئے ہوں ورنہ
 نکاح سرے سے کچھ ہے ہی نہیں۔

محمد تقی رحمتہ اللہ علیہ

الاستفتاء

بخدمت جناب کعبہ سیدی و سندی غوثی و غیاثی ماثق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قید الحاح و جان و امت برکاتہم علیہم

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد عرض یہ ہے

۱۔ بن مسعود و جہمت عقائد لڑکے کا بل مدبٹ خاندن کی ترک سے نکاح باہر

کر نہیں، اگر نہیں تو کس وجہ سے؟

۲۔ اگر نکاح سے پہلے ترک کے خاندن و اول سے یہ عہدے یا جیسے کہ جہت

و لڑکے کے مذہبی عقائد میں کوئی دخل نہیں دینگے

صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے؟

نیازمند گرامر، محققان غل غوری مدنی

سکینہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اب حدث زہد جو کہ غریبہ بن میں ورا سمعیں و جوی کے ماننے و سنے ہیں

میں تان حضور محبوب نوستیہ عالم سے نہ میری دلکش مدد کی تو اس سے جب تک توبہ
نہ کرے نکاح بازنہیں وقتیں مشہد سمجھنے دے کہ میں جہاں میں کہ بہ پیش رفتے
ہیں جیسا کہ توفیقہ بیان میں اسمعیل ابو کی نے کھاتے تھے یہاں سے پہچاننا یہ ضروری
ہے کہ حضور علیہ السلام کی صورت

بسم الله الرحمن الرحيم

اسماء، محمد، و

منہ غنیہ و بکرہ و زکوة و انوار غنیہ

۴۴ - محاسب مبارک خرد ۹۰۹۰

الاستفتاء

بگرونی خدمت حضرت عده قبله غفر منی محمداً

و خیر محمد نور علی صاحب دامت برکاتہم علیہم

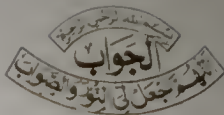
میں نے ایک درخت اللہ دہکا کے بعد خود بہہ کش ہے کہ

کی فرمائے میں صابر کہ مردوں مسد کہ حق نہ شرعی کشا ہونا چاہیے جو سنئے

میں روپے شہوئے س کی کیا حقیقت ہے، وصف بہر ثوب در س

وصل کریں

ساقی بہ صدمہ رسوں ملک منہ ڈکنا چوہہ نفعیہ بیور



شرعاً کم از کم حق مہر دس درہم ضروری ہیں، اس لحاظ سے جتنی پاندی ہے
 اتنا حق مہر ہونا چاہیے خواہ سو روپے یا دو تین صد روپے نہیں، خانہ سامنے میں روپہ
 بھی کسی حد سے تھے کہو تو پاندی کستی تھی۔

و منہ مدی عہد و صو منہ مدی عہد و صو منہ مدی عہد و صو

و منہ مدی عہد و صو

مترہ انقیاد بول کھینچو بول کھینچو بول کھینچو

• جہودے لوتے سنس

۲۴ ۳ ۸۰



سہ مہر کی کم از کم دس درہم ہے، مگر کہ دس ۳۰ روپے دینی کے روپہ، اس حد سے دس درہم کا دس حد
 سہ مہر کی کم از کم ۳۰ روپہ چاندی مہر ہے، کاغذ چاندی یا سونے کی پاندی کے مہر یا سونے
 مہر کی دیدار دینی کوئی حد مہر میں چاہیے، دھند کو چھوٹا دس روپے، بہتر ہے کہ مہر میں دس روپے
 دھند کو چھوٹا دس روپے، دھند کو چھوٹا دس روپے، دھند کو چھوٹا دس روپے



بَابُ النِّكَاحِ مَا تَرْتَبِعُ

الاستفتاء

مکرمی و محترمی جناب مہر مہر ماہر فیہ محمد نور صاحب فیضی بیروت

سدم میر کے بعد مض ہے کہ

کیا فرماتے ہیں مسائے دین و مفتیان شرع متین ندریں مسد کہ مثل زید
کے باپ کا انتقال ہو گیا تو اس وقت زید کی شادی ہو چکی تھی اور اس کی دوڑکیاں
تھیں تو زید کی والدہ نے کسی آدمی کے ساتھ نکاح کر لیا اور وہ آدمی جس کے ساتھ
نکاح کیا ہے وہ بعیدی رشتہ در ہے اور اس کی پسے بھی شادی ہوئی ہے اور اس کے
بیٹے بھی ہیں، اس کی پہلی بیوی بھی زندہ ہے باب صحت سے یہ فرمایا کہ

کی وہ دونوں لڑکیاں اس نکاح کرنے والے ایسی جس کے ساتھ زیہ کی والدہ سے
نکاح کیا ہے، کے لڑکوں کے نکاح میں سسکتی ہیں یا نہیں؟
ذرا دل میں سے واضح فرمائیں اور فتوے ارسال کریں اور اپنی مسودہ تصدیق
میں ہر وہ لگا کر بھیجیں مشکور ہوں گا۔

دعا گوئی محمد تقی و سر میر فتح معلوم چشتیان و مندی صاحب پر صانع ہدیہ پاکستان



گروہ لڑکے اس کی پسلی بیوی سے میں تو جائز ہے قہر تن کہ یہ پھر
 اول میں ہے کہ عورات نہ کہ وہ سب عورتیں عدل میں نہ لکھ عورات میں یہ ہیں
 مشکوٰۃ الاب کی پوتی اب کے لڑکوں کے لئے حرم ہے تو حد ثابت ہو گیا کہ جائز ہیں
 فقہائے کرام نے یہاں تک تصریح فرمادی کہ مشکوٰۃ رب کی لڑکی جو پہلے فدا نہ سے
 اس کے لڑکے کے لئے عدل ہے۔

در مختار تالی ج ۲ ص ۳۰۳، فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۰۰ بجز در توفیق

فتاوے دہلی ج ۲۳ میں ہے و لفظ لہ از مروجہ اردو و لفظ
عمر میں اضافہ فرمایا کہ حضرت ہمام بن خثیفہ ایک عورت کے ساتھ خود نکاح کیا و اپنے
رنک کے ساتھ اس کی بیعتی نکاح کم و صاحب بھرنے یہ بھی کہا کہ کوئی مانع نہیں ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم و قد سورہ محمد بن حبیب مرید ۳۰۰

بسم اللہ

و اللہ اعلم و صل اللہ علی محمد و آلہ

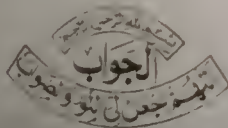
و صلواتہ و بركاتہ

فہم الخیر و فی حقہم اللہ

۵ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ

الاستفتاء

کیا وہ تہ میں کر رہا ہے۔ یا نہ کر رہا ہے۔ یا نہ کر رہا ہے۔ یا نہ کر رہا ہے۔
۱۔ وہ کہے خداوند سے نکاح کر رہی ہے وہ کہے خداوند سے نکاح کر رہی ہے وہ کہے
خداوند سے وہ کہے شوہر کی نکاح میں نکاح کر رہی ہے وہ کہے شوہر کی نکاح میں
یا نہ کر رہا ہے وہ کہے شوہر کی نکاح میں وہ کہے شوہر کی نکاح میں وہ کہے شوہر کی نکاح میں
۲۔ سن ۱۳۴۵ھ میں وہ کہے شوہر کی نکاح میں وہ کہے شوہر کی نکاح میں وہ کہے شوہر کی نکاح میں



جب عورت سے جماع کیا ہے تو بڑ نہیں نکلتی قرآن کریم روایت کے

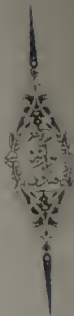
قرین مبارک و تملے کا فرمان ہے وَ رَبَّكُمْ لَسِيَّ فِي حُجُورِكُمْ مَقْرُونٌ
 یہ تملے کو شیعہ دَحْدَحُہ یعنی جس عورت کے ساتھ آدمی نے جماع کیا اس کا لڑکی
 میں پر حرم ہے۔ فادوے عالمگیر ج ۲ ص ۴۲ میں ہے والثانیۃ بنات الزوجۃ
 و بنات ولادہ و ان سفن بسترط الدخول یعنی محرمات کی دوسری قسم بیوی
 کی بیٹیاں ہیں اور پوتیاں نواسیاں یہ سب حرام ہیں جبکہ بیوی کے ساتھ جماع کیا ہو اور بیٹی
 تنویر البصار در مختار شامی ج ۲ ص ۲۸۲ میں ہے (و) حرم بالمصاہرۃ (بنت
 روجہ نسو صوۃ) اور فقہ کی سب کتابوں میں حرام لکھا ہے اور حدیث شریف
 میں عدا کہا ہے۔

تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۱ میں ترمذی شریف کی حدیث میں فرمایا کہ بے شک لڑکے
 سے لڑکیوں و سلمت فرمایا یہ سب جل منکح امراۃ فندخل فیہا یحل لہ
 نکاح استنہا اور جب قرآن کریم اور حدیث شریف میں حرام فرمایا اور فقہ کی سب کتابوں
 میں حرام لکھا ہے تو بیکس طرح ہے۔

و سنہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علیٰ حبیبہ الامم
 و آلہ و اصحابہ وسلم۔

قدوة الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۱۹ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ



الاستفتاء

بخدمت جناب قید بزرگوار مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

گزارش ہے کہ مجھے شریعت کے مطابق فتوے درکار ہے، برائے میری
فرما کر فتوے دیا جائے، غریب پروری ہوگی۔

عرض ہے کہ میں نے آج سے تقریباً ۱۲ سال پیشتر اپنی زوجہ مسماۃ امینہ بی
عرف مینا دختر غلام محمد کا نکاح سٹے رشید احمد ولد محمد شریف مکہ بصیر پور سے کر لیا جس
ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

عرصہ تقریباً آٹھ ماہ ہوئے میرے داماد سٹے رشید احمد ولد محمد شریف نے میری
دوسری چھوٹی لڑکی مسماۃ نور الہی دختر غلام محمد عمر حدود ۱۰ سال کو درغوا کر اغوا کر کے راجپوت
اور اغوا کر کے ایک ماہ بعد رشید احمد مذکور نے اپنی بیوی امینہ بی بی عرف مینا کو حقد دیدی
ابھی طلاق جو رجسٹری ہو کر بصیر پور پہنچی تو چند روز بعد رشید احمد مذکور نے میری دوسری لڑکی
جس کو رشید احمد اغوا کر کے لے گیا تھا، عدالت میں بیان دلا کہ میں اپنی مرضی سے رشید
کے ساتھ اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ عدالت مجسٹریٹ کراچی میں بیان ہونے کے دوسرے
دن رشید احمد نے میری لڑکی مسماۃ نور الہی سے نکاح کر لیا۔ رشید احمد مذکور نے مسماۃ امینہ بی بی
جو نور الہی کا حقیقی ہمیشہ کے کطلاق اول می تھی اور بعد بھی پڑی ہوئی تھی بیکہ عدالت رشید احمد نے
رشید احمد مذکور نے دوبارہ نکاح میری چھوٹی لڑکی مسماۃ نور الہی کے کیا تھا، اس پر میں شریعت کے مطابق شکایت کر رہا ہوں

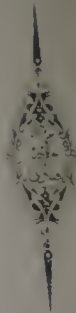
ہیں صفا بیان کرتا ہوں کہ بال حالات کے مطابق محمد غریب پر رشید احمد
 نے یہ دئی کی ہے۔ میں نے رشید احمد ولد محمد شریف کے خدشہ پولیس میں پرچہ درج کر
 رشید احمد و نور بی کو پکڑ لیا تھا، رشید احمد گرفتار ہوا و میری لڑکی مسماۃ نور الہی میرے پاس
 اب میں نور الہی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں کیا ایسا کر سکتا ہوں یا نہیں؟ فرمایا جاوے۔
 میں صفا بیان کرتا ہوں کہ بال تحریر پڑھ کر سمجھ کر لکھوائی ہے۔

عرضی نشان انگٹھا

محترم جناب بابا جی

اسلام ٹیکم : میں تصدیق کرتا ہوں کہ درخواست کے حالات درست ہیں۔

دستخط بحروف اردو میاں ظفر علی ۲۲-۵-۸۱



گر مسے رشید احمد نے مسماۃ امینہ بی بی (جود نور الہی کی حقیقی ہمسر ہے) کو طلاق
 دی و عدت پوری ہونے سے پہلے مسماۃ نور الہی سے نکاح کر لیا تو وہ نکاح صحیح نہیں بلکہ
 فاسد ہو جس کا چھوڑنا واجب ہے۔ اگر رشید احمد نے جماع کر لیا تو متارکہ بالقول ضروری
 ہے ین: بان سے یہ کہے۔ میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا یا مسماۃ نور الہی کے کہیں
 رشید احمد چھوڑ دیا

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۳ میں ہے کہ

مگر نہ حول لا متکون لابل لعلول نیز کی صورتیں ہیں، لہذا صاحب
میر محضر صاحب وعدہ لا سمحہ صاحب یونان
ج ۲ ص ۲۸۳ میں ہے مگر تنزیہ الابصار میں ہے، نوعہ محصر صاحب
یحل بہا ولا۔ در المختار میں ہے فی الاصلہ اور شامی نے سے بدرجہا مگر مورد
تذکرہ کرے تو مرد کا یہ جاننا ضروری ہے کہ متارکت ہوئی۔ عالمگیری ج ۲ ص ۵۰۔ حد
غیر مستارک شرط اور اگر جماع کیا ہے تو عدت پوری کرنے کے بعد وجہ نکاح
کر سکتی ہے اور اس میں قصائے قاضی یعنی شرعی حاکم کا حکم بھی لگانا کر یہ نکاح فسخ ہو گیا ہے
مزدی ہے کما فی الشامی تو مسأۃ نور الہی اس نکاح کے چھوڑنے کے بعد مکرر شرعی کے
علم سے اگر جماع ہوا ہے تو عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ

و اصحابہ و بارک و سلم۔

عز و العقیقہ لولہ الخیر محمد بن نور الدین غفرلہ

۲۰ رجب المرجب ۱۳۵۸ ۵۵

بَابُ الْمَصْرِفَةِ

الاستفتاء

بدست جہان حضرت مولانا محمد علی قاسمی

تخصیص و یاں اور صنف ساجیوں

قبلہ و کتب ہندو جہ ذیل کے متعلق فتویٰ دیا ہے

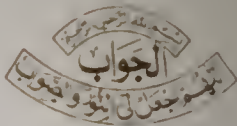
یہ سبہ مجدد و سدرت میں ساکن موضع رزنی پور تحصیل جویاں ضلع قصور نے
ہی حقیقی ہوساتہ ارشاد بی بی زوجہ یوسف ولد عبد ذر میں موضع رزنی پور تحصیل جویاں
ضلع قصور نے نامائز تعلقات ستوار کر رکھے ہیں

۱۰۔ ایسے میرغاں کو بار بار سمجھایا گیا لیکن وہ پنی کرتوت سے باز نہیں آتا۔

۲۔ راتھ کا رستہ ہر بیمہ شدہ چراغ و فکیر کبرہ، ریحماشت و درجہ و حمد این و درجہ
سماں ہوضہ حلقہیں ریحماشت و درجہ و حمد این و درجہ

س وقت وہ اپنی بہ کاری میں مصروف تھے
 کہ مستے صمیمہ کو درمیرے پاس موضع جھگیال میں اپنی بہو کو گھر واپس لے جانے
 کے لئے یا تھا کہ شب کے وقت یہ وقوعہ پیش آیا
 لہذا دست بستہ معروض ہوں کہ اس کے لئے قانون شرع کے مطابق
 مرے باری فرما کر شکور فرما میں

مرقوم: نو خه ۱۰۲۲ فردری می ۱۹۲۹
مدام: برهمه و د چیت قوم کبیره ساک موضع نجکیان حمول کیند با لری ملک



روں صحیح ہے کہ مستی علم نے اپنی ہو رشادی بی بی کے ساتھ کار کی کہ
اور بس ان ہی کیا ہوتی کہ لڑکے کا نکاح فتنہ ہو گیا۔ رشاد شرمی مدت گزار کر
حرب استور شرع کہیں ورنہ حاکم کر سکتی ہے فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۴ میں ہے
ثم استشهدوا بحرفه - و هو مستبطل من النقص في
و استشهدوا بحرفه - و هو مستبطل من النقص في
و استشهدوا بحرفه - و هو مستبطل من النقص في

منہذا الفقیر ابو یوسف محمد بن یحییٰ بن یوسف
۱۰ ربیع الثانی سنہ ۲۰۹۰ ھ

الاستفتاء

کامرات میں ملا کر مرد و عورتیں غنا و فساد و حب و بغض و کفر و فسق
کے لیے ہیں کہ یہ آدمی اپنی سماں بیوی کے موجود ہوتے ہوئے یہ سگی سماں سے
خود لڑے اور جس کا قرعہ بھی طریق کریں تو اس سگی بیوی سے نکاح رہ جائیگا
میں ہوں گی کہ در طریق کو متنی مانع سے کیا نہ ہونی پائے فقط و سلم
سائل: مستری خان محمد و مستری محمد و محمد بستی پور
دلی دیا پور ۲۰۹۰ ھ



سای کے ساتھ زمانے بری کا نکاح نہیں ہوتا در فساد نہیں ہوتا یا مزنیہ
کی مدت گزرنے تک بری سے نزدیکی نہ کرے اور جس سے جسے جانتے تو بری سے
زیدی جائز ہے در افتار اور شامی میں ہے ۲۰۹۰ ھ فی الحدیث و غنی حب

مرتب لاسرم امرالہ شانی اسی صفحہ پہ سورہی سعدی الحسین
لابعد راجری حسی حص الرجری حبصہ

وہ نہ دانی علم وصل نہ معل حبیبہ ولہ وحبہ و
نہ س کی سزا بڑی سخت ہے جو ما کہ وقت کا کام ہے یہ زمانہ ہے درمختار کی
سزا سنگسار کرنا ہے موت ہو یا مرد و اگر محسن نہیں تو نو کوڑے سزا ہے جو ما کہ سزا کا
در عوام کا کام ہے کہ مائیکٹ وغیرہ سے مجبور کریں کہ دل سے توبہ کریں اور نیک بن جائیں
حقہ الفقیہ ابو حنیفہ نور الدین علی بن عیسیٰ

۲۸ رثال لکرم سنگسار ۸ ۸ ۲۹



بَابُكَ لِمُعْتَدَاتِ الْحَوَالِكِ

الاستفتاء

گرمی قدر و قابل صد مہترم صاحب

سہم حکیم بعد از ادب !

گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل صورت کے تحت شرعی فتوے کی ضرورت ہے
مہربانی فرما کر صحیح فتوے عطا فرما کر مشکور فرمائیں۔

حالات :

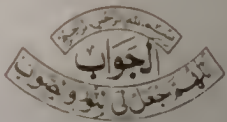
ایک عورت کو طلاق ہوئی تھی، مطلقہ عورت کی دوسری شادی کا پیر نہ ہوا
ی شادی کے سہم میں اس کی بارات گئی جب نکاح کا وقت یہ تو میتہ چہ کہ بھی

عدت کے دن گزرنے میں دیر ہے اور یہ دن گزرنے کے بعد عدت پہنچتی ہوگی
اس لئے نکاح نہ ہو۔

رُکے والے عورت کو پٹھانے کے معنی اپنے لئے سسرال میں
رُکے والوں نے وعدہ کیا کہ جب عدت پوری ہوگی ہم اپنے گاؤں میں نکاح پڑھائیں گے
مگر اگر رُکے نے رُکی سے جس کو بغیر نکاح کے لایا تھا صحبت کر لی مٹی مہسٹھ
جبکہ بھی نکاح درج نہ ہوا تھا اور عدت نہ گزری تھی تب عدت سے قیام درج
گزر گئے ہیں لیکن چونکہ رُکے نے عدت کے دوران ہمستری کر لی ہے اس سے
شک یہ ہو گیا ہے کہ نکاح ہو سکتا ہے یا نئی عدت کر رہی ہے۔

بہن! فرما کر مندرجہ بالا حالات کو مد نظر رکھ کر فتویٰ دیں کہ نکاح ہو سکتا ہے
یا بالکل نہیں یا نئی عدت گزرائی پڑے گی و عدت گزر کر رہی پڑے گی تو متنی ہوگی
کیسے ہوگی یعنی عورت اپنے سسرال رہ کر گزرے گی یا میکے چلی جائے گی کسی دوسرے
رہ کر گزرے۔ والسلام

حاجی ملک محمد امین، قادر آباد



عورت کے سورہ دن ہفتے میں کا مطلب ہے کہ عدت کا صحیح مگر نہیں
کہونکہ ایسی عورت جو خون ہوا کی عدت تین حیض ہے، دنوں کا حساب ترتیب

جب حیض نہ آتا ہے، عصبانی ہو، مگر اس میں حیض دیر سے ہو جائے تو کدہ چری ہوں
 دیکھ پڑی ہوں، یہاں یہ کتاب ہے

اس کتاب کے پانچ حصوں کی تہہ و بالا ہو، سات سات میں رقی
 ہیں، جس پر جاکر وہی سات میں ہیں، وہ قیام جو چاہے، یہ سات سات میں ہیں
 سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے
 سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے
 سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے
 سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے، سات سات میں ہے

حکایت حیات و ہلاکت

مکہ منیہ اور یثرب و مدینہ منورہ

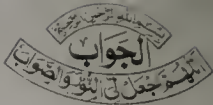
یہ کتاب سفرنامہ ہے

۱۰۰۰

الاستفتاء

اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے
 اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے
 اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے، اس کتاب میں ہے

یہ کتاب سفرنامہ ہے



یہ نکاح حضرت امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترم مذہب حضرت امام محمد علیہ السلام کے نزدیک صحیح ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۷ میں ہے قال ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ نفائی یحوزن ینقوہ امرأۃ حامل من الزنا ولا یطأھا حتی یصم اور یونی برائے صنائع ج ۲ ص ۲۶۹، تنویر البصار در المختار شامی ج ۲ ص ۴۱ میں ہے جبکہ قرآن کریم پانچویں پارے کے رکوع اول میں ہے وَأَحِلَّ لَكُمْ مَوَارَا ذَلِكُمْ تَمَسَّ شَمْسٌ سَمْسٌ وَبَی وَاضِعٌ ہوا کہ یہ نکاح جائز و صحیح ہے۔

وَسَلَّمَ عَلَیْ اَعْمَ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَی رَسُوْلِهِ الْاَعْظَمِ وَالْہِ وَصَحْبِهِ وَبَارَکَ وَسَلَّم

عزیز الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ
 ۱ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

۵۰۱۲۰۸۱

الاستفتاء

کی دہشت میں ملے دین مفتیان متین در این مسئلہ کہ مسیحی زید نے اپنی



سالی حقیقی کو اپنی بیوی کی موجودگی میں زنا کرنے کا ملہ کر دیا۔ ورنہ زانیہ سے عرصہ پہلے
کا ملہ ہونے کے بعد اس کا نکاح دوسرے آدمی سے کر دیا۔

۱۔ کیا از روئے شریعت یہ نکاح ہو جائے گا یا نہیں؟ نکاح خوان دلو بابت نکاح
کا نکاح قائم رہے گا کہ نہیں؟

۲۔ منکوحہ زانیہ کا نکاح قائم رہے گا یا نہیں؟

۳۔ منکوحہ زانیہ کے حمل کا علم ہونے کی صورت میں طلاق دے کر اس کو فارغ
کر دیا گیا ہے۔

۴۔ کیا زانیہ کا ملہ کو طلاق کے بعد اپنے حق مہر کی وصول کرنے کی از روئے شریعت
حق دار ہے یا نہیں؟

۵۔ تاریخ نکاح ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء، وضع حمل ۲ جولائی ۱۹۷۷ء کو ہو اس کے خاتمہ کے
طلاق دے کر فارغ کر دیا۔

اب مسئلہ حق مہر کا ہے کیا از روئے شریعت زانیہ معقودہ حق مہر وصول کر سکتی ہے
کہ نہیں؟ یہ فتویٰ مفصل مدلل عنایت فرما کر عند اللہ باجور رہوں۔

مکمل پتہ حسب ذیل ہے:-

غلام سرور خاں ولد سردار محمد خاں قوم گجران سکندو بہر محلہ حضرت سلطان
لوزنگ رحمتہ اللہ علیہ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں

غلام سرور بقلم خود

سر ان کا شہادت ہے کہ میں نے اس کا جہاد نہیں کیا اور اسے دوسرے
پارسیوں کی حمایت سے بیان ہو چکا ہے

وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ علم ہے کہ وہ جہاد نہیں کیا اور
وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاد نہیں کیا اور

وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاد نہیں کیا اور

وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاد نہیں کیا اور



بَابُ الرِّضَايَةِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان ملت عظمیٰ ہند میں مسودہ کہ جسے بھڑکی یا بیڑیا میں دو سو سے ایک سو سہ سو ہند کو پنا دو دھ چوبیس سو کو سو کو مٹائیں اور اس نے اپنی دودھ جانے والی بیوی کی دوسری سو کے ٹکے سے اس بڑل کی شادی کر دی کچھ مدت کے بعد دودھ پینے والی بیوی نے ایک عورت کو اس سے بچہ کر لیا اسے کوڑھ لگنے یہ لڑکی اپنے لڑکے کے لئے کوسیں دیا۔ یہ تیرے لڑکے کے لئے جوڑ تھی اور لڑکی سمجھ رہی تھی، تجھے چاہئے تھا کہ اس کو اپنی لڑکی بناتی تو اس نے کہا کہ اس میں ایک دھبہ تھی تو اس نے کہا وہ کیا دھبہ تھی مجھے کیوں ہیں باقی تو اب میں اس نے کہا کہ میں نے اسے دودھ پیا یا جو اسے تو اس پر سوار کرنے

جو بزرگ بھتیجہ دس گئے تھے نکاح کے وقت درمولانا مولوی زید احمد سے دریافت کیا تو اس نے کہا یہ لڑکی تیسرے لڑکے زبیری سوکن کے لڑکے کو انکسبتہ سے نہ ہمارے دودھ پلانے والی کے سو اس کے دوسری بیوی کے لڑکے کو یہ ہو سکتی ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس آدمی کے درمیان اور اس لڑکی کے بھائی کے درمیان چمپش ہو گئی تو اس لڑکی کے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس وجہ سے یہ دودھ کا مسئلہ پھر ظاہر ہوا تو اس آدمی کی سالی نے کہا کہ اس لڑکی نے میری بہن کا دودھ پیا ہوا ہے۔ دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھے میری ہمشیرہ نے بتایا تھا۔

ایک در آدمی جو اس بکر کا پتر لیا تھا اور اس نے اسے پالا تھا اور شاہی بھی کی تھی اس نے بھی کئی آدمیوں کے سامنے کہا کہ اس لڑکی کو بکر کی بیوی نے دودھ پلاتے میں نے دیکھا ہے اور پھر مولوی صاحب کے پاس آکر لپور لپورا بیان دیا یعنی دودھ پلانے کی شکل بتائی کہ جس طرح بکر کی بیوی نے دودھ پلایا تھا اور کہا کہ میں یہ گواہی دینے کو تیار ہوں۔ اب جبکہ معاملہ عروج پر پہنچ چکا ہے تو پتر لیا کہتا ہے کہ میت گواہی دینے کو تیار نہیں ہوں۔

نوٹ : در پتر لیا نماز نہیں پڑھتا لہذا یہ ثقہ نہیں ہو سکتا، مخدوش الحواس بھی معلوم ہوتا ہے در دودھ پلانے والی بھی فوت ہو گئی ہے ورنہ اس سے دریافت کیا جاتا کیونکہ بکر کے مجھ پر بہت احسان میں لہذا میں مجلس میں جا کر گواہی نہیں دینگا جبکہ دوسری عورت جو بکر کی سالی ہے وہ بھی مجلس میں جا کر گواہی دینے سے انکار کرتی ہے و یہ تمامہ وغیرہ جو ہیں اس لڑکی کے نکاح کے وقت وہاں موجود تھے کسی نے یہ بات خابرنہیں کی تھی ورنہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں تھا کہ دوسری عورت کے بچے کو بکر کی بیوی سے پلایا گیا ہے اور یہ تمامہ وجہ مولوی



صاحب پر ہے۔

لوگوں نے فساد کھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے سارے
تو جنس میں لائیں اور ان سے گویا ہی دہائیں در نہ تب کو دیکھ گئی ہستی و زوئی
صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں نے جو بات شیر کے : ہرے میں بکر کے رشتہ و دوست
سنی تھی اگر ظاہر نہ کرتا تو محشر کے میدان میں نہ رہ عزت کی پہلی میں جو ہر
لہذا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے، میرا کوئی قصور نہیں۔ اگر مجھے کج کئے وقت نہ
وہ بھر بھی علم ہر جاتا تو یہ نکاح ہرگز نہ کرتا۔ لڑکی کی شادی ہوئی تو غریبوں میں بڑے
چار بچے بھی پیدا ہو گئے ہیں بکر کہتا ہے کہ لوگ میرے دشمن ہیں مجھے ان کی گویا ہی قبول نہیں، گویا ہی
زمان لوں گا۔ بیٹو اتو جرو۔

اچکا تا بعد : نصیر احمد دہلوی مدظلہ

نشان انگوٹھا میر بخش بلوچ میاں دلیر دہلوی مکھن

حاجی شیر محمد مکھن میاں لاں قوم محل

حضور مہربانی فرما کر اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق کتب فقہ کی روشنی میں بیان فرما
شکوہ فرمائیں، حضور کی عین نوازش ہوگی۔



دودھ پلانے کا مسئلہ بڑا نازک ہے، اس میں دنیکی یا بند شریعت مردیا



یک سر در دودھ میں جو پیند شریعت ہوں گے گواہی ہی قبول کی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر
سودا می جو پیند شریعت ہیں، ان کی گواہی قبول نہیں اور یونہی ہزار ہا عورتیں جکھڑوں کے
ہتھکڑوں کی گواہی بھی نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۴۲، تنویر البصار والافتاء

ج ۲ ص ۵۶۸ میں ہے: **مَنْ مَضَى مِنْ مَسْنَدِهِ وَلَا يَقْبَلُ فِي الْمَرْصَعِ لَا**
تَبْدِئُهُ رَحِمِيَّ دُرَّحَرٍّ وَمَرْسَسٍ عَدُولٍ اور یونہی تمام معتبر است مذہب حنفیہ
کے متون و تشریح و حواشی و فتاویٰ میں مذکور ہے، لہذا اس صورت میں نکاح جہاں ہے
کوئی شک و شبہ نہ کیا جائے بے گروہانہ کادل، ان جائے کہ عورت نے واقعی دودھ پیا ہے
و تصدیق کر دے تو نکاح فاسد ہو جائے گا اور اگر تصدیق نہ کرے بلکہ دل میں ہی آجائے کہ
دودھ پیا ہے تو بچہ بہتر ہے جو مستحب کے درجہ میں ہے مگر واجب نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری
ج ۲ ص ۴۵ میں ہے: **وَنَصَدَّقُهَا الرَّجُلَ وَكَذَبَتْهَا الْمَرْأَةُ فَسَدَ**
النِّكَاحُ اور اس سے پہلے ہے: **وَنَكَانَ الْمَخْبِرُ وَاحِدًا وَوَقَعَ فِي قَلْبِهِ**
بِمَصْدُوقِ الْأُولَى ان یسرہ و یا اخذ بالتقذ و جد الاخبار
فصل لعقد وعده ولا يجب عليه ذلك۔

وبله عالى اعلم و صلى الله تعالى على خير خلقه
محمد وعلى له و صحابه و بارك وسلم۔

حقه الفقير الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

الاستفتاء

جناب مولانا و منا محدث فقہا مولوی محمد نور اللہ صاحب دارالعلوم تحفہ فیروز آبادی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین و یا مسند میری دودھ
نے اپنی بہن زینب کے ساتھ رشتہ داری کر لی۔ میری والدہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ
اپنی بہن زینب کے لڑکے کے ساتھ منسوب کر دیا جو کہ میری ماں زینب سے قبل
کر لیا تھا اور بچپن میں ہی لڑکی کو لڑکے کے نام کے ساتھ منسوب کر دیتا تھا۔

علاوہ انہیں اٹھارہ سال کی بات ہے کہ میری والدہ گھر پر جمع گروے
کی بنا پر اپنے بھائی کے گھر چلی گئی۔ میرے والد نے اپنی بیٹی کو بچری دودھ پلایا
اور اس کے بعد میری والدہ کو لینے چلا گیا۔ راستے میں میری خالہ نے اپنی بھانجی کے
منہ میں پستان ڈال دیا۔ اس وقت پستان میں دودھ تھا یا نہ نہیں۔ اس بات کا
میری خالہ کو علم نہیں ہے، اسی وقت میری خالہ نے اپنی بھانجی کو دلپس کر دیا اور
میرا والد لے کر میری والدہ کو لینے کے لئے میرے ماموں کے گھر گیا اور میری لڑو
کو لے کر آگیا۔ میری والدہ کو کسی رشتہ دار نے پارٹی بازی کی وجہ سے کہہ کر رشتہ ان کو
زدودہ ہیں دے دے۔ میری والدہ نے رشتہ زدینے کے لئے بھانے بنانے شروع کرتے
ہماری برادری والوں نے رشتہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے افواہ رُوی کر لڑکی کو
نہیں لینی آتی ہے۔ دودھ دالی بات بالکل جھوٹی ہے۔ میں نے چھٹی پر تے ہی بچیاں
سے پوچھا کیا وجہ ہے؟ کیوں آپ نے اس طرح کیا تو ماں نے کہا کہ مجھے میرے بچے
بھائی نے یہ مشورہ دیا تھا۔

آپ اس مسئلہ پر فتوے لکھ کر مشکور فرمائیں حضور کی میں نوازش ہوگی۔

سائل: غلام حسین ولد جمال الدین، بصیر پور

حلفہ بیان

زینب بی بی، عرصہ سولہ اٹھارہ سال کا ہو چکا ہے۔ مجھے کچھ علم نہیں کہ میں نے بچی

بھائی کے سہ میں پستان دیا تھا اور اس وقت پستان میں دودھ تھا یا نہیں تھا، مجھے
 کچھ علم نہیں ہے۔ میری بہن لوگوں کے کہنے پر مجھے رشتہ نہیں دینا چاہتی
 نشان انگوٹھا زینب بی بی

حاجن غلام فاطمہ : بیان کرتی ہوں کہ میں بھی اس گھر میں تھی، مجھے کچھ علم نہیں کہ میری
 سوکن زینب نے اپنی بھانجی کو دودھ یا پستان دیا تھا اور یہ افواہ بھی اس وقت کی ہے جبکہ
 میری سوکن کے پستانوں میں دودھ بالکل نہیں تھا۔ یہ بات بالکل جھوٹ ہے۔

نشان انگوٹھا حاجن غلام فاطمہ

حاجی خدوم محمد : مجھے کوئی علم نہیں کہ میری بیوی نے اپنی بھانجی کے سہ میں پستان
 دیا تھا یا کہ نہیں۔ پستان والی افواہ ہمیں رشتہ نہ دینے کی علامت ہے۔ یہ ہماری برادری
 والوں کی خاص شہرت ہے اور پستان والی بات بالکل جھوٹی ہے۔ میں نے آپ کے حکم
 کے مطابق مکمل پڑتال کر لی ہے، اس لئے فتوے لگا کر شکور فرماتیں۔

غلام محمد بقلم خود

جلال الدین : میں گھر سے اپنی بیوی کو بکری کا دودھ پلا کر اپنی بیوی کو لینے کے لئے گیا تھا
 مجھے کچھ علم نہیں ہے، پستان والی صرف کسی نے افواہ اڑائی ہے اور رشتہ میں رکاوٹ ڈالنے
 کی کوشش کی ہے۔

نشان انگوٹھا جلال الدین

غلام حسین : میں تھپی پڑھتا ہوں اور اپنی والدہ سے پوچھا تو میری والدہ نے کہا کہ
 مجھے یہ سب بتائیے کہ ہے کہ یہ ہیں رشتہ نہیں دیتے اس لئے ہم بھی ان کو رشتہ نہیں
 دہری، نہ منہ جانی کے پیچھے لگ گئی۔ میرے ہاں نے حاجی صاحب سے پنے ٹکے

کے لئے رشتہ مانگا جو کہ حاجی صاحب سے جواب دے دیا، ان دہشت نگوں سے رو
اڑی۔ میری والدہ نے اپنے بھائی کے کہنے پر حاجی صاحب کو جواب دے دیا۔ تپہ پاس
اس لئے آتے ہیں کہ آپ فتوے لگا کر شکور فرمائیں۔

ندامتیں بقرہ خود



بچے کے منہ میں پستان دینا حرام نہیں کرتا جب تک یہ مہذبہ نہ آئے کہ بچہ کے
پیٹ میں دو دھکیا ہے خواہ تھوڑا ہی ہو اور جب دو دھکا غم پستان دینے والی کو
نہ ہو تو اس افواہ کا اعتبار نہیں۔

در المختار اور شامی میں ہے و نظم من لدر فو نظم
لحلت و لم يدر ادخل لبن في حنطة لم لا لم بحر مٹائی
نے فرمایا و في العنية مرة كانت تغطي سدھا صم
واشتهر ذلك بيهم لم نعلو لم يكن في سدي لدر
حب الفمها شدي و لم يعلم لامر حمتها حار لاسها
سینزوح مہذبہ لصمہ

یہ اندریں صورت فوتے بس پرستہ کہ وہ لڑکی زینب کے رُک کے سے
بار ہے۔

واللہ اعلم و صلوٰ اللہ علیٰ حسنہ و آلہ و صحو
و برک وسلم۔

مفتوا مفتی ابو یوسف محمد نور اللہ نعمی غفرلہ

۱۹ جہاد سے الوداع ۳۹

۱۴۰۲۰۵۹

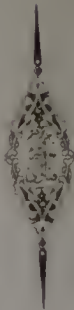
الاستفتاء

کہ فرماتے ہیں مہمانے دین و مفتیان شرع متین اندریں سند کہ ہندہ سے
زید کو یا مہضعت میں پنا و دودھ چلایا ہے۔ اب اپنی حقیقی لڑکی کا نکاح پوشیدگی میں مذہب
مذکورہ سے چڑھا دیا ہے، اب اس نکاح، نکاح خون اور گواہاں کے سمجھو کہ کیا حکم ہے
کیا نہ پر کوئی شرعی تعذیر بھی۔ زمر متی ہے، بینوا تو حیدر

الاستفتیان

محمد باقر محمد شریف

زچک ۹۶، تحصیل جہاد، ضلع، باری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَتُوبُ وَتَقُوبُ

شرعاً وہ لڑکا اس عورت کا باغی بیٹا بن گیا تو اس کی لڑکی میں ہوئے تو اس کا
 نکاح ہوا۔ یہ کرم ہے۔

نکاح خون اور گواہوں سے جس کو تم نکاح باغی میں طلاق میں دیکھو
 تو کھنڈہ زمرہ پر پڑھیں اور پتہ نکاح کریں کہ تم تلافی میں ہے حوش
 قرآن حکم ہے۔ ہر مرد کا حق

وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ رَسُولَهُ عِيسَى

عِيسَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ رَسُولَهُ عِيسَى

عِيسَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ رَسُولَهُ عِيسَى



بَابُ الثَّوَلِي

الاستفتاء

بخدمت جناب حضرت مولانا محمد فرید صاحب دامت برکاتہما

سلام علیکم، مزاج شریف

جناب قید حضرت صاحب رفقہ عالم بر حاضر ہے۔ آپ کی خدمت عالیہ میں

مندرجہ ذیل ہے، بحوالہ قرآن مجید و حدیث نبوی کریم سے تفسیر و رد جواب سے
نزلیں، مشکور ہوں گا۔

سوال یہ ہے :-

ایک شخص نے اپنی ترکی جس کی عمر تھوڑی سی ہے، بہت سے لوگوں سے بیچ کر دیا
جس کی مالک ہوئی اس نے عدنیہ نکار کر دیا، مگر مجھے رنکار جو کہ میرے بچپن میں تھا اسے

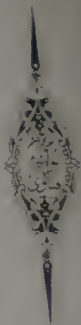


مجھے سطور ہیں۔ یا آپ حضورؐ امتدعا کہ جواب قرآن مجید حدیث شریف کی روایت فرمادیں کہ اس لڑکی کا نکاح ہے یا کہ نہیں ہے۔ فقط والسلام
 آپ کا مخلص، سید محمد شاہ گیلانی ازبستی کی عفتی پیر
 تحصیل اوکاڑہ تھا چوپک ضلع ساہیوال ۱۹۷۱ء



شرعاً اس لڑکی کا نکاح بدستور ہے اور لڑکی کے علانیہ انکار سے کوئی نقص نہیں پیدا ہوا۔ شرعاً باپ اور دادا سے کا کیا ہوا نکاح لازم ہے یعنی نابالغہ کو اس کے توطئے کا کوئی اختیار نہیں۔ قرآن کریم سورۃ النور میں ہے وَأَنْكِحُوا الْأَيَّامِيَّاتِ اور سورۃ الطلاق میں ہے وَأَنْكِحُوا لَهُنَّ مَا يَبْغِينَ۔ ان دو آیتوں سے باپ کا یہ اختیار ثابت ہے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اس وقت ہوا جبکہ صرف چھ سال کی تھیں اور پھر اس نکاح کے فسخ کا حق ان کو نہیں ملا۔

یہ حدیث پاک کی ایسی مضبوط دلیل ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا لہذا اہم عظیم بر حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فقہ میں یہی درج ہے۔ سب متون و شروح اور فتاویٰ مذہب حنفی میں یہ فتاویٰ کی طرح وضاحت سے ثابت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۹ اور ج ۱ ص ۱۰ و بیہبوط ج ۴ ص ۲۳ و ج ۷ ص ۲۴ اور بدائع صانع ج ۲ ص ۲۳۸ اور ج ۲ ص ۲۴۱ وغیرہ
 صد باب شب خیزی میں ہے وَالصَّوْمُ لِمَنْ يَشَاءُ وَالزَّكَاةُ لِلَّذِينَ يَشَاءُونَ



مردان و عداکد فی سبب او میں سے بہت سے مردان
 بعد فلاخیاں لیا بعد بیوہ رہی تبت اور میں سے بہت سے
 میں ہے اور دوسری آیت وحدیث مبسوط ص ۲۴ میں ہے

بہر حال ہمارے مذہب میں اس لڑی سے عدالت و درستی
 ہاں اگرچہ ان لڑکی کا نکاح باپ و ادا اہل عیانت لڑکی کر دے تو لڑکی کے نکاح سے بڑھ کر
 اور بالذات نہیں کر سکتی۔

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على محمد وآله
 وعلى آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

مترجم الفقیر ابو نعیم محمد نور ال نعیمی غفر

۲۸ محمد اکبر دہلوی

۸۰۱۰۷۹

الاستفتاء

میں محمد سائل کو رسالہ سداں بیگم کے تین بھائی بنی العدا کے عدوہ درو
 بھائی نہیں اور ایک نے بولائیہ خود اس کا نکاح کر دیا۔ اب اس کے دوسرے بھائی
 بذریعہ فتوے ہذا (جو کہ درج ذیل ہے) دوسری جگہ نکاح کر دیا۔ دوسرے نکاح جو بیایا نہیں
 در یہ فتوے صحیح ہے یا نہیں؟ پس خود توجرو

فوتے مولوی عبد اعلیٰ ازبیک نور محمد بنیکامیل پاکستان

بھفر جناب قید مولوی صاحب دام اقبال

نقل بعینہ

بیان سہ سالہ بیگم دختر محمد توفی قوم باچھی ساکن پیک پٹنہ

میں نے سنا ہے کہ میرے بھائی سے باقرہ محمد نے کسی جگہ میرے بابت ہوتے
کی صورت میں میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب میں تقریباً ۱۷ سال سے اپنی ماں کے گھر
ریاست بہاول پور سے چھوڑ کر انگریزی مدرستہ میں دس سال سے اپنے بھائی احمد کے پاس
ہوں اور میں نے میری ہر طرح سے پرورش کی ہے۔ اب میں ۱۷ سالہ تقریباً ایک ہفتے سے
بانت ہوں اور میں اپنا نکاح اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہوں۔ پہلے نکاح نہ ہی میں نے خواہا
ہے اور نہ ہی میں نے سنا ہے اور نہ ہی وہ نکاح رکھنا چاہتی ہوں۔ اب آپ فتویٰ خود
سے اجازت نکاح مرضی خود، بانت ہونے کی صورت میں ماضی گزر ہوں کہ مہربانی سے عازت
بخش مجاہد۔ جنہو ترجمہ روا

تحریر کنندہ

محمد سعید بیٹے جسر خود ۳۷

میں نے یہ
میر بخش وہ میں یہ خود روا
گواہ شدہ بخش جسر خود
میں نے یہ
گواہ شدہ گواہ کور

الجواب

قال في كبر و طرحه نفسي. لهذا احد نفوس

و غير ان الحمد لله سر من نفوس صاف و

یہ فروعی فتویٰ نہیں بلکہ فقہ و افتراء و خیانت کا مجموعہ ہے۔

اذن کفر کا بدلہ و سبقت لے لیا اور متوسط کو ترک کیا جس میں بشر جو قضا کی تہذیب تھی کہ اس میں فروعی جس کی تہذیب تھی۔

مآنیہ قوں کہ ترکی مذکورہ کا نکاح سزا نہیں ہے، صراحتہ جھوٹ و گزاف، متنوع شرح و فتاویٰ فقہیہ کا خلاف ہے، مختصر نقد وری کفر و بدعت، بھر رائق و فتاویٰ شرح و فتاویٰ، ہدیہ فتح تقدیر، درمختار وغیرہ اسفار فقہ میں ہے و معظم من سحر و ساحور، سحر و صغیر و صعب و روحہ و سو سحر کا

لصغیر و سحر و نو و نو و نعبہ

تثانیہ اس کی عبارت مسمد کہ اگر باخض ما جاوے کہ نکاح سب پس نکاح سب نکاح
نزدیک فقہاء کے نسخ ہے، فقرہ رد فقہاء کہ وہ فقہاء کا یہ بیان نکاح فرضی کے متعلق نہیں
بلکہ متعلق نکاح واقعی ہے کہ عصب مہر من معہود المسہ و ثانیہ
فقہاء کا بیان ثمت اختیار نسخ ہے، نفس نسخ کہ ہو مسطور مہر و مہر
سکر۔

و تہ علی عود عصب مہر و حکم

مترہ انقیاد الی کثیر من نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۵۔ جب ۱۳۵۹ھ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین انہیں کہ ایک شخص بکری سے لے کر بیل
 کے رشتہ کے لئے لڑکی کا رشتہ طلب کیا۔ بکری سے بیل سے تھوڑا ہی تعلق ہے
 بعد ان کے کا شور مچا، باقی گھر کے سارے افراد اپنی ہی سے رشتہ دہنت
 بکری سے کرتے رہے لیکن بکری سے اپنی بشیرہ کو لڑکی کا رشتہ دے دیا۔

چند منٹ کے بعد جب بکری کے تادم ہاں نہ کو اس بات کو ملاحظہ
 میں لے کر ہونا پایا کہ ہم رشتہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں جس میں تمام بھائیوں
 کو شامی شریک میں لیکن اب یہ کاغذ کھوش رہا۔ اب بکری کہتا ہے کہ میں معمولی
 دوں جو نہ ہے یہ نہیں، اگر گنجالش ہے تو قرآن و حدیث کی رو سے فروع
 سے رہیں۔

سوال: محمد منظور حسین، سکس قبرہ



گروہ اقصیٰ سب افراد گھر کے رشتہ مند نہیں تو بکری کو عند ترک کرنی بہت قریب
 لڑکی کا رشتہ ہے۔ سورہ سورہ دور بھی حکم ہے کہ وہ حصہ حصہ
 چریجی معلوم ہے کہ یوں رشتے ان کا نتیجہ چاہیں نہیں، نہ انہیں ہر کسی کا دشمن
 اہمیت کا دروازہ کھل جائے گا۔ مگر اس چیزوں سے گھر میں کچھ بڑی بڑی

ارشاد قرآن کریم ہے کہ **وعلیکم ذرا تو بیکر کوئیہ لپہ نہیں کرنا چیتے**
وینہ علم و علم انہم و حکم

حقوہ الفقیہ الراجح محمد بن نور اللہ النیسینی غفرلہ

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۴۰۲۰۸۲



بَابُ الْكِفَوِّ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسافر یا عورت یا یتیم یا مسکین یا
 بیکار یا غریب یا محتاج یا محتاجی نامی ایک مصلی کے ساتھ اغوا ہو گئی جو کہ مختلف مقام پر ہے جتنا
 غور کا تحصیل ہو وہاں ضلع طان کے موضع ٹٹٹی میں نکاح کر لیا۔ نذیراں ایک زمیندار کے
 بیٹی ہے جس کے ساتھ بغیر والدین کے نکاح کیا۔ کیا جائز ہے یا ناجائز ہے چونکہ ٹٹٹی
 میں والدین کے پاس گئی ہے برائے مہواری کر کے کسی معتبر کتاب کے حوالے سے کو فرمایا
 اس مسئلہ میں مصلی تھا پاکستان ضلع ساہیوال کا محرم شہزادی ہے اس لیے کہ چھ مہر

الاستفتا

کیا فرماتے ہیں علماء دین امس ستر کے بارے کہ مستے چرائ علی حشیتی سکرنیب
تحصیل پاکستن ضلع ساہیوال نے اپنی لڑکی نابالغ جس کی عمر تقریباً دس سال سے لہو وہ سکرن
پیر غنی سے اپنا کف سمجھ کر شرعی نکاح کر دیا۔ ابھی سال ہو اتھ کہ معلوم ہوا کہ وہ بہتری قوم
یعنی حشیتی نہیں ہیں، اس کے بابت برادری میں جھگڑے بھی ہوئے اور پنچائت کی جہیں
ثابت ہوا کہ وہ ہماری قوم نہیں ہیں تو پنچایت نے ان کا سامان جو تھا دو دوسرے کو ب
لڑکی جو ان سے اس کی شادی ہم کرنا چاہتے ہیں تو دوبارے کتے ہیں کہ ہمارے نکاح
باقی ہے۔ اب جبکہ لڑکی اور والدین اور برادری نکاح کر رہے ہیں آپ سے گزارش ہے
کہ آپ فقہ حنفی کی رو سے ثابت فرمائیں کہ اس کا نکاح باقی ہے یا کہ ختم ہو گیا ہے۔
السائل: چوہرا علی قوم حشیتی سکرنیب دس تحصیل پاکستن ضلع ساہیوال



جب ہم فقہ سمجھ کر نکاح کر دیا اور بعد میں ثابت ہوا کہ کفو نہیں ہے اور سامان
دوسرا بھی واپس کر دیا تو نکاح درست رہا۔ آپ کو اختیار ہے کہ لڑکی کی شادی حسب پسند کر دیں۔

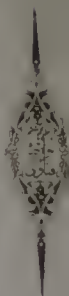
فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۱۲ میں ہے کہ کان لا ولیا ہم اللہ
 سر و عقد نکاح بر صفا و لحد معلوم نہ کفو و غیرہ
 نہ تمامہ لوحہ مہر و ما ذا شرط الکفوت و لحدہم
 نہ کفوت نہ حصر نہ عہد کفو کان لہم لحدہم اور یوں ہی بحث
 میں ہے اور پرنی شامی ج ۲ ص ۴۳۷ میں تقریر ہے اور جب معاملہ یہاں تک پہنچا کہ
 وغیرہ ویس کر دیا اور فیصلہ ہو گیا تو ان کا دعویٰ نکاح بلا دلیل غیر مسموع ہے۔

و نہ بعد و عدم وصلی نہ بعد فی علی حسنہ و علی نہ
 و حسنہ و نہ و نہ و نہ

منہ انفعیر ابو یحیر محمد بن زید النعمی غفرلہ

۲ شریح مکرّم الشیخ ۸۲ ۸۸ ۴

نوٹ: سائل نے زبانی بیان کیا کہ وہ حضرات اپنی کفالت میں شادی کرتے ہیں
 اس سے جو کہ کیا ہے کہ میں چشتی ہوں وہ اسی بات پر نکاح ہوا بعد میں ثابت ہو
 نہ وہ چشتی ہے۔





بَغَضُ أَحْلَافِي مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ الظَّلَامُ -

۱۔ بددوں

”میں جنہوں میں اترنے والے کے نزدیک سب ناپسندیدہ عداوت ہے“

أَفْطَلَا مَزْنِيْنَ فَاِمْسَاكَ بِعُرْوَتِيْ وَتَسْرِعِيْ
 يَا حَسْبَنِيْ ۚ قَالَ طَلَّقْ فَلَا خِيْلَ لِيْ مِنْ بَعْدُ عَتِي
 تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَةً ۚ

سفرہ ۳۳۰

”صدقہ اور باریک چہرہ پر تو روک لیا ہے صدقہ کے ساتھ
 چھوڑ دیا ہے حسن کے ساتھ چہرہ پر تمہاری صدقہ سے تم کو اب
 وہ عورت سے حلال نہ ہوں یہاں تک کہ اس کو خوف دم نہ
 نکال کرے۔“

نوٹ: جو جواب گن ہی کی صورت میں طلاق دے دی گئی ہے

فقط دعا

محمد امین

عبدالرحمن چیمبریں عسکری

میں خان محمد

دستخط محمد علی

دستخط جعفر رادو

نمبر محمد اسماعیل دستخط جعفر رادو



اگر وہ ایک صدقہ دی ہے تو نیکاح ہو سکتا ہے کہ فی

سے

و نہ صرف عدم وصول نہ ہو حرم حلال محمد و

و صاحب و برت و سر

عزہ الغیر ابو یحییٰ محمد نور اللہ نعمی غفرلہ

د جب دہب لکھو ۷۰۰ ۵۰

الاستفتاء

کیا وہ اس میں صحت دین و نہ عتین و عقیان شرعیین و

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین و مفتیان عظام اندریں مسئلہ کہ سالانہ
بہنوئی آپس میں جھگڑ پڑے، سالانہ اپنے بہنوئی سے کہا میں تیرے سے نیٹ لوں گا۔
بہنوئی نے کہا کہ تو کیا کرے گا اپنی بہن کو ساتھ لے جائے گا۔ سالانہ نے کہا تو طلاق دیدے
میں لے جاؤں گا تو بہنوئی نے کہا جاتیری بہن کو میں نے طلاق دے دی طلاق طلاق
کیا اب وہ دوبارہ رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی جاوے۔
السائل: احیدر علی، محمد درس البصیر پور



تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اب رجوع نہیں کر سکتے، قرآن کریم میں ہے
مِنْ طَلَقْتُمْ فَلَا تَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَنْكَحُوا مَا نَكَحْتُمْ حَتَّى تَسْكِبَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ اب ان کے
اتفاق کی صورت یہ ہے کہ علانہ پڑے گا یعنی جس وقت زوج نے کہا کہ طلاق دے دی
طلاق طلاق اس وقت کے بعد تین حیض پورے ہو گئے تو پھر کسی اور مرد کے ساتھ بھیج نکاح
کرے اور وہ شخص باقاعدہ جماع کے بعد طلاق دے دے تو پھر تین حیض پورے کر کے



دوبارہ اپنے مر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ یہ عورت ثابت ہے اور یہ
فقہ علیہ ہے۔

والله اعلم
باصحاب وبارئوسه

حزقہ غنیہ برائے محمد نور اللہ علیہ السلام
- رمضان مبارک -

الاستفتاء

بخدمت جناب مفتی اعظم جناب مولانا حاج محمد نور محمد صاحب مفتی تھیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ:

میں نے دلہ حسین ذات بھی ماکن جیون اخیتوں سان مرعبہ کرکے
 بقدر چار سال قبل ہر ہر دوزیاں دختر حسین ذات بھی ماکن جیون اخیتوں سان مرعبہ کرکے
 مذکورہ شادی سے پہلے اس اپنے خاوند کے گھر آدودہ کرحقوق دکرئی رہی۔ صر
 محل اپنے والدین کے گھر رہی تو کرکھی گئی۔ اپنے میکے گھر کی بھی کوئی دیا پھرے
 آجک اپنے خاوند کے گھر میں آئی۔

خاوند ہر چند بذریعہ چنچیت واپس لانے کی کوشش کرتا رہے اس میں
آئی۔ متذکرہ حالات کی روشنی میں حکم شرع شریعت سے متعلق فرماؤ کہ کیا حکم موجود ہے

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مشرع تین و عتین؟ غلامِ اندریں سسکو کا سالانہ ہونی نہیں میں سمجھ کر چڑھے، سالانہ اپنے ہونے سے کہا میں تیرے سے نہیٹ لوں گا۔ ہمنی نے کہا کہ تو کیا کرے گا؟ پی بہن کو سامنے بٹے گا۔ سالانہ کہا تو طلاق دیر سے میں نے باؤں کا تو ہمنی نے کہا جا تیری بہن کو میں نے طلاق دے دی طلاق طلاق کیا اب وہ دوبارہ رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں خلافتِ فخریہ کے مسائل احمد رضا، محمد دیرس البعیر لور



تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اب رجوع نہیں کر سکتے، قرآن کریم میں ہے
 فَإِنْ طَلَّقَهَا مَرَّةً أُخْرَىٰ فَلَيْسَ بَعْدَ ذَلِكَ رَجْعٌ عَلَيْهِ. اب ان کے
 اتفاق کی صورت یہ ہے کہ عدل پر پڑے گا یعنی جس وقت زوج نے کہا کہ طلاق دے دی
 طلاق طلاق اس وقت کے بعد تین حیض پورے ہو گئے تو پھر کسی اور مرد کے ساتھ بھیج سکتی
 کہے اس درود شخص باقاعدہ جماع کے بعد طلاق دے دے تو پھر تین حیض پورے کر کے

یا نہیں، یہ عورت کو وضع کا حق ہو گیا ہے؟

عرضے

ممن ولد حسین ذات ماجھی کمنہ دھو مضبوط

مؤرخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء



نکاح یقیناً موجود ہے اور عورت کی بے فرمانی سے وہ خود گنہگار ہوئی مگر
نکاح میں فرق نہیں پڑا، قرآن کریم کا فرمان ہے **الزَّيْجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ**
ہاں اگر خاوند چاہے تو غلط ہو سکتا ہے مگر صرف عورت اپنے آپ نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم
نے خاوند کے ہاتھ نکاح دیا ہے ارشاد ہے **الَّذِي يَدْعُهُ عَقْدُهُ النِّكَاحِ لِهَذَا عَوْرَتِ**
خود بخود کچھ نہیں کر سکتی۔

وَاللَّهُ تَعَالَى اعْلَمُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

عزیز الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

۲۱ ربيعہ المبارکہ ۱۴۰۱ھ

الاستفتاء

گرامی خدمت سامی منزلت جامع الکرامت معبود حمید عالمی فرزند
 فرعیہ مخدوم معظم مداح مخم نیاز کیشاں مفتی عظیم پاکستان وحدت پاکستان
 شیخ القرآن والحدیث قبلہ نقیبہ عظیم محمد نور نے صاحبزادہ محبت فرزند محمد
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد عرض یہ تین مسوئلوں کی بہت مزو سے آپ
 حضور اپنا قیمتی وقت نکال کر سہاری رہنمائی فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علماء کرم و مفتیان عظام من مسئلہ نمبر ۱۔

۱۔ اگر ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو چھ برس سے صدمہ دی ہوئی ہے
 اگر یہ بیان اس کو واقعی نہ ہو تو اس عورت کا شرعاً کیا ہے

۲۔ قبروں پر جانفطوں کو قرآن کریم پڑھنے کے واسطے بھانا اور ان کی پچھ بوسہ دینا
 پیسہ سے کرنی آیا شرعاً یہ امر اور ایسے امر کی وصیت کرنی درست ہے یا نہیں ایک
 شخص کہتا ہے کہ صاحب طریقہ محمدیہ نے اس کو بدعت سینہ کے قیام میں دفر
 کیا ہے اور روپیہ پیسہ لینا حرام ہے ورنہ تارخانہ میں ہے کہ پڑھنے و سوسے
 جو سلوک کیا جاتا ہے وہ بمنزلہ اجارہ ہے اور یہ جارہ جس درجہ میں ہے کیا
 یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے یا نہیں کتاب طریقہ محمدیہ و کتاب تارخانہ
 ان کے تصنیف کرنے والے دیوبندی تھے یا دہلوی یا سنی تھے

۳۔ اگر کسی شخص نے اپنے لڑکے یا لڑکی کو اپنی جائیداد منقولہ غیر منقولہ میں سے سرکردہ

ایا بعد از اس اپنی جائیداد ہو کر کو داپس شرفائے سکتا ہے یا نہیں؟
 آپ حضور مہربانی فرما کر ان مسائل کے جوابات اپنے شاگرد رشید درمیں
 نور نفیر سید محمد عبدالغفار شاہ کو عطا فرمادیں۔ وہ خود ہی کسی نہ کسی طرح جلد ہی بہر تک
 پہنچا دیں گے اور باقی ہر طرح ہم آپ کی مخصوص دعاؤں سے بالکل خیریت سے ہیں۔
 مستغنیہ سید محمد عبدالرحیم شاہ مکنہ ساہرواڈ کن نہ خاص
 تفصیل پورے والدہ ضلع دہاڑی ۳۰۸



اس سند کی صورتیں ہیں، خبر یہ ہے کہ وہ عورت اس کے گھر آباد ہے اور
 اس نے جھوٹا بیوا لکھ چھوٹے اقرار پر طلاق پڑ جاتی ہے۔ شامی ج ۲ ص ۹۰، ۹۱
 ج ۲ ص ۸۲ میں ہے ولو خسر ما لطلاق کدبا و ہار لہ و مع فصاء
 مگر جب کہ اس کے گھر عورت آباد ہی ہے اور طلاق اس نے دو یا ایک کا
 قرار کیا ہے تو حجت ہو گئی کیونکہ رجعت فعل کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے شامی
 ج ۲ ص ۲۰، ۲۱ میں در مختار سے ہے و ما لعل مع لکراہ
 سکل ما یوجب حرمة المصاہرہ کمس ولو مہا اور اگر تین
 حلق کا قرار کیا تو بارہ مضاعف ہو گئی جو با عدلہ جائز نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب علی حسب ولہ

صحابہ و ہارث و سلم

۲۔ قس یہ ناجائز ہے جیسا کہ شامی وغیرہ میں بھی لکھا ہے۔ درویش کھیرہ روزگار سے
تا تاریخانیہ ہمارے ہی میں کسی وہابی یا دیوبندی کے نہیں۔ شامی بروہنہ
میں ہے۔ ان لعل بالاحمر لا یسبحو سواک لا تمسبح
ولا للمعارف آگے چل کر فرمایا یسبح الفاروق للرب و لا یحدو نفعی
شامی۔

پھر علامہ شامی نے اس مسئلہ میں یہ رسالہ بھی تصنیف فرمایا جس کا نام ہے
ثنا علیہ و ثل الخلیف فی حکم الوصیۃ بالحق والتمسک۔ اس میں پڑھتے
فتوے کی عبارتیں نقل فرمائیں۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ اگر کوئی غیر خود
اپنی طرف سے قرآن کریم قبر پر ختم کرے اور ثواب بخش دے تو ہمت ہے
شامی ج ۵ ص ۴۷ و سورۃ قبر صدیق و صریح۔ وفترۃ
سیرت علیہ وسلم حسن ما توصیہ بہ من بعدہ
واللہ اعلم وصلى الله على محمد و آله وصحہ

وہ ہارث و سلم

۳۔ ہاں اس صورت میں ہبہ و پس نہیں کر سکتا اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے
لڑکے یا لڑکی کا مال استعمال کر سکتا ہے کیونکہ باپ کا براحق ہے شامی ج ۵ ص ۴۷
میں تو لا بعد سے ہے لو وہب لہی رحمہ محرمہ و سو
دمیا و مسند نماز ابی رحمہ

واللہ تعالیٰ اعلم وصلى الله على محمد و آله وصحہ و سلم

عقدہ اقصیٰ برائے محمد نور الدین نعمی غفرلہ

۲۹ جلد ۱ شامیہ

۵۵۸

الاستفتاء

سکری و محرمی جناب مولانا مولوی الحاج ابوالخیر محمد نور الدین صاحب نعمی غفرلہ

سدم میکم در حستہ التردیکاتہ :

عرض خدمت اقدس میں یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ ایک شخص عاقل اور بالغ پاکستانی فوج میں ملازم ہے، وہ اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر دے دیا ہے اور تین تین بار طلاق لکھ دیا ہے اور طلاق نامہ بیوی کے گھر لکھ کر بھیجا ہے جس پر دو گواہ کے دستخط اور اس کے دستخط بھی موجود ہیں کیا اس کی بیوی کو طلاق ہو گئی ہے یا نہیں ہوئی؟

ردہ پن بیوی کو دوبارہ بسا نا چاہے تو کیا کرے؟ دونوں خط جس میں طلاق کا ذکر ہے۔ آپ کے حضور بھیج رہا ہوں اچھی طرح پڑھ کر اس کے متعلق شرع سے کچھ ہی بخشیں۔ حال قعدہ ہذا خدمت ہے، کچھ زبانی عرض بھی کرے گا۔ فقط اسلام

دعاؤں کا طالب

ماجی منتظر محمد غاں چک نانک پور تحصیل پاکپتن شریف ضلع ساہیوال

اپکے مسئلہ دونوں خط منظور احمد کے تحریر کردہ دیکھتے ہیں۔ شرطیں صرفیں
واقع ہو چکی ہیں۔ اگر یہ خط منظور احمد فوجی کے میں اور وہ اقرار کرنا ہے کہ یہ سب ہی کچھ
تو تین طلاقیں وارد ہو چکی ہیں فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۰۰ میں ہے نصف صد
بالکتابہ والی ان قالو وان کنت مرسومة مع صدق و یوشامی
ج ۲ ص ۵۸۹ میں ہے اور اسی طرح فقہ کی بکثرت کتابوں میں ہے نیز فتاویٰ
عالمگیری ج ۲ ص ۶۲ اور شامی کے اسی صفحہ میں ہے کہ کن کتاب نہ یکن
بخط ولحمیلہ بنفسہ لا یغرب لطلاق ما حیر -
کتابہ۔

بہر حال جب اقراری ہے کہ یہ خط میرے میں تو صدق واقع ہونے میں کوئی
شک نہیں اور جب تین طلاقیں واقع ہو گئیں تو قرآن کریم کی رو سے وہ عورت کہیں
مدل نہیں جب تک کہ باقاعدہ حلالہ نہ کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ عمو و صلی اللہ علی حبیبہ زاعم

والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

مقرہ الفقیر ابو الخیر محمد نور اللہ نعمی غفرلہ

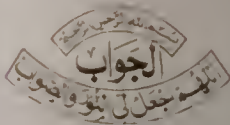
۵ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ ۵۰۸



الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین و مصلحین دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچہ
پہلی ہیوی مدخل بہا کو تین حد قیس دے دیں ہیں تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتے
یا نہیں؟ جواب ہاں بے نزہی۔

سائل، محمد علی ولد نور محمد
بستی شفیق آباد موضع تخت من و تار
۴۵ مدرسہ ضلع بہاولپور



اس عورت کے ساتھ باقاعدہ نکاح نہیں ہو سکتا قرآن کریم میں ہے
صَنْعًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَسْكُمَ رَوْحًا عَنْ قَائِلَةٍ
پہ سورۃ البقرہ اسی شخص سے ساتھ باقاعدہ بھی نکاح کرے ورنہ شخص اس عورت
کے ساتھ باقاعدہ و نزویٰ کرے و پھر حد قیس دے تو عورت پر ہی کر کے زہر کے ساتھ
نکاح کر سکتی ہے کہ فی کتبہ لعلہ و لعلہ

و اللہ تعالیٰ علما و صلحہ علیہ وسلم

تو تیرا تیرا تیرا تیرا

دربار صاحب

۱۰۰

الاستفاء

سید مریم

کیا فرماتے ہیں علماء دین کو رد فتاویٰ صاحب شریعت سرمدی صاحب

بیچے درج ہے۔

سرمدی صاحب نے اپنے ہاتھ لکھے کامکان بکری کی طرح کے ساتھ شریعتی مسائل
کے کچھ حصہ بعد از کی زہد کا معنی ہے جس کا تہرہ کسیتا میں کیا گیا چنانچہ میں نے ہر پریشانی
کے و مد سے شریعتی حقوق لکھ کر حصہ مام میں بن لکھ کے دوسرے کے ساتھ مندرج ہوا ہے
کو پیش کی جس پر لکھ کے نے تین حقوق سے دیں گوئی کی گئی ہو پر وہ لکھی نہیں ہوئی
حق مگر لکھ کا ترکی دونوں کے گھر آتا جاتا رہا کچھ حصہ بعد از کی و مد و ہر ہر کسی ہوئی پر بھی
لکھ کا ترکی حقوق شدہ کے ہر وہ ہو رہا۔

اس دور میں میں لکھ کی و مد و ہر ہر سے مگر میں ہوئی کا کھتہ نہ ہو ہر
کچھ حصہ پر لکھ کے معانی کی شادی پر لکھ کا شادی کا شفا کر رہا حصہ میں بن لکھ



نے پھر کوشش کی مگر ناکام رہی۔ پھر کچھ عرصہ بعد انتظار کیا گیا مگر کوئی سمجھوتا نہ ہوا۔ اس سے حدِ ثلاثہ مؤثر ہو چکی، بیوی اس پر قطعی طور پر حرام ہو گئی یا نہیں؟ ۱۰ سال بعد لڑکی کی نمزدِ بلِ محمد کے ایک لڑکے کے ساتھ ہوئی اور اہلِ محلہ نے رسمِ نکاحی میں شرکت کی اور بوقتِ نکاحی ثلاثہ مؤثر ہو چکی تھی، کچھ عرصہ بعد پھر نکاحی راس نہ آئی۔

اب لڑکی کے والد نے پھر لڑکے کے طلاق و ہندہ کے ساتھ لڑکی کو گاؤں سے کافی دور جہاں ان کو کوئی نہیں جانتا تھا، لڑکی مذکورہ کے ساتھ نکاح کر کے پہلے طلاق و ہندہ لڑکے کے ساتھ روانگی کر دی۔ اب وہ لڑکی پہلے خاوندِ طلاق و ہندہ کے پاس ہے۔

کیا از روئے شریعتِ محمدی یہ نکاح جائز ہے؟ اگر نہیں تو اس کا کیا ازالہ ہے؟ اہلِ محلہ کو اس کے متعلق بحیثیتِ ملتِ ابراہیمی و دینِ محمدی کیا سلوک کرنا پڑتا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دیں۔ جواب جلد از جلد عطا فرمائیں۔

منظر علی شاہ برائے نور کوٹ چک قاضیاں

ضلع سیالکوٹ ۸۰۸۱-۲۵



جب لڑکی کو تین طلاقیں پڑ چکیں اور مؤثر بھی ہو چکیں تو وہ لڑکی مطلقہ خاوند پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی، بلا حلائے شرعی طلاق و ہندہ پر حلال نہیں خواہ دوسرے

مک میں بھی چپے جائیں۔ یہ ساری کھائی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ قرآن حکم کے دو حصے
پارے میں صاف حکم ہے فان طلق لایة اور حدیث شہوریت علیہ وریکان
حدیث بخاری اور مسلم وغیرہ اس کی دلیل ہیں۔

سائل کا یہ لکھنا کہ بحوالہ قرآن پاک و حدیث شریف سے مکنا یوں سب جہ
قول فقہاء قرآن و حدیث کا حکم ہی ہے، یہ طلاق کا نوثر ہونا کیا چیز ہے، کسی نیت موجب
شریف سے ثابت ہے۔ التدرایت دے، ائمہ جہد، نیگاٹ کریں تاکہ وہ ٹوٹا اور ٹوٹ
بجود ہو کر حرام کاری سے بچیں، اور کیا کر سکتے ہیں اس کو کہ مسلمہ اگر توجہ فرمائیں و شری
منزادیں تو ہو سکتا ہے مگر ابھی تیاری ہی ہو رہی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صل علی حبیبہ لاعظم
والہ و اصحابہ و بارک وسلم۔

فتوہ الفقیر ابو الجیر محمد نورات لیسٹی غفرلہ

۲۸ شوال ۱۴۰۴ھ ۲۰۰۹ء

الاستفتاء

از شاہ مجتہد
۲۶-۲۰۸۲

قبلہ و کعبہ فقیر اعظم حضرت مولانا سید محمد نورات صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد حضور گزاریں ہے کہ ہمارے ایک صلیب نے
اپنی منگو حد ہیوی سے چھ سال تعلقات کرنے کے بعد نہ تو باؤ کیا و نہ ہی طلاق کی

بعد اس کی بیوی نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اس کا خاوند حاضر نہ ہوا۔
خزری تاریخ پر اس گاؤں کے ایک وکیل صاحب نے اس کو عدالت میں جاتے
ہوئے کہا کہ آج حاضر ہو جاؤ شاید یکطرفہ کارروائی نہ ہو جائے تو اس نے کہا کہ طلاق
ہوتی ہے تو ہو جائیں تو عدالت میں نہیں جاؤں گا یکطرفہ کارروائی ہو گئی اور اس کے
خاوند نے بعد منوخی کے کوئی کارروائی نہ کی۔

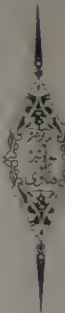
عورت نے تین ماہ گزارنے کے بعد نکاح کر لیا اور خاوند نے بھی نکاح کر لیا
جس کو تقریباً دس سال ہو چکے ہیں اور ابھی اس عورت کی بھتیجی سے شادی کر رہا ہے
جبکہ میرے سامنے اس نے اقرار کیا تھا کہ میں نے طلاق نہیں دی تھی۔ ابھی اس کی
شادی کا صرف ایک ماہ باقی ہے، اگر وہ آج طلاق دے بھی پہلی عورت کے دانے
نہیں گزر سکتے۔ ابھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے طلاق دے دی تھی مگر مجھے یہ علم ہے کہ بالکل
جھوٹ بول رہا ہے۔ آپ براہ مہربانی بتادیں کہ وہ سیخ نکاح کی پہلی صورت کامیاب ہے
کہ نہیں؟ پھر دس سال کا عرصہ گزرنے تک اس کا مطالبہ نہ کرنا اور اپنے گھر نہ لانا کہیں
کوئی صورت طلاق کی ہے کہ نہیں۔ آیا میرے سامنے وہ اقرار کر دے کہ میں نے طلاق
دے دی تھی اور مجھے علم بھی ہو جائے کہ صاف جھوٹ بول رہا ہے۔ کیا میں اس کی پہلی
بیوی کی بھتیجی سے نکاح کروں یا نہ کروں؟

آپ اس بارے میں فتوے دیں۔ میں انشاء اللہ اس پر ضرور عمل کرونگا
خواہ مجھے گاؤں چھوڑنا پڑے کیونکہ میرے نکاح نہ کرنے کی صورت میں مخالفت بہت ہو جائیگی۔

فقط والسلام

آپ کا بندہ خاکسار

حافظ محمد اسلم اہم سجدہ چک ۲۷ شاہ مبور



نوٹ: درج ذیل فتوے کا استفتاء فتاویٰ نوریہ قمی ۱۳۲۱ھ میں موجود ہے لیکن خوب یاد نہیں اب یہ فتوے مولانا محمد حسن محبت حضور ذری نے طبعاً بصورت شتہ رعایت کی ہے بزرگ اس وقت سائل نے صبح کر یا تھا، اس فتوے کو مولانا موصوف کے شکوے کے سبب شامل کیا جا رہا ہے۔ (مرتب)

الاستفتاء

کیا فہمے میں عملے شرعاً متین مددیں صحت رسا رہے دس سالہ بچہ جسے کوئی مقررہ شغور نہیں بنی بیوی کو حلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

سائل: مولوی محمد حنفیہ صاحب
پتہ: ۴۷ تحصیل ضلع مظفر گڑھ



شرعاً یہ حلاق نہیں دے سکتا اور اگر غلط حلاق بولے یا لکھے ہوئے ہو پر گونہا لگا دے تو اس کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں کہ حلاق کا یہاں ہی نہیں تو اس کے بیوی بیوی کی مانتی ہے اور غلط حلاق کا نکاحات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ناچھ ماہ کتب مقبرہ

کے ساتھ ہوں نے پھر سی کے گھر میں بٹادی اور کوئی صلہ وغیرہ نہ بھگایا اور پھر
مولوی عبد الجبار نامی باہری پورا لے نے فتوے دیا ہے کہ جائز ہے اور بہار کاؤں
کے زمینداروں نے کہا کہ ہم یہ فتوے نہیں مانتے۔ مرنے والا محمد نور اللہ صاحب میرپوری
جو فرمائیں گے وہ سیکھ کریں گے۔

حضرت مولانا فتوے صادر فرمادیں کہ وہ عورت اس کے گھر بیٹھ سکتی ہے
نہیں درجہ آدمی اس نکاح میں نہیں گئے کہ کیا حال ہوگا! فتوے صادر فرما
مشکوٰۃ فرمائیں۔

کتر یہ . . ہم ملی بت خود

دستخط حضرت اردو



کہ اس شخص نے بنی ہیری کو تین صد میں دے دیں تو وہ عورت اس پر
مدد نہیں جب تک باق مدد نہ لے لکھا جائے، و عبد الجبار ہمیشہ خط فتویٰ لکھتے
حرم خور سے اسے فتوے کا کوئی اعتبار نہیں۔ وہ صد قدامہ در فتوے مجھے لکھا کہ
تاکہ جو صاحب لکھتا ہے وہ مدد نہ لکھائے نہیں گئے وہ کا فرائض ہو سکتے ہیں، عبادت
اس شخص توتوہ کر کے سنے۔ اس شخص نے کڑی دہشتہ، دعوت کے ساتھ

روئی تلقین نہ کریں

و ملکہ عارف عود وصل سندھو حسب ر

صاحب و بزرگ و صلہ

عنا منتہی پر جو تھوڑا سا عیب ہے

۵ ۶

الاستفتاء

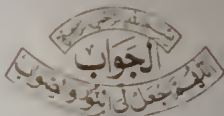
کیا فرماتے ہیں علمائے دین بزرگ متین اس مسئلہ میں کہ کسی عورت کو
قوم احمدی میں سکھانے کی تحصیل پکچین نے بنی زوجہ ساقہ وزیریں اب اس وقت دوسری قوم احمدی
سکھانے کی کوئی عید نہیں ہے جبکہ قوم احمدیین صدق بزرگ عتیق خوش دلی بعد از اسے بعد
یونین کو نسل مذکور نے صدق مؤثر قرار دے دی اور اسے بعد تقریباً دو سو سال
پنجایت نے زمرہ زمرہ پر غور کیا اور ساقہ وزیریں بی بی دختر نور حسن کو کاج سید محمد و
محمد علی قوم احمدی سکھانے سے یہاں دل چاہے کے ساتھ کوثر ۸۷۷۷ کو کر کے بغیر عمار کے
اسی وقت سید محمد سے عداق حاصل کر لی گئی اور سی مجلس میں بغیر کسی وقف کے پہنچا
سے محمد طفیل ولد چرخ دین سے نکاح کر دیا لیکن پہلے خاندان نے نکاح ہونے کے بعد
بھی تک اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا اور ساقہ بھی اپنے شوهر شاد محمد بن محمد
وغیرہ کے گھر موجود ہے۔

تین عدل موثر ہونے کے بعد یا بغیر عدل یہ نکاح جائز ہے کیونکہ سید
 کے ہر رسالہ و زیریں بی بی کا نکاح کے جسے بعد وہ تنہا نہیں دی گئی جو کہ شرح میں مذکور ہے
 حکم صادر فرمایا جاوے

رسل محمدیہ مدظلہ العالی مدظلہ العالی

سکھ پور تحصیل پکتین ضلع ساہیوال

تقریر ۶۸۸۲



مست محمدیہ نے ٹھیک کیا۔ وہ عورت جو ملا مدلل نہیں ہوتی، لوگ یہ غلط
 کہتے ہیں، یہ یو بے عیب سے ہے کہ یونین کو نسل موثر قرار دے تو موثر ہے در
 نہیں، خاوند نے حدیق تین سالہ دوسے دی تو فوراً موثر ہو گئی۔

ثمریت کے حکام میں کسی صورت کے بدلے سے نہیں دیا جی
 عدالت سے ضروی ہے کہ دوسرے خاوند نکاح کے بعد کم از کم ایک ضرور بہتری کے
 بچہ حدیق سے اس کی عدالت سے تپے خاوند کے ساتھ نکاح ہو گا کہ فی حدیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و باریک و سلم .
صلی الله علی حبیب (عصمه

عقود الفقیر فی تفسیر فرائد السعید فی فقه

۶ شریعت مکرر مشهور

۶ ۹ ۸۲



حَبُّ الدِّينِ فِي اللَّهِ حَنِيفِيَّةٌ سَمِيحَةٌ

بخاری

”حق و آسان دین ہی کہ تمہارے کو کب سے زیادہ پسند ہے“



وَمَا أَسْأَلُكُمْ أَنْ تَزُولُوا خُدُودَكُمْ عَنْهَا وَعَنْ قِسْمَتِهَا

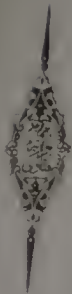
ۛ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائے وہ جس سے تمہیں سے ہرگز ہٹو

الاستفتاء

بجنور فقہ عظیم پاکستان مفتی برکھتیار محمد قادیان صاحب دست بردار
شیخ الحدیث دہتم در معلوم تنفیذ فرماید نصیر و شریف ضعیف سابر
پنجاب، پاکستان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ہندوئیس کہ صوبے
کریم کی محافل ذکر و سماع جہاں قنوت کلام پاک نعت غزنی و تقدیر ہوں امیر کا
استعمال نہ کیا جائے اور نماز کی پابندی اور وقت کا پورا یہ انبیاء رکھ جائے نعتیں در غزنی
مصطفیٰ اور محبت مشائخ میں پڑھی جائیں، محفل خالصہ روحانی مہر ریا کاری اور فوسے مکمل
جنتاب کیا جائے، سامعین پر حد سوز و گداز اور عشق وستی کا جذبعاری ہو در بعض مابین
و بعد و مال ہر جائے بعض در رہے ہوں اور عمر و ہائے حق و ہوا در بار سولائے کی و اڑیں
بند ہوں، بعض سامعین بیوشی میں گر پڑیں یا رقص کر رہے ہوں، بعض کی چھین نکلی ہوئی
بے خودی اور بے قراری کے عالم میں بعض و اجدین رقص کرتے در کعبی تالیاں بجاتے ہوں
یا شرعاً باطل مذہب مذہب، طہنت و جماعت بوافق مشرب مشائخ قادر یہ حشیتہ نقشبندیہ
سہروردیہ یہ جائز ہے یا ناجائز، حدال ہے یا حرام، ثواب ہے یا عذاب، کیا یہ و جد و اس
شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ ایسی محفل میں شرکت کرنا کیسا ہے در و اجدین پر مقرر من کرنا کیسا؟



دلائل شرعیہ سے وضاحت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام مع الاکرام
 السائل: مولوی محمد نواز احمد امام مسجد بابا فتح شاہ راجہ جنگ تحصیل قلعہ
 نوٹ: واجدین کی مندرجہ بالا حرکات قابل مواخذہ ہیں یا نہیں؟
 بقلم خود محسود نواز احمد

۱۲ جمادی الثانیہ ۱۴۰۲ھ
 ۸۲



ایسی محفل قدسیہ غنیمت میں، اگر صورت سوال صحیح ہے تو بڑی نعمت ہے
 بانی بے خودی میں اگر کسی کا قص یا تائیاں بجانا تو اس کا جواب ہے کہ عہد ہوش میں نہ ہو کہ نہ کرے
 گرفت تو عقل پر ہے اس میں سائل کو کیا چیز قابل اعتراض اور ناجائز
 نظر آتی ہے وہ باہیوں کی چوں کو کچھ نہ کہیں وہ لوگ تو مجبوراً ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں
 قرآن حکیم میں ہے **وَفَاعِلُوا الْخَيْرَ** (سورۃ الحج کا آخری رکوع) مگر یہ باقاعدہ تنقید
 کے ساتھ تحقیق کریں کہ واقعی کسی ریاکاری اور نمود سے مجلس پاک ہو تو پاک پر کیا اعتراض؟
 واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب
 ولہ وصحابہ و آلہ وسلم۔

عزیز الغفیر ابوالخیر محمد نور اللہ النعمی غفرلہ

درج ذیل فتاویٰ نورانیہ کے قلمی نسخے میں درج ہیں ہے یہ فتوے
حضرت فقیر اعظم قدس سرہ العزیز کی ذاتی لائبریری کی کتاب جو برحق جہنم کے تالار
فانی صفات پر حضرت علیہ الرحمہ کے اپنے قلم سے جوت مسودہ وجود دستِ جبرائیل صفت
یہاں نقل کر رہے ہیں۔

امتب

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مرسد میں کہ ریشم پہنے پاندی
کی تختی میں لغو نہ رکھنا یا ریشمی کپڑے پر لغو نہ لکھ کر یا سونے چاندی کے پتے پر کندہ کر کے
مرد اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ بیسوا ماجوریں۔



مرد کو ریشم پہننا اور سونا چاندی استعمال کرنا شرعاً ممنوع و حرام ہے جس کی بحث پر
احادیث مبارکہ بکثرت وضاحت دال ہیں جن کا استقصا ناممکن، اختصار اچند سے ازال
تحریر میں :



امیر المؤمنین سید عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں رشیم وہی پہننا ہے جس کا آخرت میں کچھ نہ ہو۔
رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عمر وابن مساجہ عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما وانظر من الصحيحین انما یلبس الحریر
فی الدیاس من الاحلاق لہم فی الآخرة۔

امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم راوی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے داہنے ہاتھ مبارک میں رشیم اور بائیں میں سونے کے کڑے کر ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ دونوں
میری امت کے مردوں پر حرام ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حد حریر فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال
ان ہذین حرام علی ذکور امتی رواہ ابو داؤد وابن مساجہ الا انہ ذکرہ بدل
الیمین الشمال والشمال بدل الیمین ونحوہ ایضا النسائی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی اور نسائی راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ

جلد ۲ ص ۸۶۷

جلد ۲ ص ۱۹۰

جلد ۲ ص ۲۹۶

جلد ۲ ص ۲۶۳

جلد ۲ ص ۲۰۷

جلد ۲ ص ۲۰۵

جلد ۲ ص ۲۸۴

جلد ۱ ص ۲۰۵

جلد ۲ ص ۲۹۳



میرے علم فرماتے ہیں حرم لباس الحریر والذهب علیہ اور میری حدیث
 احکم کہ کیا ریشمی لباس اور رونا میری امت کے مردوں پر اور عورتوں پر کیا گناہ ہے
 والنظم عن الترمذی وفائد فی الباب عن عمرو بن عثمان عن
 واثم ہاشمی واثم وحذیفہ وعبد اللہ بن عمرو وعمر بن حصہ
 وعبد اللہ بن الزبیر وجابر وابی یحییٰ وبن عمرو بن وہب
 حدیث حسن صحیح۔

اہم بخاری حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سونا، چاندی، ریشم، دیباچہ، یہ کافروں کے لئے دنیا ہیں
 اور تمہارے لئے آخرت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الذهب والفضة والحریر والدیباچہ فی النار
 فی الآخرۃ۔

اہم الامم سراج الامم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب مذہب حق ہے
 قدوری، کنز الدقائق، وقایہ، تنویر الابصار وغیرہ اس بارگاہ میں مصرح و مطہر لہذا
 القدوری ولا یجوز الکحل والشرب والادھان ولطیفہ سے مدھت سے
 للرجال والنساء اجازہ نہیں کھانا اور پینا اور تل لگانا اور خوشبو لگانا سونے و چاندی کے
 برتنوں میں مردوں اور عورتوں کے لئے
 ہدایہ تکملۃ البحر، در المختار میں ہے والنظم من شعر واسبغ ذلت

من الاستعمال (اور جو استعمال ہم مثل اس کے میں)

شامی، بنیایہ، نتائج الافکار میں ہے و النظم من الآخر والبصر
هو استعمال بای وجه کس والحلال للنساء من الذهب والفضة هو
الحی مفقود ثابت فی موضعہ اور عوام استعمال ہے جس طرح بھی ہوا اور عورتوں
کے سونے چاندی سے صرف زیور ہی حلال ہے بلکہ اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق و اجماع
ہے، نووی علیہ الرحمہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں فحصل مما ذكرناه ان الاجماع
معتقد عن تحريم استعمال ائناء الذهب و ائناء الفضة في الاكل والشرب
والطهارة والكل بعلقة من ائناءها والتجسس بجمرة منها والبول
في الارباء منها وجميع وجوه الاستعمال ومنها المكحلة والميل الى ان قال
ويسنوي في التحريم الرجل والمرأة بلا خلاف واما خرق بغير
لرجل والمرأة في التحلي المحرم

قدوری، کنز، وقایہ، ہدایہ، تنویر الابصار، در المختار میں ہے والنظم
من التنویر و شرحہ بحرم لبس الحریر ولو بجانل بینہ و بین
بدنہ علی لمدھب الصحیح والی ان قال لا للرجل لا المرأة یعنی عوام
پہننا ریشم کا اگرچہ بدن اور اس کے درمیان حامل ہو مرد پر نہ عورت پر، پس اگر ریشمی کپڑے
مثلاً دستار قمیص، کوٹ، واسکٹ پر تو نیز لکھ کر پہنے اگرچہ بدن کو نہ لگے، حرام ہے اور اگر
چھوٹے سے ٹکڑے پر لکھ کر بازو یا گردن میں باندھ لے یا لگائے تب بھی ممنوع ہے کہ یہ اگرچہ

پہننا نہیں مگر اس کا مشابہ ضرور ہے اور اگر حجب وغیرہ اس سے توڑ دیں تو یہ
 پہننا ہے اور نہ اس کے مشابہ اور ایسے ہی لٹکی کپڑے یا دوسرے میں تعویذ یا دوسرے
 یا بی کر بازو یا گلے میں باندھنا، لٹکانا ممنوع ہے کہ یہ مشابہ لباس ہے اور اگر حجب
 رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے والکس لدی عن اور مکر وہ ہے وہ کیسے جو
 لٹکایا جاتا ہے۔ شامیؒ میں ہے یعلق لرحل معزلا لدی بوصف
 ولا الذی یعلق فی البیت واحتذبه عن لدی لعمس و صافری
 وجهہ ان التعلیق یشبه اللبس محرم نہ نہ نہیں نسبت
 باب المحرمات ملحقہ بالیقین رمی و لہ ہر ہر سر دی کسر
 المعلق نحو کیس التعمائم المسماة بالحماش وہ معلوم ہوئی
 کیس الدراہم اذا کان بضعة فی حبیہ ملا سہو و عبودی نہ
 ولا تکرہ الصلوة علی سجادة من الابرسہ لان محرم ہو سر
 اما الانتفاع بسائر الوجوہ فلیس محرم کہ فی صوہ جوہر و صرہ
 الفہستانی وغیرہ الخ (یعنی وہ مکروہ ہے جسے لٹکاتا ہے مروا اپنے ساتھ وہ رکھا جاتا ہے
 اور نہ وہ کہ لٹکایا جاتا ہے کمرے میں اور قید تعلیق سے وہ حکم کرابت سے نکل گیا جسے معنی
 نہیں کیا جاتا بلکہ حجب میں رکھا جائے یا دوسرے کے پیچ میں مثلاً و زخا ہر کرابت سے
 لٹکانا پہننے کے مشابہ ہے لہذا حرام ہو کہ تو اعدہ شریعت سے معلوم ہے کہ باب حرمت میں کتبہ
 حکم یقین رکھتا ہے، یہ رملی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے اور ظاہر یہ کہ مراد اس کی معنی مکروہ سے

وہ کہہ رہے جس میں تعویذ وغیرہ ہوتے ہیں جسے حاکمی کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ گردن
 لٹکایا جاتا ہے اور کیسہ درابم یعنی بڑا مکروہ نہیں جب کہ اسے جیب وغیرہ میں رکھتا ہو
 اور لٹکانہ ہو اور درابم یعنی ہے کہ ریشمی جامنا ز پر ناز مکروہ نہیں کیونکہ حرام ریشم کا پہننا
 ہی ہے اور باقی تمام طریقوں سے برتنا جائز ہے جیسا کہ حواہر کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے
 اور قسائی وغیرہ نے اس حکم کو برقرار رکھا واما التثبث بستر خیمص الزبیر وعبدالرحمن
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما فحلی لبس الحریر عند الضرورة فلیس بصحیح لاحتمال
 الخصوصية بل خصوصية (ثابتہ) فصرح الشافعی بانہ خص علیہ السلام
 الزبیر وعبدالرحمن بلبس الحریر لحکمة فی جسدہما کما فی
 النبیین ونقل عن الزیلعی قبلہ بل اقول یجب ان یکون خصوصية
 لاسہ واقعة حال ولا عموم لها کما نصوص علیہ فی کتب الاصول والغنیۃ
 وفتوح

اور اگر عملے کے پلوؤں یا کوٹ وغیرہ کے شانوں پر مثلاً ریشمی کپڑا جس کا عرض
 چار انگل سے زائد نہ ہو، لگائے تو یہ لگانا شرعاً جائز ہے کہ یہ تابع ہے اصل نہیں شافعی میں
 فجمع ذلک لا یأس بہ اذا کان عرضہ اربع اصابع وان زاد علی طولہا اذ
 س پر تعویذ ہو یا اب لکھے تو کوئی عرج نہیں ہاں بول و براز کے وقت اتارنا ضروری ہے لہذا جمع



مورد مذکورہ عورتوں کے لئے جائز ہے کہ ان کو ریشم پہنیں مگر سب دوسرے ہر وہ
 نخی پیرا مذکورہ مرد کو اپنے بازو یا گھٹے یا جیب وغیرہ میں رکھنا مکروہ ہے یہ استعمال
 ہے اور مرد پر یہ حرام ہے اور درابم و نامیر یا سیم و زریں دوزی و منہ بزمین و خفایت
 اپنے پاس رکھ سکتا ہے کہ یہ استعمال نہیں بلکہ تصور حفاظت ہے بخلاف نخی و پتھر وغیرہ
 اس میں تصور اپنے پاس رکھنا اور استعمال کرنا ہے، یہ تحریر مومنین دین حیدر وایت فقیر
 مذکورہ سے صراحتہ ثابت ہے اور کیس التماس من الحریر کا جزیرہ شامی نے تحریر
 اس کا تویہ و مفید ہے کہ سیم و زریں و حریر تینوں نہ حریر حلی لرحل میں مساوی ہیں
 اس جزئیہ میں بھی مساوی ہی ہوں گے۔

شامی میں ہے قد استوی فی من لدھن لھن و حریر
 فی الحرمة فتخص العلم و الکفا من الحریر ترخص ہما من غیرہ
 ایضاً بدلالة المساواة اور یہاں جیب وغیرہ میں رکھنا بھی منوع بخلاف اول کہ ہاں
 صرف پہنا حرام تھا باقی ہر طرح استعمال جائز اور یہاں ہر قسم کہ استعمال منوع کما مر
 کلا ہما منصوصین فی ما قبل ہاں اگر عورتیں پیرا بنیت زلیو نہیں دہاں میں
 تو زلیو رکھیں یا کندہ کرائیں تو کوئی حرج نہیں کہ زلیو ان کے لئے حلال ہے ہاں جیب وغیرہ
 میں حرام کہ یہ استعمال سیم و زریں و حریر طریق زلیو ہے اور یہ ان پر بھی حرام کما مر۔
 نیز شامی میں ہے و قوله للرحل والمرءة فالی فی الحائض
 والنساء فی ما سوی الحل من الاکل والشرب و لادھان من لدھن

باب اول کا کہنا کہ اس تعویذ کی تاثیر ریشم یا چاندی سونے پر موقوف ہے تو یہ
 مجوزہ مستجاب حرام نہیں ہو سکتا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 منہ لہ محمد بن شفاء کہ فیما حرم علیکم رواہ البخاری نیز تعویذ مشابہہ
 کہ دونوں منہ ضرورۃ استعمال کئے جاتے ہیں اور سند اسی بالمحرم ابیہم غفرلہ
 تعویذ کے نزدیک برگزیدہ برگز جاز نہیں جس کے شاہد عدل لصوص کتب مذہب میں
 بحر الرائق و در المختار وغیرہ میں ہے و لنظم من البحر ولا یخفی ان
 سند وی بالمحرم لا یجوز فی ظاہر المذہب و کذا فی کراہیۃ الشامی
 عنہم من متنی بحر الرائق میں ہے بعمل بما صح من المذہب بحر الرائق و
 شامی میں ہے بعمل الافتاء بل یجب بقول الامام وان لم نعلم من این
 حل و فتاویٰ امام فقیہ النفس قاضی خان، بحر الرائق، عالمگیری، مسرجمیہ، در المختار وغیرہ میں ہے
 سنی بقول الامام علی الاطلاق نیز ان اشیاء کی حرمت متیقن اور قول عال غیر متیقن بلکہ
 اس تعویذ کے علاوہ کوئی دوسرا تعویذ یا علاج و حیلہ غیر محرم مظنون اور قاعدہ مقررہ شرع مطہر ہے
 کہ یقیناً لا یرفع بالستک صرح بہ فی الہندیہ والغنیۃ وغیرہا
 بحر الرائق و شامی میں ہے النظم لہ لان المرجع فیہ الاطباء
 و فرہم تبس حجبہ حتی لو فغین الحرام مدفعاً للہلال یحل

کلمینۃ والخمر عند صدورہ اور جو کدوا و ترسک استعمال ہو
 وہی حکم شرک کے پہنانے کا ہے۔ قدوری، کفر القفاق تحریرہ جہاد و محمد و قیسہ
 انصاف میں موجود والنظم من السرو و کبر ندس صلی و
 حریر افان ما حرم لبسہ و شربہ حرم لبسہ و شربہ۔ شاکرین جہاد
 الص حرم الذهب و الحریر علی ذکرہ لائمہ سلافند سورع و حریر
 علی من البسہ لانا امرنا بحفظہم ذکرہ سمر سی و لا قریر بدھ
 و الحریر و بین الفضلۃ فی الحرمة فتنبت۔ و نہ و ہوسہ عمودہ
 اتم و احکم جل جلالہ و صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تحریرہ الفقیر محمد نور الشرافی القادری نعمی نور التبرید و قدوس کو غیبی ملوک
 ۳ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ

رَنَ لِدِينٍ يُسْرَوْنَ يُشَادُّ لِدِينٍ حَدِّ
رَغَبٍ فَسَدِدُوْ

رنگاری

نہ شکیہ دین سان ہے در جوگی دین میں سختی سے

کامے گادین سا پر غائب عجبے گا س سے میا نہ دمی غیبہ ارد



وَنَجِّنْ لَهُمْ قُلُوبَهُمْ وَيُخْرِجْ مِنْهُمْ
خَيْرًا

”ہوئے نہ مقلد ہو کر، نہ جبر میں گرفتار
تپاک چیزیں حاصل کریں۔“

مُتَفَرِّقَات

الاستفتاء

دعا دس غوثی و غیاثی و شمس سون ستر سے نہ میرے دوسرے
 یحییٰ صاحب محدث عرب و غیر مفتی عظمیٰ پاکستان شمس محمد رضا صاحب
 مولانا مفتی عظیمہ پور خانہ محمد نور احمد صاحب شریفی قادری مدظلہ العالی

مسلم ممبر کے درجہ تہ رکنیت، مزاج، ہیروں، بعد از عدالت دہائی عمر نہ ایک مسد
 کے ساتھ عام عدالت ہے

مسد، موضع ساہو کا تحصیل بور پور ضلع دہلی میں گناہی روح شیرو کے
 "اور مجھ پر ہوئے کئے تھے، کھانڈ بنانے کے لئے نہ ہر دو میں سے دو چوبہ
 مردہ برآمد ہوئے ہیں، اب اس شیرو کا پاک کرنا مقصود ہے، وہاں ایک موبوی صاحب
 میں وہ کہتے ہیں کہ گڑ بنا لو اور پھر کھانڈ بنا لو، بس پاک ہے لیکن وضاحت طلب ہے

کہ یہ کس طرح پاک ہوں لہذا استدعا ہے کہ مختصر جواب سے نوازیں۔ آپ حضورؐ ہر حال تہی
الہی بسم اللہ محمد عبدالغفار شاہ

مستعلم دارالعلوم خفہ فریدیہ بصیر لورہ

خلیب موضع ساہو کا ضلع دہڑی

۲۵۰۳۰۸۲



یوں پاک نہیں ہوگا بلکہ پاک کرنے کی یہ صورت ہے کہ پاک شیریں دُر میں
اور پیا جئے کہ وہ اور اوپر سے بر جائیں تو پاک ہو جائیں، تمھوڑا سا ہنسا بھی کافی ہے اور یک
صورت یہ ہے کہ کن دُر میں کو یک پرناں میں چٹا ملتے جبکہ پاک شیر بھی پرناں میں
چٹا جاتے یوں کہ پاک شیر بہنے کی صورت میں پلید شیر یوں چٹا جاتے کہ پلید کا دھارہ
پاک بہتے ہوئے شیر کے اندر پڑے تو جمع شدہ سب شیر پاک ہو جاتے گا کچھ بھی ضائع نہ ہوگا
مگر یہ احتیاط ہے کہ بہتے ہوئے پاک شیر میں سب پڑے، ایک قطرہ بھی الگ نہ پڑے
ورنہ سب پلید ہو جائے گا، شامی، فتاویٰ رضویہ وغیرہ۔

واللہ تعالیٰ عود و صلواتہ علی حبیبہ الاعظم



مفتاح الفقہ ج ۱۰ نمبر ۱۰۰۰

۲۸ مجاہدہ و نکاح

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲

الاستفتاء

بظرف شرف حاج شرفیہ مفتاح الفقہ ج ۱۰ نمبر ۱۰۰۰
درخواست مدد جرات قدرے

جناب عالی: مورد مذکور گزشتہ حسب ذیل ہے:

۱۔ یہ کہ سائل کا ملکیتی میل مورخہ ۸/۱۰ کو قبضے میں لیا دریں کو وقت پرنج
نہ کیا جاسکا بلکہ حرام ہو گیا۔

۲۔ یہ کہ بعد ازاں سائل نے اس حرام میں کا خود چڑھنا تا کہ فروخت کر دیا

۳۔ یہ کہ بعد ازاں اسے عبدالرشید و اس چیرمین موضع دیار مے تیار و پیش من
کر دیا کہ ان کے ساتھ رہا اور لین دین شکر کے قلعہ منظمی ردی بے کیچو رسے
خلات حکیم شریعت حرام علی کا چڑھنا آتا ہے۔

۴۔ یہ کہ ان حالات میں سائل درگھر کے دیگر افراد کو سخت کوفت کا سامنا ہے نہ بذریعہ
درخواست استدعا کرتا ہوں کہ اس کے لئے احکام شریعت کیا ہے اور ب سائل کو

کی کرنا چاہئے؟ نوازش ہوگی۔

المرقوم ۸۰۸۱۔

عز

مزدی محمد دین ولد حبیل ذات موحی ساکن موضع دیار تحصیل دیالپور
محمد دین ولد حبیل
عالم علی ولد ولی محمد گروہ
منصب علی ولد ظہور خاں گروہ
جمال ولد سلطان گروہ



مردہ بیل کا چام اتارنا جائز ہے اور کچالیوں ہی فروخت کرنا جائز نہیں، بڑے کے فروخت کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پس سے گزے تو فرمایا کہ اس کے مالک نے اس کا چام کھا تھا لہذا یہ کچالی نہیں اٹھایا بخاری شریف ج ۲ ص ۸۳۰ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موبشاة میت فقال هلا استمتعتم بالها قالوا انما میتة قال انما حرم الکلبا۔ اور اس مضمون کی بجزرت صحیح حدیثیں صحیح ستہ وغیرہ میں ہیں۔

مذکورہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاعدہ بیان فرمایا کہ مردار کا گوشت یا پوست کھنا حرام ہے چام سے نفع اٹھانا حرام نہیں لہذا فقہاء کرام نے یہی فرمایا کہ کچا چام بنگنے سے پاک ہو جاتا

نوٹ : درج ذیل فتوے کا استفادہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

مرتب



عزیزی مولانا منظور احمد صاحب ربانی نوری سلمہ بہ تعالیٰ

وہیکم سلمہ درجستہ و برکاتہ :

ماہ رمضان المبارک میں آپ کا خط آیا مگر اور بھی کافی ڈاک کا کام تھا لہذا جواب جلدی نہ دے سکا۔ یہ سب سے فقہ حنفی کی بہت کتابوں میں ہیں کوئی کتاب ضرور خریدو اور صبح طلوع ہونے کے بعد نفل مکروہ اور ناجائز میں صرف فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے، تنزیل البصار در المختار شامی کے ج ۱ ص ۳۲۹ میں ہے (و کذا) الحکم من کراہتہ نفل (الی ان قال) (بعد طلوع فجر سوائے سنت) اور ج ۱ ص ۳۲۸ شامی میں ہے (والکراہتہ هنا تحریمیتہ ایضا کما صرح فی الحلۃ۔

۲۔ چتر بکرا ونبہ قربانی کے لئے سال بھر کی عمر کا ہو البتہ صرف ذنبہ کا شش ماہہ تک بچہ بڑا مرنے والا نہ ہو سال بھر والوں میں مل جائے جائز ہے، باقی بکرا چتر سال کے ہی ہو شامی ج ۱ ص ۲۸۱ میں ہے : قول من الضان، هو مالہ الیہ منع قید لا لا سبجور لہجذع من المعن وغیرہ ملاخلاف



کشاف السبوط یعنی چکن در مسائل سے مراد ہے در حدیث
بکرہ وغیرہ بلا خلاف سال سے کم عمر جائز نہیں اور بھئی در بھی لکھی تاہم یہ سنہ
حلال جائز و بحیث کہ بچہ پھر جائز و حلال سنہ اور کہہ رست ناجائز میں نہ کہ وہ کوئی کیا
چنانچہ تنویر البصار در الفتنار شامی ج ۵ ص ۱۵۴ و ۱۵۵ میں سنہ عبارت عریض
ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ذبیحہ جانور کے ساتھ صفحہ ناجائز و مکروہ تحریمی نہ
اور باقی جائز ہیں، ان سات میں کہوٹے میں اور بچہ پھر نہیں مذہب پھر و جائز ہے
اور دلیل میں حدیث شریف اور آیت قرآن کریم بھی ہے۔

بہر حال یہ مسائل بڑے ہی واضح ہیں، باقی چک والوں کو ذہنیہ کوئی نہیں
نہیں، وہ بیچارے تو بہت سے مسائل نہیں جانتے، بے علموں کو یہ اور محبت سے
سمجھایا کرے، ربانی عالم کا یہی طہیر ہوتا ہے و لتفصیل فی الفتاویٰ
السوریۃ وغیرہا۔

و عاکراتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کتاب میں عاف فرمائے اور عاف بعد از منوم نہک
پہنچنے کی توفیق بخشے اور اپنے پاک گھر کا حج اور در پاک صاحب لولاک سے تہنیت مسک کی
زیارت ایمان و اخلاص اور قبول خاص سے عاف فرمائے۔ میرے سے بھی دعا کرتے رہیں
ہوائی جہاز سے حاضری کی درخواستیں دی ہوئی ہیں، اشوال انکرم کے اخیر میں
انشاء اللہ تعالیٰ روانگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دین تمین کی صحیح خدمت اور محبت خاصہ عاف فرمائے
اور استقامت والا بنائے۔ والسلام

دعا گو: حمزہ الفقیہ الربانی محمد نور اللہ النعمی غفرلہ بانی و مقرر المذہب فیہ و تصنیفہ و تصنیفہ
تقریر

اشوال انکرم ۱۰۰

نوٹ: جب ملے میں تو یہ دوسے سہ تھلا میں کہ فاقین نقل ہو جائے۔ اور بخیر

الاستفتاء

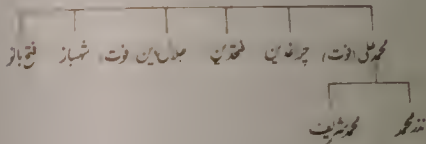
۴۸۰

قبلہ و محترم جناب مولانا ابو نعیم صاحب

اسلامیہ : مزاج شریف

حاصل رقعہ کا دراشت کا جگڑا ہے، آپ کرم فرماتے ہوئے کسی
حد دران کا حصہ تحریر فرمادیں، سبے حد نوازش ہوگی۔

سُوجا



جناب داد!

ان میں سے معدن دین فوت ہو گیا ہے جس کی راشت باقی ہے آپ اللہ سے
سے بکر بھیج دیں سبے حد مہربانی ہوگی۔

سائل نے مذاق بیان کیا کہ سو جا کی ایک ہی تہی سے نام رکھ کر درج کی ہے
 میں دین کے اور شہرت تین بجائی ہیں درج کی ہیں فتح بانو مسودات سے ہے
 ”دو دھن بجائیوں کے اور میں گاہے ہکا“

میں دین مسودات نصیب زسات

پیش دین فتح دین بجائی شہار فتح بانو بہن

۱۰ ۲۰ ۳۰

و کھڑی جو پہلے فوت ہو، مرد ہے تو اس کی اولاد کو چھ نہیں ملے گا کہ وہ مرد ہو سکے

و صاحب الشریعہ و السرحی و غیرہ مرکت لفظ محو

و ملکہ اعظم و صلی اللہ علیہ وسلم و صحبہ و مسلم

حرہ الغیرہ و غیرہ کلمہ شریعی غفر لہ بید

از بصیر لہ ضعیف و کثرت

اجہا کی لول

درج ذیل مسئلہ حضرت ضیاء العظم علیہ الرحمہ کی پانی دہاوی کے ایک درجہ میں
 درجہ ۴ و درجہ ۵ اول مسئلہ ۱۶ فروری ۱۳۳۵ء کی تاریخ سب پر بصورت مزاد
 تحریر ہے۔ یہ مستفاد فتاویٰ نور یہ کے قلمی نسخہ میں درج نہیں ہے اور

الاستفتاء

اشہادِ ظہیر جو عونا قبرستانوں میں ہو کرتے ہیں جو بعد از وقت راضی نہیں ہوں وہ
 کوئی خاص مکان نہ دیکھ سکتے ہوں تو ایسے رختوں کو درج اول مسئلہ و اجماع امت کی دیکھیں



حسب قریباً شایع مقام حنا ایسے وقت وقف میں کما حقہ کہتے ہیں
 فتاویٰ قاضی خان ص ۲۴ فتح تقدیر ج ۵ ص ۴۳۹ بحر الرائق ج ۵ ص ۲۵۴ میں ہے واسطہ
 مرمت مسجد و سکور فی الحکم کتب وقف کتب نے
 واضح ہوتا ہے کہ حقیقت وقف اور نکاح کلمہ وقف سے معلوم ہوتا ہے کہ فاض وقف مقدم
 کے حکم میں بھی نہیں بلکہ موقید و عام وقف کے کہیں ہے و درج حسب القواعد الوقت معرب ہوتا ہے
 تو قاضی حسب مراد یہ مصارف خیر وقف میں سے جہاں چاہے لگا سکتا ہے کتبہ کوڑ میں
 وقف کی مانگی کے ج ۵ ص ۱۵ میں واقعات حرامیہ سے ہے لکھنؤ دکن و لغوی
 راجہ ہادی سکھنا



الاستفتاء

کیا دانتے ہیں عاصیوں و شرکشہیں مہربان سوہن قرآن مجید و معجزہ
 ہرگز کہہ نہ سکو کہ صوابا بھی کو چپک سے ٹکانا ہے۔ تہذیبیوں نے کلمہ لکھ کر
 محمد رسول اللہ پر حد کر مجلس کو برخواست کیا اور صوابا بھی کو خوب دے دیا کہ ترک ہے
 بھل جاؤ، کچھ دنوں کے بعد صوابا بھی نے مذکورہ ڈیس سے معافی مانگیں اور منی
 سے معافی دے دی کیا کلمہ طیبہ پڑھنے سے کوئی غبار و مانہ جو تہمت پاکہ
 ہیں، سمو و سوحدو۔



صدق دل سے کھر شریف پڑھنا ہوں کہ جبکہ کھر کو بھی ملدیتا ہے تو
صرف کھر شریف پڑھنے پر کفارہ کس طرح مانتا ہو؟ اگر کھر شریف قسم کی نیت سے
پڑھے اور پھر اس قسم کا خلاف کرے تو اس صورت میں غلات و رزق کے سبب کھڑ
نہے گا اور اگر قسم کی نیت نہیں تھی بلکہ مجلس میں مصروف ہو چکی ہو نہ کھانے کا قصد ہو گیا ہو
مجلس برخواست ہونے کے وقت ترم مسلمان ثوب کے سے کھر شریف پڑھ کر گئے
تو پھر کفارہ نہیں پڑ سکتا کہ مسلمان ثوب کے لئے ہمیشہ کھر شریف پڑھا ہی کرتے ہیں
جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا نام مسلمان ہمیشہ یاد کرتے ہیں مگر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا نام یہ قسم
نیں ختم بلکہ جب قسم کا ارادہ ہو اور کوئی قسم کا حرف یا اسم نہ ہو یا مقدر ہو تو قسم نہایت

رو یہ سوں بھی سمجھیں ہے، اس کی دوسری سطر کا کوئی واضح معنی نہیں یہ فہم نہیں ہوتا
یہ لفظ کس طرح اور کس وقت بولے گئے، اور کس نے بولے؟ لہذا خوب غور کر لیتے
مسلمانوں نے صوبہ اچھی کے نکالنے پر قسم مٹانے کے لئے کمر شریف پڑھا ہے تو کفار و زچ
کہ جب صوبہ اچھی کو نہیں نکال تو قسم ٹٹ گئی اور صرف ثواب کے لئے کمر شریف پڑھتے
ہرگز کفارہ نہیں پڑتا، کفارہ تو گناہ پر پڑتا ہے، اور قسم توڑنا بھی تک ہے مگر کار خیر اور
ثواب پر کفارہ نہیں پڑتا۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۱۸۲ میں ہے ولو قال لا اله الا الله
لا تعمر کد فیس بسمی لا اب یوی سمیہ وراثی ج ۲ ص ۱۰
میں ہے لا اله الا الله فیس کد فیس بسمی لا اب یوی سمیہ قرآن
کریم پ ۱۰ میں ہے وَلَیْکُنْ تَوَاجِدُکُمْ فِیْ کَسَبَتْ فُلُوْکُکُمْ وَتِ
کس ۱۰ میں ہے وَلَیْکُنْ تَوَاجِدُکُمْ فِیْ کَسَبَتْ فُلُوْکُکُمْ وَتِ
و الله تعالیٰ عدو وصی الله علی حبیبہ والہ
و صحہ و باریک وسلم۔

عزہ الفقیر الی الخیر محمد نور الشانی غفرلہ

الاستفتاء

از محمد نور الشانی
الاستفتاء

جناب مولانا مولوی محمد انصاری صاحب دام عین سکرم



مگر رشتہ ہے کہ اگر مزین و باطن و کلمے یہ جس دودھ دینا ہے
نہیں بد کرے تو کیا دودھ لوش کرے یا نہ کرے یا بقیہ میں یا نہ میں یا نہ میں یا نہ میں
برائے مہربانی بعد حوالہ اور تحقیقات اس سے بچے خوب بھاری نائیل
موجبات عام کو۔

احقر محمد خضر بسم خود زبیر پر

۸ شوال ۱۳۵۹ھ



اولا تحقیق کرنا ضروری ہے کہ یہ فعل شیعہ شہادت و دین سے شیعہ جو پر
ثابت ہے یا نہیں عموماً عوام محض شبہ یا نیم وایت ہی سے کہہ دیتے ہیں جو خبر واحد
پر ہی معتد ہو جایا کرتے ہیں اور جب یہ فعل شیعہ حق الثبوت ثابت ہو جائے تو حکم یہ
کہ چونکہ مفعول پہ اس فعل بد کی وجہ سے حرم نہیں ہوتا۔ اس کے منفع بد متوسل
رہتے ہیں کہ ملت منفع کا ثبوت قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے رشاد ہوتا
مُسَبِّحُکُمْ قِسَافَ یُصَلُّوہَا وَلَکُمْ فِہَا مَآءٌ کَثِیْرٌ وَ فِہَا رِکْعَتَا کُھُورَا
و جب تک حرمت منفع نص صریح مخصص یا ناسخ سے ثابت نہ ہو تو اس حرمت نہیں ہو سکتی
و منفع مدلل بلا شک و شبہ مدلل و جائز الاستعمال ہیں اور واحد بہت حضرت بن عباس

رسمی اللہ علیہ جو سن ابی داؤد و ابن ماجہ میں ہے جس میں ماقتلوہ و اهلوا الہیہ
وارد ہے۔

آؤنا ترمذی علیہ الرحمہ نے اس سے پہلی حدیث کو حذف اصح من
الحديث الاول و فعل هو هذا عند اهل العلم الخ فرمایا ہمارے
ابو داؤد نے بھی اس کی تصنیف کی ہے تو اس سے مت ثابتہ بالقرآن و تخصیص یا نسخ
نہیں ہو سکتی۔

ثانیاً فتوہ شہید سے فرمایا ہے کہ نہایت ہی بعید ہے کہ لا حول
علی ولی لی علی اللہ ہمارے لئے کرام و رفقا بہ مقام کے نزدیک اس کا نسخ بخیر مندرج
ذوایب اور وہ بھی صرف اس لئے کہ اگر اس کو نسخ کیا جائے تو جب تک لوگ اس جائزہ
دیکھیں گے اس عیب کو بیان کریں گے، اس میں فاعل کو بار بار شرمندگی اٹھانی پڑے گی بذریعہ
کرنے سے مغرب بند ہو جائے گی بدایہ، معنی مل الکفر، بحر الرائق وغیرہ میں ہے، و لستم
من ساحرو لندی بیرونی یہاں مذہب و سحر و مذلت لفظہ
لمحدثہ و لیس نوحب اور احراق دابہ غیر ماکول ہو تو ہے و نہ کھایا جا
فخ تقدیر کفایہ، معنی مل الکفر، بحر الرائق وغیرہ میں ہے و لستم من الاول
دب و صوہی مذ لا نکل صم اونی و قال، و ان کما مذ نوکل

۲۵۷ ص ۲۵۷

۲۵۸ ص ۲۵۸

۲۵۹ ص ۲۵۹

۲۶۰ ص ۲۶۰

۲۶۱ ص ۲۶۱

کس و صحن عند ان حبیب سرحہ روز عاشق و عزیز زار و زوب
کیا جائے کہ اندر ایسے فعل شیع کے نہ کیا کہ نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو
عہم لرحمة والرحمة ہمد ما عہدی من بعد
واللہ تعالیٰ علو عہدہ و وحدہ وصلیٰ للتعالیٰ
عن حبیبنا والہ وصحبہ و بیہ و حریبہ اصعب

عن النقیبہ : یہ تم کو درتہ غمی غفر

۹۔ ترنل مکر و رفتہ

الاستفتاء

بخدمت اقدس استاد العلما باقی و رعلہ و تنفیذ فرمادہ یہ میرا

بابت جاری غفرنے فتاویٰ

- قبلہ و کعبہ ! حسب ذیل معروض یہ کہ فتاویٰ جباری فرمے کے لئے عرض کرتا ہوں۔
- ۱۔ یہ کہ سائل موضع م۔ یو۔ تحصیل پاکپن ضلع ساہیوں کار بائشی ہے۔
 - ۲۔ یہ کہ مورخہ ۲۰۔ ۸۰۔ ۲۳۔ ۲۰۔ ۸۰۔ ۲۴ کہ سائل کے تعلق بھائی سے جہانگیر وند مسعل جو کہ زبان سے گزرا تھا ہے۔ وہ شب کے وقت کہ دیکھتا ہے کہ سے میر مرزوب کی
- بکلی ہمیش سے بدکاری کا ترک ہو -

۳۔ یہ کہ جسے جانیگر گونگا مذکور نے اشارے سے مجھے اطلاع دی۔

۴۔ یہ کہ بعد ازاں سائل کے حقیقی چچانے اس سے دریافت کیا تو اس نے منہ انکار کر دیا اور کہا کہ گونگا مذکور محض جھوٹ بولتا ہے۔

۵۔ یہ کہ نزاں بعد کے میر حنزہ چاہ سے بھاگ کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور اس نے والدہ سے کہا کہ یہ مجھ پر ناجائز تہمت لگائی جا رہی ہے، میں اس میں سب گناہ ہوں۔

لہذا دست بستہ معروض ہوں کہ مندرجہ امور کی نسبت فتوے باری مذکور شکور فرمایا جاوے، وائز شش ہوگی۔

ارفتم مؤرخہ ۲۳ ماہ فروری ۱۳۳۷

خادمہ: محمد میر سمیع دت وٹو، نیکاساکن موضع، تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال



بھینس دہشتہ میں ہے کیونکہ شہزادہ گو وندہ وی ہیں۔

۲۲ ص ۵۰ و عرفہ و رجب یک جوب دو بجی گونگا ہے، گونگا کی نسبت ہم رائیں

فتوے، میگزی ۳ ص ۲۰۹ میں ہے لا سحر و سحر، لا تحریر و تحریر

کد فی مدحیرہ و رد مختار میں ہے و اف عدم قبول لاحد من مخطا

بازدنی اور شامی ج ۲ ص ۵۲۵ میں ہے و یعل عن المسوہ

بالجماع للمعہد۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفت اعظم پاکستان اسلامیہ فقہی کونسل

۱۰۰

الاستفتاء

ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں
سب سے پہلے جو تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں
استفتاء
ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں
ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الاجواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں
ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں
ماہیت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں تعبدی اور عقلی شریعت میں

پہل ہو گیا ہے اس کا حال پڑھا ہے کہ : میں جہنم کو پہنچ گیا ہوں
 پس از او کرم شرعی نعمت سے قطع فرمایا

نوٹ : میں نے باہنامہ سالہ سے مذہبی جہان کی احسان بھی کر باہنامہ شرح جہان
تہ ۱۵۰ میں حضرت الحاج مولانا غلام سبب علی سبب شفیق میرا جہان
پسے اگر عمل کسی شخص کو سبب سے نہ نکالتے تو سبب میں تو وہ سبب میں رہ
سبب اگر دوسرے سے رہا سبب تو سبب جہان سبب ہی یہ سبب سبب
میں نہیں کر سکتا۔ از رو کر دینی مقبول سبب و حوالہ طبع فرمیں۔ مکتبی ہوں

غیر بشری باقی خاص فرہاد و یسوی
تھیاب ہر صمدی



مملکت غیہ ثابت نسب مانع نکاح میں قرار نہ تعلیم و محرم

تاریخ: ۲۹ جولائی ۱۹۹۲ء، لاہور، پاکستان

رسالة من المدرس الحاج حلي مراد لاجل من عمره في سنة ١٢٨٠

قانون محل حرام ہے کہ فی مدہ و غیرہ و نہ تنزل عمدہ و غیرہ میں محذوہ و عمدہ و محل انہ تعالیٰ میں



عزیز المصطفیٰ ابو الجبر محمد نور الدین النبی غفرلہ

۱۲ صفر المظفر ۱۳۴۶ھ



مکتوب

چند یام گزشتہ سے کراچی سے حضرت مولانا قاری رضوان المصطفیٰ صاحب اعظمی
 خلیفہ نیومین مسجد کراچی کا گزشتہ نامہ آیا کہ بہار شریعت مطبوعہ لاہور میں کافی اغلاط ہیں اور
 وہ اپنے ہتھام سے طبع کرنا چاہتے ہیں اور میرے متعلق لکھا کہ سب سے کہ بعض مقامات
 پر اعتراضات کئے ہیں تو وہ کیا ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تحدی کی حد تک مندرجہ ہوں
 کسی کو کسی مسئلہ پر اعتراض کا موقع نہ مل سکے تو جواب نامہ عرض کہ تحدی کی حد تک
 وہ بات تو میں کیا عرض کروں کہ صحت کا اہتمام تو نہایت مبارک ہے مگر تحدی الی بات
 مقدوس ہے کیونکہ عالیجناب حضرت قبلہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے در المختار اور رد المحتار
 پر بڑا اعتماد فرمایا ہے اور در المختار کے اوائل میں مؤلف علیہ الرحمہ نے خود فرمایا دیبا
 نہ نعصبہ لکتاب غیرکتبہ اور رد المختار ج ۱ ص ۲۵، ۲۶ میں اس کی
 شرح میں فرمایا و هذا عند رمت رحمہ اللہ تعالیٰ ینہد



حصان ہو مال سے معہ قید بہ لاس لایس عدد میں معہ
 دے بل اختلاف کمی لیس سو اود پنی محمد ان کل لایم
 ص ۱۶۴ میں در شرح نو قیہ ص ۲۴۱ میں ہے

عرفت تنہا پر مٹی اگر چہ تراویک با حمت پر مٹی تو قیہ تنہا ہے یہ وہ حق و در واقع ہے
 جب کہ کا مذہب جامع اور مؤرخہ و نیکو قیہ کہیم و تاجہ و معومہ سز کے معنی
 ہے یہ عام نمازیوں کی جامعہ و تہیکی نام ہے و نگہ و کہو با زہم و شانی سے
 اشارہ کیا و محمدی نے شریعہ کوئی باقی بچے ہر شخص کسی یک حصہ کو دینے و
 میں تاکہ میرے پاس تناو قیہ ہی نہیں۔ بھئی آپ کے لایم کہ جو بھئی لایم
 ہی یہ غرض کی بنا پر نہ کرنا ہوں و حد و حد کرم ساس معومہ۔ سہ معومہ۔

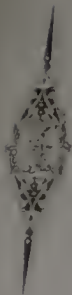
قرہ ختمیہ برائے محمد زائد نفعی لایم





فهرست آیات مبارکه

شماره	آیت مبارکه	تفسیر
۱	هَذَا كَفَضَ اَنَّهُ نُوْرٌ فَاِذَا مُرَّ	سوره شوری ۴۰
۲	مَالِ رُبُّكَ دَعُوْنِ سَبِيْحًا لَّكَ	سوره یونس ۱۲
۳	حَسْبُ دَعْوَةٍ لِّذَٰلِكَ دَعُوْ	سوره یونس ۱۲
۴	مَا رَسَلْنَا مِنْ رَّحْمَةٍ يَّبْعَثُ	سوره یونس ۱۲
۵	فِيْ نَفْسٍ نَّجْوًى لِّعَبْدٍ فِيْ سَبْعِ	سوره یونس ۱۲
۶	وَعَنَتَ لَهَا لَاحِظٌ يَّهْمُهُ وَكَرِهَ لَهَا	سوره یونس ۱۲
۷	فَعَلَتْ غَصَّةً	سوره یونس ۱۲
۸	وَمَا كُنْ مِنْهُ بِضَافِعٍ فَتَقَىٰ غَيْبٍ وَلَئِنْ كُنْ	سوره یونس ۱۲
۹	لَخَبِيْثٍ مِّنْ زُجَّيْهِ مَرْتَدًّا	سوره یونس ۱۲
۱۰	عَلَيْهِمْ لَقِيْلٌ لِّقَدْ تَصَوَّرُوا عَلَيَّ خَدْرًا كَثِيْرًا	سوره یونس ۱۲
۱۱	رَبِّصْ مِنْ زُجَّيْهِ	سوره یونس ۱۲
۱۲	لَقَدْ تَصَوَّرُوا عَلَيَّ خَدْرًا كَثِيْرًا	سوره یونس ۱۲



آیات مبارکه

انام آیت

صفحہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۸۸ سورہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ ۝

۸۹ سورہ

مَنْ يُّؤْتِكُم مَّا يَشَاءُ وَيُخَيِّرُكُمْ فِي الْاٰمَالِ ۚ

۹۰ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۱ سورہ

لَا تَنْتَهِیْ عَنْ اَعْمَالِهِمْ ۚ

۹۲ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۳ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۴ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۵ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۶ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۷ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۸ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۹۹ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۰ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۱ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۲ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۳ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۴ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۵ سورہ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۚ

۱۰۶ سورہ



۲۵

٢٦. ان لَوَيْسَ لَمَعْرُؤٍ بِمَا صُنِعَ لَهُ

صَحَابَةُ خُزْدَهَرُ مَذَلُهُ

وَمَا لَكُمْ لِكَيْتُمْ فَتَقُولُوا بِهِمْ شَيْئًا

۱۰۰

وَلَوْ شَاءَ الْمُعَذِّبُونَ لَمُحِبَّتِ الْيَهُودَ مِنْ

نصبت لابی

نُصْرُهُ مَا فِي ظُهُورِهِ وَاحِدٌ

وَلَمْ يَخَفْ فَعْدَوْنَهُ مِنْ حَدِيدٍ

کلمه بر دو آن متصرفه میباشد مرعوفه علی

فَمِنْهَا

[illegible]

نَحْنُ فَمِنْ بَيْنِهِمْ صَمُوْدٌ وَفِرْعَوْنُ

2000

... ..

۴۰ من عرض علیہ کتب

٢٥ حیدر علی و سید احمد علی

۴۲ وول لیدر فی سید



نمبر شمار	آیت مبارکه	نام سورة	صفحه
۳۵	وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَ عَذَابِ أُولَئِكَ أَن يُحْشَرُوا فِي عَذَابِ آلِهَتِهِمْ خِزْيُونِ.	الزحرفه	۱۱۱
۳۶	وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَ عَذَابِ أُولَئِكَ أَن يُحْشَرُوا فِي عَذَابِ آلِهَتِهِمْ خِزْيُونِ.	۵۰	۱۱۱
۳۷	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۳۸	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۳۹	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۰	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۱	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۲	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۳	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۴	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۵	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۶	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۷	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۸	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۴۹	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱
۵۰	وَمَا ظَنَنْتَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ.	۵۰	۱۱۱



سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

سورہ صافات

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ.

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ

الْحَفِيفَ الْآيَةِ

وَلَا تَجْعَلْ لَكُمْ فِرْعَوْنَ يَئُومُوكُمْ

سُوءَ الْعَذَابِ الْآيَةِ

يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

إِرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مَُّرْضِيَةً

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي. وَادْخُلِي حَشَى.

فَلَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ

قَرَّبَهُ وَرَافَعَهُ وَجَعَلَهُ نَعِيمٍ

كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ

لَإِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

لَا تَجِدُ لَهُمْ مَبِيتًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

لَهُمْ جَلْدٌ أَهْمٌ وَلَا هُمْ يَعْلَمُونَ لَهُمْ عَذَابٌ

مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى

مَا فِي صُحُفِ مُوسَى

يَسْأَلُ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي حُجُوحٍ

سورة نوره

حَتَّىٰ إِذَا أَفْتُلْتُمْ وَنُفِرَ غَمٌّ فِي رُفْرٍ وَعَصَا نَمِرٌ يَرَىٰ

وَنِيْلِكَ الْآيَاتُ مُنَادٍ لِّهَا بَيْنَ سَائِرِ

يَتَأَعَرَضُنَا الْآيَاتُ

وَيُتَعَرِّضُ لَهُ وَنُفِرَ قَدْرُهُ وَسَيَحْوُهُ بَكْرٌ وَزَيْلٌ

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اللَّهَ

وَمَنْ يَطْعِمِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّاتٍ

مُتَجَنِّبِينَ الَّذِينَ أُسْرِيَ يَعْْبُدُهِ كَيْدًا

الْحَقَّ

رَبِّ آيَاتِي كَيْفَ تُخَيِّمُ الْمَوْتَىٰ

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو

عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ الْخَمْرَ

وَأَخْرَجَ مِنْهُمْ لِتَابِلَ حَقْوَائِهِمْ لَمْ

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ وَاسِعٌ

الْعَظِيمِ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

آيَاتِكَ الْخَمْرَ

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ



٢١٧

سُحَّرَ نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٢٥

نَفْسُهُ نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٢٥

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٢٥

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٢٩

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٢٩

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٣١

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٣١

نَفْسُهُ

وَسُحَّرَ نَفْسُهُ نَفْسُهُ نَفْسُهُ

٢٣٢

نَفْسُهُ

٢٣٢

نَفْسُهُ



فَهِدَا لَصَاحِبِ الْمَسْجِدِ

۱۳۳

صَرَخَ لَدُنْهُنَّ فَقَتِلْهُنَّ

۱۳۳

فَقَتِلَ الْمُفْضُوبُ سَلَمَةً وَرَأْفَةً

۱۳۳

بِأَنَّهُمَا لَمْ يَخْرُجَا رَسُلًا رَسُلًا سَهْدًا مُنِيرًا

وَسَدَنًا

نصف ۱۳۳

وَدَعَا وَابْنَهُ ذِي وَرَعٍ مُبِيرًا

۱۳۳

وَيَسِيرًا لِّمُؤْمِنِينَ بَيْنَ أَجْزِفٍ مِّنْهُ فَصَدَّقَهُ

۱۳۳

أَنَّهُ - وَحَمْدُكَ مَرَّتَيْنِ

نصف ۱۳۳

بَعْدَ كَيْفَ سَرَّكَ مَرَّتَيْنِ وَيَقُولُ يَقُولُ

لَعَلَّهُمْ رَحِمُونَ

۱۳۳

يَقُولُ - يُؤَيِّدُ شَاخِصًا رَّيَّةً

۱۳۳

بِأَنَّهُ مَرَّتَيْنِ سَوَاءً

نصف ۱۳۳

بِأَنَّهُ مَرَّتَيْنِ سَوَاءً

نصف ۱۳۳

فَلِإِنَّ رَأْسَهُمْ سَجُونَهُ وَفِيهِمْ وَفِيهِمْ

نصف ۱۳۳

فَدَسَرَى بَعَثَ وَجْهَهُ فِي سَهْوٍ

نصف ۱۳۳

فَسَوَّلَ لَكَ فَنَدَّ رَحْمَةً

نصف ۱۳۳

سَوَّلَ لَكَ فَنَدَّ رَحْمَةً

نصف ۱۳۳

وَمَنْ يَخْبَرُ عَنْهُ خُورَةً مِّنْ نَّوِي



۲۶ تَقْرَأُ كَذِبًا تَكْفُرُ بِهِمْ

خبر ۱۳۲

وَرَسُولُهُ

۲۷ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ
يَتَذَكَّرُ لَكُمْ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۳۳

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

۲۸ وَكَانَ يُقُولُ مَا يَكُونُ لَكُمْ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۳۴

وَرَسُولُهُ

۲۹ فَذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۳۵

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

۳۰ فَرَضُوا عَلَيْهِ وَأَصْرُوا مِنْكُمْ قِيلَ لَهُمْ

خبر ۱۳۶

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۳۷

۳۱ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ رَسُولٍ بِشَيْءٍ بِشَيْءٍ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

۳۲ تَوْمَ تَذُكَّرُونَ وَهُمْ فِي شَكٍّ يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۳۸

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

۳۳ وَمَنْ سَأَلَ لِرَسُولٍ مِنْ بَيْنِ مَا لَكُنْ لَهُ

خبر ۱۳۹

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ

خبر ۱۴۰

يَوْمَ تَذُكَّرُونَ



۳۵ قَتْنٌ طَمْرُوتٌ سَدَبٌ سَوَانَةٌ وَدَبٌّ حَسَنٌ
 ۳۶ وَلَیْسَ حَافِیًا لِّضِدِّهِ وَصَدَقَ سَهْلٌ لِّتَلَّ

۳۷ هُمُ الْمُتَقَوُّونَ
 ۳۸

۳۹ لَسْتُ بِأَلْعَلِّیْنَ مَدِیْنَةً
 ۴۰

۴۱ نَفَقَ قَوْمٌ مِنْ كُنْیَ حَایِبٍ
 ۴۲

۴۳ تَلَّ لَیْسَ مَوَالِیْهِمْ مَسْتَدِیْنُهُ
 ۴۴ وَرَسُولُهُ وَنَفَرُوْا مِنْ تَلَّ تَمِیْمَةُ

۴۵ تَلَّ لَیْسَ مَوَالِیْهِمْ مَسْتَدِیْنُهُ
 ۴۶

۴۷ صَوَّبَ لَیْسَ وَلَا تَخْهَرُوْا لَیْسَ نَفَرُوْا
 ۴۸ تَلَّ لَیْسَ مَوَالِیْهِمْ مَسْتَدِیْنُهُ

۴۹ تَلَّ لَیْسَ مَوَالِیْهِمْ مَسْتَدِیْنُهُ
 ۵۰

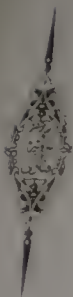
۵۱ اَحْمَدُ دَرِیْ تَلَّ مَوَالِیْهِمْ مَسْتَدِیْنُهُ
 ۵۲ دَوْنِیْكُمْ وَبِیْنَكُمْ حَذِیْبٌ یَنْبَغِیْ

۵۳ وَمَنْ لَا تُجِیْبُ دَرِیْ تَلَّ قَسْرٌ یَنْبَغِیْ
 ۵۴

۵۵ وَتَخْهَرُ دَرِیْ
 ۵۶

۵۷ مَصْلٌ صَاحِبُهُ دَرِیْ
 ۵۸

۵۹ وَتَخْهَرُ دَرِیْ
 ۶۰



۴۸ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۱ رعد ۴

۴۹ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۵۰ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۲ رعد ۵

۵۱ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۵۲ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۳ رعد ۶

۵۳ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۵۴ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۴ رعد ۷

۵۵ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۵۶ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۵ رعد ۸

۵۷ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۵۸ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۶ رعد ۹

۵۹ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۶۰ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۷ رعد ۱۰

۶۱ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۸ رعد ۱۱

۶۲ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۰۹ رعد ۱۲

۶۳ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۱۰ رعد ۱۳

۶۴ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ

۲۱۱ رعد ۱۴

۶۵ قُلْ إِنَّمَا سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيَّ الْوَيْلَ



وَهُوَ اللَّهُ ذُو الْعَرْشِ الْمُبْدِي وَالْمُهِدِي وَالْمُؤَيَّدِي

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

وَالْمُغْنِي

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

وَالْمُغْنِي

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

وَالْمُغْنِي

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

سوره سحر

سوره سحر

وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي وَالْمُغْنِي

سوره سحر

زے اک نے ہو گئی بت ہے و رفتہ رفتہ بت ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ لَهْفًا مُفَضًّا

وَنَحْنُ نَرَاكَ لَذِيئًا رَقِيقًا

وَمَا كُنْ رَتْلًا سَيِّئًا

وَقَعُوا لَكُمْ مِنْكُمْ رَحْمَةً

وَلَيْتُمْ تَوَدُّوا حَسْرَةً

وَلَيْتُمْ تَوَدُّوا حَسْرَةً

وَلَيْتُمْ تَوَدُّوا حَسْرَةً

وَلَيْتُمْ تَوَدُّوا حَسْرَةً

وَلَيْتُمْ تَوَدُّوا حَسْرَةً

فہرست

احادیث مبارکہ



صفحہ	احادیث مبارکہ
۴۲	وَلَمْ يَحِمْسْهُ يَوْمَئِذٍ
۴۳	۲۔ سَامِئِ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ
۴۵	۳۔ كَسْبُ يَوْمَئِذٍ
	۴۔ رَسُولِ يَوْمَئِذٍ عَذِيبِ
۶۹، ۷۸	سَمِئِ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ
	۵۔ قُلْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ عَذِيبِ
	عَذِيبِ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ
۶۹، ۷۸	عَذِيبِ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ
۸۰	۶۔ قُلْ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ
	۷۔ قُلْ يَوْمَئِذٍ مَبْرُورِ



فی عیسی

حضر فی عیسی خود

حضر فی نور

کی سی جوت

عجب بی ای بالافریب ای سی صراحت

سید نو گیت و فحدید فیس

عجب من حیرت و سی دم قرین

بدن حلد نکور فی ساعه مات مرده

در معده عید ای سید سید فی ساعه مات

مرده

در نحصن گیت اسرار کرم سحر

مرده گیت

سید حیرت و حدید عید

ن لست سید فی باب سی بیور

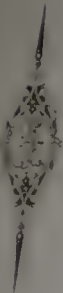
در عمر حصوا کدر مرده کور سید

فید نوم یقی

مومنا امنی شهید

در سر مسعود در بحر سموت عورت

و هو سید



۱۳۰ اول سوهر مرد که که صدق و سید

۱۳۰ در سوخته و سوخته شدی ها

على قدر

۱۳۰. وار بوهر سره کړ موثر حد یو وسپمد.

۲۵. بهاداد حرجو مر شو. همد استملو سو. | ۱۳۰

۲۰. عن علی بن محمد بن سنان عن سفيان بن عيينة عن

سومبر حادثہ و مسہ

۲۰ صدق عیدی و شربتونه من لعل و نسوه

۱۳ من رجبہ حیدر ورمی

۳۲ - از طعمه سعدی بخت من نام -

و. س. ا. ش. ح. م. م. ل. في الم. و.

... 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678,

سورة

1

تسبب سبب مقطوع دوم بقصد از میان

وہی

کل سب و صہر مہضہ بود بومہ از سی

۱۳۳

دندی مضی سددان ی و د لعی السعف



در مدح

۳۵

۳۶

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

۳۷

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

۳۸

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

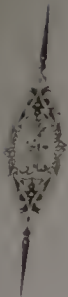
۳۹

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

۴۰

۱- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۲- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۳- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله
۴- منکم ما قدم الله من حلاله و حلاله

۴۱



۴۷. قال عمر، اقامتم برسول الله صلى الله عليه وسلم

وہم مدد و حرارت مدد و حرارت

۴۰ در حقو سو مشر و شر سبعین بعد مر بصر

م. ن. ر. م. م.

۴۳ در سر عذرا نوحه و عدل بعد لوحه

وقت - منه.

وہ در جواب کہ حکم تہہ فر علی حدہ کہ

حرف ميم و صر

و راجع و در حدیث و کلام و تصحیف و تحریف

حمد بن محمد

۶۔ سنہ ۱۰۰۰ھ کی حلی حرم - پر میں ص ۱۰۰۰

صوتی سو 'شری' صری

۲۸ اسماء بنت حنیفہ

۱۱. "بسم الله الرحمن الرحيم" (In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful)

شملوں نچھو . مسیحی بائبل

— محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن عبد الله —

۵. فَاِذَا مَشَارَ حَصْبًا - سورہ صافات ۵۰

بسم الله الرحمن الرحيم

منه - في مذكره



سفر

۱. بقول احمد بن حنبل و غيره من ائمة الحديث
رسول الله صلى الله عليه وآله اعطى موسى الحد

۲۳۵

۲. و جعلت لسانه شعاعا

۲۳۶

۳. و هذه امة حسنة حسنة

۲۳۷

۴. يسبحون من متى في حجر سحره

۲۳۸

حماره

۲۳۹

۵. و هذه امة حسنة حسنة

۲۴۰

۶. و هذه امة حسنة

۲۴۱

۷. و هذه امة حسنة حسنة

۲۴۲

و هذه

۲۴۳

۸. و هذه امة حسنة حسنة

۲۴۴

يومئذ

۲۴۵

۹. و هذه امة حسنة حسنة

۲۴۶

هيئته

۲۴۷

۱۰. و هذه امة حسنة حسنة

۲۴۸

كثيره مرعه رسول الله

۲۴۹

۱۱. و هذه امة حسنة حسنة

۲۵۰

رحل

۲۵۱

۱۲. و هذه امة حسنة حسنة

۲۵۲

.. ر سى صلى الله عليه وسلم كان يبولى فى

٢٨٣

فندق

.. ف رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فخارة

٢٨٣

فى حاسا لثقت فى ان فيها

٢٨٩

.. برئت بروى التمام

.. اسمعس عن مرحلية الى الكعبين ثم قال انما

حبيب ان اربكم ظهور رسول الله صلى الله عليه

٢٢١

وسلم

٢٢٨ ٢٢٩

.. ولا من المسجد الحاض ولا جنب

٢٢٨

.. حسو مسجدكم صنيانكم ومحاسنينكم

٢٢٨

.. ان يظهر ونظيب (المساجد)

.. امر عمر المسلمين ان يبوا المساجد وان

٢٢٩

الاسجدوا فى مدينة مسجدين

٢٢٩

.. لا تدها الله اليك فان المساجد لم تبين لهذا

.. اب عليه السلام نهى عن تناشد الاشعار فى

٢٢٩

المسجد والتبع واشراء فيه

.. من سمع رجلا يسجد صالة فى المسجد فليقل

٢٢٩

زجرده الله عنت من المساجد لم تبين لهذا

٢٢٩

.. او جدد نمازك المساجد لما بنيت له

سفر

من اكل من هذه الشجرة الحبيب فلا يضره في مسجدها.

٢٢٢

اجعلوا اشمكم خياركم ودمهم ودمكم فيكم وبين الله عز وجل.

٢٥١

فكلوا وادخروا وانحروا.

٢٥٨

كان صلى الله عليه وسلم يؤخر العصر ما دام الشمس بيضاء نقية.

٢٩٤

لا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس.

٢٩٥

كان بلال (يبدو قبل الاذان) اللهم ان احسن

٢٤٢

استعينك على قریش ان يقيموا دينك

٢٥٨

التائب من الذنب كمن لا ذنب له.

٢٤٩

ان الصدقة لتطفئ غضب الرب

٢٥٢

صلوا خلف كل بر وفاجر.

٢٩٩

يبدأ امرأة قط.

٢٩٤

ايما امرئ قال لاحيه يا كافر فخطبه به الله

٢٩٤

فاقام صلى الله عليه وسلم سمكة بعد عشرة

٢٩٤

ليلة لا يصلي الا ركعتين ويقول يا هريرة

٢٩٤

صلوا اربعاء فانا قوم سفر.



وہاں ہر قسم کے سامان و سلع کی خرید و بیچ ہو رہی ہے۔

٢٠٤

منه 3 نسوه

۴۸ و هو یصفی و حدوس من لیسک و سدو

٢٠

—

۹۹ من و صر عبد و صر بنده و من قطع صفا

۴۰

قصصه

٩٠ مرسد فرح و نصف عمره

5

• حَيْكُمَ سَلَامَتِكُمْ نَصِيرُهُ •

۴۰

۴۲ اکی سن شمیر ری بندهما بر سر حیر

منہ وں بہہ طعمو فی ہامہ سرند فی

२८

انکدر و جعلوہا علی ہؤامیں

۴۳. قال مروی ادب مالکریضی لله عنه للافغان

عمر رضى الله عنه والتم وتر فقام وصفت

اور ۵۰ مصوبہ سے رکعات لم یسلم لانی

44

الحرمين.

۵۳. صرء فی کل رکعة فاعلم ان کتب و سورہ وادام عن

من سقرۃ و من رکعة و ست قشوفت

חזק

سید

•••••



بقول حسن عسرة مروه ساهل بند

۴۳۰

۹۶ صلی العبد نحر حصری بحمفون من ساء

ان صلی فیصل مرفوعا من رواب رسدن

ارقم

۴۳۲

۹۷ و اما محمفون مرفوعا من روبة فی هريرة

۴۳۳

۹۸ و اما محمفون

۴۳۴

• • • دكون

۹۹ حال الروی شهدت المدمع عن من عمن

فحاء فصلی تها بصرف فذل • قد حقه کمر

فی سو مکم هذا عمدن

۴۳۵

۱۰۰ فحواصف وکمر و بر صو و و بر کمر حنف

خهری

۴۵۰

۱۰۱ از تصفون کما نصف بملائکة عید رب

۴۵۰

۱۰۲ بر صو صفو وکمر و فارو بسها و حاد و ارغی

۴۵۰

۱۰۳ قام ابن عباس عن لعرفوف عبد سعد

۴۵۲

۱۰۴ اللهم عبدك و من عندك • دعا عن بعد موه عذر

۴۵۰

۱۰۵ وقال الراوی ابرأت یوب بقفا عن لعرفوف عذر

۴۵۲

۱۰۶ صوموا الرؤیة و افطرو و رویة

۴۵۵

۱۰۷ وقال الراوی فاما کعن من عبر یتشهد

۴۵۴

۱۰۸ ایما رحل کمر امرة فذل بها فلا یحل • کمر



سنها

۱۰۹ | ۱ | عنبه اسلام، سروج عاشت روضه عنبه
وهي صخرة ست ست مس.

۱۱۰ | ۲ | حتى يندون عنبهها.

۱۱۱ | ۳ | ساييس احمر في انديا من لاجلاق لهحق
لاخرة.

۱۱۲ | ۴ | حد حرير فحعل في يمينه و حد دها فحعل

في شدة ثم قال ان هدين حرم على دكور متى.

۱۱۳ | ۵ | حرم لباس احمر و الذهب على دكور متى و
حل لانا شهر.

۱۱۴ | ۶ | لذهب و انصه و احمر و الدماح هم لهحق
لدا و لكم في اخره.

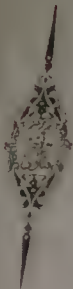
۱۱۵ | ۷ | فان لم مسعود ل نه سم عور سده كم
حرم عسكم.

۱۱۶ | ۸ | حص عنه ساد سري و عد سرحس سلس
احمر سرحك في حسدها.

۱۱۷ | ۹ | امر شدة مسنة ... فان اسما حرم كلها.

۱۱۸ | ۱۰ | كره سوي نه من نه عنبه و سلم من الساة لذكر
و زئبب و بعد و بعد و سمررد و سمانه

نمبر شمار	تاریخ و مکان	مذکر
	والدم	
۵۹۰	۱. دملوه و قلمز بهج	
۶۰۰	۲. قلاحدعیه	عز س عس مومو
۶۰۰	۳. بظهر ما سماء من حنجر	نوم حنجر
۶۱۳		



ماخذ و مراجع

فتاویٰ نوریہ جلد ۵

قرآن کریم

کتاب حدیث و شرح حدیث و مشکل الحدیث —

ترجمہ اممک مص مطبع کراچی ابو العتبہ امک بن انس صحیح ۱۷۷۷ھ

مسند ام احمد و مسند بیروت ۱۳۷۷ھ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ۱۷۷۷ھ

صحیح بخاری مص مطبع ۱۳۷۷ھ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ۱۷۷۷ھ

صحیح مسلم مص المطبع ۱۳۷۷ھ مسلم بن مجمل قشیری ۱۷۷۷ھ

سنن ابوداؤد مجیدی کا پیڑ ۱۳۷۷ھ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ۱۷۷۷ھ

سنن ترمذی مجیدی کا پیڑ ۱۳۷۷ھ علی بن ابی حمزہ ترمذی ۱۷۷۷ھ

سنن نسائی مجتہبی ۱۳۷۷ھ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب خراسانی ۱۷۷۷ھ

سنن داؤقنی فاروقی ۱۳۷۷ھ ابوالحسن علی بن عمر داؤقنی ۱۷۷۷ھ

مسندک علی الصمیمین دائرۃ المعارف ۱۳۷۷ھ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم ۱۷۷۷ھ

ذیل غزالی حیدرآباد دائرۃ المعارف ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی ۱۷۷۷ھ

عمیۃ الاولیاء السعاده مصر ۱۳۷۷ھ ابوالحسن احمد بن عبد اللہ صفہانی ۱۷۷۷ھ

سنن کبریٰ دائرۃ المعارف ۱۳۷۷ھ ابوالکرام حسین سیوطی ۱۷۷۷ھ



مشکوٰۃ المسایح اصح لطائف ابو عبد الله محمد بن عبد الله صاحب الجندی مشہور
 مجمع الزوائد بیروت مشہور ذوالحجہ ۱۰۰۰ ہجری قمری مشہور
 اجماع لیسفہ تہاریک کبریٰ مصر مشہور مدار جدولہ بن سیدوی مشہور
 فیض القدر ۱۰۰۰ ہجری قمری مشہور عبد الوہاب محمد بن علی صدیقی ندوی مشہور
 السراج منیر مینہ مصر مشہور شیخ علی بن احمد بن زکی مشہور
 ستر اجماع دائرة المعارف مشہور تاتار مشہور معاد بن علی بن علی ہندی مشہور
 الکوکب الاری اکرائی، بیروت مشہور شمس بن محمد بن یوسف ریاضی مشہور
 فتح الباری مقدانی بیروت مشہور الفضل شاکر بن محمد بن علی بن محمد بن علی مشہور
 عمدة القاری صنی دارالعبادہ عامر مصر مشہور ابو محمد بن علی بن محمد بن علی مشہور
 ارشاد الساری قطری ہرات مشہور عبدہ محمد بن محمد بن علی مشہور
 اشعة اللمع غنی ذیل کثیر مکتبہ مشہور شیخ عبد الحق محبت دہلوی مشہور
 نہایہ خیرہ مصر مشہور مجد الدین مبارک بن محمد ہمدانی بن شیر مشہور
 مجمع البحار کثوری مشہور محمد ہامد بن علی فتیسی ہندی مشہور
 کتب تفسیر اصول تفسیر

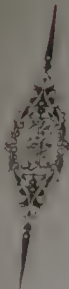
معالم تنزیل تہاریک کبریٰ مصر مشہور ابو محمد حسین بن سعید دہلوی مشہور
 کشف کبریٰ امیرہ مصر مشہور ابو قاسم محمد بن عمر غفری مشہور
 مفتاح الغیب بیروت مصر مشہور داینا صبیح مع ارشاد فخر الدین محمد بن عمر زکی مشہور
 غرائب القرآن و شباہی کبریٰ امیرہ مصر مشہور نظام الدین محمد بن محمد بن شاپوری مشہور
 باب الاول فائد تہاریک کبریٰ مصر مشہور علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی مشہور
 ابن کثیر عیسیٰ البابی مکی مصر مشہور ابو حامد سعید بن محمد بن کثیر مشہور

عالمگیری مجیدی کا پند و اندیشہ . مقام رسد پند و اندیشہ
 در لغت عثمانیہ و معانی و معانی . معانی و معانی
 در لغت . . . سید محمد بن علی شامی
 عزیز الفتادی (فتاویٰ دیوبند) در شاعت و کرامت . عزیز و عزیز
 شہاب شریعت و فہامہ پس لایزال مودی مذکور ہوئی
 شہر طریقت . . . عاتق محمد کھوری

فتاویٰ افریقیہ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بدایونی

کتاب اصول فقہ

المنقب (حاشی) سعیدی محمد بن محمد بن محمد بن خلیفہ
 غایۃ التبحر نوکثر و کثرت . عبد العزیز بن احمد بخاری
 المنار سعید ابی کریم . ابی بکر بن محمد بن احمد بن علی
 ذوالنور . . . شیخ محمد بن محمد بن علی
 صرح منار الدین ملک . در باب علم و معرفت . محمد بن علی
 ابن مین . دارالعبادہ و معرفت . محمد بن علی
 افصۃ الانوار . دارالکتب العربیہ مصر . سعد الدین ابو حفص
 نہات الاسرار . . . عبد المطلب بن علی شامی
 تنقیح الاصول قصہ خونی پشاور در شاعت عبید بن مسعود بن جریج
 الموضوع فی مل غرض التفتیح قصہ خونی پشاور در شاعت
 التلویح الی کشف حقائق التفتیح . . . سعد الدین مسعود قازانی



مسمیة ذل کثر گفتو ۹۰۳ قلمی الشکر اقامه در بهاری ۹۰۳
ذخیرة رحمت . . . بحر العمود علی کون غلام . . . این سهاوی ۹۰۳
کتب عقائد

فقه کبر در کتب عربی ۹۰۳ به عظمیایان بن ثابت ۹۰۳

شرح لغاری . . . ذوق قاری حنفی ۹۰۳

عقائد سراج لدل . . . بوشه غم لدل به فضل عمر بن محمد ۹۰۳

شرح عقائد . . . معده بن سحر بن عقائد فی بهشت ۹۰۳

عنوان نور خیر بهشت ۹۰۳ عبد الله بن عمر بن بنیادی ۹۰۳

معالج افکار . . . شمس الدین بن محمود صفهانی ۹۰۳

موقف در سعادته ۹۰۳ قاضی محمد بن حمد بن کبی ۹۰۳

شرح موقف . . . سید میر شریف علی بن محمد حادی ۹۰۳

دشمنه بکلمه . . . عبد الحکیم بن شمس محمد سیاکونی ۹۰۳

مسارونی در حکم محمودی تجرید صریح ۹۰۳ مدینه کس بن بهر ۹۰۳

کتاب مزین در معانی شمس الدین بن محمد بن قمر بن موسی ۹۰۳

بدیه افکار کاشی در پیرایه بهشت ۹۰۳ مدینه سیوطی ۹۰۳

شرح مصدر میسی لبانی کبی ۹۰۳

بشری کتب . . .

تذکره موتی مجتبی که یوز ۹۰۳ قاضی ثنا الله بن پی ۹۰۳

تکمیل بیان . . . دلی ۹۰۳ شیخ عبد الحق محمد اموی ۹۰۳



خالص رہنماؤ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۲۰ - لکھنؤ

از مریض معصی

روالرفضه

مقیاس قدرت روز مجریہ میمن

کتاب سماں رجال و میت و تاریخ

تہذیب التہذیب و ذریعہ المعارف و تہذیب
عالمیہ ہندوستان

اس کا تعریف محرق مصطفیٰ سے پہلے میں فرماتا ہے کہ وہی خدا ہے جس نے

نیرمض حاجی عثمان سعادت یہ شہید ابن عربی کو غفرلہ

کتابخانه عمومی آیت الله العظمی خراسانی

مسکوفه

من ممد دره معارف مشرقیہ عربیہ و ہندیہ

۱۰ دہ و حیدر بن احمد بھٹوی صاحب

م. ب. حیدر بہرہ منظر کشیدہ مہر محمد بن محمد سعد فی شمس

شتر و سحر و سحر

در عهد نرسو گه نرسو شد شیخ علی بن محمد در روز شنبه

مدد عرب . . . تشنه . . .

فتوحات محمدیه تجریدگیری حضرت سید بن مرتضیٰ ششم

محمد رضا خاں بریلوی

مغات کبریٰ بن سعد و صاحب بیرونش ابو محمد بن سعد بن ابی سہل



تاریخ فی ستره لایان دائرة المعارف بمحمد الله بن سعدی فی شهر
 ربيع الثانی سنه ۱۲۸۵ هـ

کتاب تصوف

کتاب تصوف
مصطفیٰ بابی کلبی مشرّف
وقت شرب

کشف مغرب عجز سیدنی پریس یابو و تامل بن عثمان مجوری ششم

فتی غیبی نزل کو کر سکتے ہیں حضرت غوث اعظم مدظلہ العالی نے جو محمدیہ تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی اس کی تائید و اعانت فرمائی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حقی مشہور

تیار، عوم قی

حیدر علی صاحبہ سے بابی کتبیں منسلک ہو
ابو حامد محمد بن محمد بن شافعی صاحب

شباب دین و اخلاص مکرر محمد نوری قزوینی

توقیت مکہ در کتب عربیہ مصر
توسعه شد محمد بن علی بن ابی شامه

برقیت و کجوبر عباس بن عبد السلام معتمد^{۳۵۷} سیدی مبدل و باب سحر فی^{۳۵۸}

امدادی حد شیر المعبدہ قابض مصر احمد بن شهاب بن ابی جعفر مکی ۹۴۳ھ

نول کثرت کفوت شہ شیخ احمد سرہندی مجدد ثانی رحمہ

برین مصر سیدی عبد العزیز دباغ منظم

تصنیف ۱۵۵۰ جامع الکتاب مانقہ محمد بن مبارک سلجوسی ۱۵۵۰

حضرت تونسوی پیر پنهان خواجہ محمد سیمان تونسوی بن محمد زکریا علیہ السلام

شاه محمد رضا خاں برمیوزی

بزم قاسمی برہاتی کرچی فاضل بریلوی

پایان مجروح فاسیه مدائن شسته غنیم احمد سهارن پوری بمبئی

کتاب لغات و مشکل الحدیث

کتاب لغات درۃ المعارف ابو القاسم علی بن جعفر سعدی، ابن قلع شسته

ندیه خیریه مصر شسته ابو السعد مبارک بن محمد جزیری، ابن اثیر شسته

شرح حمدی کانپور شسته ابو الفضل محمد بن عمر جمال قرشی تصنیف شسته

لسان العرب بیروت شسته ابو غنیمہ خالد بن محمد بن اکرم مصری شسته

منتخب اللارب سوریه لاهور شسته شیخ عبدالرحمن بن عبد السلام صفوری شافعی تقریباً شسته

مجمع البحار کتوری شسته محمد طاهر بن علی فتنی ہندی شسته

منتخب لغات مجیدی کانپور شسته عبدالرشید بن مصطفیٰ جونپوری ہندی شسته

ترجمہ عربی و مصادر بیروت شسته محبت الدین محمد بن محمد سید لغوی بمبئی شسته

فیوز لغات فیوز سنز لاهور شسته مولوی فیروز لدین شسته

کتاب فقہ

جامع مغیرہ مولیٰ شسته ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی شسته

قدوری رہمدین لہور ابو کسین احمد بن محمد قدوری بغدادی شسته

جوہرہ تیز محمد بک سہ شسته ابو بکر بن علی مدد عبادی حنفی بمبئی شسته

مسودہ السعاده مصر شسته محمد بن حمد بن ابوسل مصری شسته

خلاصۃ الفتاویٰ یکسیرت بیروت ابو طاهر بن محمد بن عبدالرشید بخاری شسته

فتاویٰ سر جیبہ نوکثرہ بکفر شسته سراج لدین علی بن عثمان دمشقی فرغانی

تصنیف شسته

برہن صلیح جویہ مصر شسته ملک عبدالعزیز لدین ابو بکر بن مسعود کاشانی شسته



فتاوی قاضیان کبری میرزا محمد تقی
جای شرکت علیہ سلطان نشسته برآمدین در
عناویمینه مشرکتیه محمد بن محمود باقی نشسته

کفایه
عینی علی الهدایه
فتح تقدیر
نتایج لاکلار
فتاویٰ هدیتر

منه فصل قرن محمدرضا
فیه ستمی گیری محبتائی دهی
کنز لدائن محبتائی ابو لبرکت عبداللہ احمدی

فخر دین ابو محمد عثمان بن علی بن علی بن عثمان
شهاب الدین بن محمد بن عثمان

من مکتوبات عینی حمیدی بمبئی ۱۲۵۰ بدرین محمودی ۱۲۵۰
بحر الرق در کتب العربیه ۱۲۵۰ زین الدین بن بریمین نجفی مصری ۱۲۵۰
تکملة البحر . . . محمد بن حسین طوسی ۱۲۵۰

منه الملق . . . عده بن عبد شمس
خزانة المفتين حسين بن محمد بن حنفى تكبير كتابه
شرح دقايق احمدى دلى عده عبده بن سعد بن ترح شريفة
جامع الرموز نزل كشور شمس الدين محمد بن سيد عده

باسع ضومین کبری میر میر ^{۱۲۵۰} محمود بن سرین ابن قاضی مودنه ^{۱۲۵۰}
 فتاویٰ بزرگ بری میر میر ^{۱۲۵۰} محمد بن محمد بن شهاب بن بزاز کردی ^{۱۲۵۰}
 زاد فقیر جید برنی دبی ^{۱۲۵۰} محقق علی الاطلاق علامه ابن بهمن ^{۱۲۵۰}
 در حکام در سعاده ^{۱۲۵۰} منلا خضر محمد بن فرمود ^{۱۲۵۰}

غیر الحکام
 فقه ذوی حکام حسن بن عمار و فانی شرنوبی ^{۱۲۵۰}
 متقی راجح در سعاده عامر ^{۱۲۵۰} شیخ برهیم بن محمد بنی ^{۱۲۵۰}
 مجمع بنسره محمد بن سلیمان شیخی زاده ^{۱۲۵۰}
 در مستحقه مدو لدین محمد بن علی حکمی ^{۱۲۵۰}
 زاد جید می لبانی کبیری ^{۱۲۵۰} حسن بن علی و فانی شرنوبی ^{۱۲۵۰}
 مرتقی خدح

معدوی بن مرتقی سید احمد بن محمد معادی ^{۱۲۵۰}
 تنویر مجاهد احمدی دبی و سعاده ^{۱۲۵۰} محمد بن عبده تهرانی ^{۱۲۵۰}
 در مختار مدو لدین محمد بن علی حکمی ^{۱۲۵۰}
 رد مختار سید محمد بن بن عابدین شامی ^{۱۲۵۰}

فتاویٰ خیریه رمی و سعاده ^{۱۲۵۰} خیر بن احمد علی ^{۱۲۵۰}
 فتاویٰ مندی کبری میر میر ^{۱۲۵۰} نظام بن برهانپوری و غیر ^{۱۲۵۰}
 حقوقه ریه ریه میمنه ^{۱۲۵۰} علامه ابن عابدین شامی ^{۱۲۵۰}
 فتاویٰ رضویه مولانا شاه احمد رضا خاں بریلوی ^{۱۲۵۰}
 محققه مؤتمنه فی تیه مستحقه
 طریقات سید



بشارت شریعت
فتاویٰ نوریہ
فادۃ منشر

[illegible]

متفرقات

وقت القرب مصطفیٰ حبیبی شریف . باب محمد بن عثمان عسکری رکنی شریف

احیاء العموم . ابو محمد بن احمد بن اسماعیل شریف

العقائد سرحدین لاهور شریف . نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد شریف

شرح لقا . عدم سعد الدین تغلق رکنی شریف

تحریر مول سید علی مصطفیٰ مددگار ہمام شہ

محمد امین امیر بادشاہ

تیسرے تحریر

سید شہرت زل کٹر لکھنؤ شہ

عبد علی محمد بن نظام الدین سہاوی شہ

شرح سہ

خاتین شامی دار السعادہ مصر شہ

علامہ ابن عابدین شامی شہ





گزارش

فتاویٰ وریہ کی چوبیسویں پارٹیکل کو پاپیہ سلمہ محمد
 محضت فقیہ عظمیٰ قدس سرہ عزیز کے فتوے کا جو ذخیرہ اب تک ہمیں میسر
 وہ نچو حصہ دس میں سو دیا گیا۔ لیکن چونکہ محضت علیہ سرحد کے قریب نصف
 صدی تک فتویٰ نویسی کا کام کیا ہے اور کئی شاہدوں کی بنا پر یہ بات یقین ہے کہ
 مختلف محضت کے پاس آپ کے بہت سے یہ فتوے موجود ہوں گے اور
 ایک فتویٰ وریہ میں جیسے ہیں ہو پاس سے نہ ہوتا کہ توں میں بھی آپ سے
 فتوے تسلیم کیے جاتے تھے نہ کہ توں کے یا توں بھی بخش ہوئے و
 ہوں گے۔ توں سے گزارش ہے کہ اگر آپ سے پاس یاں سے توں
 سے غیر جہود فتاویٰ ہوں تو وہ بہرہ حق کو ملے گا کہ توں سے واپس

محمد محبوب علی وریہ
 قلم و مسودہ فیکہ فیکہ
 جیدہ وریہ وریہ

سابقہ دو محمد اسلم کوئی ائمہ محمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 اندہ کی مطلق ہدایت میں منقسم ہوں۔ محمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 آخر میں، اب فقیہ عظیمہ محمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 قادیان کی رو سے اپنے فقیہ کے ہر قسم کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں

میری طرح یہ ایک خوش نصیب کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 میرے زمانہ طالب علمی میں تہذیب کی طرح کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 ابو الفضل محمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 تادم سے تادم اور محمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 چوں کہ آپ کتاب سے شامت و باطن احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں

چراغ سحر کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 شامت و باطن احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 آپ کے مسائل سے چند احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں

اب فقیہ عظیمہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 شریف و سادہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 شایاں ہوتے ہیں۔ احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں

تہذیب کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 قادیان کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں
 احمدیہ کی قسمیں نہ لیں جو ان کی قسمیں نہ لیں

نادر الزماں فتاویٰ نوریہ جلد ہفتم

۱۹۹۰

جامع الفضل کتابستغاب

۱۹۹۰

غیب پند سحر

غیب پند سحر

۱۹۹۰

گناہ کا مہاجر و مولا، مولا محمد نضر اللہ

۱۹۹۳

جاوید غفری سید فیض علیہ الرحمہ

۱۹۹۰

و ماسلمان رشہ و بدی کے مہر نیر
جن کا جہان ظلم میں نفع عام سب
مضر ہوں ان کی خدمت میں قنار میں
جس کو کہیں فنا و اسے ورتہ نہیں
قناہ کار حضرت ہر محسن نے کیا
اور افتادہ کار بہت محنت تہ
وہ جانشین مفتی غلام دودا حسہ
س کے محو حضرت نابش بہ پیش
یہ کاوش میں یہ گنجینہ غلام

س شامت ن کا و چھپے کوئی نہیں
کہہ دو قمر کہ نامور تائب ہے غلام

۹۹

میں کا قلم سحران کور

میرزا یزدان ج ۳

۱۹۹۰

فتاویٰ نمبر ۱۰۰۰ کتب و باب ۱۰۰۰

— 1 —

1. 21 22 23

تاریخ و طب و جغرافیہ و فہرست

Handwritten: ١٧ - ٢٠ - ٢٣

7-5

— 24 —

— ۱۰۰ —

[illegible]

— — — — —

300

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

مجلس شورای ملی

4. 2.

19

232

9. 3. 2000

10

—

باب ستم
در بیان
السنه

باب
سوم

چهارم

باب پنجم

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان



سفر محبت

بصیر پور شریف سے تعداد معلیٰ تک

یہ کتاب میرے بھائی بھائی کے ہمدردانہ اور دینی سکالر محقق ادیب سیاح اور سفر نگار مولانا صاحب دوسرے محبت کے نام سے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب محبت کے مالک ہیں۔۔۔۔۔ قبل ازاں ان کے نہایت دل چسپ و بصورت فرزند نامہ پندرہ مصرعیں "کوریکار و مقبولیت حاصل ہوئی۔ اب کی بار وہ بصیر پور شریف سے ہر مہینے تک کے سفر نامہ خوب صورت تحت "سفر محبت" لائے ہیں اور یہ کتاب محض سفر نامہ یا اظہار عقیدت ہی نہیں بلکہ متعدد اہمیت سے مزین عقیم علمی و تحقیقی مکرملیس اور عام فہم کاوش بھی ہے جو علم اور تحقیق سے شغف رکھنے والے فوٹو محنتوں کے لیے روحان خاص ہے تو اہل محبت کے لیے صاحبزادہ محمد محبت اللہ صاحب زید مجدد کا خلوص و محبت سے خراج ہے۔ یہ بھی ہے۔۔۔۔۔ اگر اس کتاب کو ادبی شاہ کار کہا جائے تو یقیناً یہ بھی درست ہے۔۔۔۔۔

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ نے "سفر محبت" میں محبوبان بارگاہ اہلبی کا تذکرہ نہایت احسن اچھوتے اور منفرد انداز میں کیا ہے۔۔۔۔۔ بصیر پور شریف سے بغداد معنی اور پھر واپسی تک کی مکمل روداد کتاب کا حصہ ہے "گو یا قاری دور و مظلوم کا ہمدرد بن جا جا ہے۔۔۔۔۔ کتاب میں نہ تو کوئی بات حوالہ کے بغیر ہے اور نہ ہی شعبہ تحقیق کی راجحی سے جلد حضرت محبت اللہ صاحب نے محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہر مبارک کے محبوب ذکر کو بڑی بہت سے ساتھ قارئین تک پہنچانے کی کامیاب کوشش ہے۔۔۔۔۔ "سفر محبت" میں کراچی سے عمان اردن عراق بغداد و شریف حضرت سلمان فارسی حضرت حذیفہ بن یمان حضرت سیدنا امام اعظم حضرت سری سقطی حضرت جنید بغدادی حضرت امام موسیٰ کاظم حضرت امام تقی محمد الجواد امام ابو یوسف حضرت معروف کرخی حمیۃ الاسلام امام غزالی شہاب الدین سمہودی حضرت منصور طحان حضرت بشر حافی شیخ ابو بکر شیلی اور حضرت بہلول دانا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت متعدد بزرگوں سے تذکرہ ان کے حارات کی حاضری پر اپنی مکمل واردات قلبی بیان کی ہے۔۔۔۔۔

بغداد معنی بغداد و فنیف الشرف اور کربلا معلیٰ میں اہل بیت اطہار کے آستانوں کی حاضری اور تاریخی مقامات کا تفصیلی تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔۔۔۔۔

راقم فی الوقت میں "سفر محبت" اور "سفر ناموں میں ایک بہت عمدہ اور شان دار اضافہ ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ برادر عزیز صاحبزادہ صاحب و اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

نصائح ۳۰۰ صفحات جلد مضبوط ورق خوب صورت قیمت ۲۰۰ روپے

نئے پتے 1 فقیہ اعظم جلی کیشن بصیر پور ضلع اوکاڑا

2 ضلع قرقن جلی کیشن بخش روز بازار 3 شہر برادور اردو بازار لاہور

تذکرہ طلب محبوب الرسول قادری ناہنامہ سے مجازاً ہوا اکتوبر ۲۰۰۳ء

عمر راقی: امام سید ولی اللہ صاحب کتب محمدیہ سے ہے

والمظلمہ فرج ہائے ہر رب کہ شرم و حیا بعد سے
موجب کہتی ہے حصہ عن رخصت بیکہ فی المسحوط بعد از تسلیم و حیا
و شہرہ و ترجمہ و غیرہ مرکت بعد عمدہ۔

باقی راجح لاری صاحب کا فتویٰ کہ انقضائے سنت سے پہلے کلام کیا جائے
تو یہ محض فوجی و مدنی شہر سے ہے خبری کی دلیل ہے کہ حرام جمع میں لا تین و دینی
من جماعت الہیہ کلام یا تک یا سہ لہر اقل شکل میں سنت کہ جمع میں لہر انہیں مکتوب
مکتوب ہے۔ وہ توفیر پر منت نہیں کہ اس کا کلام ثانی تصور ہے ہیں تو انقضائے اس پر ہر کلام
بدلتا ہے یا جانے ماہ تہما کو قدرت ہیں پڑتی بد قدرت محنت کا حکم ہے کہ ہر پر انتہاء عمدہ
بروج الفیر صفحہ ۲۵ جلد ۲ شامی صفحہ ۲۱۲ جلد ۲ میں ہے۔

حرمت و روحہ و حیا و تکیوں میں بعد میں ہو حکمت
سنت مذہب میں مصر کہ حرم و روح حیا بعد
و نہ بعد عمدہ و غلطہ حل مجددہ بعد و حکم و صلہ
عاقب عن حب و صحہ و وارث و مسلم۔

عنہ الفقیر لہذا کچھ محمد نور اللہ النبی غفرلہ

الاستفتاء

کیا فستق میں علامتے دین بیق میں مسئلہ کے زید کی کنواری لڑکی کو رونا

ہے اس کی مشک تو نا وغیرہ جائز ہے اس کے بارے میں پچھتے ہیں تو دوس
 مانگی جی اس ۳ اکل اہاب دلعہد باعہ حبیبۃ اللہ و سیدہ ساریہ
 والنعمین واللقاء فی الربیع فقد ظہروا و حارت مصلوہ و صی
 والوضوء منہ الاحلہ الاذی و لخصر اور یونہی تزیینات اور خمار
 نثارے شامی جی اس ۱۸۶-۱۸۸ میں لکھی ہے۔ شامی میں بھی فرمایا وہ صنف صنف
 و باطنۃ لا اطلاق الاحادیث الصحیحہ پھر فرمایا انکس د کا سہ
 حیوان میت ماکول اللحم لا یحوز اکل و ہر صنفہ ہر
 یونہی فقہ کی سب کتابوں میں ہے، بیل بکری کا کوئی فرق نہیں تو تارنا بھی ہر تو اس پر جو
 تینج یا بایکاٹ کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے اس سے تو بہ کی جلتے اور میں جوں کی جلتے
 ہاں کچے چام کافروخت کرنا بھی جائز نہیں تھا واپس کر کے رنگ کر کے فروخت کریں
 یا خود جوتی وغیرہ کسی کام میں لائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ علی حبیبہ و
 آلہ و اصحابہ و بارک و سل۔

عنہ الفقیر الی الخیر محمد نور اللہ نسیمی غفرلہ

شوال المکرم سنہ ۱۴۱۵ھ